آصف اللغات

جامع الفاظ مفرده ومرکبه اصطلاحی واستعمال فارسی وامثال ومقولهای عجم ملتزم باسناد
متقدمین ومتاخرین ومعاصرین عجم وبرای هریک لفظ ترجمه با محاوره
زبان اردو مع اسناد وکلام زباندانان هند

جلد یازدهم

مؤلفه خان بهادر شمس العلما مولوی احمد عبد العزیز نائطی (نواب عزیز جنگ بهادر) وظیفه یاب حسن خدمت
سرکار آصفیه

۱۳۳۵ هجری مطابق ۱۳۲۶ ف

عزیز المطابع حیدرآباد دکن

اعزاز و شکرانۂ اعزاز

اعزاز

(۱) مین اپنی اس تالیف کی اعلی کامیابی پر خداوند کریم کا شکر گزار ہون اور یہ بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اس کا نام میرے آقائے ولی نعمت حضور پرنور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے مبارک تخلص کو اپنے سر پر لئے ہوئے ہے اور اس کا آغاز آپ ہی کی مبارک جوبلی چہل سالہ کی تقریب مین ہوا۔

(۲) مین ہز اکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے براہ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ مین اس کتاب کا ڈڈی کیشن آپ کے نام نامی سے کرون۔ صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد بذریعہ مراسلہ نمبری [illegible] مورخہ ۲۴ جون سنہ ۱۹۰۹ء مجھکو اطلاع دیتے ہین کہ ہز اکسلنسی آپ کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ آپ نے اُن کو ایسی عالمانہ تالیف مین اُن کی یادگار قائم ہونے کا موقع دیا۔

اعانت (۳) مین ہز اکسلنسی ویسرائے موصوف کا دل سے شکرگزار ہون کہ آپ نے باجلاس کونسل یہ حکم فرمایا کہ مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جاوے پان پان سو روپیہ کا آنریریم (صلۂ تالیف) عطا کیا جائے۔

(۴) مین اپنے آقائے ولی نعمت اعلی حضرت والی سلطنت دکن حضور پرنور سرکار نظام ادام اللہ اقبالہ کا شکریہ بجان و دل ادا کرتا ہون کہ سرکار ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جاوے سات سو اسّی روپیہ کی امداد عطا کی جاوے۔

(۵) حیدرآباد کے امرائے عظام سے جناب نواب فخر الملک بہادر معین المہام صیغۂ تعلیمات و عدالت و کوتوالی و امور عامہ کی علم دوستی کا بھی شکرگزار ہون کہ آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر سو روپیہ کا اعزازی انعام مقرر فرمایا ہے۔

شکریۂ عملی (۶) اگرچہ اس کتاب کی ہر ایک جلد کے پانسو نسخون کی طبع کا حقیقی صرفہ بقدر الالاک سکۂ عثمانیہ ہے اور معاونین بالقابہم کی امداد کا مجموعہ بھی اسی کے قریب قریب ہے۔ لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہنچے مین نے جملہ نسخہائے مطبوعہ کو بلا لحاظ اپنے نفع کے مع حق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے پبلک لائبریریز مدارس اور بعض شائقین و معاونین زبان فارسی کے لئے

وقف کر دیا ہے معزز ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہ ۸۲ جلد کی کتاب ہے اور
مؤلف کی ضعیفی کی وجہ سے کمال اہتمام کے ساتھ سال بھر میں ایک اور کبھی دو
جلدیں شائع ہوتی ہیں اور بظاہر مجھکو صرف خداوند کریم سے توقع ہے کہ میں اس
کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر میں کرسکوں۔ وہو علیٰ کل شیٔ قدیر۔

پبلک کا فدائی

احمد عبد العزیز۔ نائطی

(خان بہادر شمس العلما نواب عزیز جنگ بہادر)

(آقای ولی نعمت خود دام اقبالہم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

للہ الحمد کہ نوبت بہ یازدہمی جلد این کتاب رسید و حلیۂ انطباع در بر کشید۔ ہمہ دین
روزہا با این کار سترگ چون متحمل بار ملازمت صرفخاص شاہی نشدیم و بحضور
استعفای ملازمت پیش کشیدیم۔ الحمد للہ علی احسانہ کہ بار خاطر عاطر نشد و بخوش بختی ما
مقبول بارگاہ گردید تا بشکرانۂ آن یک ہزار جلد تالیفات خود را کہ در فنون مختلفہ
بود از برای شائقینش وقف کردیم و بر اعلان ما ہفتہ نگذشت کہ عالمیان از نخل
مراد ما برخوردند و دست بدستش بردند۔ حالا از برای اوقات عزیز ما ہمین یک
کار باقی ماند از ینجاست کہ سعی بلیغ ما این را باسرع آوان باختتام رساند۔

ملتمس

عزیز جنگ مؤلف

سر کرنا۔ ذمہ ڈالنا۔ گلے منڈھنا۔ بلا مرضی
بلا خواہش کوئی چیز کسی کے سر جینا (۲)
مناکحت کرنا عقد کرنا۔ گٹھ جوڑا لگانا۔

برگردن گرفتن مصدر اصطلاحی۔
بقول بہار مرادف (برگردن افگندن)
(صائب ؎) می کند از خون خود شیرین
دہان تیشہ اش ٭ ہر کہ چون فرہاد کار
عشق برگردن گرفت ٭ مؤلف عرض
کند کہ ما ہمدر انجا صراحت کافی کردہ ایم
(اردو) دیکھو برگردن افگندن۔

برگردن ماندن خون مصدر اصطلاحی
مواخذۂ خون قائم بودن برکسی (ظہوری
؎) ساقی ارباب ورع مرد غرور تو نیند ٭
خون بس توبہ کہ برگردن مینای تو ماند ٭
(اردو) گردن پر خون رہنا۔

برگردن نہادن مصدر اصطلاحی بقول بہار
و بحر مرادف (برگردن افگندن) کہ گذشت مؤلف
عرض کند کہ صراحت کافی ہمدر انجا کردہ ایم (دانا
آملی ؎) ای غم چہ شود ز تو کم خون دل بریز ٭ ونگہ کشتہ
بگردن بخت سیاہ نہ ٭ (اردو) دیکھو برگردن افگندن

برگردیدن بقول موارد بمعنی (۱) از طرفی بطرفی دیگر شدن چنانکہ (برگردیدن روی)
کہ می آید صاحب نوادر بمعروف قانع۔ صاحب بحر این را بمعنی معکوس شدن
گفتہ و فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این (برگردد) مؤلف عرض کند
کہ فرید علیہ (گردیدن) بزیادت کلمہ بر بران و ماخذ (گردیدن) گرد است کہ
بمعنی عکس می آید پس معنی لفظی این معکوس شدن است یعنی از یک سو بسوی دیگر شدن
(اردو) پھر جانا۔ بقول آصفیہ۔ پلٹ جانا۔
(۲) برگردیدن۔ بقول موارد بمعنی برگشتہ شدن چنانکہ (برگشتن دشمن شمشیر) کہ بجای خود

می آید مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) پھر جانا۔ بقول آصفیہ
ٹیڑھا ہوجانا۔ مڑجانا۔ جیسے دھار مڑجانا۔ ہاتھ مڑجانا۔

(۳) برگردیدن۔ بقول موارد بمعنی دور شدن چنانکہ (برگردیدن زنگار) کہ بجایش
می آید مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است و دفع شدن ہم داخل ہمین۔
(اردو) دور ہونا۔ دفع ہونا۔

(۴) برگردیدن۔ بقول موارد۔ انحراف ورزیدن و مخالف شدن چنانکہ
(برگردیدن چیزے وکسے) کہ بجایش می آید مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل
است (اردو) (پھر جانا) بقول آصفیہ منحرف ہونا۔

(۵) برگردیدن۔ بقول موارد بمعنی باز آمدن و واپس شدن و بقول بحر مراجعت
نمودن چنانکہ (برگردیدن کسی) کہ بجایش می آید مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی
اوّل است (اردو) پھرنا بقول آصفیہ۔ لوٹنا۔ واپس ہونا۔ مراجعت کرنا۔

(۶) برگردیدن۔ بقول موارد و بہار استفراغ کردن (شانی تکلو) ہر خون
دلی کہ بی تو خوردم ؛ چون بادۂ ناگوار برگشت ؛ مؤلف عرض کند کہ استفراغ
شدن است نہ کردن محققین بالا غور نہ کردہ اند و متعلق است بمعنی پنجم بہ تفصیل
مجاز مخفی مباد کہ سند بالا متعلق است بہ (برگشتن) کہ مرادف این می آید و درست
نباشد کہ این را سند (برگردیدن) گیریم۔ (اردو) الٹنا بقول آصفیہ قی کرنا
اور ہمارے معنون کے لحاظ سے قے ہونا۔ الٹی ہونا۔

(۷) برگردیدن - بقول موارد و بہار و وارستہ و بحر خراب و ضائع شدن یعنی از حالت اصلی خود گردیدن چنانکہ (برگردیدن میوہ) مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل باشد (اردو) خراب ہونا - ضائع ہونا - بگڑ جانا -

(۸) برگردیدن - بمعنی سر بزیر افتادن - صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بر مصارع این (برگردد) می نویسد کہ ای سر بزیر افتد - مؤلف عرض کند کہ بمعنی معکوس شدن کہ صاحب بحر بذیل معنی اوّل نوشتہ متعلق است باین و این ہم قریب بمعنی اوّل و داخل آنست و فرق نازکی دارد (اردو) الٹنا یعنی نیچے سر اور اوپر پاؤں ہونا -

(۹) برگردیدن - بہ تحقیق ما مرادف (برشدن) کہ گذشت (اردو) دیکھو برشدن -

برگردیدن آئینہ مصدر اصطلاحی - ضائع و خراب و بیکار شدن آئینہ باشد متعلق بمعنی ہفتم برگردیدن (ظہوری ؎) چہ خوش باشد کہ از تاریک جانی سینۂ برگردد ؛ نباید چون بود معشوق قیم آئینہ برگردد ؛ (اردو) آئینہ کا بیکار ہونا -

برگردیدن از عہد و قرار مصدر اصطلاحی نقض پیمان کردن و در ینجا برگردیدن متعلق بمعنی اوّل است (ظہوری ؎) اگر تو خوب از صبر و قرار برگردی ؛ عجب کہ یار ز عہد و قرار برگردد ؛ (اردو) قول و قرار سے پلٹ جانا - عہد کو توڑنا -

برگردیدن از کسی مصدر اصطلاحی بمعنی منحرف شدن از کسی متعلق بمعنی چارم برگردیدن (برگردیدن چمن از بہار) کہ می آید متعلق از ہمین مصدر عام است (انوری ؎) برانم از تو دیگر برنگردم ؛ بگرد دلبر دیگر نگردم ؛ (اردو) کسی سے

منحرف ہونا۔ پلٹ جانا۔ انحراف کرنا۔

(۱۵۱) **برگردیدن چمن از بہار** مصدر اصطلاحی۔ منحرف شدن چمن از بہار باشد متعلق بمعنی چہارم برگردیدن (ظہوری ے) بباغ رو کہ چمن از بہار برگردد ٭ زبس کہ خوار شود گل بخار برگردد ٭ (اردو) چمن کا بہار سے منحرف ہونا۔ پلٹ جانا۔ بہار سے کچھ کام نہ رکھنا۔ روگردان ہونا۔

(۱۵۲) **برگردیدن چیزی از چیزی** مصدر اصطلاحی۔ مصدر عام است بمعنی جدا شدن چیزی از چیزی چنانکہ (برگردیدن خار از خاصیت) کہ بجایش می آید و این متعلق بمعنی دوم برگردیدن است۔ (اردو) کسی چیز کا کسی چیز سے جدا ہونا۔

(۱۵۳) **برگردیدن خار از خاصیت** مصدر اصطلاحی۔ جدا شدن خار از خاصیت یعنی خاصیت در و باقی نماندن متعلق بمعنی سوم (برگردیدن) (صائب ے) اگر گل صائب آب روی خود در پای او ریزد ٭ محالست این کہ از خاصیت خود خار برگردد ٭ (اردو) خار کا اپنی خاصیت سے جدا ہونا کانٹے کی خاصیت زائل ہونا۔

(۱۵۴) **برگردیدن خرقہ پشمینہ** مصدر اصطلاحی۔ واپس شدن خرقہ پشمینہ متعلق بمعنی پنجم برگردیدن بر سبیل مجاز (ظہوری ے) نگردم گرد شرح نازکیہای خشن پوشان ٭ رود دیبا بگر وار خرقہ پشمینہ برگردد ٭ (اردو) خرقہ پشمینہ کا واپس ہونا۔

(۱۵۵) **برگردیدن دم شمشیر** مصدر اصطلاحی۔ برگشتہ شدن لب شمشیر و دم شمشیر متعلق بمعنی دوم برگردیدن (عالی ے) دم شمشیر چو بر سنگ رسد برگردد ٭ سخن تند بپاسنگدلان نادانی است ٭ (اردو)

د ہار مڑ جانا۔ دیکھو (برگردیدن) کے دوسرے
معنون میں آصفیہ کا قول۔

برگردیدن روی مصدر اصطلاحی (۱)
از یک سو بسوی دیگر شدن روی و (۲)
کنایہ از مخالف شدن و واقع شدن امر خلاف
لازم (برگردانیدن روی) کہ بذیل برگردانیدن
گذشت متعلق بمعنی اول (برگردیدن) (۔)
نمی بندد کمر برکس کز و زنّار برگردد ۔ مبادا آن
روز کز من روی زلف یار برگردد ۔
(اردو) منہ پھرنا۔ بقول آصفیہ (۱) منہ
پلٹ جانا۔ (۲) التفات رہنا۔ اور طرف
خیال ہو جانا۔ (ظفر ۔) حبّ دنیا نے جہان
مار اطمانچہ حرص کا ۔ حق کی جانب سے وہیں
آدم کا منہ پھر جائیگا ۔ بے رخ ہو جانا۔
(ظفر ع) تو اگر پھیریگا منہ عالم کا منہ پھر جائیگا

برگردیدن زنگار مصدر اصطلاحی۔
بمعنی دور شدن و دفع شدن زنگار
از آئینہ و آہن و امثال آن متعلق بمعنی
سوم (برگردیدن) (صائب ۔)
بہل از من سپہر نیلگون آزردہ دل باشد
چہ تزیین بہتر کہ از آئینہ ام زنگار برگردد
(اردو) زنگ دور ہونا۔

برگردیدن زہر مصدر اصطلاحی۔
دور شدن و جدا شدن و بی اثر شدن
زہر باشد متعلق بمعنی سوم برگردیدن۔
(ظہوری ۔) چہا گرید شکر بر کام تلخ چاشنی
گیران ۔ معاذ اللہ اگر زہر تو از لوزینہ
برگردد (اردو) زہر کا بے اثر ہونا۔

برگردیدن زبان مصدر اصطلاحی
رجوع شدن نقصان کنایہ از رسیدن
نقصان متعلق بمعنی پنجم برگردیدن بسبیل
مجاز (ظہوری ۔) ز سود ای محبت سود
ارباب محبت را ۔ زیان کینہ ہم آخر با اہل
کینہ برگردد (اردو) نقصان پہنچنا۔

برگردیدن زینه مصدر اصطلاحی۔ بلند شدن زینه باشد و (برگردیدن) درینجا بمعنی بلند شدن هست متعلق بمعنی نهم برگردیدن (ظهوری ع) بتعریف بلندیهای پستان خطبه خوانم * اگر از منبر گردون گردان زینه برگردد * شاعر گوید که پستان او از آسمان هم بلند است و خطبه تعریفش در الحال توانیم خواند که زینه منبر فلک از منبر هم بلند شود تا بوسیله آن بر پستان برسیم و عوض گردون۔ پستان را منبر قرار دهیم (اردو) زینه کا بلند ہونا

برگردیدن سخن مصدر اصطلاحی مرادف آواز پیچیدن که در محدوده گذشت (صائب ع) هرکه میداند که برگردد سخن در کوهسار * یکی بحرف سخت بگشاید دهن در کوهسار (اردو) آواز گونجنا۔ دیکھو آواز پیچیدن

برگردیدن سیل مصدر اصطلاحی۔ بمعنی (۱) واپس آمدن سیل باشد و (۲) کنایه از ناممکن بودن کارے متعلق بمعنی پنجم برگردیدن۔ (صائب ع) سیل در بادیه هرگز برنمی گردد به جوی * نیست ممکن هرکه مجنون شد دگر عاقل شود * (اردو) (۱) سیل کا واپس آنا (۲) کسی کام کا ناممکن ہونا

برگردیدن سینه مصدر اصطلاحی (۱) دور شدن سینه از جای خود متعلق به معنی سوم برگردیدن و (۲) کنایه از مردن سند این از ظهوری بد (برگردیدن آئینه) گذشت (اردو) (۱) سینه اپنی جگہ سے ہٹنا یا ہٹا دیا جانا (۲) مرنا۔

برگردیدن شب مصدر اصطلاحی۔ واپس آمدن شب گذشته متعلق بمعنی پنجم برگردیدن مخفی مباد که محض ادعای شاعری و آرزوی محال است (ظهوری ع) کند به صبح شنبه سال و ماه می پرستان را

با به خنکیهای ساقی گرشب آدینه برگردد
با (اردو) گزری ہوئی رات واپس ہونا
آرزوی محال ہے ۔

برگردیدن غذا مصدر اصطلاحی ۔
خراب و ضائع شدن آن متعلق بمعنی ششم
برگردیدن و برای ہر قسم غذا استعمال
این توان کرد (سلیم ے) سوی سفره چو
سایه گستر گشت با خشک شد خشکه و شله برگشت
با مخفی مباد که شله بضم اول و فتح ثانی و تشدید
لغت فرس است نوعی از طعام (کذا فی البرہان)
۔ فارسیان استعمالش بتخفیف ہم کنند (اردو)
غذا کا بگڑ جانا یعنی خشک ہونا یا سڑ جانا ۔

برگردیدن غم مصدر اصطلاحی ۔ واپس
شدن غم باشد یعنی باز آمدن غم متعلق بمعنی
پنجم برگردیدن (ظہوری ے) ظہوری
در طریق کامرانی نعل وارون زن کہ می‌ترسم
تازه افتی گر غم دیرینه برگردد با (اردو)
غم کا واپس آنا ۔ تازه ہونا ۔

برگردیدن کسی مصدر اصطلاحی ۔ (۱)
منحرف شدن و انحراف ورزیدن کسی متعلق
به معنی چہارم (برگردیدن) (گلستان سعدی)
که باندک تغییر حال از مخدوم قدیم برگردد
و (۲) بمعنی واپس آمدن کسی متعلق به معنی نہم
(برگردیدن) (صائب ے) دران کشور
که حسن من فشاند گرد راه خود با غبار آلود
خجلت یوسف از بازار برگردد با (اردو)
(۱) کسی کا پلٹ جانا منحرف ہونا (۲) واپس آنا

برگردیدن گریه مصدر اصطلاحی دور شدن
گریه کنایه از بند شدنش متعلق بمعنی سوم
برگردیدن ۔ (ظہوری ے) ہمیشه جلوه
نگہت برگلست منفعلم با چگونه گریه بی اختیار
برگردد با (اردو) گریه وزاری کا بند ہونا

برگردیدن گل بخار مصدر اصطلاحی ۔
تبدیل یافتن گل بخار یعنی گل از ضعف نجم

مثل خاری شدن۔ سند این از ظہوری
بر (برگردیدن چمن از بہار) گذشت
(اردو) پھول کا سوکھ کر کانٹا بنجانا۔

برگردیدن گنجینہ مصدر اصطلاحی کنایہ
باشد از ظاہر شدن خزینۂ دفینہ متعلق بمعنی
پنجم برگردیدن (ظہوری ع) زیور بہای
فقر باطنی ظاہر بیاراییم پایہ آبادی کنند و بیرانہ
گنجینہ برگردد ہا (اردو) خزانہ نکلنا۔
برآمد ہونا۔

برگردیدن میوہ مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد بمعنی خراب و ضائع شدن میوہ۔
متعلق بمعنی ہفتم برگردیدن (قدسی ع)
نخلش ز بر خاطر از بس ماند و تہ سم خرمی گردد
بچہ گر چون بر شاخ ماند میوۂ بسیار برگردد
مؤلف عرض کند کہ چون میوۂ بسیار
بر شاخی پیدا شود عادت است کہ تا آغاز
تمام گردد و از کمی پرورش می ریزد یا قد
او کوتاہ و ذائقۂ او خراب می شود (اردو)
میوے کا بگڑ جانا۔ خراب ہو جانا۔

برگردیده اصطلاح۔ بقول بحر بدیل
(برگشتن) بمعنی استفراغ۔ مؤلف عرض
کند کہ نظر بر معنی ششم (برگردیدن) موافق
قیاس است کہ مفعول آنست و لیکن مجرد
قیاس کفایت نمی کند مشتاق سند استعمال
می باشیم۔ صاحب بحر (برگشتہ) را ہم مرادف
این گرداند کہ بجایش می آید (اردو)
استفراغ۔ بقول امیر۔ عربی۔ مذکر۔ قے
(فقرۂ امیر) حلق سے چیز آتی ہے اور استفراغ ہو گیا ہے

برگردیده بخت اصطلاح۔ بقول بہار
کنایہ از بدبخت (میرزا رضی دانش ع)
دل برگردیده بخت از تیغ ہم سودی نمی بیند
کہ بیک [illegible] افتادست در سودای
گیسوی [illegible] انند نقل نگارش مؤلف
عرض کند کہ نظر بر معنی ہشتم برگردیدن موافق

قیاس است و از همین اصطلاح (برگردیدن
بخت) هم پیدا می شود که بمعنی بدشدن طالع
باشد (اردو) بدبخت - دیکھو بداختر -

برگرفتن بقول موارد و بہار (۱) بمعنی
برداشتن چنانکه (برگرفتن پرده و نقاب)
و (برگرفتن دل از کسی) و (برگرفتن نقش)
صاحب بحر ذکر این معنی کرده فرماید که کامل
التعریف است و مضارع این برگیرد -
مؤلف عرض کند که مزید علیہ (گرفتن)
است بزیادت کلمه بر بران و هم بر بمعنی
بلند با مصدر گرفتن مرکب شده و معنی
لفظی این بلند کردن و شدن که در (برداشتن
چیزی) بلندی آن چیز داخل است -
(اردو) اٹھانا - بلند کرنا - ہونا -

(۲) برگرفتن - بقول موارد بمعنی گرفتن
چون (برگرفتن چاشنی) صاحب ضمیمه بہار
این را قبول کردن گوید و صاحب مؤید
ہنر یافتن - صاحب بحر بمعنی قبول کردن
و اختیار نمودن نوشته مؤلف گوید که
مجاز معنی اوّل است و کلمه بر درینجا
زائد (اردو) پکڑنا - لینا - قبول کرنا -
اختیار کرنا -

(۳) برگرفتن - بقول موارد بمعنی منتقل
کردن یعنی نقل نوشتن از قباله و حکم و
جز آن چنانکه (برگرفتن سواد) مؤلف
عرض کند که ما بمعنی منتقل کردن اتفاق
نداریم - که طرز تعریف خوب نیست از
(برگرفتن سواد) همین قدر معلوم می شود
که حاصل کردن نقل و سواد است و
مجرد برگرفتن را درینجا بمعنی نوشتن یا
حاصل کردن گیریم باقی حال مجاز معنی
اوّل است (اردو) لکھنا - حاصل کرنا

(۴) برگرفتن - بقول موارد بمعنی معاف کردن
چنانکه (برگرفتن درهم) که می آید مؤلف

عرض کند که مجاز معنی اوّل باشد (اردو)
معاف کرنا ۔
(۵) برگرفتن ۔ بقول بهار بمعنی خوردن
چنانکه (برگرفتن زخم) که بجایش می آید ۔
مؤلّف عرض کند که بحالت اضافت به
زخم و امثال آن ۔ حاصل کردن زخم بصورت
اضافت بسوی اطعمه نوش کردن آن چنانکه
(برگرفتن جام) و امثال آن بهر دو صورت
مجاز معنی اوّل است (اردو) کھانا جیسے
زخم کھانا ۔ پینا ۔
(۶) برگرفتن ۔ بقول (سروری در ملحقات)
کنایه از نزل کردن و بخیره نمودن مؤلّف
عرض کند که سند این بر (برگرفتن کسی را)
می آید و درینجا همین قدر کافی است که با تحقیق
محقّق اهل زبان این معنی را تسلیم کنیم و مجاز
معنی اوّل دانیم اگرچه قدری دور از قیاس
است و لیکن محاورهٔ زبان باشد و حقیقت

سند هم درانجا عرض کنیم (اردو) دل لگی
کرنا ۔ ٹھٹول کرنا ۔
(۷) برگرفتن ۔ بقول بهار بمعنی حاصل کردن
بار ۔ یعنی بارور شدن درخت و حیوان
مؤلّف عرض کند که بر درینجا بمعنی بار
است و گرفتن بمعنی حاصل کردن چنانکه
بر (برگرفتن بروح) می آید (اردو)
باروار ہونا ۔
(۸) برگرفتن ۔ بقول بهار بمعنی نواختن و
پروردن چنانکه (برگرفتن بروح) مؤلّف
عرض کند که با بر مصدر مرکب خیال خود ظاهر
کنیم و درینجا همین قدر کافی است که سند
این بر (برگرفتن از خاک) می آید (اردو)
نوازنا ۔ سرفراز کرنا ۔ پالنا ۔ پرورش کرنا ۔
(۹) برگرفتن ۔ بقول بهار ۔ دور کردن ۔
مؤلّف عرض کند که ترک کردن هم درینجا
داخل است چنانکه (برگرفتن شمار) و این

متعلق بمعنی اول است بر سبیل مجاز که از
برداشتن چیزی آن چیز دور می شود از
جای خودش (اردو) دور کرنا ترک کرنا

(۱۰) برگرفتن - بتحقیق ما بمعنی منسوب کردن
چنانکه (برگرفتن بکسی) که می آید و کلمه بر
در ینجا زائد باشد (اردو) منسوب کرنا

(۱۱) برگرفتن - بتحقیق ما بمعنی پیدا کردن
و قائم کردن چنانکه (برگرفتن دربان)
که می آید این هم مجاز معنی اول باشد -
(اردو) پیدا کرنا - قائم کرنا -

(۱۲) برگرفتن - بتحقیق ما بمعنی تحمل کردن
و این هم مجاز معنی اول است چنانکه -
(برگرفتن زور) که می آید (اردو)
متحمل ہونا - تحمل کرنا -

(۱۳) برگرفتن - بتحقیق ما بمعنی کشیدن
و بیرون آوردن چنانکه (برگرفتن دست
از جیب) که می آید - مجاز معنی اول است

و بس (اردو) کھینچنا - باہر لانا -

برگرفتن از خاک مصدر اصطلاحی -
بمعنی نواختن و بمرتبۀ بلند رسانیدن متعلق
بمعنی ہشتم برگرفتن (صائب ے) مردم
هموار را از خاک بر باید گرفت * رشته‌های
بی گره را در گهر باید گرفت * مخفی مباد
که (از خاک برگرفتن کسی را) بجای خودش
گذشت (اردو) نوازنا - سرفراز کرنا -

برگرفتن اعتبار مصدر اصطلاحی -
بمعنی حاصل کردن اعتبار متعلق بمعنی سوم
برگرفتن (ظهوری ے) شوق از من
اعتباری برگرفت * چشم در پاشم نثاری
برگرفت * مخفی مباد که (اعتبار برگرفتن)
بجایش گذشت (اردو) اعتبار حاصل کرنا

برگرفتن بار مصدر اصطلاحی - دو فقر
کردن بار باشد متعلق بمعنی نهم برگرفتن
(خواجۀ شیراز ے) با غمی که خاطر ما خسته کرده بود

پنجه غلطی دهی خدا الغرستا دو برگرفت به ۔
(اردو) بار کا دور کرنا۔

(۳۱۴۹) **برگرفتن به پیکان** مصدر اصطلاحی۔
قبول کردن و استعمال کردن بجای پیکان
متعلق بمعنی دوم برگرفتن (ظهوری ؎)
چون گل سوفار در خواهش دهانم باز ماند
تا خدنگت غنچهٔ دل را به پیکان برگرفت
(اردو) پیکان کے لئے قبول کرنا
بجائے پیکان استعمال کرنا پیکان بنانا۔

برگرفتن بتاری مصدر اصطلاحی۔
بمعنی برداشتن بتاری و مقصود از کشیدن
دست بآسانی بجانبی و متعلق بمعنی اول برگرفتن
(ظهوری ؎) مشک صد تا تار ریزم از
نفس یک زلف ۔ آهم را بتاری برگرفت
(و بتاری برگرفتن) بکشیدن گذشت (اردو)
ایک تار میرا اٹھا لینا کھینچنا ۔ دیکھو بتار برگرفتن

(۳۱۵۰) **برگرفتن بچیزی** مصدر اصطلاحی قبول
کردن بچیزی و گرفتن بمعاوضه چیزی یعنی خریدن
متعلق بمعنی دوم برگرفتن (انوری ؎)
دادم دو جهان بباد در عشقش ما را بدو
حبه برنمی گیرد (اردو) کسی چیز کے
عوض میں قبول کرنا ۔ خرید کرنا ۔

(۳۱۵۱) **برگرفتن بروح** مصدر اصطلاحی ۔ حاصل
کردن بار و بارور شدن بروح (سلمان
؎) ز یک نسیم که در آستین غنچه بکرد
د بد شمال چو مریم بروح برگیرد (مؤلف)
عرض کند که متعلق بمعنی هفتم برگرفتن فتامل
(اردو) روح سے پھل حاصل کرنا ۔
روح سے حامله ہونا ۔ باردار ہونا ۔

(۳۱۵۲) **برگرفتن به کسی** مصدر اصطلاحی منسوب
کردن به کسی (انوری ؎) خطائی که کرده ام
بمن برمگیر و جفائی که گفتم ز من در گذار
(اردو) کسی سے منسوب کرنا ۔

(۳۱۵۳) **برگرفتن بید و دانه سرخ** مصدر اصطلاحی

بمعنی برداشتن و دور کردن نقاب باشد
متعلق بمعنی اوّل و نهم برگرفتن (خواجهٔ شیراز
ره) ساقی بیا که یار ز رخ پرده برگرفت
کار چراغ خلوتیان باز در گرفت (اردو)
منہ پر سے پردہ اٹھانا۔

(۳۱۹۴) برگرفتن پرده از روی کار مصدر اصطلاحی
ظاهر کردن حقیقت کاری (انوری ره)
پرده ما دریده کرد هنوز پرده از روی
کار ما نگرفت (اردو) کسی کام پر سے
پردہ اٹھانا حقیقت ظاہر کر دینا۔

(۳۱۹۵) برگرفتن تهمت مصدر اصطلاحی۔ دور
کردن تهمت باشد متعلق بمعنی نهم برگرفتن
(ظهوری ره) گریه می کوشد بجان در شست
و شوی دامنم گرچه دریا تهمت پاکی
ز دامان برگرفت (اردو) تهمت دور کرنا

(۳۱۹۶) برگرفتن جام مصدر اصطلاحی۔ برداشتن
جام کنایه از خوردن می۔ متعلق بمعنی اوّل
و پنجم برگرفتن (ظهوری ره) پیریم و جام
مردافگن برگرفته ایم وز جیب دست
توبه شکن برگرفته ایم (اردو) ساغر اٹھانا
شراب پینا۔

(۳۱۹۷) برگرفتن چاشنی مصدر اصطلاحی بمعنی
چاشنی گرفتن و ذوق حاصل کردن (نظامی
ره) نخست از همه چاشنی برگرفت ز دران
چاشنی مانده خسرو شگفت (مؤلف) بمعنی
کند که متعلق است بمعنی سوم برگرفتن۔
(اردو) چاشنی حاصل کرنا۔ ذوق پانا

(۳۱۹۸) برگرفتن چاک مصدر اصطلاحی۔ حاصل
کردن چاک و زخم است متعلق بمعنی دوم
برگرفتن (ظهوری ره) آرزو دارم که
بر وارد دل از تیغ غمت ز آنقدر چاکی
که از شوقت گریبان برگرفت (اردو)
چاک حاصل کرنا۔ زخم حاصل کرنا۔

(۳۱۹۹) برگرفتن دامان مصدر اصطلاحی۔ دامن

گرفتن و مدد خواستن متعلق بمعنی دوم برگرفتن (ظہوری ع) دیدہ تاب و طاقت خود را قیاسی کردہ بود* در تماشایت چو دامان مژگان برگرفت* (اردو) دامن پکڑنا۔ بقول آصفیہ پناہ لینا حمایت میں آنا۔

(۳۲۰۰) **برگرفتن دربان** مصدر اصطلاحی بقول قائم برگرفتن کردن دربان را متعلق بمعنی یازدہم برگرفتن (ظہوری ع) وصل بر رویم دری خواہد گشودن یافتم* اینچنین سالی کہ خاک پای دربان برگرفت* (اردو) دربان قائم کرنا۔

(۳۲۰۱) **برگرفتن درم** مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل معنی چہارم برگرفتن) بمعنی معاف کردن درم مقید بصلہ از (نظامی ع) ز دیوان دہقان قلم برگرفت* ز بیچارگان ہم درم برگرفت* (اردو) درم کو معاف کرنا یعنی رعایا کو محصول مالگذاری کی معافی دینا۔

(۳۲۰۲) **برگرفتن دست از جیب** مصدر اصطلاحی کشیدن و بیرون آوردنش متعلق بمعنی سیزدہم برگرفتن سند این از ظہوری بر (برگرفتن جام) گذشت (اردو) جیب سے ہاتھ نکالنا۔

(۳۲۰۳) **برگرفتن دشت** مصدر اصطلاحی بمعنی بلند و پیدا شدن دشت متعلق بہ معنی اول برگرفتن است (ظہوری ع) سد منعی پیش راہ آہ نیست* از دلم دشت غباری برگرفت* (اردو) جنگل روبرو ہونا۔

(۳۲۰۴) **برگرفتن دل از چیزی و کسی** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی برداشتن دل از چیزی و کسی باشد متعلق بمعنی اول برگرفتن (قاسم مشہدی ع) بدریا قطرہ چون گردید واصل ترک سرگیرد* کسی چون با تو بنشیند چسان دل از تو برگیرد* (انوری ع) در نہاد ز راہ سینہ بدل* تا دل از راہ سینہ برگرفت* (اردو) دیکھو برداشتن دل۔

برگرفتن دیدہ مصدر اصطلاحی بمعنی
برداشتن چشم و ترک نظر کردن متعلق
بمعنی اول و نہم برگرفتن (صائب ے)
نیست ممکن برگرفتن دیدہ از رویش مرا
کہ ذرہ گر بہ سر گذارد تیغ ابرویش مرا
(اردو) دیکھو برداشتن چشم از کسی۔

برگرفتن راہ مصدر اصطلاحی بمعنی
قبول کردن راہ باشد متعلق بمعنی دوم برگرفتن
(انوری ے) دل زراہ صلاح برنمی گیرد
کردم ہمہ حیلہ و رنمی گیرد (اردو) راستہ
قبول کرنا۔ راستہ اختیار کرنا۔

برگرفتن زاد راہ مصدر اصطلاحی
حاصل کردن زاد راہ باشد متعلق بمعنی
سوم برگرفتن (ظہوری ے) تر زبان
گر دیدہ خضر از العطش گویان تست
زاد راہ تفتہ جانی آب حیوان برگرفت
(اردو) زاد راہ۔ توشہ سفر کا حاصل کرنا

برگرفتن زخم مصدر اصطلاحی بمعنی
خوردن زخم (سنجر کاشی ے) ز تیغ شاہ
کی زخم برگرفت بکف [illegible] ز شست شاہ
کسی تیر خورد در صف جنگ (مؤلف
عرض کند کہ متعلق است بمعنی نہم برگرفتن
و من وجہ متعلق بمعنی دوم ہم (اردو)
زخم کھانا۔ دیکھو برداشتن زخم۔

برگرفتن زور مصدر اصطلاحی
متحمل زور شدن متعلق بمعنی دوازدہم
برگرفتن است (ظہوری ے) خوش
سبک سر گردیدہ ام در وصل حرمان غالب
است [illegible] سینہ زخم بر ہجر زوری گر چہ نتوان
برگرفت (اردو) زور کا تحمل کرنا
متحمل ہونا۔

برگرفتن سواد مصدر اصطلاحی بقول
موارد (بذیل معنی سوم برگرفتن) بمعنی
منتقل کردن و نقل نوشتن (عرفی ے)

نه داند غیر الهم نام نیست تصنیفش ہر دو علم
ز صفحه فہرست برگرفت سواد و ہ مؤلف
عرض کند که نقل گرفتن و حاصل کردن
نقل و معلومات (اردو) نقل لینا۔
سواد حاصل کرنا۔

(۳۴۱۱) **برگرفتن شمار** مصدر اصطلاحی بمعنی
ترک کردن شمار و حساب نکردن و
بحساب نیاوردن متعلق بمعنی نہم برگرفتن
(انوری ے) برگرفتم شمار عشق آن به که
که ترا از شمار نشمارد (ظهوری ے)
دل جفاهای تو بر من می شمرد ہا از وفای
خود شماری برگرفت (اردو) شمار
ترک کرنا حساب نه کرنا شمار مین نه لانا

(۳۴۱۳) **برگرفتن طعنه** مصدر اصطلاحی۔ حاصل
کردن طعنه و مورد طعن و طنز شدن۔
متعلق بمعنی سوم برگرفتن (ظهوری ے)
دعوی لذت بزہرت کردنا داشته کردی که
طعنه تلخ جهانی شکرستان برگرفت ہو۔
(اردو) طعنه حاصل کرنا مورد طعن و
طنز ہونا۔

(۳۴۱۲) **برگرفتن عمان** مصدر اصطلاحی۔ پیدا
کردن عمان باشد متعلق بمعنی یازدهم برگرفتن
(ظهوری ے) کوه را سیلی زنان خواهد
و بدریا سیل برد ہا ابر قرگانم بجای قطره
عمان برگرفت ہو (اردو) دریا پیدا کرنا

(۳۴۱۴) **برگرفتن فال** مصدر اصطلاحی بمعنی
گرفتن و حاصل کردن فال است متعلق
بمعنی دوم و سوم برگرفتن (ظهوری ے)
نیست در کوی تو هرگز سرخ رویان را
نجات ہا عید اگر فال شگون از خون قربان
برگرفت ہو (اردو) فال لینا۔ بقول
آصفیه فال نکالنا۔

(۳۴۱۵) **برگرفتن فشار** مصدر اصطلاحی بمعنی
پیدا کردن ریزش متعلق به معنی یازدهم

برگرفتن مخفی مباد کہ فشار بقول برہان بمعنی ریزش
(ظہوری ے) در تخیل زیر دندان ہوس ہے
شکرین لعلش فشاری برگرفت ہے (اردو)
ریزش پیدا کرنا۔

برگرفتن قدم مصدر اصطلاحی بمعنی
بر داشتن قدم متعلق بمعنی اوّل برگرفتن
(ظہوری ے) در غربتی فتادہ ظہوری بہر
قدم ہے گرد رخیال راہ وطن برگرفتہ ایم
ہے (اردو) قدم اٹھانا۔

برگرفتن کسی مصدر اصطلاحی۔ (۱) دور
کردن کسی را متعلق بمعنی نہم برگرفتن ظہوری
ے) نیست در گمساہی [illegible] دیگری
ہے بی نشان گردیدہ ام از نامہ عنوان برگرفت
ہے و (۲) نواختن کسی را متعلق بمعنی ہشتم برگرفتن
(ولہ ے) نخل ماتم گشت و از گل گریہ بر
خاکم فشاند ہے خوش بخاک افتادہ خود را
بسامان برگرفت ہے (اردو) (۱) کسی کو
دور کرنا (۲) کسی کو سرفراز کرنا۔

برگرفتن کسی را مصدر اصطلاحی بقول
سروری کہ بذیل بمعنی ششم برگرفتن گذشت
ہزل کردن با کسی (شیخ فریدالدین عطّار
ے) دیگری را آن یکی می گفت سخت ہے
برگرفتی تو مرا ای شوربخت ہے گفت مجنونیش
چون ہستی تو حقیر ہے گر نگیری ریشت بگیرد عم
محقر ہے مؤلف عرض کند کہ درین شعر
برگرفتن بمعنی گرفتن و گرفتار کردن و منسوب
کردن بہ خطائی متعلق بمعنی دوم برگرفتن
است و برای بمعنی اوّل الذکر طالب سند
دیگری باشیم و قول سروری را نظر بر اعتقاد
کہ صاحب زبانست بدون سند ہم تسلیم
میکنیم (اردو) کسی کی ساتھ ہزل کرنا ٹھٹھا
کرنا۔ تمسخر کرنا۔

برگرفتن کوہ مصدر اصطلاحی بر داشتن
و دور کردن کوہ باشد متعلق بمعنی اوّل

ونیز هم برگرفتن (ظهوری ؎) از گرانجانان
ظهوری خویش سبک گردیده بود ؛ از
دلش این کوه غم را ز ونسیان برگرفت
؛ (اردو) پهاڑ کو ہٹانا۔ دور کرنا۔

برگرفتن گرد | مصدر اصطلاحی۔ حاصل
کردن گرد و غبار متعلق بمعنی سوم برگرفتن
(ظهوری ؎) تو تیا سرمایهٔ چندان نداشت
؛ گرد خاک رهگذاری برگرفت ؛ (اردو)
گرد و غبار حاصل کرنا۔

برگرفتن گونه | مصدر اصطلاحی۔ حاصل
کردن رنگ باشد متعلق بمعنی سوم برگرفتن
و این مخصوص باگونه نباشد بلکه بارنگ و
لون و مرادفات آن هم استعمال توان کرد
و سند این از ظهوری بر (برگرفتن نکهت)
می آید (اردو) رنگ حاصل کرنا۔ رنگ اڑانا

برگرفتن نثار | مصدر اصطلاحی۔ اختیار
کردن نثار متعلق بمعنی دوم برگرفتن است
سند این از ظهوری بر (برگرفتن اعتبار)
گذشت (اردو) نثار اختیار کرنا۔
صدقه بننا۔ وارے جانا۔

برگرفتن نسخه | مصدر اصطلاحی۔ حاصل
کردن نسخه متعلق به معنی سوم برگرفتن۔
(ظهوری ؎) از خیالش خاطر صورت نگار
؛ نسخهٔ باغ و بهاری برگرفت ؛ (وله ؎)
در ازل قانون حکمت چون قضا می زد رقم
؛ نسخهٔ از درد جان بخش تو درمان برگرفت
؛ (اردو) نسخه حاصل کرنا۔ پانا۔

برگرفتن نشتر بکار | مصدر اصطلاحی۔
برداشتن نشتر برای فصد باشد متعلق
بمعنی اول برگرفتن (ظهوری ؎) هر دم
از شادی رگ دل می پرد ؛ غمزه اش
نشتر بکاری برگرفت ؛ (اردو) فصد
کے لئے نشتر اٹھانا۔

برگرفتن نقاب | مصدر اصطلاحی۔

بمعنی برداشتن و دور کردن نقاب باشد متعلق بمعنی اول ونهم برگرفتن (انوری ے) گرچه اقبال او که دائم باد ۔ از رخ ملک برگرفته نقاب ۔ (طالب آملی ے) چسان نقاب ز رخسار دوست برگیرم ۔ که حسن سرکش و من موسوی محجوبم ۔ (اردو) نقاب اٹھانا ۔

برگرفتن نقش مصدر اصطلاحی ۔ برداشتن و دور کردن نقش است متعلق بمعنی اول ونهم برگرفتن (میر خسرو ے) نقش خود از راه فنا برگرفت ۔ نور بقا دید و شاد رگرفت ۔ (اردو) نقش مٹانا ۔

برگرفتن نکهت مصدر اصطلاحی ۔ حاصل کردن نکهت است متعلق بمعنی سوم برگرفتن (ظهوری ے) نکهتی از سنبل زلف گلستان برگرفت ۔ گونه از لعل نگینت بدخشان برگرفت ۔ (اردو) نکهت حاصل کرنا

برگرفتن هجران مصدر اصطلاحی متحمل شدن هجران را متعلق بمعنی دوازدهم برگرفتن (ظهوری ے) ما باین تاب و توان برخود چه مشکل کرده ایم ۔ غیر با این ضعف هجران را چه آسان برگرفت ۔ (اردو) هجران کا متحمل هونا ۔

برگرفتن یادگار مصدر اصطلاحی ۔ حاصل کردن نشانی متعلق بمعنی سوم برگرفتن است (ظهوری ے) دست اگر بر شاخ گل دستی نیافت ۔ یادگار زخم خاری برگرفت ۔ (اردو) نشان حاصل کرنا ۔

برگرفته اصطلاح ۔ بقول بحر ذیل برگرفتن بمعنی نواخته و پرورده مرادف (از خاک برگرفته) صاحب انند فرماید که اسناد و معانی این به (به برگرفتن) گذشت مؤلف عرض کند که اسم مفعول برگرفتن است شامل بر همه معانیش خصوصیت بیک معنی ندارد

(اردو) دیکھو برگرفتن یہ اُس کا اسم مفعول ہے
برگری | اصطلاح - بقول ضمیمہ برہان بکسر
ثالث مخفف برگیری بمعنی بتانی - صاحبان
هفت و مؤید هم ذکر این کرده اند مؤلف
عرض کند که محققین اہل زبان ساکت و
معاصرین عجم بر زبان ندارند طالب سند
استعمال می باشیم - مخفی مباد که این موافق
قیاس است که تحتانی چهارم از (برگیری)
حذف شد و آن صیغه واحد مخاطب از
مضارع معروف است شامل بر همه معانی مصدر
برگرفتن که گذشت خصوصیت بتاندن
نباشد (اردو) تو لیوے -
(الف) برگ ریز | اصطلاح - بقول سروری
بمعنی پاییز (عمادی ص) برگ ریز است
شاخ دانش را ما این خزان را بهار تا بستی
(ب) صاحب جهانگیری گوید که فصل خزان را
گویند صاحبان رشیدی و بهار و مؤید

هم ذکر این کرده اند (صائب ص) از
ریزشی که کرد در ایام نوبهار (ب) در برگ ریز
شاخ بوصل ثمر رسد (ج) خان آرزو در سراج
برگ ریز بمعنی بالا فرماید که این مجاز است چه
در اصل ریز بمعنی ریختن است چنانکه (خون
ریز) بمعنی خون ریختن مؤلف عرض کند
که مجرد ریز امر حاضر ریختن و ریزش حاصل
بالمصدرش پس خان آرزو غلط کند که دربنجا
ریز را بمعنی ریختن داند و (خون ریز) را بمعنی
خون ریختن گیرد (خون ریز) اسم فاعل
ترکیبی است و آنچه حاصل بالمصدر خون
ریختن است متعلق بر دیگر (ریزش) نباشد
پس (برگ ریز) هم اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی ریزاننده برگ و کنایه از موسم خزان
که برگ را می ریزاند قائل (صائب ص)
صائب ز برگ ریز بر فیض نوبهار (ب) چون
غنچه هر که سر بگریبان کشیده است (ج) و تحقیق ما

برگ ریز آمدن بمعنی (۱) ریختن برگ ها
و (۲) ضعیف شدن انسان (مولوی معنوی
۵) شکایت ها همین کردی که بهمن برگ ریز
آمد ٭ کنون برخیز و گلشن بین که بهمن برگ ریز
آمد ٭ (اردو) (الف) خزان - اسم مؤنث
دیکھو پاریز (ب) (۱) پتّے گرانا (۲) انسان
کا بڈھا ہونا -

برگ ریزان اصطلاح - بقول برهان (۱)
بمعنی خزان و فرماید که بودن آفتاب در برج
میزان که فصل پائیز باشد (۲) کنایه از
ایام پیری و آخر های عمر هم صاحبان جامع
و ناصری همزبان بهار این را مرادف
(برگ ریز) گفته بمعنی اوّل قانع جهان آرزو
در سراج بذیل (برگ ریز) فرماید که جز یاد نشاید
الف و نون منسوب به برگ ریختن به معنی
(برگ ریز) و فرماید که بعضی این را مجاز دانسته
غافل از حقیقت کار بوده اند مؤلف عرض کند
که (۳) بمعنی حقیقی اسم حال است یعنی برگ
ریزنده و جا دارد که الف و نون آخر را
زائد گیریم اندرین صورت مزید علیه (برگ ریز)
باشد و اصلا بمعنی منسوب به برگ ریختن نیست
و بمعنی اوّل و دوم لا ریب مجاز معنی حقیقی
است زیراکه معنی حقیقی این ریزنده برگ
است و بس - پس غافل از حقیقت خیر جهان آرزو
باشد که حقیقت را ظاهر نکرد (نظامی لہ)
شهر است که فصل برگ ریزان ٭ خوردن نه به
شود ز برگ ریزان ٭ (انوری ۱۹) برگ ریزان
بهمه حال فرو باید ریخت ٭ بقدح آنچه ازو
برگ و نوای طرب است ٭ (اردو) (۱)
خزان دیکھو (برگریز) (۲) پیری ضعیفی مؤنث
عمر کا آخری حصّه - بڑھاپا - مذکر پتّے گرنے والا

برگ زر اصطلاح - بقول مؤید و بهفت
بمعنی برگ زرد مؤلف عرض کند که مرکب
اضافی و کنایه باشد - اگرچه خلاف قیاس نیست

ولیکن طالب سند استعمال می باشیم که معاصرین
عجم و محققین فرس ازین اصطلاح ساکت
(اردو) پہلا پیا۔ مذکر۔

برگزیدگان استعمال بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ مقبولان و پسندیدگان مؤلف
عرض کند که برگزیدن که می آید مصدر است
(برگزیده) و الف و نون جمع و در آخرش زیاده
کرده اند دیگر هیچ (اردو) برگزیدہ لوگ۔
مقبولان بارگاه۔

(الف) **برگزیدن** بقول بحر عجم بکاف فارسی
(۱) برچیدن و انتخاب کردن و پسندیدن و
قبول کردن و (۲) مقبول شدن کامل التصریف
و مضارع اش برگزیند صاحب [illegible] صاحب بہار
بمعنی دوم قانع و انند بالاتفاق صاحب فرہنگ
ذکر معنی دوم نکرده اند [illegible] گفته [illegible] نسخه فرہنگ علیه
برگزیدن بمعنی مقبول باشد که بجای [illegible] آید
نفیست است که صاحبان [illegible] که
محققین مصادر نام دارند ازین مصدر رفت
کشیده اند معاصرین عجم بر زبان دارند و متعلقین
فرس استعمال این کرده اند فدائی که از معاصرین
عجم بود ذکر مفعول همین مصدر یعنی ----

(ب) **برگزیده** کرده فرماید که بمعنی منتخب و ممتاز
است و (برگزیدگان) که گذشت جمع همین
(انوری الف ص) گر نگیت برگزیده [illegible]
پادشاه جهان و صدر را نام بگو (ظهوری ص)
بپیش رشک زمین نیست برگزیده تری که
یار راست بهر روز شوخ دیده تری کو۔
(اردو) الف (۱) انتخاب کرنا۔ بقول نسیم
چھانٹنا۔ چننا جیسے (فقرہ) بہت سے موتی
میں آپ انتخاب کیجیے۔ قبول کرنا بقول
آصفیہ منظور کرنا۔ پسند کرنا۔ (۲) مقبول ہونا
بقول آصفیہ قبول ہونا۔ منظور ہونا۔ مقبول [illegible]
باجابت ہونا۔ پسند [illegible] منظور نظر ہونا۔ [illegible]
برگزیدہ۔ دیکھو انتخاب (۱۔۲)

برگس | بقول برهان با کاف فارسی بر وزن اطلس ترجمهٔ معاذ الله و نعوذ بالله۔ صاحب رشیدی حاشا و مبادا را هم داخل تعریف کند و فرماید که (برگست) هم بهمین معنی آمده و سندی که از رودکی پیش کرده است باختلاف بعض الفاظ همان است که بر (برکس بکاف عربی) گذشت مؤلف عرض کند که اصل این همانست که بکاف عربی گذشت و باختلاف تصحیف صاحب جامع توانیم گفت که این مبدل آن چنانکه کند و گند۔ صراحت ماخذ همه را انجا کرده ایم۔ بی غوری صاحبان تحقیق است که یک سند را در هر دو جا آورده اند (اردو) دیکهو برکس۔

برگ سبز | اصطلاح۔ بقول وارسته و بهار (۱) کنایه از چیز بسیار کم مقدار (صائب ه) بی نوایان را به برگ سبز گاهی یاد کن ٭ چون ز نیرنگ جهان خرج خزان خواهی شدن ٭ (وله ه) انصاف نیست گر چمنت بعید صد بهار ٭ بی برگ سبز رو بدر آسمان نهم ٭ (ظهوری ه) به برگ سبز اگر تحفه حاجتم افتد ٭ بمیرم ار نشود رنگی از بهار مدام ٭ مؤلف عرض کند که (۲) بمعنی حقیقی است (وله ه) بود ز وسمه دو ابروی آن بهشتی روی ٭ دو برگ سبز که خون در دل بهار کند ٭ (وله ه) هر برگ سبز او کف افسوس می شود ٭ نخلی که میوه نفشاند بپای خویش ٭ مخفی مباد که (برگ سبز است تحفهٔ درویش) مثلی است که هم آید بشان اهل سبزواری بمعنی بالا (اردو) (۱) برگ سبز۔ مذکر۔ اردو مین کم مالیت تحفه کو کہتے ہین۔ نہایت کم مالیت چیز۔ مؤنث (۲) برگ سبز۔ سبز پتا۔ مذکر۔

برگ سبز است تحفهٔ درویش | مثل۔ صاحبان خزینه و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف

عرض کند کہ فارسیان این مثل را در سوغات
و ارمغان بر سبیل کسر نفسی می زنند (اردو)
یہی مثل دکن میں مستعمل ہے یعنی جب کوئی
شخص کسی کے پاس کوئی تحفہ بھیجتا ہے تو بطور
کسر نفسی اس مصرع کو پڑھتا ہے ۔

برگ سبز سائل اصطلاح ۔ وارستہ فرماید
کہ این ہمانست کہ گدایان بتوقع ریزشی ۔
برگ سبز پیش اغنیا گذارند (محسن تاثیر ع)
بوسہ می دارند خوبان در بہار خط طمع ٭
خط سبز گل عذاران برگ سبز سائل است ٭
بحر و بہار وارستہ را نقل نگار مؤلف عرض
کند کہ رسم عجم است کہ ہر سائل کہ پیش کسی رود
اعم از ینکہ گدا باشد یا حاجتمند کاری و چیزی
برگ سبز با خود برد و این رسمی است کہ اغنیا
پسندش کنند تا عطای شان بدل آن باشد
و بار احسان بگردن سائل نیاید ہمانا این
اخلاقی است حسنہ پس این را مخصوص گدایان
بتوقع ریزش کردن از نازک خیالی دور
است (اردو) سائل کا حقیر تحفہ ۔ مذکر ۔

برگ سبز فرستادن مصدر اصطلاحی ۔
بقول وارستہ و بحر و بہار (۱) مرادف (گل
فرستادن) (طغرا ۔ نثر) نثر بیدا زان از فقرہ
تازہ برگ سبز ہمکاری بجانب طوطیان چمن
روانہ نمودہ اند ۔ مؤلف عرض کند کہ (۲)
رسم است کہ کسانی کہ با ظہار احتیاج خود
خود پیش کسی نمی روند و کسی را از طرف خود
می فرستند تحفہ برگ سبزی روانہ می کنند پس
(برگ سبز فرستادن) کنایہ باشد از اظہار حاجت
با لواسطہ کردن و این موافق قیاس است
نظر بر رسم عجم ولیکن سند طغرا برای مصدر
(برگ سبز روانہ نمودن) است محققین بالا
رعایت لفظی را ترک کردہ اند (اردو)
(۱) دیکھو گل فرستادن (۲) کسی کے واسطہ
اور توسط سے اظہار حاجت کرنا ۔

برگ سبز ہم چشمی اصطلاح۔ بقول بحر
برگ سبز ہم کاری و غیاث و انند۔ برگ پان یا سبزۂ دیگر کہ کشتی گیران بجہت مقرر کردن کشتی بخانۂ حریف خود فرستند مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فرس ساکت و ہر سہ محققین بالا ہند نژاد ند۔ طالب سند استعمال می باشیم (اردو) وہ پان یا کوئی سبزی جو کشتی گیران اپنے حریف کے پاس اسلئے بھیجتے ہیں کہ وہ مقابلہ کا ایک دن مقرر کرے گویا یہ بلاوا ہے۔

برگست بقول برہان و رشیدی و جامع و جہانگیری و سراج و ناصری ہمان برگست کہ بکاف عربی بجایش گذشت مؤلف عرض کند کہ بکاف عربی اصل است و صراحت ماخذ ہم در انجا گذشت و این مبدل آن چنانکہ کند و گند (اردو) دیکھو برکست بکاف عربی کے ساتھ۔

(الف) برگستان اصطلاح۔ (الف)
(ب) برگستوان بضم سوم بقول سروری مخفف برگستوان۔ صاحب جہانگیری نسبت ہر دو فرماید کہ مرادف یکدیگر پوشیدنی است کہ در روز جنگ پوشند و بر اسپ اندازند تا از زخم ایمن باشند و آن را کجیم و کجین ہم گویند۔ صاحب برہان ذکر ہر دو کرده گوید کہ (الف) مخفف (ب) (امیر خسرو) صف از پشیم چو سیمین سفت شا سوار آب برگستان باخست ﴿ (شیخ مظہر) دریده جوشن و خفتان بریده برگستان کہ گریخت آن سپہ از پیش عاجز و مضطر ﴿ (شرف شفروه ب) مریخ را ز ہیبت این سخت واقعہ ﴿ از دست و دوش خنجر و برگستوان فتاد ﴿ (کمال اسمعیل) از تیغ مہر و ناوک انجم خلاص یافت ﴿ این اطلس زمانہ ز برگستوان برف ﴿ صاحب ناصری

بکر بمعنی بالا فرماید که آن جامه ایست که
بجای پنبه دران پیله و ابریشم فرومایه که کج
و کژ نام دارد می گذاشته و می دوخته اند۔
صاحب جامع هم ذکر هر دو کرده۔ صاحب
غیاث بر (ب) صراحت نمی کند که این را
در هند پاکر نام است صاحب فدائی فرماید
که زرهیست سرتا بپا و زرهی که بالای اسپ
افگنند۔ خان آرزو در سراج گوید که بفتح
و ضم کاف فارسی (الف) مخفف (ب) غالب
که ماخوذ است از برگست که بمعنی پناه در آن
داخل است و (وان) کلمهٔ نسبت درینصورت
بفتح کاف باشد۔ مؤلف عرض کند که محقق
نامدار بمعنی پناه را در لغت برگست از کجا
داخل می کند چنین نیست که برگست کلمه
ایست که در محل تردید گویند و بجای (پناه
بخدا) و (حاشا) استعمال کنند چنانکه گذشت
و ماخذش هم بهر احتیاط مذکور شد پناه و بخدا
را در ماخذ (برگستوان) داخل کردن چه باید
تلاش است یکی از معاصرین عجم درست گوید
که این لباس کلفتی است که کاه برغست را
بجای پنبه داخل کرده درست کنند و شمشیر
در و اثر نمی کند و چون واو نسبت بر و داخل
شد (برغستو) شد از قبیل هندو و معنی لفظی
آن منسوب به برغست و برغستوان بزیادت
الف و نون۔ مزید علیه آن۔ پس غین معجمه
بدل شد به کاف فارسی چنانکه غلوله و گلوله
اندرینصورت ضرورت نیست که کلمهٔ (وان)
را برای نسبت گیریم چرا که بان و وان هر دو
بمعنی شبیه و نظیر و نگهبان آمده چنانکه نگهبان
و فیلوان پس ترکیب اول الذکر بهتر می نماید
از آخر الذکر و لباس پر از ریشم و زره را
بمجاز برگستوان گفته اند (اردو) الف
و ب۔ ایک لباس ہے جس میں ایک خاص
قسم کی گھانس بھر کر بناتے ہیں جو لڑائی میں

پہنتے ہیں اور گھوڑوں پہ ڈالتے ہیں جس پر تلوار کی کاٹ کا اثر نہیں ہوتا جیسے گھوڑے کے لئے پاکھر دیکھو (اسپ نمد) جس پہ پاکھر کا ذکر گزرا ہے۔

برگستوان بر اسپ افگندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر کنایہ از آراستن اسپ بہ برگستوان (ملا عبداللہ ہاتفی ؎) شدند آہنین جامہ پیر و جوان ٭ فگندند بر اسپ برگستوان ٭ مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است و بجای افگندن انداختن و مرادف آن ہم استعمال توان کرد (اردو) گھوڑے پر پاکھر ڈالنا۔

برگستوان ور اصطلاح۔ بہار و انند بذکر این از تعریف ساکت و کلام فردوسی را بسند گیرند (؎) ہمانا ز ایرانیان صد ہزار ٭ فزون است برگستوان ور سوار ٭ مؤلف عرض کند کہ ور بہ فتح واو مخفف آور است بمعنی صاحب و خداوند و دارندہ پس این بمعنی صاحب برگستوان و برگستوان پوش است و بس (اردو) برگستوان رکھنے والا۔ برگستوان پہنا ہوا۔

برگسر اصطلاح۔ بقول شمس بفتح با و کاف فارسی و سین مہملہ بمعنی پوشیدہ و پنہان (حکیم سوزنی ؎) وی بسی کس ز شاہ مدرسہ خواست ٭ ظاہر است آن نہان و برگسر است ٭ مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و ہمین لغت بہ ہای مختفی در آخر عوض رای مہملہ می آید و ہمین سند سوزنی بہ تغیر الفاظ در انجا ہم پس ہوز بین نیست کہ بر باد کنندگان لغات فرس عوض تحقیق تصحیف در لغت و سند ہم وکردہ اند حالا در ینجا ہمین قدر کافی است کہ متصرف صاحب شمس است

وبس (اردو) دیکھو برگسہ ۔

(الف) برگ سفر اصطلاح (ب) برگ سفر ساز کردن مصدر اصطلاحی ۔ (الف) بقول بحر سامان سفر و (ب) بقول او تهیه اسباب سفر کردن مؤلف عرض کند که بر معنی دوم برگ سند این از صائب گذشت (صائب سه) قطع پیوند از این سبز چمن مشکل بود \ خجلت بی سفری برگ سفر داد مرا (اردو) (الف) سامان سفر (ب) سامان سفر کرنا

برگسہ بقول جہانگیری با اول مفتوح و ثانی زده و کاف عجمی مفتوح و سین و اخفای ها بمعنی پوشیده و پنهان (حکیم سوزنی سه) دی بسی کس زشاه مدرسه خواست \ ظاهر است این نهان و برگسه نیست \ صاحبان برهان و جامع و ناصری و رشیدی و سراج هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که این همان لغت است که صاحب شمس به رای مهمله آخر عوض های مختفی آورده که بجایش گذشت و همین سند را به تصرّف الفاظ نقل کرده که اشاره این همه را انجا کرده ایم و جز این نیست که مرکب است با برگ و سا ـ برگ بمعنی حقیقی اوست و سا امر حاضر سائیدن که بمعنی لمس کردن و سودن می آید پس (برگسا) اسم مفعول ترکیبی است بمعنی (سوده برگ) و مجازاً بمعنی مخفی و پنهان که شاخ از برگ پنهان شود و این کنایه باشد و لیس ـ الف آخر بدل شد به های هوز چنانکه یاسا و یاسه والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) مخفی ـ دیکھو انشت ـ

برگشت گرد جهان روزگار مقوله بقول مؤید یعنی کار جهان تغییر پذیرفت و حسب صفت نقل نگارش مؤلف عرض کند که (برگشتن روزگار) مصدریست مرکب

که بجائیش می آید و تعریف آن ہمدرا انجا مذکور شود۔ وای بر مؤید و نقل نگار او که چه خوش مقوله پیدا کرده است ہمانا خوش تائید است برای فضلا۔ اگر مؤید جہلا گوئیم جا دارد محققین زبان دان ازین ساکت و معاصرین عجم رشخندی کنند (اردو) دیکھو برگشتن پر ورگار

برگشتگی اصطلاح۔ بقول فدائی حمید گی مؤلف عرض کند که نظر به اعتبار فدائی که از علمای معاصرین فارس بود این معنی خاص را جا داده ایم ولیکن حق آنست که حاصل بالمصدر (برگشتن) است که می آید و شامل باشد بر ہمہ معانی آن (اردو) خم بقول آصفیہ جھکاؤ۔ ہماری رای مین خمیدگی کا استعمال بھی اردو مین ہو سکتا ہے۔ (ناسخ ؎) ہر کسی کا حال ہے وضع مصاحب سے عیان ٭ دال حیدر کی تواضع پر ہے خم تلوار کا ٭۔ دیکھو برگشتن یہ اس کا حاصل بالمصدر ہے اور اس کے تمام معنون پر شامل۔

برگشتن بقول موارد و نوادر و بہار و بحر۔ مرادف برگردیدن۔ شامل بر ہمہ معانی آن صاحب بحر گوید که کامل التصریف است و مضارع این برگردد مؤلف عرض کند که سالم التصریف که غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول یعنی برگشت و خواہد برگشت و برگشته نیاید آنانکه برگردد را مضارع این دانسته اند سکندری خورده اند و پی بحقیقت نبرده اند۔ که آن مضارع برگردیدن است (اردو) دیکھو برگردیدن کے تمام معنے

برگشتن اختر مصدر اصطلاحی بقول بحر بمعنی ناسا عدت طالع چنانکه (ع) حال شہر تنگ ترا اختر دولت برگشت ٭ مؤلف عرض کند که (اختر برگشتن) در بیت مصور زده گذشت و این مرادف (برگشتن بخت) است که می آید و کنایه باشد و مخصوص بنیت اختر

بخت نیست با مرادفات این ہم استعمال
توان کرد چنانکہ برگشتن طالع و قسمت و
تقدیر متعلق بمعنی چہارم برگردیدن و (برگشتن
ایام) مماثل این (اردو) قسمت الٹنا۔
دیکھو اختر برگشتن (تقدیر پلٹنا) بقول آصفیہ
بخت کا برگشتہ ہونا۔ بد اقبالی ہونا۔ ادبار
ہونا۔ معصوم بگڑنا۔

برگشتن از راہ استعمال بمعنی واپس
برگشتن از وطن شدن از راہ و وطن
باشد متعلق بہ معنی پنجم (برگردیدن) (ظہوری
سہ) چہ رنگ باختہ از راہ مدعی برگشت کہ
رہ است این دل بی خطر بی بایست کہ (ولہ
سہ) معذرت خجلت ظہوری بس کہ خوش
غریبانہ از وطن برگشت کہ (اردو) راستہ
یا وطن سے پلٹ آنا۔ واپس آنا۔

برگشتن ایام مصدر اصطلاحی۔ مرادف
(برگشتن اختر) و سند این بر (برگشتہ ایام)
می آید (اردو) دیکھو برگشتن اختر۔

برگشتن باختن مصدر اصطلاحی بمعنی
برگشتن بازی است عام باشد برای غلبہ
و شکست ہر دو متعلق بمعنی ہفتم برگردیدن
(ظہوری سہ) آخری ہست یاک بازان را
بہ ہر دل از ماست باختن برگشت کہ (اردو)
بازی پلٹ جانا۔ یہہ عام ہے یعنی ہار جیت
دونون سے متعلق اور دکن مین مستعمل ہے
۔ صاحب آصفیہ نے اس کا ذکر نہین کیا۔
بازی کا رنگ بدل جانا بھی کہہ سکتے ہین
یہہ بھی ہار جیت دونون سے متعلق ہے۔
(کھیل بگڑ جانا) بقول آصفیہ۔ بنے ہوے کام
کا بگڑ جانا۔ (کھیل بننا) بقولہ کام بننا۔

برگشتن بخت مصدر اصطلاحی۔ اشارہ
این بہ (بخت برگشتہ) گذشت مرادف
(برگشتن اختر) صاحب فرہنگ فدائی بذیل
(برگشتگی) ذکر این کردہ گوید کہ (برگشتن بخت

و دولت بمعنی افتادن از بزرگی است
مؤلف عرض کند که متعلق باشد بمعنی هشتم
برگردیدن (اردو) دیکھو برگشتن اختر۔

برگشتن بوسه | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی
باقی نماندن بوسه و دور شدن آن متعلق
بمعنی سوم برگردیدن (ظهوری ـ) در لبم
بوسه گشت حیرت بیز که به نیرنگ آن
دهن برگشت (اردو) بوسه کا لب سے
جدا ہونا باقی نہ رہنا۔ حالت بوسه باقی نہ رہنا

(الف) **برگشتن جان از تن** | مصدر اصطلاحی
(ب) **برگشتن جان بلب** (الف) بمعنی
مخالف و منحرف شدن جان با تن کنایه از مردن
متعلق بمعنی چہارم برگردیدن و (ب) واپس
آمدن جان بلب و حرکت پیدا کردن لب
و زنده شدن متعلق بمعنی پنجم برگردیدن
(ظهوری الف ـ) یار چون صبر من ز من
برگشت ۔ زیستن رفت و جان ز تن برگشت
(صائب ب ـ) برگشت ز تن جان بلب
خسته دگر بار ۔ تا روی تو آئینه مرا پیش
نظر داشت (اردو) (الف) جان جانا
مرنا۔ (ب) جان آنا۔ زنده ہونا۔

برگشتن خم زلف از شکن | مصدر اصطلاحی
باقی نماندن و دور شدن شکن از زلف
متعلق بمعنی سوم برگردیدن (ظهوری ـ)
من و شوخی و دشت پیمائی که خم زلفش
از شکن برگشت (اردو) زلف میں خم
باقی نہ رہنا شکن باقی نہ رہنا۔

برگشتن روزگار | مصدر اصطلاحی بمعنی
شدن اہل روزگار با کسی قریب بمعنی برگشتن
اختر و بخت که گذشت متعلق بمعنی چہارم برگردیدن
(انوری ـ) برگشتی چو روزگار از من
گر نه بار روزگار یار ستی (ظهوری ـ)
دل در ره امید چنان پیش می دوید برگشت
روزگار و چنین در قفا فتاد (اردو)

زمانہ پھر جانا۔ بقول آصفیہ لوگون کا کسی
کے خلاف اور اُس کا دشمن ہوجانا (نواب
احمد ؎) اپنے بیگانے ہوئے سب لطف
ساقی دیکھ کر۔ ہے پھر گیا ہم سے زمانہ گردش
ساغر کے ساتھ ہے

برگشتن صبر | مصدر اصطلاحی۔ دور شدن
صبر و باقی نماندن صبر۔ متعلّق بمعنی سوم برگردیدن
سند این از ظہوری ہے۔ (برگشتن جان از تن)
گذشت (اردو) صبر نہ رہنا۔ صبر جاتا رہنا

برگشتن طالع | مصدر اصطلاحی۔ مرادف
(برگشتن اختر) کہ گذشت و سند این از صائب
ہے (برگشتہ طالع) می آید (اردو) دیکھو برگشتن اختر

برگشتن عادت | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی
دور شدن عادت و باقی نماندن عادت متعلّق
بمعنی سوم برگردیدن (ظہوری ؎) انتشید
پیند عادت تو ہیچ برنگشت ہے ہرچند مدّعای
ظہوری اعادہ شد ہے (اردو) عادت
دفع ہونا۔ عادت جانا۔ عادت پلٹنا۔

برگشتن غذا | مصدر اصطلاحی بمعنی رد
شدن غذا و ہر چیزی کہ خورند و نوشند خصوصیت
غذا ندارد۔ سند سلیم بمعنی ششم برگردیدن گذشت
(اردو) دیکھو برگردیدن کے چھٹے معنے۔

برگشتن قمار | استعمال۔ بقول بہار و انند
بمراد نہ نشستن قمار فرماید کہ این از اہل زبان
بتحقیق پیوستہ مؤلف عرض کند کہ مرادف
برگشتن باختن و متعلّق بمعنی ہفتم برگردیدن
(صائب ؎) کاری بمرادم نشد از نقش موافق
ہے امروز کہ برگشتہ قمارم چہ توان کرد ہے (اردو)
قمار کا بگڑ جانا۔ پلٹ جانا۔ دلخواہ نہ ہونا۔

برگشتن کسی | مصدر اصطلاحی بمعنی تباہ
شدن کسی و سر بزیر افتادن و سرنگون شدن
متعلّق بمعنی ہشتم برگشتن (ظہوری ؎) فلک
فارغ نکرد از در بدر گشتن اسیرت را ہے ہنوز
این غیر پرور را بیاد وقت برگشتن ہے (اردو)

سرنگون ہونا۔ تباہ ہونا۔

برگشتن مژگان | مصدر اصطلاحی۔ منعکس شدن مژگان کہ نوکش در دیدہ داخل می شود و این مرضی است کہ دائما آب از چشم می ریزد سند این بر (برگشتہ مژگان) می آید (اردو) پلکوں کا پلٹ جانا۔ آنکھہ مین داخل ہوجانا۔ یہہ ایک مرض ہے۔

برگشتن نسیم از ہواداری | مصدر اصطلاحی مخالف شدن نسیم باشد متعلق بمعنی چہارم برگشتن (ظہوری سہ) کردہ خوش جا نسیم در کویش ؎ از ہواداری چمن برگشت ؎ (اردو) نسیم کا پلٹ جانا۔ مخالف ہونا۔

برگشتہ | اصطلاح۔ بقول وارستہ و (بحر بذیل برگشتن) مرادف برگردیدہ بمعنی استغفر وسندی کہ از ثانی تکلو پیش شد ہمان است کہ بر معنی ششم (برگردیدن) مذکور شد کہ از ان (برگشت) بمعنی استغفر غ شد۔ پیداست۔ وہم او گوید کہ بمعنی خراب و تباہ ہم آمدہ و فرماید کہ از ینجاست کہ قمار بازی را کہ نقش بر او نہ نشیند برگشتہ قمار گویند (بدیعی سمرقندی سہ) برکندہ باد دیدہ و برگشتہ باد روی گر چشم برگہر بود و روی بر زر ہم ؎ و سند دیگر از صائب بر (برگشتن قمار) گذشت بہا نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ اسم مفعول برگشتن است شامل ہمہ معانیش ہمی دانیم کہ محققین بالا چرا این را بطور اسم جامد جا دادہ اند۔ (اردو) دیکھو برگشتن یہ اس کا اسم مفعول ہے۔ تمام معنون کے ساتھ۔

برگشتہ اختر | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بد طالع و بد اختر مؤلف عرض کند کہ اسم مفعول است از مصدر مرکب (برگشتن اختر) کہ بجایش گذشت (اردو) قسمت کا ہیٹا۔ بقول آصفیہ۔ بدنصیب بدبخت۔

برگشته ایام اصطلاح۔ بقول بهار و انند۔ مرادف برگشته بخت کنایه از بدبخت (باقر کاشی ؎) چون کند عرض نیاز از وی بگردان روی خود۔ این سزای باقر برگشته ایام است وبس۔ **مؤلف** عرض کند که متعلق است بمعنی چهارم برگردیدن واسم مفعول (برگشتن ایام) که بجایش گذشت و مرادف (برگشتن اختر) (اردو) دیکھو برگشته اختر۔

برگشته باد اصطلاح۔ بقول مؤید و هفت آسمان زیر و زبر باد۔ **مؤلف** عرض کند که محقق بانام نشان برای تائید فضلا ذکر این کرده باشد شاید فضلا نمی دانند که برگشتن مرادف برگردیدن شامل است بر چیز ناسعانی۔ و برگشته اسم مفعول آنست و مرکب است با کلمه باد (اردو) برگشته ہو۔ تہ و بالا ہو۔ پلٹ جائے الٹ جائے۔

(الف) برگشته بخت اصطلاح۔ بقول بهار

(ب) برگشته دولت و انندش نقل نگار بمعنی بدبخت (شیخ شیراز ؎) نه تنها منت گفتم ای شهریار که برگشته بختی و بد روزگار که چو برگشته دولت ملامت شنید۔ سر انگشت حسرت بدندان گزید۔ **مؤلف** عرض کند که (بخت برگشته) بجایش گذشت و سرد و مرادف (برگشته اختر) است که بجایش مذکور شد اسم مفعول (برگشتن بخت و دولت) (اردو) دیکھو برگشته اختر۔

برگشته سر اصطلاح۔ بقول بهار و انندش نقل نگار مرادف (برگشته اختر) اسیری لاهجی در مثنوی اسرار الشهود در حکایت سلطان محمود ؎) تو زحال زار این برگشته سر۔ بی خبر ناں بیخبر آزاد تر۔ **مؤلف** عرض کند که بمعنی خودسر است و بمجاز معنی بدقسمت پیدا می شود که خودسری هم برگشتن بخت است (اردو) سرپهرا۔ دکن میں خود سر کو کہتے ہیں جو کسی کی

بات نہ ماننے۔ صاحب آصفیہ نے (سر پھرنا)
پر فرمایا ہے۔ شامت آنا۔ کم بختی آنا۔ پس
(سر پھرا) بدقسمت کو کہہ سکتے ہیں۔

برگشتہ شدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر و ضمیمہ برہان بمعنی زیر و زبر شدن۔
مؤلف عرض کند کہ مصدر مجہول برگشتن
است و بس (اردو) برگشتہ ہونا۔

برگشتہ طالع | اصطلاح۔ بقول بہار و
اننداش نقل نگار مرادف برگشتہ اختر است
(صائب) در لعل آبدار ز برگشتہ طالعی باشد
ہمان چو نقش نگین خشک جوی من ۴ مؤلف
عرض کند کہ (برگشتن طالع) بجای خودش
گذشت و این متعلق است بہ ہمان یعنی
اسم مفعولش و از سند پیش شدہ حاصل
بالمصدر پیدا است (اردو) بدقسمت۔

برگشتہ قمار | اصطلاح۔ بقول بحر کسی کہ
نقش او برادنہ نشیند مؤلف عرض کند کہ
اسم مفعول (برگشتن قمار) کہ بجایش گذشت
و سند این از صائب ہمدر انجا مذکور
(اردو) بازی بگڑا ہوا یعنی وہ شخص
جسکی بازی بگڑی ہوئی ہو۔

برگشتہ مژگان | اصطلاح۔ بہار و اننداش
نقل نگار از تعریف این ساکت مؤلف
عرض کند کہ (۱) دیدۂ خمار آلودہ را
گویند کہ مژگانش ہم باثر خمار بلند می شود
پس اسم مفعول مصدر (برگشتن مژگان)
است کہ بمعنی حقیقی گذشت و این کنایہ باشد
از معشوق و (۲) کسی کہ بعرض مژگان معکوس
مبتلا باشد کہ گوشش ور دیدہ رود (صائب)
۱) گرچہ امید ظفر با لشکر برگشتہ نیست ۴
می کند صید دل آن برگشتہ مژگان بیشتر ۴
(ابوطالب کلیم ۲) چشم مستت را غم
برگشتہ مژگان قوت است ۴ کہ ہمچو او صید عاشق
زور بر قمار دیدہ است ۴ (اردو)

(۱) مخمور آنکھیں رکھنے والا معشوق۔ بند گیر (۲) وہ شخص جسکو پلکوں کا مرض ہو جسکی نوکیں دیدے کی جانب پھر گئی ہوں جس سے رات دن آنکھیں لال اور پانی بہتا ہے بہت برا مرض ہے۔

(۲۳۵۵) **برگفتن** | مزید علیہ گفتن است بزیادت کلمۂ بر بران (انوری ؎) ماجرائی از آن حکایت کرد بہ بندہ برگو بدت چنانکہ شنید (اردو) کہنا۔

(۲۳۵۶) **برگ فشاندن** | مصدر اصطلاحی بمعنی حقیقی (۱) برگ ریزی درخت و (۲) کنایہ از نفع رساندن (صائب ؎) تا درین باغی لشکر انیکہ داری برگ و بار برگ می باید فشاند و بار می باید کشید (اردو) (۱) پتے جھڑانا۔ (۲) نفع پہنچانا۔

برگ گازرونی | اصطلاح۔ بقول برہان دوائی است کہ او را بشیرازی (آہو دو شنگ) و بعربی حزا گویند بکسر حای بی نقطہ و زای نقطہ دار صاحب محیط بر حزا فرماید کہ بقول شیخ زوفر و بقول شارح گازرونی گوید کہ بفارسی (دینار رویہ) و بشیرازی (میرک گازارونی) و گوید گرم و خشک در اول و دوم مسخن و قابض و محلل و منفج و ہاضم طعام و مدر بول و حیض و کاسر ریاح و دافع ارفع ترش و منافع بی شمار دارد۔ صاحب مخزن الادویہ ہم ذکر حزاء کردہ گوید کہ دینار رویہ فارسی است (اردو) برگ گازرونی ایک دوا کا نام ہے جسکو عربی میں حزاء کہتے ہیں اور فارسیوں نے (دینار رویہ) کہا ہے۔

(۲۳۵۷) **برگ کردن** | مصدر اصطلاحی بمعنی نغمہ و آہنگ کردن متعلق بمعنی ہفتم برگ و سند این از مولوی معنوی ہم رہ اینجا مذکور شد۔ (اردو) نغمہ سرا ہونا۔ گانا۔

برگ گاہ اصطلاح۔ بقول اننداسجواله فرہنگ فرنگ بدون اضافت بمعنی (۱) ساق درخت و (۲) شاخ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است قلب اضافت یعنی لفظی جای برگ کنایہ از شاخ (اردو) (۱) تنہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر۔ دیکھو برز کے تیسرے معنے (۲) شاخ۔ مؤنث۔ دیکھو برزدہ

برگ گل اصطلاح۔ بقول وارستہ و بحر و بہار (۱) مرادف برگ بغرا و سند این از سلیم ہمدرانجا گذشت مؤلف عرض کند که استعارہ باشد و (۲) بمعنی حقیقی یعنی ورق گل (ظہوری ؎) از دل ریش که از برگ گل آزردہ شود ٭ نوک خار از گل بیخار کشیدیم عبث ٭ (اردو) (۱) دیکھو برگ بغرا (۲) پنکھڑی۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث۔ پھول کی پتی۔ برگ گل۔ ورق گل (میرتقی ؎) نازکی اس کے لب کی سست پوچھو ٭ پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے ٭

برگ گلاب استعمال۔ بقول بہار و انند برگ گل سرخ که آن را بتازی ورد خوانند (میرخسرو ؎) پس از شستن شخص خورشید تاب ٭ کشید ند بر روی چو برگ گلاب ٭ مؤلف عرض کند که مرکب اضافی و مرادف برگ گل که گلاب بمعنی گل آمدہ (اردو) دیکھو برگ گل۔

برگ گنجیفہ اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی ورق گنجیفہ و فرماید که در اشعار میرزا طاہر وحید آمدہ مؤلف عرض کند که خلاف قیاس نیست و برگ بمعنی ورق بجای خودش گذشت ولیکن این چه قسم استناد است که اشارۂ کلام شاعری کند و تعلقش ندارد و ما بدین طرز تحقیق معاصرین را عجم و رق گنجیفہ را بر زبان دارند صاحبان بحر دانند ہم ذکر این کردہ اند (اردو) گنجیفہ کے پتے۔ بنگلہ

برگل آن مهره زن مقوله ـ بقول شمس ـ اے بر زمین زد مؤلف عرض کند که محققین فارسی زبان ازین ساکت معاصرین عجم بر زبان ندارند ـ وسند استعمال پیش نه شد خلاف قیاس ـ لفظ و معنی مخالف یکدیگر که از امر حاضر معنی ماضی مطلق پیدا کند اعتبار رانشاید (اردو) ناقابل ترجمه ـ

برگ لاجورد اصطلاح ـ بقول جهانگیری در ملحقات کنایه از آسمان ـ دیگرکسی از محققین فرس ذکر این نکرد ـ معاصرین عجم بر زبان ندارند مؤلف عرض کند که مرکب اضافی و توصیفی است اگرچه خلاف قیاس نیست ولیکن طالب سند استعمال میباشیم (اردو) دیکھو آسمان ـ امیر نے اس کی تشبیهات مین خم لاجورد ـ خیمهٔ لاجورد سقف لاجوردی ـ مهرهٔ لاجورد کا ذکر فرمایا ہے ـ

برگلو بستن مصدر اصطلاحی ـ بقول بهار واننه بمعنی برگردن بستن مؤلف عرض کند که ما از معاصرین عجم استعمال این با کلمهٔ در شنیده ایم حیف است که بهار و نقل نگارش سند استعمال این پیش نه کرد (اردو) گلے مین باندهنا ـ گردن په باندهنا ـ

برگلو پا فشردن مصدر اصطلاحی ـ بر گلوی چارپای مذبوح پا می نهند تا از جا نرود پس بمعنی حقیقی است (ظهوری ے) پنجهٔ قصاب ما با دخون لاله گون ٭ کو برگلوے آرزو خوش هوسی پا فشرده (اردو) گلے پر پاؤن رکھنا ـ ہلنے نه دینا ـ

برگلو خنجر مالیدن

برگلو کارد و مانند آن مالیدن مصدر اصطلاحی ـ بقول بحر بمعنی ذبح کردن و گلو بریدن بهار و اننده نقل نگار ذکر (برگلو مالیدن خنجر و کارد و مانند آن) کرده مؤلف عرض

کند که درین اصطلاح گلو را هم تخصیص نباشد
و بجای آن حلق و گردن و امثال آن هم
می توان استعمال کرد. مرادف (کار در حلق
مالیدن) که بجایش می آید (اردو) گلے پر چھری
پھیرنا۔

برگماشتن بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ
نصب نمودن بر کاری و بقول فدائی مقرر
کردن کسی است بر کاری مؤلف عرض کند
که مزید علیه گماشتن باشد بزیادت کلمهٔ بر بران
که بمعنی موقوف داشتن شخصی بر سر چیزی و کاری
و شخصی می آید و فی الحقیقت مقرر کردن و
سپردن و تحویل کسی دادن است و بحث
کامل همه را انجا کنیم (انوری ب) یا غلام چند
را از روی چشش برگمار تا شبیخون آورند
و دفع این ملعون کنند (اردو) سونپنا بقول
آصفیه سپرد کرنا حوالے کرنا تحویل کرنا کسی کو
کسی کام پر مقرر کرنا)۔

برگناه گوش زدن مصدر اصطلاحی بقول
انند بحوالهٔ فرهنگ سکندرنامه مراد از تنبیه
کردن مؤلف عرض کند که وای بر وکه
نقل شعر نکرد تا تصفیهٔ معنی می کردیم دیگر محققین
فرس ساکت. معاصرین عجم بر زبان ندارند
و بجز گوش زدن بمعنی مالیدن گوش نیاید (اردو)
تنبیه کرنا. سزا دینا چشم نمائی کرنا۔

برگند بقول سروری به رای مهمله و کاف فارسی بوزن فرزند بمعنی رشوت باشد و فرهنگ
که (بدگند) هم بهمین معنی آمده (شمس فخری ے) تا ببیند یک نظر رخسارشان با سگی
قدسی جان ببرگند آورید ۵ مؤلف عرض کند که وای بر محققین که همین شعر را به سند
(بدگند) آورده اند و تصرف در لغت کرده اند و ما صراحت ماخذ (بدگند) همه را انجا کرده ایم
و نمی دانیم که شمس فخری در کلام خود (بدگند) به دال مهمله دوم آورده یا (برگند) به رای

مہملہ و دوم - بای حال برکند بہمین معنی بکاف تازی بر معنی سوش گذشت وبخیال ما بدین
معنی بکاف فارسی است واصل این گندہ باشد کہ بمعنی بدبو وارندہ می آید وگند بدون
بای آخرہ مخفف آن ہم می آید وکلمہ بر در اوّل این زائد واین کنایہ باشد از رشوت کہ
ناپاک است (اردو) دیکھو برکند کے تیسرے معنے -

برکنہ بقول انند بفتح اوّل وسوم ونون و
سکون ثانی بمعنی درہم کوفتہ شدہ ہر چیز را
گویند و بتخصیص عطریات را بکسر اوّل ہم
گفتہ اند مؤلف عرض کند کہ ہمین لغت بہمین
معنی بکاف تازی ہم بجایش گذشت و جراحت
آخنش حمید رانجا کردہ ایم واین مبدّل
آن باشد چنانکہ گند وکند (اردو) دیکھو برکنہ

برگ نے اصطلاح - بقول وارستہ (۱)
رنگینیت ہم رنگ برگ نے (یعنی ے) سرو
سن بمعنی پتہ شیرین راست ہمچون نیشکر چون
ببالای ثنای برگ - نیشکر فرماید کہ
(۲) قسمی از خربزہ (تاثیر ع) ہنگام برگ
نیشکرستان ہا برگ نے او شود نواخوان
صاحب بحر عرض معنی اوّل گوید کہ (۳) قماش
سبز رنگ را گویند وبمعنی دوم متفق با وارستہ
خان آرزو در چراغ ہدایت بر معنی دوم
قانع - بہار بہر دو معنی متفق با وارستہ مؤلف
عرض کند کہ سند سیفی تائید معنی سوم می کند
نہ معنی اوّل پس قول بحر درست است نسبت
معنی دوم عرض می شود کہ موجد این معنی بسند
کلام تاثیر ہمین محققین سند شرا داند ودیگر کسی
از محققین اہل زبان ذکر این نکرد ومعاصرین
عجم ہم بر زبان ندارند واز کلام تاثیر ہم معنی
خربزہ پیدا نمی شود شاعر گوید کہ چون لشکر بستان این
می رود یعنی در نیشکر زار پس عوض نیشکر
برگ نیشکر ہم ثنا خوان او می شود واین

مبالغهٔ شاعری است ومن وجه درست
هم باشد که تجربه ماست یعنی از برگ نیشکر
هم در هوا آوازی می آید همچون آواز قماش
ریشم یافته که صوتش (سرسر) است پس
برگ نے درشعر تاثیر معنی حقیقی است که برگ
نیشکر است و ورسبز گشت زار نیشکر خزینه
را آوردن و بدون استعمال اہل زبان
خلاف قیاس این معنی را پیدا کردن کار
محققین ہند نژاد نیست (اردو) (۱) دہانی
رنگ - سبز رنگ جیسے نیشکر کے پتوں کا رنگ
- مذکر (۲) خربزه - مذکر - دیکھو اربوجہیا -
(۳) ایک خاص قسم کا سبز کپڑا - مذکر -

برگ نیل | اصطلاح - بقول سروری دارو
که بتازی وسمه خوانند بعض گویند که گیاہی
است که زنان آن را بجوشانند و برابروان
نهند و بعربی وسمه نام دارد صاحبان ناصری
و برہان ومؤید وہفت ہم ذکر این کرده اند
صاحب محیط بر نیل فرماید که اسم ہندی است
و بعربی نیلج و ختنای مجنون وگویند که نیل
اسم فارسی حشیشه معروف وعصارهٔ آن
نیلج و برگ آن را بسیر یانی و رومی قلباء
نیلا و قلیاطس و بعربی وسمه که در خضاب
مو استعمال می کنند و بقول شیخ الرئیس گوید
که طبع وسمه حار در آخر اول و خشک در
دوم - تری آن در تجفیف و حدت شدید
و قابض و منع سیلان و قطع انفجار خون و
حیض نماید و بتالی آن تجفیف کند و لهذا
نافع طحال و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف
عرض کند که مرکب اضافی است (اردو)
نیل کا پتا - وسمه - مذکر -

(الف) برگ و بار | اصطلاح - بقول انند
بحوالهٔ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی اوراق و
اثمار درختان مؤلف عرض کند و کنایه از
شادابی و (۲) بمعنی سازوسامان (ظهوری

سلہ) ز باغ سینۂ ظہوری بگیر نہال فریب ؎ کہ برگ و بار ہمہ بیخودی و بی تابیست ۔ ولہ سلہ) برگ و بارش را نباید در نظر مختصر ؎ چون شود عقل و دل و دین۔ دین و دنیا رخصت است ؎ از ہمین است ۔۔۔

(ب) برگ و بار بر آوردن | بمعنی حاصل کردن برگ و ثمر و شاداب شدن متعلق بمعنی اول برگ و بار (ظہوری سلہ) آبی زجوی گر بہ ظہوری گر آورد ؎ از نخل خندہ برگ و باری بر آورم ؎ و ہمچنین است ۔۔۔

(ج) برگ و بار کردن | بمعنی پیدا کردن برگ و ثمر و شاداب شدن متعلق بمعنی اول برگ و بار (صائب سلہ) در ان چمن کہ ندارد باری ببرگان ہا نہال ما بچہ امید برگ و بار کنند ؎ (اردو) (الف) (۱) برگ و بار کہہ سکتے ہیں بند کر (۲) شادابی بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ تر و تازہ سر سبزی (۳) اساز و سامان ۔ مذکر (ب) و (ج) پھل حاصل کرنا ۔ بار ور ہونا ۔ بار لانا شاداب ہونا ۔

(الف) برگ و بر | اصطلاح ۔ (الف)
(ب) برگ و بر داشتن | مرادف معنی اول
(ج) برگ و بر یافتن | برگ و بار کہ

گذشت و (ب) و (ج) حاصل کردن و داشتن بار و کنایہ از شاداب شدن مرادف (برگ و بار بر آوردن و کردن) (انوری سلہ) ناصر الدین کہ شاخ دولت و دین ؎ از معالیش برگ و بر دارد ؎ (ولہ سلہ) شاخ ہای دوحۂ ایمان در اعوام تو ؎ از نمای فضل تو ہم برگ و ہم بر یافتہ ؎ (اردو) (الف) دیکھو برگ و بار کے پہلے معنے (ب و ج) دیکھو برگ و بار بر آوردن و کردن ۔

برگ و ساز | اصطلاح ۔ بقول ملحقات برہان و بحر و مؤید و ہفت کنایہ از سبز و سامان و زر و پول ۔ مؤلف عرض کند کہ سند این بر

(برقص افتادن) گذشت (اردو) ساز و
سامان۔ مذکر۔ دیکھو بار و بند۔

برگوش خوردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر وانند (۱) شنیدن و (۲) شنیدن حرفی
که بر طبیعت گران آید (فطرت له) دو شیم
از گلبانگ بلبل این نوا برگوش خورده کانچه
می جستیم در گنجینهٔ دل بوده است ۔ (طالب
آملی له) برگوش خوردنام وصالی ولی
چه سود کز صاحبان دیده بخوابش کسی ندید
مؤلف عرض کند که بسماعت رسیدن
است مطلقاً یعنی شنیده شدن و همین
معنی پیدا می شود از کلام فطرت و طالب۔
فارسیان نمی گویند که "فلان این خبر را
بگوش خورد" بلکه گویند که این خبر بگوش
ما خورد" پس هر دو معانی بیان کردهٔ محققین
بالا درست نباشد (اردو) کان مین پڑنا
بقول آصفیه گوش زد هونا۔ سننے مین آنا۔
انھین معنون مین (کان پڑنا) بھی کہا جاتا ہے

برگوش خوردن حرف | مصدر اصطلاحی
بقول بہار شنیدن حرف و شنیدن حرفی
که بر طبیعت گران آید۔ مؤلف عرض کند
که خصوصیت حرف نباشد و نسبت معنی خیال
خود را بر (برگوش خوردن) ظاهر کرده ایم
(اردو) دیکھو برگوش خوردن۔

(الف) برگوش رسانیدن | مصدر
(ب) برگوش زدن | اصطلاحی
بقول بحر هر دو بمعنی شنوانیدن بہار بر ذکر
(ب) قانع و فرماید که مرادف (برگوش
کشیدن) یعنی شنوانیدن (محمد قلی سلیم له)
از نکهت تو باد در هوش می زند گل را
حدیث حسن تو برگوش می زند مؤلف
عرض کند که معنی بالا برای الف درست
باشد ولیکن (ب) در محاورهٔ عجم بمعنی آگاه
و تنبیه کردن است نه رسانیدن به سماعت

پس محققین بالا بر کلام محمد قلی سلیم غور نفرمودہ اند
(اردو) کان میں ڈالنا۔ ڈال دینا۔ بقول
آصفیہ (الف) سنا دینا۔ کانوں تک پہنچا دینا۔
گوش گزار کر دینا۔ (داغ ؎) بتائیں بلفظ
تمنا کے تمکو سنّی کیا ؎ تمہارے کان میں یک
لفظ ہم نے ڈال دیا ؎ (ب) آگاہ کر دینا۔

برگوش کشیدن | مصدر اصطلاحی بقول
بہار و انند۔ مرادف (برگوش زدن) یعنی
شنوانیدن (محمد قلی سلیم ؎) بزم حسن رخ
او کنایہ خوبی ؎ با مہ گوید و برگوش آفتاب
کشد ؎ وارستہ و بحر ہمین را (برگوش کسی
کشیدن) نوشتہ اند بمعنی مذکور مؤلف عرض
کند این موافق قیاس است (اردو) کان
میں ڈالنا۔ دیکھو برگوش رسانیدن۔

برگوگ | بقول ضمیمہ برہان بہر دو کاف
فارسی بر وزن مملوک عمارت را گویند
و فرماید کہ با بای فارسی ہم آمدہ صاحب
اسند ہم بحوالہ فرہنگ فرنگ ذکر این کردہ
گوید کہ عمارت و قصر باشد مؤلف عرض
کند کہ گوگ بہر دو کاف فارسی بقول کنز
اللغات ترکی در ترکی زبان بمعنی سما یعنی آسمان
است پس فارسیان کلمہ بر بمعنی بلند در
اولش زیادہ کردہ برای قصر و عمارت بلند
نام کردہ باشند کہ آسمان بلند عمارت عالی
را گفتند پس در معنی این صفت بلندی را
داخل کردن ضرور است ولیکن مجرد
قول محققین بالا کفایت نمی کند سند استعمال
باید کہ معاصرین عجم ہم زبان ندارند و محققین
اہل زبان سکوت ورزیدہ اند۔ صاحب
برہان ہمین لغت را بہ بای فارسی بجای
خودش بمعنی عمارت عالی آوردہ کہ می آید
و ازان تائید خیال ما می شود و نسبت آن
ہمین قدر گوئیم کہ مبدل این است کہ موحدہ
بدل شدہ بہ بای فارسی چنانکہ تب و تپ

(اردو) بلند عمارت۔ مؤنث۔

برگ و نوا اصطلاح۔ بقول ضمیمہ برہان کنایہ از ساز و سامان و زر و پول بہار بر ساز و سامان قانع صاحب مؤید بحوالۂ رسالۂ جلبی فرماید کہ آنکہ کسی را روزگاری باشد چنانکہ گوئی "فلان برگ و نوائی دارد" یعنی روزگاری دارد و فرماید کہ در فرہنگی بمعنی سرانجام آمدہ۔ صاحب بحر گوید کہ مرادف برگ و ساز است صاحب ہفت فرماید کہ بمعنی سامان و سرانجام۔ مؤلف عرض کند کہ بمعنی اوّل تحت برگ اشارۂ این گذشت (انوری ؎) زمانہ کلکی کز کلک و ختامش در ملک ؏ ہزار بند و کشاد و ہزار برگ و نواست ؏ (ولہ ؎) ای دو قرن از کرست پردہ جہان برگ و نوا ؏ ... دانی کہ جہان بی توجیہ بی برگ و نواست ؏ (ولہ ؎) چند بی برگ و نوا صبر کنی شرم بیہ ؏ کو خداوند مرا برگ و نوائی فرمائے ؏ (اردو) دیکھو برگ و بار۔

(الف) برگ و نوا آوردن مصدر
(ب) برگ و نوا بردن اصطلاحی
(ج) برگ و نوا فرمودن (الف)

حاصل کردن ساز و سامان است (انوری ؎) بوستان آستان عرش سای خسرو است ؏ چون ہمہ برگ و نوا زین آستان آوردہ ام ؏ و (ب) مرادف الف و (ج) عطا کردن ساز و سامان۔ سند استعمال (ب وج) بہ برگ و نوا گذشت (اردو) (الف وب) ساز و سامان حاصل کرنا (ج) ساز و سامان عطا کرنا۔

برگ و یراق اصطلاح۔ بقول بول چال سامان سواری اسپ یعنی زین وغیرہ مؤلف عرض کند کہ بزبان معاصرین عجم است و یراق بقول لغات ترکی بمعنی سلاح آمدہ و بقول غیاث اسلحہ سپاہ و بمعنی مطلق سامان ہم آمدہ

و مصالح ہر چیز (اردو) گھوڑے کا	ساز و سامان۔ مذکر۔

برگہ بقول وارستہ و بہار چیزی کہ از مال دزد پیش دزد شناسند و بدست آویز آن مطالبہ مابقی کنند (منصور فکرت سے) شعر رنگین مرا کس نتواند بردن ہا برگہ دزد حنا زود بکف می آید ہا (میرزا عزت ناصح سے) عارف چو بفکر بر درو پردۂ خویش ہا بو نشناسد ز اورندہ آوردۂ خویش ہا ہرکس ز وجود خویشتن برگہ گرفت ہا گو گم ذاریش کہ یافت گم کردۂ خویش ہا مؤلف عرض کند کہ برگ بمعنی ساز و سامان بجای خود ش گذشت فارسیان ہای ہوز تسمیہ بر آخرش زیادہ کردہ برای قسم خاص سامان۔ اسم جامد قرار دادہ اند۔ چنانکہ دندانہ (اردو) مال مسروقہ سے چور کے پاس بر آمد کی ہوئی چیز۔ مؤنث۔

برگہ گرفتن مصدر اصطلاحی۔ گرفتہ کردن چیزی از مال مسروقہ پیش دزد دیدند این از میرزا عزت ناصح بر (برگہ) گذشت (اردو) مال مسروقہ سے کسی چیز کو چور کے پاس پکڑنا۔ بر آمد کرنا۔

برگہ لاجورد اصطلاح۔ بقول مؤید آسمان را گویند ہا مؤلف عرض کند کہ ہمین اصطلاح بکاف عربی بہمین معنی گذشت و صراحت ما خذ ہم در آنجا کردہ ایم و برای ماخذ این تو انیم گفت کہ ہای ہوز در آخر لفظ برگ زائد و معنی لفظی این ورق لاجورد است و کنایہ از آسمان (اردو) امیر نے تشبیہات آسمان میں ورق لاجورد کا ذکر فرمایا ہے۔ دیکھو بہ بہجان۔

برگی الفنجین بقول سروری بجوالہ سامی کلاہ دراز کہ زنہا در سر گیرند و بتازیش برنس گویند اشارۂ سند این از کلام سعدی بر (برگی بکاف

عربی) گذشت . **مؤلف** عرض کند که ما صراحت
ماخذ این بر معنی سوم (ابرک) کرده ایم و درینجا
همین قدر کافی است که این را مبدل آن
دانیم که کاف عربی با فارسی بدل شود چنانکه
کند و گند (اردو) دیکهو برکی -

برلب انگشت زدن مصدر اصطلاحی
همان (انگشت برلب زدن) است که در
مقصوره گذشت (اردو) دیکهو انگشت برلب زدن

برلب خاک مالیدن مصدر اصطلاحی
صاحب بحر ذکر (خاک برلب مالیدن) کرده
گوید که (۱) درمقام حاشا مستعمل است یعنی
در محل انکار امری (صائب ؎) اگرچه می یابید
برلب چشم او از سرمه خاک پهٔ شد بر دم قیامت
خو تر بیرنمی او اشکار ... (۲) بتحقیق ما بمعنی
خاموش شدن (صائب ؎) لب هر من زمینا
نایاب چون اکسیر شد صائب ۴ از بس خون
خوردم و برلب زغیرت خاک مالیدم که
مؤلف عرض کند که رسم عجم است و اہل قصبات
دکن هم که چون از چیزی انکار دارند مشت خاک
را از زمین بر داشته قریب دهن کنند و گویند
که ما این کار را هرگز نکرده ایم و مقصود شان
ازین طرز عمل آنست که اگر کرده باشیم خاک
عوض رزق در دهان ما افتد از همین عادت
این مصدر اصطلاحی قائم شد بمعنی انکار کردن
و نسبت معنی دوم عرض می شود که چون لب
سبو را بخاک بند کنند چیزی از و بیرون نیاید
و اما این عمل برای سبوی شراب و روغن
جاری است و از همین عمل معنی دوم قائم
شد (اردو) (۱) انکار کرنا (۲) خاموش
هونا . ساکت هونا -

(الف) **برلب نهادن** مصدر اصطلاحی .
بقول بهار تجرّع نمودن . صاحب بحر فرماید که
جرعه جرعه خوردن (طالب آملی ؎) بنا که
برلب دل آتشین ایاغ نهیم ۴ نوالهای جگر

دربهان داغ نهیم ۶ مؤلف عرض کند که
(انگشت برلب نهادن) بجای خودش در
مقصوره گذشت و آن هم داخل همین بعد
اصطلاحی عام باشد و (مهر برلب نهادن)
بمعنی ساکت کردن می آید و آن هم داخل
همین تعمیم است و از کلام طالب آملی ۔۔
(ب) برلب نهادن ایاغ | پیداست
که بمعنی پیاله و جام می برلب نهادن است
یعنی خوردن شراب پس تجرع از کجا پیدا
شد و هردو محققین هند نژاد این معنی را ازین
سند بکدام قرینه پیدا کردند. فتامل پس بخیال
ما مجرد (الف) چیزی نیست و (ب) بمعنی می
خوردن است و بس (اردو) (الف)
پینا (ب) شراب پینا۔

(الف) برلنگ | (الف) بقول هفت بفتح
(ب) برلنگ زدن | اول و فتح لام کنایه
از گریختن باشد (ب) بقول سروری و جهانگیری

در (ملحقات) و بقول رشیدی و برهان و واسته
و بحر (۱) کنایه از گریختن (سراج الدین راجی
۵) سرخویش از غصه برسنگ زدی و ز
خجلت پس آنگاه برلنگ زد ۶ (ظهوری
رباعی ۵) برلنگ زدم تا نخورم حسرت
لنگ ۶ با تشنه لبی تلنگ از غلغل تنگ ۶
پیش که برم شکایت دست و زبان ۶ گیرایی
شل خواهم و گویائی گنگ ۶ خان آرزو
در سراج بنقل سند ظهوری گوید که ازین
بیت هیچ معلوم نمی شود که بضم لام است
یا غیر آن و نیز معنی گریختن در ینجا مناسبت
ندارد بلکه هیچ معنی ازین بیت مستفاد نمی شود
و زاله بردار تتش بهار گوید که از دو جهت
درین تامل است یکی آنکه ضبط ها خبر گشته
نکرده اند دوم آنکه این بیت بر معنی مذکور
دلالت نمی کند و [illegible] برلنگ [illegible]
شده است پس (۲) بمعنی [illegible] کردن [illegible]

چرا که زدن بمعنی بریدن و دور کردن آمده
مؤلف عرض کند که استاد و شاگرد هر دو بجیم
اند که کلام ظهوری رباعی است نه بیت و
اگر محققین فرس صراحت اعراب لفظ نکرده
باشند کار ما و شماست که تحقیقش کنیم و صاحب
هفت اگرچه بر الف قناعت کرده است و سکندری
خورده که (زدن) را ترک کرد و لیکن صراحت
فتح اول و دوم کرده است عجبی نیست که بر
قافیه کلام سراج الدین راجی غور نموده و معنی
هر دو استاد بالا برای گریختن درست می شود
نمیدانیم که هر دو محققین آخر الذکر چرا سند ظهوری
را غیر متعلق ازین معنی قرار داده اند و خان
آرزو چرا کلام ظهوری را بی معنی پندارد ظهوری
گوید که گریختم ما حسرت تهبند خود نکشتم یعنی دشمنان
غالب در میغا لنگ را هم نگذارند و بحالت گریز
از تشنه لبی و غلغل تنگ تبنگ بود هم (و معنی)
شعر دوم صراحت نمی خواهد که واضح است۔

مخفی مباد که در قافیه کلام ظهوری لُنگ بالضم
بمعنی تهبند است و تُنگ بالضم کوزه شهر تبنگ
و گُنگ بالضم بمعنی لال (کذا فی البرهان) و در
مصرع اولش در مصدر (بر لنگ زدن) لفظ
لَنگ بالفتح باشد چنانکه در قافیه سراج الدین
راجی گذشت و لنگ بقول برهان بالفتح بمعنی
آله تناسل آمده نه بالکسر چنانکه بهار ذکرش
کرده پس معنی لفظی (بر لنگ زدن) (۱) بریدن
آله تناسل و نامرد شدن (۲) کنایه باشد از
گریختن در کار زار پس چه خطا شد که محققین
فارسی که سروری هم دران داخل است
این را بمعنی گریختن نوشتند۔ همانا کنایه است
لطیف و موافق قیاس و معاصرین عجم تصدیق
این می کنند۔ خان آرزو و تلمیذش اگر جستجو
تحقیق می کشید تحقیق اعراب لغت هم می شد
و معنی کلام ظهوری هم بدست می آمد۔ زه
تحقیق نبرداشتن و بر کلام استادان سخن

حرف نهادن کار محققین سخن دان نیست	ہیجڑا بنانا ۔ آلۂ تناسل قطع کرنا ۔ نامرد ہونا
(اردو) (الف) ناقابل ترجمہ (ب) (۱)	(۲) بہاگنا۔

بریلیان بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ۔ چیزی کہ تابان است ۔ صاحب بوسپال صراحتی خوب کند کہ مخصوص است برای الماس کہ آن را تراشیدہ باشند و این معرّب است از لغت انگلیسی (بریلیانٹ) معاصرین بعجم این را بکسر اوّل و سوّم خوانند و تحتانی دوم و چہارم و تای ہندی آخرہ حذف شد دیگر ہیچ ۔ صاحب روزنامہ ذکر (بریلیان کردہ) می کند و می فرماید کہ بمعنی جلادادہ تسامح اوست کہ تراشیدہ را جلا کردہ نوشت و جلا لازمۂ تراش است کہ الماس از تراش بسیار جلاجی شود و می تابد ۔ (اردو) تراشا ہوا ہیرا ۔ مذکر ۔

برم بقول سروری و رشیدی و ناصری و سراج ۔ بہ رای مہملہ بوزن شرم (۱) کوی بزرگ کہ آب دران جمع شود و آن را برغ نیز گویند (شہید بلخی ۵) چون تن خود بہ برم پاک بشست بو از مساماش تمام لولو رست بو نرم نرمک ز برم بیرون شد بو مہرش از آنچہ بود افزون شد بو صاحب جہانگیری این را بمعنی چشمۂ آب گوید و اشارہ بکوی بزرگ ہم کند و فرماید کہ آن را تالاب و برخ ہم گویند و بقول برہان و جامع تالاب و استخر و چشمۂ آب مؤلف عرض کند کہ برغ بہ غین معجمہ کہ گذشت مرادف این است و ہمین معنی بر معنی دوم برخ بہ خای معجمہ ہم مذکور و صراحت ماخذ ہر دو بجایش کردہ ایم پس ہمین مبدّل برغ باشد کہ غین معجمہ بہ میم بدل شد چنانکہ غلغلیچ و غلیلیچ و جا دارد کہ

برخ را هم مبدل برغ گیریم که غین معجمه به خای منقوطه هم بدل شود چنانکه چرغ و چرخ۔
(اردو) دیکھو برغ۔
(۲) برم - بقول سروری و رشیدی و جامع و ناصری و جهانگیری بر وزن و رم چفتی باشد که تاک و بته کدو و خیار و امثال آن بران بر اندازند صاحب برهان فرماید که این چوب بندی باشد و بقول خان آرزو در سراج و ارستی که تاک عیاره کدو و غیره را بران اندازند مؤلف عرض کند که میم تخصیص بر کلمه بر زیاده کرده اند و معنی لفظی این چیزی که مخصوص است برای بلندی و مراد از سایه بانی که برای بیاره از چوب درست کنند (اردو) منڈھا بقول آصفیه - منڈپ یا سائبان یا شامیانه جو ہندؤن مین شادی کے روز بطور رسم تانا جاتا ہے۔ اسے منڈوا بھی کہتے ہین مؤلف عرض کرتا ہے کہ اسی قسم کے منڈوے پر انگور یا کدو وغیرہ کی بیل چڑھائی جاتی ہے جسکو دکن مین منڈوا کہتے ہین - اسم مذکر - افسوس ہے کہ صاحب آصفیہ نے ان معنون کو ترک فرمایا ہے اور (انگور کا منڈوا) بعض اہل زبان کی بول چال مین سنا گیا - امیر نے اسکو (انگور کی ٹٹی) فرمایا ہے۔
(۳) برم - بقول سروری بر وزن درم (الف) نام سبزه که آن را مرغ گویند و بقول جامع و ناصری بر وزن نرم - صاحب جهانگیری فرماید که این را فرفخ و فرفین نیز نامند - و بقول برهان سبزه کنار جوی - خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا فرماید که این تصحیف است - صاحب محیط فرماید که بالفتح و بفتحتین (ب) اسم گل درختی است

خار دار - قریب القوه بابدیشک - مائل بحرارت و مقوّی دماغ و مانع سیلان و
منافع بسیار دارد (الخ) صراحت نمی کند که بدین معنی لغت کدام زبان است و
برهان گوید که اسم دوب است و بر دوب فرماید که لغت هندی است بفارسی
فرغ بفتح میم و هندیان آنرا (دربها کشلوه) بمعنی نرم و ملائم گویند بالجمله این علفی
است خودرو که بر زمین بسیار نمناک می روید و برای اسپ بهترین علف - تر و
خشک - هر دو گره دارد و نزد هر گره ریشه می کند و طبع آن مائل بسردی و باعتدال
اقرب جهت دفع قی و هیضه نافع و رفع سمّیت مار گزیده کند و منافع بی شمار دارد
(الخ) مؤلف عرض کند که همین سبزهٔ اوّل الذکر یعنی (الف) را فارسیان برّم نام
کردند و وجه تسمیه جزین نباشد که میم تخصیص بر لفظ بر زیاده کرده اند که بر بمعنی
سیزدهم و هجدهمش بمعنی هرچه بالای درخت پیدا می شود یعنی ثمر و برگ و گل گذشت پس معنی لفظی
این برگ مخصوص و مراد از سبزهٔ مذکور و اگر (ب) را هم لغت فارسی گیریم معنی آن
گل مخصوص باشد آنچه خان آرزو این را لقب تصحیف می دهد - کمی معلومات اوست
که خلاف هر سه محققین اهل زبان بدون دلیل و برهان می رود (اردو) (الف)
هریالی - بقول آصفیه - هندی - اسم مؤنث (گنوار) سبزی - هریاول - سبزه - دوب - ادریه ایک
قسم کی عمده اور باریک گهانس هے - (ب) ایک خار دار درخت کا پهول - مذکر -
جس کا مشهور نام معلوم نهو سکا -

(برم) برهم - بقول سروری بر وزن درم بمعنی انتظار که آنرا برم و بیز گویند - صاحبان

جہانگیری و برهان و جامع بر وزن نرم گویند۔ خان آرزو در سراج فرماید که این
تصحیف باشد و آنچه بمعنی انتظار است برمر است که می آید (الخ) مؤلف عرض
کند که هم او بر لغت (برمر) و (برمو) می فرماید که اگر برای برم سند بهم رسد مخفف برمر خواهد
بود و ما می گوئیم که از برای لغت فارسی زبان قول سروری و جامع که از محققین اہل
زبانند سند است پس چرا سند را می جوید و چرا تصحیف می گوید و چرا مخصوص کند بار ...
ما بر اعتبار سروری و جامع می گوئیم که اسم جامد فارسی زبان است که بر بمعنی حفظ و یاد
گذشت و میم تخصیص در آخرش زیاده کردند پس معنی لفظی این یاد مخصوص و مراد گرفتند
از انتظار که انتظار هم همین وجه یاد است و بس و آنچه به رای مهمله و واو آخر می آید
هر دو علیه همین باشد که رای مهمله و واو در آخر لغات زیاد می کنند چنانکه شنا و شنار و خال
و خالو این است حقیقت این لغت که خان آرزو حق تحقیق ادا کرده است اردو:
انتظار۔ دیکھو انتظار۔

(۵) برم۔ بقول جهانگیری و جامع و ناصری با اول مفتوح و ثانی زده بمعنی حفظ که از بر
هم گفته می شود (انوری ۵) ای مرکب بیداد تو زن چو دل تست هم آن را چو لب
خویش چرا نرم نداری کز از دفتر تندی و درشتی نه همانا که یک سوره بر آید که توان
برم نداری صاحب رشیدی فرماید که بدین معنی (از برم) باشد نه برم تنها۔ و به نقل
کلام انوری مصرع چهارم را باختلاف خفیف می نویسد یعنی یک سوره بر آید که تو از برم
نداری و بقول برهان و مؤید حفظ و از بر کردن و بیاد نگاه داشتن۔ خان آرزو در سراج

تذکر قول رشیدی گوید که غالب که قول جهانگیری صحیح باشد چه از بر لفظ قرار داده است بمعنی حفظ و زیادت میم دران حساب ندارد و احتمال دارد که برم تنها به آن معنی آمده باشد چنانکه قول جهانگیری است (الخ) مؤلف عرض کند که چه خوش تحقیقی است که میم بخیالش حساب ندارد و چرا نمی فرماید که بر بمعنی حفظ لغت معلوم است که بمعنی بازهم برگذشت. و میم آخر زائد باشد چنانکه صاحب قواعد جامع سند این قسم زیادت از از برم و چرام می دهد که درین هر دو میم آخر زائد است وای بر برهان و مؤید که معنی مصدری ازین اسم جامد پیدا می کنند بخیالتی که این حاصل بالمصدر هم نیست زیرا که (برمیدن) بمعنی حفظ کردن نیامده پس بجای آنکه در معنی این حفظ و یاد را ذکر کنند (حفظ و از بر کردن و بیاد نگاه داشتن) را چرا نوشت این است تحقیق محققین با نام و نشان (اردو) دیکهو بر کے گیارہویں معنے۔

برماس بقول برهان و جامع و ناصری و هفت بروزن الماس بمعنی لمس و لامسه و دست کشیدن و سودن عضوی باشد بر عضو دیگر. خان آرزو در سراج گوید که این مبدل و مغیر برماچ است که مخفف آن برمچ باشد و تبدیل جیم فارسی بسین آمده. مؤلف عرض کند که خان آرزو غور نکرد این مزید علیه مس باشد که لغت عربست و بقول منتخب بالفتح و تشدید بمعنی سودن و حاصل بالمصدر این و استعمال فارسی بمکان مس بمعنی لمس و صحیح مبدل آن به همان معنی که سین مهمله به جیم فارسی بدل شود و چنانکه ظهر فارسی و ظهر صحیح حیف است که صاحبان فرهنگ صحیح را بجای خودش بدین معنی جا نداده اند و

برمس بزیادت کلمهٔ بر بران مزید علیه آن و برماس بزیادت الف بعد بای ثانی مهمله مزید علیهش چنانکه بهار و بهار و برمچ که می آید مبدل همان برمس که ذکرش بالا گذشت پس آنچه خان آرزو برماچ را اصل قرار میدهد و برمچ را مخفف آن و ماس با ستثنائش می گیرد. غلطی می کند. (اردو) لمس. اسم مذکر. دیکھو بپسودان.

برماسیدن بقول بحر (۱) لامسه کردن و دست مالیدن و سودن عضوی بر عضوی. ما فرماید که (سالم التصریف) یعنی غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید. صاحب موارد ذکر این کرده گوید که مضارع این برماسد و برماس که گذشت حاصل بالمصدر این. صاحب سفرنگ فقرهٔ چهل و سوم (نامهٔ سوم شت شتای کلیو) را بسند این آورده (دوهزا) ما نه پیوندیدن و پیوستن و سودن و برماسیدن. ما خان آرزو در سراج هم ذکر این کرده. مؤلف عرض کند که برماس که گذشت اسم این مصدر است که فارسیان بقاعدهٔ خود یای معروف و علامت مصدر در آن بر وزن زیاده کرده مصدری ساختند که کامل التصریف است و استعمال مضارع این در کلام فارسیان یافته نمیشود و به تحقیق ما (۲) دانستن و دریافت کردن به معنی اوّل باشد (حکیم سنائی ...)

آنکه از نفس خویش نشناسد به نفس دیگر کسی چه چه برماسد

(اردو) (۱) چھونا. بقول آصفیه هندی مس کرنا. ہاتھ لگانا. (۲) جاننا. معلوم کرنا.

برمال بقول برهان و ناصری بر وزن ابدال (۱) سینه و (۲) سراپا لای کوه و پشته و (۳) گریز و (۴) امر بگریختن. خان آرزو در سراج بر گریز و گریختن قانع. مؤلف

عرض کند که (بر مالیدن) مصدریست که بمعنی نوردیدن و بالا کردن آستین و پارچه تنبان و گریختن و بشتاب رفتن می آید۔ صاحب غیاث بر لغت (مال) می فرماید که معروف (که مرادش از مال و دولت است) و گوید که این را مال از ان گفتند که طبع انسان مائل بسوی آن می باشد و بقول منتخب مال بمعنی زر و خواسته و مرد بسیار مال و صاحب اسند مال را لغت عربی و بمعنی مطلق خواسته آورده و آنچه در ملک کسی باشد و اموال جمع آن (الخ) پس بر مال بمعنی اول قلب اضافت (مال بر) بمعنی مال بلند و کنایه باشد از سینه و معنی دوم مجازش نظر به بلندی کوه و پشته حالا عرض می شود نسبت معنی سوم که این مرکب است از لفظ بر که بمعنی سینه بجایش گذشت و مال امر حاضر مالیدن که بجایش می آید پس (بر مال) اسم مفعول ترکیبی بمعنی لفظی کسی که سینهٔ او مالیده شده و کنایه از گریختهٔ و اسم جامد قرار یافت برای گریز و معنی چهارم موافق قیاس است که مصدر (بر مالیدن) بمعنی گریختن می آید و بتحقیق ما اسم مصدر (بر مالیدن) هم نظر بمعنی سوم که گریز است۔ خان آرزو غلط کرد که در معنی این مصدر گریختن را جا داد (اردو) (۱) سینه۔ مذکر۔ (۲) پہاڑ اور پشتہ کی بلندی۔ مونث (۳) گریز۔ بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مونث۔ بھاگڑ۔ فرار (۴) بر مالیدن کا امر حاضر۔

(الف) بر مال زدن	مصدر اصطلاحی	قانع و صاحب جہانگیری در ملحقات خود بر (ب)
(ب) بر مال کردن	هر دو بقول برهان	اکتفا کرد و سندی که از حکیم نزاری پیش کرد
و بحر کنایه از گریختن صاحب جامع بر الف		برای مصدر (بر مالیدن) است که مصدر را انجا

مذکور شود و صاحب سروری در ملحقات
خود هم هم زبانش. مؤلف عرض کند که برمال
بمعنی گریز بر معنی سومش گذشت پس این
هر دو مصدر مرکب است از ان دیگر هیچ
(اردو) (الف و ب) بھاگنا۔

برمالیدن بقول موارد و برهان و جامع
و ناصری و وارسته و بحر و بهار و سروری
در ملحقات) (۱) مرادف (برمال کردن)
که گذشت (نزاری قهستانی ے) چو خرم
از دست داد نداند پی مال که برمالید گفت
هر خر راکه برمال کرد (ظهوری ے) شب
وصال که پروانه خواست برمالد که بسوخت
حسرت اینش که بال و پر تنگ است که
بهار گوید که گریختن بمجاز است و بشتاب
رفتن اصل. صاحب بحر هم ذکر بشتاب رفتن
کرده فرماید که (کامل التصریف) و مضارع
این برمالد. خان آرزو در سراج نذیل
برمال ذکر این کرده. مؤلف عرض کند که
نظر بر معنی سوم برمال که گذشت معنی گریختن
اصل است و بشتاب رفتن را اگر سند
استعمال پیش شود مجاز دانیم پس خیال آنکه
بهار است. و این مرکب است از اسم
مصدر (برمال) و یای معروف و علامت
مصدر (دن) و باصول ما که بر (اسم مصدر)
بیان کرده ایم مصدر اصلی است که اسمش
آل فارسی زبان است و بقول محققین فرس
مصدر جعلی (اردو) بھاگنا۔ جلد جانا۔

(۲) برمالیدن. بقول موارد و نوادر بمعنی بالا
زدن و بر چیدن و نوردیدن چنانکه (برمالیدن
آستین و پایچه تنبان و ساعد و دست و ساق
و تیر و کمان). صاحبان برهان و جامع برمالا
کردن و نوردیدن آستین و پایچه تنبان فارغ
صاحب ناصری فرماید که این متعدی گریختن
است. بهار گوید که بالا زدن آستین و پایچه

تنبان از جهت ساختن کاری ـ وارسته هم ذکر این کرده و خان آرزو هم بذیل بر مالیدن این را آورده مؤلّف عرض کند که (بر مالیدن دست و ساعد و ساق و کمان) در ملحقات این می آید و تعریف هر یکی بجایش کنیم و درینجا همین قدر کافی است که این را با اسم مصدر بر مال هیچ تعلّق نیست و کلمهٔ بر معنی بلند و بالا درینجا مرکّب است با مصدر (مالیدن) و من وجه فرید علیه مالیدن هم بزیادت کلمهٔ بر بران ـ صراحت کامل در ملحقات کنیم (اردو) پھڑانا ـ اٹھانا ـ دیکھو مالیدن ـ

(۴۲۵۹) **بر مالیدن دست** مصدر اصطلاحی ـ بمعنی دست مالیدن و شکستن است متعلّق بمعنی دوم بر مالیدن و فرید علیه (مالیدن دست) و کلمهٔ بر درینجا زائد است ـ اسیر کاشی ؎ چون آدمی بدید گناه کبیره کن ٭ بر مال دست و ساعد و انگور شیره کن ٭ (اردو) ہاتھ موڑنا ـ توڑنا ـ

(۴۲۶۰) **بر مالیدن ساعد** مصدر اصطلاحی (۱) مرادف بر مالیدن دست است که گذشت و سند این از سنجر کاشی همدرانجا مذکور (۲) بمعنی آماده شدن که عالمیان در حالت آمادگی بکاری دست بر ساعد می مالند و آستین را بلند کنند و در بلند کردن آستین هم دست بر ساعد مالیده می شود و متعلّق بمعنی دوم بر مالیدن (آصف خان جعفر ؎) چو شمشیر از بخت ساعد پُر شده ساقی و بر مالیده ساعد ٭ (اردو) (۱) دیکھو بر مالیدن دست (۲) آماده ہونا ـ

(۴۲۶۱) **بر مالیدن ساق** مصدر اصطلاحی ـ مرادف معنی دوم (بر مالیدن ساعد) است که گذشت و متعلّق بمعنی دوم بر مالیدن ـ (صائب ؎) چرا آزاده بر وحشت سرائی ٭ لنگر اندازد که سرو از خاک بیرون ساق ...

بر مالیدہ می آید ۱۲ (اردو) دیکھو (برمالیدن ساعد) کے دوسرے معنے۔

برمالیدن کمان | مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از آمادہ شدن بہ تیراندازی و خم دادن کمان را و بدست گرفتن کمان متعلق بہ معنی دوم (برمالیدن) (فرخی سے)
پیلی چو در پوشی زرہ شیری چو برمالی کمان ۱۲ ابری چو برگیری قدح ببری چو در باری بزین ۱۲ (اردو) کمان ہاتھ میں لینا۔ تیراندازی پر آمادہ ہونا۔ کمان کھینچنا۔

برماہ | اصطلاح۔ بقول سروری شتب درودگران کہ متہ و ماہہ نیز گویند و فرماید کہ بہ بای فارسی ہم آمدہ (رضی الدین در مذمت اسپ سے) در مہ اترہ مہی از بہر رفتن بر سرش ۱۲ او قدہا دوختہ بر جای چون برمہ بود ۲ صاحبان برہان و جامع فرمایند کہ افزاری است درودگران را کہ بدان چوب و تختہ را سوراخ کنند صاحب ناصری بذکر این گوید کہ برماہہ ہم بہمین معنی آمدہ مؤلف عرض کند کہ بقول ساطع برما بدون ہای آخر بالفتح لغت ہندی است و بتحقیق ما از معاصرین سنسکرت دان لغت سنسکرت۔ پس خبر نیست کہ فارسیان الف آخر را بہ ہای ہوز تبدیل کردہ برمہ کردند چنانکہ پاسا و پاسہ و پس از ان الف زائد بعد میم آوردند چنانکہ چہار و ناہار و آنچہ بہ بای فارسی می آید مبدل این است چنانکہ تب و تپ و ہای ہوز دوم در آخر برماہہ ہم زائد باشد (اردو) برما۔ دیکھو اسکنک و اسکنہ۔

(الف) برماہ مشک انداختن
(ب) برماہ مشک داشتن | مصادر اصطلاحی | (الف) بقول ہفت برہان و انند و بقول سحر ہر دو کنایہ از خط سیاہ بر رخسارہ داشتن

صاحبان مؤید وانند وهفت ذکر دبرما
مشک واری) کرده گویند که ای خط سیاه
بر عذار واری۔ مؤلف عرض کند که
کنایه الیست موافق قیاس ولیکن مشتاق
سند استعمال می باشیم که معاصرین عجم بزبان
ندارند و محققین اهل زبان ساکت۔

(اردو) (الف و ب) عارض پہ
خط ہونا۔

برمایه اصطلاح۔ ہمان برمایه است
که گذشت۔ اشاره این هم همدرانجا کرده ایم
وصراحت ماخذ هم۔ صاحبان جامع وبرهان
وهفت وانند ذکر این کرده اند (اردو) دیکھو برما۔

(الف) برمایون اصطلاح۔ بالکسر بقول جهانگیری نام ماده گاوی که فریدون را
(ب) برمایه شیر سیرداد۔ وبقول بعض پرورش فریدون از شیر آن می شد
صاحبان رشیدی وجامع وسراج وهفت ومؤید هم ذکر این کرده اند (استاد دقیقی
مهرگان آمد جشن ملک افریدونا۔ آن کجا گاو نکو بودش برمایونا) (حکیم فردوسی
چو آن گاو کش نام برمایه بود۔ ز گاوان خود برترین پایه بود) صاحب برهان بذکر
هر دو (ب) گوید که بفتح نیز وبجای حرف ثانی زای نقطه دار هم آمده۔ صاحب ناصری
بذکر هر دو گوید که بای فارسی هم وفرماید که بخیال ما بالضم درست باشد یعنی (پُرمایه) که
شیر بسیار داشته صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند که ظاهر اخیال ناصری نسبت
بانند (ب) درست معلوم می شود پس اندرین صورت واو در الف مستدل های هوز باشد
ونون آخر زائد چنانکه اوسه واوسو وگذارش وگذارشن وآنچه به زای هوز عوض رای
مهمله می آید مستدل این چنانکه برغ وبزغ (اردو) (الف و ب) اس گائے کا نام جس نے

دودھ پر فریدوں کی پرورش ہوتی تھی ۔ مؤنث ۔

برمج اصطلاح ۔ بقول سروری بہ رای مہملہ و میم و جیم بوزن منہج لاسہ باشد ۔ مؤلف عرض کند کہ مبدّل (برمچ بجیم فارسی) کہ ذکرش بہ (برماس) گذشت ۔ چنانکہ چوچہ و جوجہ و چرزہ و جرزہ ۔ صراحت ماخذ این ہمہ را انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو (برماس)

برمجنون اصطلاح ۔ بقول تحقیق الاصطلاح صحرائی است و بیان کردہ میدہد ۔ راقم مشہدی (ع) شور سودا بسکہ ای دل نالہ بیرون میدہد ۔ کو سینہ ام پیوستہ باد از برمجنون می دہد ۔ و بہار گوید کہ بالفتح و تشدید نام ہمان دشت است کہ مسکن مجنون بود (میرنجات ع) بہر تعمیر خراب آباد بیچارگان ۔ میرسد از برمجنون خوش لباسان گرد باد ۔ و ظہیر (رباعی) فرہاد بہ بی ستون چو من شیدا نیست ۔ از بالیلی شیرین سخنم سودا نیست ۔ در بحر خیال شوق برمجنون ۔ شوری دارم کہ آن شور پیدا نیست ۔ مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و بر بہ فتح اوّل و تشدید رای مہملہ لغت عرب است و بقول منتخب بیابان (اردو) برمجنون ۔ اُس جنگل کا نام ہے جو مجنون کا مسکن تھا ۔ مذکر ۔

برمجیدن بقول سروری بہ را و دال مہملتین و جیم تازی بر وزن پرویدن بمعنی لمس کردن و دست مالیدن (لطیفی ع) تو دلفریب جہانی بشیوۂ خوبی ۔ برمجیدن یوسف ہوس بقبولی ۔ مؤلف عرض کند کہ ہمین معنی بجیم فارسی می آید و محققین ہمین سند را بہ تحریف بسند آن آوردہ اند ۔ درینجا ہمین قدر کافی است کہ این مبدّل آن است کہ جیم عربی بفارسی بدل شود ۔

چنانکه کاچ و کاج و صراحت ماخذ بر (بر بیان)
گذشت (اردو) دیکھو برماسیدن۔

برمجیده | بقول شمس بفتح یکم و سوم فرزند
عاق و بفرمان و فرماید که (برفنجیده) بنون
دوم مثله مؤلف عرض کند که معاصرین
عجم و محققین فرس ازین ساکت و (برفنجیده)
باین معنی بنامده و (برمخیده) به خای معجمه
عوض جیم فارسی به همین معنی می آید پس
خبر نیست که محقق بی تحقیق به تبدیل حروف
تصحیف کرد و این را مصدر گذشته
تعلق مفعولی است و هیچ نسبت درمعنی ندارد
(اردو) دیکھو برمخیده۔

(الف) برمچ | (الف) بقول برهان
(ب) برمچیدن | بفتح اول و ثالث و
سکون ثانی و جیم فارسی بمعنی لمس و لامسه
و دست کشی و (ب) بقولش با جیم فارسی
لامسه کردن و دست مالیدن و سودن بچیزی
صاحبان نوادر و جامع و ناصری و سراج
هم ذکر ب بضمن الف کرده اند. صاحب
بحر (ب) را مرادف برماسیدن و سالم اللفظ
نوشته و صاحب نوادر برهان سند لطیفی را
برای (ب) آورده که بر (برمجیدن) به جیم
عربی گذشت مؤلف عرض کند که ما تحقیقت
ماخذ این بر (برماس و برماسیدن) بیان
کرده ایم (اردو) (الف) دیکھو برماس
(ب) دیکھو برماسیدن۔

برمحک زدن | مصدر اصطلاحی بقول
بحر و بهار و انند عیار گرفتن و فرماید که اطلاق
آن بر طلا شائع و به مجاز بر نقره و غیره نیز آمده
(میر طاهر وحید ع) رقیب رو سیه پنهان
چو گیرد از لبش بوسی که چو خط نقره بر سنگ
محک پنهان نمی ماند که (خواجه حسین ثنائی
ع) سرشک نیست مرا بر سواد دیده مقیم
که دست عشق پی صبر بر محک زده سیم که

(صائب ع) تا بر محک زدم می شیرین و تلخ را ٭ دارم ز بوسہ رغبت و شنام بیشتر ٭ (ولہ ع) نیست بیکار درین مرحلہ یک نشتر خار ٭ ہمہ را بر محک دیدۂ بینا زدہ ایم ٭ (میر خسرو ع) ہر چہ دیدم ز تو بدانائی ٭ ہمہ زدم بر محک بینائی ٭ مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی این (۱) امتحان طلا و نقرہ بر محک کردن است و (۲) مجازاً بمعنی مطلق امتحان کردن اگرچہ ذریعۂ محک نباشد محققین بالا در تعریف این از غور کار نگرفتہ اند (اردو) (۱) کسوٹی پر رکھنا۔ کسنا یا لگانا۔ دیکھو بر سنگ زدن (۲) امتحان کرنا۔ جانچنا۔ دیکھو امتحان کردن۔ جس پر تعریف کامل ہے۔

برمخ بقول برہان بر وزن سرشخ (۱) مخالفت و خود رائی و (۲) عاق و عاصی ٭ صاحب جامع بر مخالفت و عاصی قانع صاحب ناصری فرماید کہ مخالفت و خود رائی و نافرمانی با پدر و مادر و گوید کہ برمخیدن مصدر این است مؤلف عرض کند کہ اسم مصدر۔ آنست و مخ بفتح اول و سکون ثانی بمعنی آتش می آید و مجازاً بمعنی نافرمان از ینجاست کہ مصدر (مخیدن) بمعنی نافرمانی والدین کردن بجای خود ش می آید و در ینجا ہمین قدر کافی است کہ مزید علیہ آنست بزیادتی کلمہ بر برہان صاحب برہان کہ این را بمعنی عاق گوید بہترین تعریف این است و کسانی کہ خود رائی و مخالفت و نافرمانی گفتہ اند بمعنی حاصل بالمصدر باشد چنانکہ صاحب سوار در ذیل برمخیدن) ذکرش می کند (اردو) (۱) مخالفت۔ خود رائی۔ نافرمانی۔ ہٹ۔ (۲) عاق بقول آصفیہ۔ ماں باپ سے سرکش۔ والدین کے خلاف۔ وہ شخص جو ماں باپ کی فرمان برداری نہ

نہ کرے۔ نافرمان۔ باغی۔ سرکش۔ متمرد۔

برمخیدن بقول سروری بروزن
برکشیدن بمعنی (۱) عاق والدین شدن
صاحبان برہان و بحر ذکر معنی بالا گویند
کہ (۲) مخالفت و نافرمانی پدر و مادر کردن
صاحب بحر صراحت فرماید کند کہ سالم التصریف
است کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول بنا یک
و صاحب موارد ذکر ہر دو معنی بالا گوید
کہ برمخ حاصل بالمصدر است و برمخید
بمعنی خودرای و عاق و عاصی شدہ مؤلف
عرض کند کہ فارسیان بر (برمخ) یای معروف
و علامت مصدر (دن) زیادہ کردہ بقاعدہ
خود مصدری ساختہ اند کہ با صول شان
جعلی است و با صول ما اصلی کہ اسم این
مصدر مال فارسی زبان است اصراحت
اصلی و جعلی بر (اسم مصدر) گذشت پس
معنی اول حقیقی است و دوم مجاز آن

(اردو) (۱) عاق ہونا۔ بقول آصفیہ ارث
سے محروم کیا جانا۔ قطع تعلق ہونا۔ کچھ واسطہ
نہ رہنا۔ خارج ہونا۔ نکالا جانا۔ مردود ہونا
(عارف ؎) یہ تیرے لئے ہم سے جو غیروں
سے بگاڑی ہے اس ذلت و خواری سے
کبھی عاق نہ ہوتی ہوگی (۲) ماں باپ کی نافرمانی کرنا

برمخیدہ بقول سروری و برہان بمیم و
خای معجمہ بوزن برکشیدہ (۱) فرزند عاق
و (۲) مخالف و خودرای (ابو شکور ؎)
مر او را یکی برمخیدہ پسر ٭ ز معصر جہان بر پدر
کینہ ور ٭ (شمس فخری ؎) پیش از ظہور
عدل شہنشاہ تاج بخش ٭ گرچہ فلک بود
زجہان برمخیدہ بود ٭ و فرماید کہ در فرہنگ
بیای فارسی ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ
آنچہ بیای فارسی می آید تبدیل این است چنانکہ
تب و تپ و این اسم مستعمل مصدر (برمخیدن)
است کہ گذشت و معنی دوم مجاز معنی اول

است (اردو) (۱) عاق کیا ہوا (۲) مخالف وخودرائے۔

برم داشتن استعمال۔ بمعنی یاد داشتن است متعلق به معنی پنجم برم که بجایش گذشت وسند این از انوری هم در انجا مذکور (اردو) یاد رکھنا۔

برم اصطلاح۔ بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع با اوّل مفتوح و ثانی زده و میم مفتوح مرادف (برمو) که می آید بمعنی انتظار و فرماید که بباي فارسي نيز آمده (مختاری سه) جان اعدا بر دبکلک چنانکه بشنود پیش مرگ برم تیغ ترا خان آرزو در سراج ذکر این کرده و مابحث این بر معنی چهارم برم کرده ایم که این هم علیه آنست وانچه به بای فارسی می آید آن را مبدل این دانیم چنانکه اسپ واسب و اگر (پرم) را به بای فارسی مضموم و میم مضموم گیریم معنی لفظی آن پر از تلخ وبمجاز پر از تلخی باشد که مر لغت عرب است بالضم وتشدید وبقول منتخب بمعنی تلخ پس فارسیان به تخفیف گرفتند و با کلمه پر مرکب کرده کنایه قرار دادند برای انتظار که تلخی انتظار مسلّم است تبدیل ضمّهٔ اوّل وسوم تصرف محاوره بیش نیست اندرین صورت این لغت آن باشد که به بای فارسی می آید (اردو) دیکھو پرم کے چوتھے معنے۔

(۲) برم۔ بقول جہانگیری و رشیدی و جامع بمعنی امید (مختاری سه) هنوز هست فلک را رحیم کشتن روحی هنوز هست سخن را قوی شدن برمی و بقول برهان و ناصری امیدوار شدن مؤلف عرض کند که مجاز معنی اوّل است که انتظار به در امید مسلّم وطرز تعریف برهان و ناصری امیدواری را ظاهر کند و این خلاف

قیاس و سند مختاری هم خلاف ایشان است۔ فتامل (اردو) امید۔ دیکھو امید
صاحب آصفیہ نے بر پر لکھا ہے ہندی۔ اسم مؤنث۔ مراد۔ تمنا جیسے (بر مانگنا)
بمعنی مراد چاہنا۔ تمنا کرنا۔ (بر دینا) مراد پوری کرنا۔

(۴۳) بر۔ بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و جامع بمعنی مگس عسل و فرماید کہ این
اصطلاح مگس داران است **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ از اہل
زبان است این را اسم جامد فارسی زبان دانیم معلوم می شود کہ بدین معنی فتح موحدہ
و ضم میم دارد کہ مرکب توصیفی است ولغک اضافت مستعمل و معنی لفظی این زنبور
تلخ و کنایہ از زنبور عسل کہ زہر دار نباشد پس بر را بالفتح لغت سنسکرت گیریم بمعنی زنبور
زہردار [illegible] بمعنی تلخ و مرکب بر دو را مفرس دانیم متصرف در اعراب از محاورہ
زبان واقع شد و جا دارد کہ این را مبدل (بھر) گیریم کہ معنی لفظی این پر از تلخ و بجای
پر از تلخی۔ بای فارسی بدل شد بموحدہ چنانکہ تپ و تب واللہ اعلم و تصرف در اعراب
[illegible] محاورہ (اردو) بھڑ۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث۔ زنبور
[illegible] زرد رنگ کے پردار کیڑے کا نام جسکی ڈنک میں زہر ہوتا ہے صاحب
[illegible] کا ذکر فرمایا ہے بمعنی زنبور۔

بر مراد اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح و ضم میم بحسب مراد و مقصود
(صائب ع) دشمن از صحبت ناکام روا می خیزد کہ بر مراد دگران سیر کند اختر ما کو۔
(ظہوری ع) صد چشم وا کن نتوان دیدہ عیب کہ چشمی بپوش از ہمہ و بر مراد ببین

(اردو) دلخواہ۔ دیکھو (برحسب دلخواہ)

برمردمان تنیدن مصدر اصطلاحی

بقول بحر و بہار و انند مردمان را بدام خود آوردن مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان نذارند و محققین فرس ساکت طالب سندی باشیم کہ ہر سہ محققین بالا سند نزاد اند (اردو) لوگوں کو اپنے دام میں لانا۔

برمزاج گفتن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار و انند بروفق مزاج مخاطب حرف زدن مؤلف عرض کند کہ در مصدر لفظاً۔ مخاطب یا کسی را داخل نکردن و در معنی راہ دادن خلاف احتیاط باشد پس باید کہ (برمزاج مخاطب و مستمع گفتن) قائم کنیم۔ (شیخ شیراز ؒ) حکایت برمزاج مستمع گوی ہا اگر دانی کہ دارد با تو میلی ٭ ہر آن عاقل کہ با مجنون نشیند ٭ نگوید جز حدیث روی لیلی ٭ و ظنی مباد کہ از سند بالا مصدر (برمزاج مستمع حکایت گفتن) پیداست (اردو) مخاطب کے موافق طبیعت بات کرنا۔

(الف) برمژگان دویدن مصدر اصطلاحی بقول بحر و انند و غیاث چیزی در نظر آمدن (طالب آملی ؒ) چو برمژگان دوید این جلوہ گاہم ٭ چو گل شگفت اجزای نگاہم ٭ و ارستہ این را (برمژگان دویدن چیزی) قائم کردہ و بسند این ہمین شعر آملی را آوردہ مؤلف عرض کند کہ اگر این مصدر مخصوص را بتعمیم چیزی قائم کنیم ------

(ب) برمژگان دویدن اشک را ، چگونہ درین معنی داخل کنیم پس (ب) بمعنی جاری شدن اشک از چشم باشد۔

در توثیقہ سند بالا ------

(ج) بہ مژگان دویدن جلوہ بمعنی
در نظر آمدن۔ قائل (اردو) (الف)
نظر آنا (ب) آنسو گرنا (ج) نظر آنا بقول
آصفیہ۔ دکھائی دینا (ذوق ؎) اس
بلندی پہ دیا عشق نے ہمکو پہنچا کہ فلک
آیا نظر اک خال سے چھوٹا ہمکو ؎

برمسائل گشتن مصدر اصطلاحی۔
خان آرزو در چراغ گوید کہ بمعنی مطالعہ
کتب و دریافت مسائل آن (عبدالرزاق
فیاض ؎) گشتیم برمسائل عالم تمام
بود ؎ ہم نارسا دلائل و ہم ناتمام بحث
؎ بہار تلمیذ رشیدش بہار گوید کہ این کنایہ
باشد۔ مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این
گذر کردن برمسائل و عبور حاصل کردن
برمسائل است و ہیچ تخصیص با کتاب
ندارد و مقصود از دریافت و تحقیق
مسائل است (اردو) مطالعہ کتب
سے مسائل دریافت کرنا۔ مسائل کی
دریافت و تحقیق کرنا۔ مسائل سے واقف ہونا

(الف) برمشام افگندن مصدر اصطلاحی
بقول بحر مرادف (برمشام زدن) بمعنی (۱)
بدماغ رسیدن و رسانیدن (ظہیر فاریابی
؎) غبار موکب شاہ است یا نسیم بہشت
؎ کہ بوی امن و امان برمشام جان افگند ؎
صاحب آنند فرماید کہ (۲) بیدماغ کردن
و رنجانیدن و فرماید کہ (بردل خوردن)
و (بردماغ خوردن) و (برطبع خوردن)
مثلہ کہ بمحل آن گذشت مؤلف عرض
کند کہ با معنی متعدی اول اتفاق داریم
کہ افگندن لازم نیاید و از ہمین سند۔

(ب) برمشام افگندن بو قائم کنیم و
معنی دوم را غلط محض دانیم و صراحت
معنی ہر یک مصدر متذکرہ بالا بجایش کردہ ایم

(اردو) (الف)(۱) دماغ مین پهنچنا پهنچانا (۲) بیدماغ کرنا۔ رنجیده کرنا۔ رنج دینا۔ (ب) دماغ مین پهنچانا۔

برمشام زدن مصدر اصطلاحی بقول بحر وانند مرادف (برمشام افگندن) مؤلف عرض کند که بمعنی اول آن باشند۔ لازم و متعدی۔ هردو موافق قیاس۔ معاصرین عجم بزبان دارند۔ مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو برمشام افگندن کے پہلے معنے۔

برمشیدن بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بالفتح وکسر شین معجمه بمعنی (۱) خزیدن و (۲) ربودن و (۳) کشیدن مؤلف عرض کند که مشیدن در مصادر مرکبه نیامده که این را فرید علیه آن دانیم و محققین مصادر فرس و معاصرین عجم ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد که مرکب است با کلمهٔ بر که هیچ معنی ندارد و بلفظ (مشی که لغت عرب است بقول منتخب بالفتح بمعنی رفتن) و علامت مصدر دن پس معنی لفظی این مشی کردن است و مجاز آبهر سه معنی بالا (اردو) (۱) آهسته داخل هونا۔ دیکھو خزیدن (۲) اچک لیجانا (۳) کھینچنا۔

(الف) **برمغاز** بقول جهانگیری۔ هردو با اول مفتوح و بثانی زده و میم مفتوح بمعنی

(ب) **برمغازه** شاگردانه و آن زری باشد که استاد بشاگرد دهد عوض خدمتی که شاگرد و لخواه استاد خود کند صاحب برهان گوید که شاگردانه زریست اندک که بعد از اجرت۔ استاد برسم انعام به شاگرد دهد۔ صاحب رشیدی فرماید که این را بغیانه نیز گویند و صاحب ناصری بضمن الف ذکر ب هم کرده۔ صاحب جامع نسبت هردو

بر شاگردانہ قانع. خان آرزو در سراج نقل نگار قول بعض محققین و صاحب شمس (برمغازد بہ دال مہملہ عوض ہای ہوز) را بہ ہمین معنی آوردہ مؤلف عرض کند کہ مغازہ بلغت عربی زبان است و بقول انند بہ ضم اوّل و تشدید زای معجمہ مفتوح بمعنی شتابی کردن پس آنچہ بخیال ما می آید ہمین قدر است کہ استادان بعد از انکہ زر تنخواہ خود حاصل کنند چیزی قلیل بہ شاگردان خود میدہند تا بذوق آن شاگردان زر تنخواہ را از والدین خود زود حاصل کردہ پیش کنند و تاخیر راہ نیابد پس معنی لفظی این ثمرۂ شتابی است کہ بر بمعنی ثمر گذشت اندرین صورت مرکب اضافی است بہ فک اضافت و (الف) مخفف (ب) (اردو) (الف و ب) وہ خفیف سا انعام جو استاد اپنی تنخواہ پانے کے بعد شاگردون کو عطا کرتا ہے۔ مذکر۔

برمک بقول سروری بحوالۂ نسخۂ میرزا بہ رای مہملہ و میم بر وزن مردک (۱) نام ولایتی صاحبان برہان و ناصری و جامع و رشیدی ہم ذکر این کردہ اند صاحب مؤید فرماید کہ نام مقامی و نام ولایتی مؤلف عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این متحقق نشد۔
(اردو) برمک ایک ولایت کا نام ہے۔ مؤنث۔

(۲) برمک۔ بقول مؤید در کلیانہ نام رودی۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکردہ و نمیدانیم کہ کلیانہ چہ چیز است ملکی باشد۔ ترک این معنی بر اجمال بیان تعلق داشت
(اردو) برمک ایک ندی کا نام ہے جو کلیانہ مین واقع ہے۔ مؤنث۔

(۳) برمک۔ بقول سروری نام مردی کہ در انشای فضل و کرم و شعر ضرب المثل بود

وجعفر نام اصلی اوست وخالد پسر او بود و فرماید که در تواریخ مسطور است که وجه
تسمیهٔ (جعفر برمک) آنست که او بشام که دران حین دار السلطنة حکام بنی امیه بود
آمده خواست که سلیمان بن عبد الملک را به بیند چون در مجلس او بار یافت سلیمان فرمود
که او را از مجلس بیرون کردند بعد از ان حضار پرسیدند که چه وجه اخراج او بود
سلیمان فرمود که این مرد زهر همراه داشت گفتند چون دانستی گفت دو مهره بر
بازوی من بسته که هرگاه زهر یا طعام مسموم حاضر شود در مجلس این مهره حرکت می کند
وچون این مرد داخل مجلس شد این مهرها حرکت عنیفی کردند بعد از ان بجهت ایضاح
این امر از جعفر پرسیدند گفت قدری زهر در زیر نگین انگشتری من هست تا در
هنگام شدائد بر مکم پس او و اولادش ملقب به برمک شدند. صاحب رشیدی بحواله
حبیب السیر آورده که نسب جعفر که پدر خالد است و برمک عبارت از وست بملوک
فرس می پیوندد و او در اوائل مجوسی بود و در نوبهار بلخ بعبادت آتش قیام می نمود
ناگاه بنا بر سابقهٔ عنایت ازلی حال حالش بحلیهٔ ایمان و زیور اسلام زینت پذیرفته
با عیال و اطفال بجانب دمشق که دار الملک حکام بنی امیه بود توجه نمود و بحواله
مروج الذهب مسعودی گوید که هرکس متولی سدانیه که از موقوفات نوبهار بلخ است
می بود او را برمک می گفتند وچون پدر خالد متولی سدانیه بود بآن نسبت او را
برمک گفتند و اولاد او را منسوب باین اسم داشتند انتهی صاحبان ناصری و
جامع هم ذکر این کرده اند. خان آرزو در سراج به اشارهٔ واقعات بالا گوید

که احتمال دارد که لقب جعفر یا قوم او برمک بود و اتفاق لفظ آن کلمه نیز در مجلس
سلیمان بن عبدالملک افتاده والعلم عند الله تعالی - صاحب غیاث گوید که شخصے
بود آتش پرست در آخر مسلمان شده با عیال بدمشق رفت خالد نام پسرش در دولت
عباسیه وزیر شد و بعد از خالد پسرش که یحییٰ نام داشت بدولت رسید و بعد از و فضل
بن یحییٰ و بعد از فضل برادرش جعفر بمرتبۂ اعلی رسید و دولت برامکه بر جعفر تمام
شد مؤلف عرض کند که لقب خاندان جعفر برمکی است و لغت عرب معلوم می شود
که صاحب منتخب ذکر این کرده و جمع این برامکه آمد (اردو) برمک - خاندان جعفر برمکی
کا خطاب ہے - مذکر -

برمکان	اقول سروری بحوالۂ نسخۂ حسین وفائی - بدون صراحت کاف بروزن
برمگان	ارمغان موی زہار - صاحب ناصری ہم بدون صراحت کاف ذکر

این کرده گوید که این را (رمکان) و (رم) نیز گویند - صاحب برہان این را بکاف
فارسی آورده فرماید که بروزن قلمدان است که این را بعربی عانه گویند - صاحب
جامع ہم بکاف فارسی آورده ولیکن بروزن پهلوان نوشته خان آرزو در سراج
بذکر قول برہان گوید که این غلط است چه آنچه بمعنی موی زہار است (رمکان) باشد
و فرماید که قوسی موحده را زائد گرفته - مؤلف عرض کند که خود برہان رم را بالضم
بمعنی موی زہار نوشته و رمکان بروزن انبان را بمعنی مذکور آورده و پس نسبت
اعراب قول سروری و جامع را صحیح دانیم که محقق اہل زبانند حیف است که سند کلامی

پیش نشد تا اعراب این در استعمال شعرا هم متحقق می شد پس متحقق است که بای اول زائد
است و زَهم بمعنی موی زہار اسم جامد فارسی زبان و گان علامت جمع خلاف قیاس
که ضرورت کاف فارسی نبود و لیکن حقیقت این چنین نباشد که فارسیان زهم را نیز بزیادت
های زائده در آخر زهه استعمال کردند و باز بقاعدهٔ خود برای جمع آن ہا را به کاف فارسی
بدل کرده الف و نون جمع در آخرش آوردند چنانکه بچه و بچگان و آنچه برای غیر ذی روح
بر خلاف قاعدهٔ استعمال الف و نون کرده اند داخل مستثنیات است چنانکه (درختان)
بالجمله تحقیق آنست که زهم واحد است و رهگان و برهگان جمع آن پس محققین بالا به
ناواقفیت از ماخذ این را موی زہار گفتند و در حقیقت موہای زہار است و کاف نسبت
که بکاف فارسی است - خان آرزو که حکم غلط می دہد غلطی اوست مخفی مباد که زهم بظاہر
اسم جامد می نماید و لیکن معلوم می شود که فارسیان از لغت عرب زهم که بقول منتخب بالکسر
و میم مشدد بمعنی خاشاک ریزه آمده استعارةً متصرف کرده برای موی زہار استعمال
کردند و استعمال زهم که بقول برہان بالضم است متصرف محاوره باشد که تصفیه این بجایش
شود (اردو) جھانٹ بقول آصفیه - ہندی - اسم مؤنث - موی زہار - موی زیر ناف -
(الخ) اسکی جمع جھانٹیں - جھانٹوں -

(الف) برملا | اصطلاح - بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بفتح اول و ثالث بمعنی آشکارا
و ظاہر و ہویدا و

(ب) برملا افتادن | بقولش فاش و ظاہر شدن مؤلف عرض کند که ملا ر بقول

منتخب بفتحتین و مد همزه بمعنی صحرا و آشکار الغت عرب است پس فارسیان کلمه بر درا ول این زیاده کرده استعمال کرده اند که مفرس باشد۔ (ظهوری ؎) راز پنهان ظهوری چون نیفتد برملا؛ شوق در خلوت سرای طاقت نامحرم است؛ (دوله ؎) شوریده سر و راز نهان برملا فتاد؛ خاطر در این خیال وصال از کجا فتاد؛ (دوله ؎) بحمد الله که در گفتن نمی گنجد حدیث من؛ از این اندیشه آزادم که راز م برملا افتد؛ (اردو) (الف) برملا۔ بقول آصفیه۔ فارسی۔ علانیه۔ کھلم کھلا۔ کھلے بندوں۔ سب کے سامنے۔ منه در منه۔ آشکارو آشکارا۔ بقول امیر۔ ظاہر۔ فاش۔ سب پر ظاہر۔

برمن نگیر | مقوله۔ بقول مؤید (۱) اے برمن اضافه مکن و (۲) خطا مگیر۔ بقول هفت خطای من مگیر و بقول شمس (۳) برمن نسبت مکن۔ مؤلف عرض کند که گرفتن برکسی) مصدریست اصطلاحی بمعنی خطای کسی گرفتن و او را خطا مند قرار دادن و الزام نهادن برکسی و (برکسی گرفتن) بمعنی گذشت و سندش هم بمد آنجا مذکور پس محقق با نام و نشان تائید فضلا میکند که مصدر عام را مخصوص کرده بطور مقوله پیش می سازد معنی اول و سوم هیچ است و پیچ (اردو) مجھ پر الزام نه لگاؤ۔ دیکھو برکسی گرفتن۔

برمنه | بقول مؤید نوعی از آلت دروگران۔ مؤلف عرض کند که محقق مرحوم مہتمم مطبع نولکشور است که برمه را برمنه طبع کرده (اردو) دیکھو برمه۔

برمو | بقول سروری به رای مهمله بروزن بدخو بمعنی انتظار باشد (شاعر ؎) هست آسان رفتنم بر موی صراط؛ نزد من بسیار از برموی وصل؛ صاحبان رشیدی

و برہان و مؤید و جامع و جہانگیری و ہفت و سراج ہم ذکر این کردہ اند و با حقیقت
این را بمعنی چہارم برہم ظاہر کردہ ایم خان آرزو در سراج فرماید کہ بعضی گویند کہ
برہو بمعنی انتظار ثابت نشدہ مؤلف عرض کند کہ از قول سروری و جامع کہ از
اہل زبانند ثبوت بہم رسیدہ پس جز این نباشد کہ فرہنگ [illegible] برہم بمعنی چہارم [illegible]
(اردو) دیکھو برہم کے چوتھے معنے ۔

برہو بستن | مصدر اصطلاحی گرفتار
کردن بآسانی (ظہوری ؎) دلم را بست
برہو در کشادش کوششی دارم ز ظہوری
بی کشش ہرگز گرہ محکم نمی گردد (اردو)
آسانی کے ساتھ گرفتار کرنا ۔

(الف) برہوتہ | (الف) بقول سفرنگ و دبستان

(ب) برہودہ | بقول برہان و ناصری و
جامع بروزن فرمودہ بمعنی چیز کہ [illegible]
بہر یکی شی باشد صاحب سفرنگ [illegible]
فقرۂ نامۂ شت ساسان نخست ذکر (الف)
کردہ گوید کہ بمعنی چیز باشد (وصلہ [illegible]) پس
جدا شناس ایشان از یکدیگر بمانعی برہوتہ
برہوت اند گو [illegible] ایشان [illegible] مؤلف عرض
کند کہ ہمین دو لغت با بای فارسی عوض [illegible]
بہمین معنی می آید و [illegible] است کہ یکی [illegible]
اسم جامد [illegible] است [illegible] زبان
فرس اصلیت این بہ بای فارسی یافتہ [illegible]
و دیگر [illegible] کہ تبدیل موحدہ بہ بای فارسی
و عکس آن و تبدیل فوقانی بہ دال مہملہ و عکس
آن آمدہ چنانکہ تب و تپ و اسپ و اسب
و زرتشت و زردشت و خاد و خات ؛
(اردو) چیز بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم
[illegible] شی۔ اسباب۔ جنس۔ جیسے چیز [illegible]
[illegible] اور چیز دونگا لی دے گا

برموز بقول جهانگیری و رشیدی و برهان
و ناصری و جامع و مؤید و سروری بحواله
نسخهٔ میرزا بوزن مرموز (۱) علف دواب
و فرماید که بپای فارسی هم آمده **مؤلف**
عرض کند که اصل این (پرموزه) بود بمعنی
پر از حلاوت که موزه بقول برهان بمعنی
حلوا آمده پس بای فارسی درینجا بدل شد
بموحده چنانکه تپ و تب و های هوز
آخر حذف شد بر سبیل تخفیف مخفی مباد
که مسلم است که دواب از کاه و دانه خود
حلاوت بسیاری گیرند پس عجبی نیست که
همین باشد ماخذ این و اگر ازین ماخذ قطع
نظر کنیم اسم جامد فارسی قدیم دانیم حالا
صاحب عجم بر زبان ندارند و طرز لغت ترکی
می نماید و لیکن حقیقت است که محققین ترکی زبان
ازین ساکت صاحب انند صراحت مزید
کنند که لغت فارسی است (اردو) چاره پانی
کا دانه چاره مذکر۔

(۲) برموز ـ بقول جهانگیری و رشیدی و برهان
و جامع مرادف (برمر) که بمعنی انتظار گذشت
صاحب ناصری فرماید که آنچه برمو که بهمین معنی
گذشت مخفف این باشد خان آرزو در سراج
باتفاق خیال ناصری فرماید که درین صورت
برمو تصحیف نیست ـ **مؤلف** عرض کند که
بخیال ما اصل این (پُرمُز) است مرکب با
لفظ پر بمعنی خودش و مز بمعنی ترش شیرین
که لغت عربست و معنی این پر از شیرینی ترش
که انتظار حلاوت ترش دارد فارسیان
بای فارسی را به موحده بدل کردند چنانکه تپ
و تب و مز را بزیادت واو برای اظهار ضمه
موز کردند و واو زائد هم می آید چنانکه برمند
و برومند دیگر هیچ (اردو) دیکھو برم کے
چوتھے معنے ۔

(۳) برموز ـ بقول برهان و ناصری و جامع

بمعنی زنبور عسل. خان آرزو در سراج فرماید
که بدین معنی برمز است. مؤلف عرض کند
که برمز به زای هوز آخره نیامده معلوم می‌شود
که مقصودش از (برمر) باشد که به رای مهمله
آخر بمعنی سوسش گذشت. ما می‌گوئیم که اصل
این (برمز) بود فارسیان واو زائد در لغت
مز آوردند چنانکه تن‌مند و تنومند و جا دارد
که واو برای اظهار ضمهٔ میم آورده باشند
و برمستبدل پرمز که بای فارسی بموحده بدل
شد چنانکه تپ و تب پس معنی لفظی این
پرحلاوت ترش چنانکه در ماخذ معنی
سوم گذشت و جا دارد که موز را مزید
علیه مز گیریم و مز را مستبدل مر که رای مهمله به زای
هوز بدل شود چنانکه برغ و بزغ و معنی لفظی ما
این پر از تلخ و تلخ را مجازاً بمعنی تلخی توان گرفت
پس چیزی که مملو از تلخی است زنبور عسل
است که زهر دارد والله اعلم بحقیقة الحال
(اردو) دیکھو برمر کے تیسرے معنے ۔

برموزه بقول سروری پسر ساوه‌شاه و فرماید که در مؤید بپای فارسی آمده (فردوسی
) ببرموزه ساوه‌شاه آن رسید * که کس در جهان این شگفتی ندید * صاحب برهان
صراحت فرماید که بر وزن چلغوزه خویش کاوس کشانی باشد و هم او بر (پرموزه به بای
فارسی) گوید که بمعنی بالا و نیز مرادف پرموز و در اینجا بر یک معنی قناعت کرد و صاحب
ناصری گوید که بدین معنی (برموده - بدال مهمله عوض زای هوز) اصح است مؤلف عرض
کند که هم او بر برموده ذکر این معنی نکرده و در اینجا صراحت وجه تسمیه هم نفرموده و ما را هم
وجه تسمیه این متحقق نشد پس توان گفت که این مستبدل آن است که دال مهمله به زای هوز
بدل شود چنانکه سرخ مرد و سرخ مرز (اردو) برموزه و برموده. ساوه‌شاه کے

بیٹے کا نام ہے۔ مذکر۔

برموم اصطلاح۔ صاحب محیط بذیل عکبر گوید کہ بفتح عین وسکون کاف وفتح موحدہ وسکون راء مہملہ بفارسی برموم نام دارد وآن چیزیست شبیہہ بہ موم با اندک عسل آمیختہ وغیر آن (ہر دو ر) است مجتمع می گردد در خانۂ زنبور مع عسل و در سالہای خشک کہ گیاہ کم روید بیشتر بہم می رسد و بحوالۂ بغدادی گوید کہ کسانی کہ آن را (وسخ الکوائر) دانستہ اند غلط کردہ اند بجہت آنکہ (وسخ الکوائر) چیزیست کہ بر دیوار خانۂ آن کہ کور نامند یافتہ می شود وآن چیزیست کہ اوّلاً زنبور عسل آن را بمنزلۂ اساس بنیاد می کنند پس بران از موم خانہ ہا ساختہ عسل دران جمع می نماید (انتہی) وصاحب محیط گوید کہ بخیال ما۔ (برموم) چیزی است کہ درمیان عسل بود کہ بشیرازی آن را (دارہ) خوانند ومگس عسل آن را برای خورش خویش وبچگان خود می آرد واز مجموع گلہا وآن الوان می باشند زرد وسرخ وسفید وکبود وبغایت تلخ بود۔ گرم وخشک در آخر دوم بسبب کمال حرارت خوردن را نشاید وضماد آن جہت قوبا وجذب خارو پیکان مفید ومنافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این از معنی تحقیقی ظاہر است کہ بر موم حاصل موم است (فک اضافت) (اردو) برموم اُس مادّہ کا نام ہے جو شہد میں شریک ہوتا ہے جسکو بھڑیں اپنے اور اپنے بچّون کی خوراک کے لئے پھولون سے جمع کرتی ہین جسکو شیراز مین (دارہ) کہتے ہین۔ مذکر۔

برسہ بقول سروری ۔۔ برہان وجامع وناصری وسراج ہمان (برسام) کہ بہ الف آخر

عوض ہای ہوّز گذشت و بہ بای فارسی ہم می آید و ما صراحت ماخذ و اشارۂ این بر (برماہ) کردہ ایم سند رضی الدین در تحت اسپ بضمن برماہ گذشت (اردو) دیکھو اسکندہ۔

برمہتاب سینہ زدن مصدر اصطلاحی بمعنی مقابل و روبروی مہتاب بودن و تماشای مہتاب کردن۔ مخفی مباد کہ (سینہ زدن بر چیزی) بجای خودش می آید۔ پس تخصیص با مہتاب نباشد (صائب ؎) شمع من امشب کجا بودی کہ بربادم رخت ٭ تا سحر پروانۂ من سینہ بر مہتاب زد ٭ (اردو) مہتاب کے مقابل ہونا روبرو ہونا۔ مہتاب کا تماشا دیکھنا۔

برمیان کمر بستن مصدر اصطلاحی کمر بند بر کمر بستن کہ کمر بمعنی کمر بند آمدہ (انوری ؎) سبب خدمت تو از دل پاک ٭ جان من بستہ بر میان کمر است ٭ (اردو) کمر پر کمر بند باندھنا۔

(الف) **برن** بقول سروری بضم با و رای مہملہ و بقول رشیدی بکسر اوّل (۱) مخفف برون (میر خسرو ؎) شمع و چراغیکہ بود شب فروز ٭ گشتہ شود گر برن آید بروز ٭ و بقول برہان و ناصری و انند و ہفت (۲) برزن چمن نام قصبہ ایست در سند ... مؤلف عرض کند کہ بمعنی اوّل موافق قیاس است بحذف واو چنانکہ خاموش و خمش و از کلام میر خسرو مصدر ---------

(ب) **برن آمدن** بمعنی بیرون آمدن پیداست و معنی دوم در ... محققین نفرین کند بتحقیق (اردو) (الف) (۱) باہر دیکھو برون (۲) برن ... میں ایک موضع کا نام ہے۔ جس کا بیان اس اجمال کے ساتھ فضول ہے۔ تذکرہ ...

برنا بقول جهانگیری و رشیدی و جامع و غیاث با اوّل مفتوح مرادف برناک و برناه (۱) یعنی جوان (حکیم سنائی ؎) هرکجا دولت است و برنائی ٭ تو بدان کس مجیح که برنائی ٭ (شاه سپود ؎) عشق و پیری سر بسر زشتی و رسوائی بود ٭ ره بده بردمی اگر باری دلم برناستی ٭ صاحب برهان گوید که جوان و نوچه آوّل عمر۔ صاحب ناصری باتفاق برهان فرماید که گویند بر بمعنی بالاست و نای بمعنی حلقوم و چون جوانان بالغ شوند استخوان نای ایشان قدری برآید لهذا ایشان را برنای گویند و فرماید که برنای و برناک و برناه مرادف یکدیگر است مؤلف عرض کند که ما بر (ابرناک) ازماخذ این بحث کرده ایم و آنچه صاحب ناصری گفته من وجه درست است و حقیقت برناک و برناه بجایش عرض کنیم (اردو) دیکھو ابرناک۔

(۲) برنا۔ بالفتح بقول جهانگیری و جامع بمعنی حنا۔ صاحب برهان فرماید که بضم اوّل هم آمده صاحب ناصری گوید که بقول جهانگیری بمعنی حنا است و آن غلط است چرا که حنا عربی است نه پارسی و بعضی گویند که حتی معرب است۔ خان آرزو در سراج گوید که بدین معنی (یرنا۔ به تحتانی اول) لغت عرب است (کما فی تحفة المومنین و بحر الجواهر) و فرماید که بضم هم آمده مؤلف عرض کند که قول ناصری بدان ماند که "ما چه می گوئیم و طنبوره چه می سراید" اینقدر واضح است که او معنی حنا را درین لفظ غلط داند و برای تردیدش قول جامع که از اهل زبانست کافی است ولیکن توجیهی که برای غلطی قول جهانگیری می کند معنی ندارد و درینجا از تحقیق لفظ حنا بحثی نیست و آنچه خان آرزو

(برنا بہ تحتانی اوّل) را بدین معنی لغت عرب گوید صاحب برہان آنرا بجای خودش در لغات
فارسی آورده باقی حال تحقیقش ہم در انجا شود و در اینجا ہمین قدر کافی است کہ اگر (برنا)
را بہ تحتانی اوّل بمعنی حنا لغت عرب ہم گیریم می توانیم کہ برنا را مبدّلش دانیم و مفرّس
کہ تحتانی بموحده بدل شود چنانکہ بالیوس و بالبوس و ضرورت این توجیہہ ہم نباشد
کہ براعتماد قول جامع اسم جامد توانیم گرفت مخفی مباد کہ بر ارقان طبیعت و خاصیّت
حنّا را بیان کرده ایم و بر آرآن ہم ذکر این گذشت (اردو) مہندی۔ دیکھو آرآن
و ارقان جس پر کامل صراحت موجود ہے۔

(۳) برنا۔ بالفتح بقول برہان و سراج بمعنی ظریف مؤلّف عرض کند کہ ماخذ این
بدین معنی ہیچ متحقق نمی شود جز این کہ مجاز معنی اوّل دانیم کہ ظرافت در جوانان بیشتر
می باشد (اردو) ظریف۔ بقول آصفیہ عربی۔ مذکر۔ خوش طبع۔ دل لگی باز۔ بذلہ سنج۔
لطیفہ گو۔ ٹھٹھول۔ ٹھٹھے باز۔ ہنسی باز۔

(۴) برنا۔ بالفتح بقول برہان و جامع و سراج بمعنی خوب و نیک مؤلّف عرض کند
کہ این را ہم مجاز معنی اوّل دانیم کہ جوانی خوب و نیک باشد (اردو) خوب۔ نیک۔ اچھا۔

برناچہ | اصطلاح۔ بقول بہار و انند
مصغّر برنا مؤلّف عرض کند کہ موافق
قیاس است بترکیب کلمہ چہ بر برنا کہ
افاده معنی تصغیر کند چنانکہ باغ و باغچہ
و طاق و طاقچہ (سیمی) صاحب بدایع و صنائع
(۵) ہیچ فی با ہر کہ شد سیمیں زنانی ہم نفس
و وصف آن برناچہ رعنا ہی خوش قد
می کند ۵ (اردو) چھوٹا سا جوان۔ مذکر۔

بر ناخن استادن وایستادن مصدر اصطلاحی. بقول برهان وبحر وبهار ورشیدی وجهانگیری (۱) کنایه از اطاعت کردن (۲) بادب ایستادن. خان آرزو در سراج فرماید که بادب ایستادن است وبمعنی اطاعت کردن هم گفته اند واین خالی از رکاکت وضعف نیست مؤلف عرض کند که حیف است که سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند وکنایه خوشی هم نیست که استادن بر ناخن خیال فرضی است و هیچ تعلق قیاسی با اطاعت وادب ندارد. محققین زبان دان ازین مصدر ساکت پس قول محققین هند نژاد را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم مخفی مباد که ایستادن بزیادت تحتانی مزید علیه استادن آمده چنانکه نبست و بیست (اردو) (۱) اطاعت کرنا (۲) ادب سے کهڑا رہنا۔

بر ناس بقول سروری بوزن الماس (۱) بمعنی غافل ونادان (ناصر خسرو ـ)

نامه ها پیش تو همی آید ✽ هم ز بیدار دل هم از برناس ✽ وفرماید که فرناس هم بهمین معنی آمده صاحب رشیدی بذکر معنی بالا فرماید که بمعنی غافل وخواب آلوده و (۲) بمعنی غفلت وخواب آلودگی. صاحب برهان باتفاق معنی اوّل سروری نسبت معنی دوم فرماید که غافلی ونادانی باشد صاحب جامع همزبانش. صاحب ناصری بر معنی اوّل قانع خان آرزو در سراج تصدیق هر دو معنی کند مؤلف عرض کند که ناس لغت سنسکرت است بقول ساطع بمعنی عدم ونیستی وویرانی خیال ما همین قدر که فارسیان بزیادت کلمهٔ تحقیق بر اسم جامدی واضع کردند بمعنی ثمرهٔ ویرانی ومعدومی وبسبیل تقرب بی

بمعنی دوم گرفتند و معنی اوّل مجاز آنست واللہ اعلم۔ طبع آزمائی است وبس وآنچه به جای عوض موحده می آید مبدّل این است چنانکه زبان و زفان و اگر فرناس را اصل گیرند و این را مبدّلش معنی لفظی آن نیستی شان و شوکت که نتیجهٔ غفلت و نادانی است معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) غافل۔ نادان خواب آلوده (۲) غفلت۔ نادانی خواب آلودگی مدہوشی

برناک بقول جهانگیری و رشیدی مرادف معنی اوّل و دوم برنا۔ صاحب برهان باتفاق گویند که بمعنی اوّل هم آمده۔ صاحب جامع این را مرادف معنی اوّل و دوم و چهارم گیرد خان آرزو بذیل برنا فرماید که برناک نیز بدین معنی آمده که دران کاف برای تصغیر است لیکن لفظی که الف در آخر آنست کاف تصغیر دران دیده نشد مؤلف عرض کند که ما بر ابرناک که در مقصوره گذشت از ماخذ این بحث کرده ایم۔ آنچه خان آرزو برای کاف تصغیر کلیه قائم می کند محققین فرس ازان ساکت و بخیال ما درین لغت کاف تصغیر نیست بلکه زائد است که در آخر کلمات می آید چنانکه زلو و زلوک و پرستو و پرستوک (اردو) دیکھو برنا کے پہلے اور دوسرے اور چوتھے معنے۔

برنامج اصطلاح۔ بقول بول چال بر زبان معاصرین عجم بمعنی فهرست۔ صاحب سراج التبدیل فرماید که فارسیان فهرست را (برنامه) گویند و عربان به تبدیل های هوز آخره با جیم عربی معرب کرده اند مؤلف عرض کند که برنامه بجای خودش می آید درینجا همین قدر کافی است که معاصرین عجم همان معرّبش را در روزمرهٔ خود استعمال کرده اند و این مرادف معنی دوم ذیل باید باشد (اردو) فهرست۔ بقول آصفیه

فارسی۔ اسم مؤنث چیزوں کی تفصیل جیسے (فہرست کاغذات۔ فہرست مضامین وغیرہ)

برنام کسی زر زدن مصدر اصطلاحی سکہ زدن (انوری ہ) تو شاہ خوبانی و من تا روز بر رخسار خود پیکہ ہر شب بدار الضرب غم بر نام تو زر می زنم پا (اردو) سکہ مارنا۔ بقول آصفیہ نقود پر ضرب لگانا۔ ٹھپا جمانا (سکہ زدن) کا ترجمہ۔

برنامہ اصطلاح۔ بقول سروری و رشیدی بوزن و معنی (۱) سرنامہ یعنی آنچہ بر سر نامہ نویسند و آن را بعربی عنوان گویند۔ صاحب برہان فرماید کہ ترجمہ این در عربی القاب و عنوان است صاحب ناصری بذکر معنی اول گوید کہ (۲) بمعنی فہرست کتاب از ابواب و مباحث و فصول و آن را (پہرست) نیز گویند و (فہرست) معرب آنست و (برناجح) و (برناجہ) معرب برنامہ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ برنامہ بمعنی سرنامہ است و بس۔ صاحب مؤید ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ معنی اول حقیقی است و معنی دوم مجاز آن کہ فہرست کتب ہم در اول کتاب می باشد۔ صاحب ناصری در معنی دوم خوش تعریفی نکرد مقصودش جزین نباشد کہ در اول کتاب فہرستی کہ بر تفصیل فصول و ابواب و غیر آن شامل باشد ہمان است برنامہ (اردو) (۱) سرنامہ۔ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ لفافہ کی عبارت مکتوب الیہ کا نام و نشان۔ آداب و القاب وغیرہ آپ ہی نے عنوان پر فرمایا ہے۔ سرنامہ پیشانی سرخی۔ ہیڈنگ۔ فصل۔ باب۔ (۲) دیکھو برناجح۔

برنانہ اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان بر وزن دیوانہ بمعنی خانۂ گلین۔ صاحب

مؤید بحوالۀ لسان الشعرا ذکر این کرده و صاحبان
انند و هفت هم ذکر این کرده اند و محققین
زباندان و معاصرین عجم ساکت. مؤلف
عرض کند که تاند لغت سنسکرت است
بقول ساطع بسکون سوم بمعنی تابه گلبین و
ماخذ این خبرین تحقق نمی شود که فارسیان
این را مرکب کردند با کلمه بر که بمعنی بلند
بجایش گذشت و دال مهمله را به های هوز
بدل کردند چنانکه بترند و بترزه یا حذف
کرده و در آخرش های نسبت زیاده کردند
یعنی لفظی این چیزی که بلند است منسوب
به تابه گلی و مراد از خانۀ گلبین. وجا دارد
که این لغت را بلالحاظ ماخذ اسم جامد فارسی
قدیم گیریم ولیکن صورت لغت متقاضی
آنست که مرکب باشد. والله اعلم (اردو)
مثی کامکان. مذکر.

برتاه | بقول سروری و رشیدی و جهانگیری
و جامع و ناصری و برهان مرادف برتا گذشت
خان آرزو در سراج بذیل برتا گوید که این
ضابطۀ فارسیان است که ها در آخر کلمه که
الف در آخرش باشد زیاده کنند چون شتاو
شتاه و گیا و گیاه و بعضی ازینها مخصوص
نظم است و بعضی عام چون لفظ شتاه و
می تواند که کلمه که دران ها نباشد مخفف کلمه
باشد که دران ها بود مؤلف عرض کند که
درین لغت خاص این قسم اشکال بیان
کردن تحصیل حاصل است درینجا همین قدر
کافی است که های هوز آخره زائد و در لفظ
شتاه های اصلی است و این فرید علیه همان
برتا باشد که بجای خودش گذشت فارسیان
های هوز در آخر کلماتی هم زیاده کنند که الف
در آخرش نباشد چنانکه خونخوار و خونخواره
و ستمگار و ستمگاره نمی دانیم که خان آرزو
چرا این قسم تخصیص قائم کند (اردو) دیکھو برتا.

برنای بقول شمس بالفتح جوانی و فرماید که از شیخ واحدی بالضم مصحح **مؤلف** عرض کند که برنا بمعنی جوان بجایش گذشت و نظر بر قواعد فارسی زبان برنائی به دو یای آخره را بمعنی جوانی می توان گرفت که بجایش می آید و برنای بیک تحتانی غیر ازین نباشد که مزید علیه برناست بزیادت تحتانی در آخرش چنانکه پا و پای۔ محقق بی تحقیق غور نکرد و صراحت اعراب بر برنا گذشت (اردو) دیکھو۔ برنائی۔ برنا۔

برناپشتی اصطلاح۔ بقول برهان و سراج بکسر بای حطی و سکون شین قرشت و فوقانی بتحتانی رسیده بمعنی پشتی و تعصب باشد چه (برناپشتی کردن) بمعنی پشتی و تعصب کردن آمده و بقول صاحب جامع بمعنی تعصب و پشتی و حمیت صاحب ناصری گوید که بمعنی پشتی کردن است که بعربی تعصب گویند صاحبان انند و موارد و هفت و مؤید هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که نظر بر قول صاحبان جامع و ناصری که از اهل زبانند توانیم عرض کرد که ما این را مرکب از برنا و پشتی دانیم مخفی مباد که پشت بمعنی قسم آمده پس معنی لفظی این بمعنی قسمی از جوانی و کنایه از پشتی و تعصب (اردو) پشتی بقول آصفیه فارسی۔ اسم مؤنث۔ تائید۔ مدد۔ حمایت۔

برنائی بقول ملحقات برهان و مؤید و انند و غیاث بمعنی جوانی **مؤلف** عرض کند که تحتانی آخره مصدری است که بر لفظ (برنای) که مزید علیه برناست زیاده کرده اند از قبیل رعنائی و قاعده فارسیان است که چون خواهند که بر لفظی که در آخرش الف است یای مصدری زیاده کنند و قبل آن تحتانی زائد بیفزایند ظهوری

۵) جوانی می تراود از در و بام جهان

پیر برنائی رسانید (اردو) جوانی ۔ مؤنث

برنائی کردن | استعمال بمعنی حقیقی (۱) جوانی ظاہر کردن واگر در کلام انوری که بذیل می آید معنی (۲) اعانت کردن بہتر نماید من وجه مجاز آنست (سنه) ای جان تو می کنی چرا برنائی با نیکو سیر و کار نیست تو دو رمی پائی بکو (اردو) (۱) جوانی ظاہر کرنا (۲) اعانت کرنا ۔

برنبور | بقول انند بحوالهٔ فرہنگ بفتح اول و ثانی وسکون نون وضم موحده بازیچهٔ طفلان ۔ دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم گفت که اسم جامد فارسی قدیم است بظاہر لغت ترکی می نماید ولیکن محققین ترکی زبان ازین ساکت (اردو) بازیچهٔ طفلان ۔ بچوں کا کھیل ۔ مذکر ۔

برناید | استعمال ۔ بقول مؤید بمعنی (۱) طاقت نیارد و تحمل نکند و فرماید که در ادات بجای تحمل ۔ احتمال است صاحبان ہفت و شمس ذکر این کرده اند صاحب انند بذکر معنی بالا فرماید که (۲) گردانید که مضارع تافتن است و بر زائد باشد مؤلف عرض کند که (برتابیدن) بمعنی تاب و طاقت داشتن و تحمل کردن و گردانیدن گذشت و این مضارع منفی آنست پس ضرورت نداشت که این را بطور مقوله بیان کنند که باتفاق محققین است ولیس ستمگاری غوری صاحب انند که معنی دوم را در اثبات بیان می کند و از نفی لغت غافل (اردو) دیکھو برتافتن ۔ یہ اس کا مضارع منفی ہے ۔

برنج | بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع و (مؤید بحوالهٔ زفانگویا) بالاول و ثانی مضموم آن باشد که بواسطهٔ کوری یا بسبب تاریکی کسی دست خود را بر دیوار یا جای

بمالد تا ہر گزند بر پایہ خان آرزو در سراج بذکر این معنی گوید که ظاهر اہمان برمج - میم بجای نون باشد بمعنی قوت لامسه که به تحریف چنین خوانده اند و لهذا سند این در میان نیست مؤلف عرض کند که چرا تحریف می گوید و چرا استبدال نمی فرماید که میم به نون بدل می شود چنانکه بجیم و بجین و قول صاحبان زبان یعنی ناصری و جامع سندی را ماند پس این لغت مسلمه را تحریف گفتن و تبدیل را تحریف نام نهادن کار خان آرزو است به محقق حقیقت جو (اردو) دیکھو برمج - فارسیون نے ہاتون کی اس تلاش کو برنج کہا ہے جو بینا اندھیرے مین یا اندھا دن اور رات مین اسلئے کرتا ہے کہ کہین گرنہ پڑے مونث

(۲) برنج - بکسر اول و فتح ثانی بقول فدائی که از معاصرین عجم بود دانه ایست خوردنی که ازان پلاو و چلاو و آشهای دیگر می پزند صاحب مؤید بحواله شرفنامه گوید که ارز باشد - صاحب رہنما بحواله سفرنامه ناصر الدین شاه قاچار ذکر این کرده مؤلف عرض کند که صاحب منتخب برارز عربی گوید که برنج باشد پس متحقق شد که برنج اسم جامد فارسی زبان است برای ارز و قول فدائی و رہنما مؤید خیال ماست و ترک دیگر محققین فارسی زبان تسامح شان - صاحب محیط بر چاول گوید که اسم برنج است و در ہندی تندل و تاندل نیز گویند و طعام برنج کهنه از شالی یکساله یا دو کف و تپ دور نماید و منافع بسیار دارد (الخ) و برارز گوید که معرب آدریز یونانی است که برنج است و ہم او بر برنج فرماید که لغت فارسی است که به تورانی گرنج و بعربی تمن و ارز و بسریانی ورزی و به ترکی دوگی و در انگریزی رائس و بہندی چاول گویند و آن

از حبوب ماکوله شریفهٔ معروفه و نبات آن مانند جو و گندم. گرم در اوّل و گویند در دوم و بقول بعض سرد در اوّل و خشک در دوم و صحیح آنست که معتدل در حرارت جید الغذا. موافق معتدل مزاجان. تسخین و ترطیب می نماید. سیّد الحبوب و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) چاول. مذکر. دیکھو برنج۔

(۴۳) برنج بقول فدائی چیزی که از آن آوند ها می سازند چنانکه از مس. جز آنکه رنگ این زرد باشد و رنگ مس سرخ است. صاحب غیاث فرماید که معرب پرنگ است که بهندی پیتل گویند و آن مس و جست ممزوج باشد. صاحبان روزنامه و سفرنامه ناصر الدین شاه قاچار ذکر این کرده اند. صاحب محیط بر برنج گوید که بکسر اوّل و فتح ثانی اسم پیتل است و بر پیتل فرماید که اسم هندی قسمی از مس که آنرا در سنسکرت رتیکا نامند و از جملهٔ فلزات معروفه و نزد هندیان سرد و خشک. دافع بلغم و صفرا و کف است و گویند معتدل در گرمی و سردی و دافع فساد بلغم و یرقان (الخ) مؤلف عرض کند که باعتبار فدائی که از معاصرین عجم بود می گوئیم که لغت فارسی زبان است (اردو) پیتل بقول آصفیه. هندی. اسم مذکر. برنج. صُفر. ایک قسم کی زرد اور مرکب دھات جو جست اور تانبا ملا کر بنائی جاتی ہے۔

(۴۴) برنج. بقول مؤید الفضلا بکسر تین بمعنی رو آوردن مؤلف عرض کند که طرز بیانش پرده می اندازد بر چشم محققین و همین است تائید فضلا و این همان معنی اوّل باشد غالباً و ما از (رو آوردن) نتوانیم فهمید و این مصدری نیست که معنی مصدری قرار

فقابل عجبی نیست که این تصرف مطبع نولکشور باشد که در بعضی نسخ قلمی صراحت معنی اول موجود است۔ (اردو) دیکھو برنج کے پہلے معنے۔

(۵) برنج۔ بقول مؤید بکسرتین بمعنی قصعه که ہندش کاسه گویند مؤلف عرض کند که این تصرف وتصحیف مطبع نولکشور معلوم می شود که خدایش ببخشد و در دیگر نسخ مؤید بجوالہ شرفنامه مذکور است که بمعنی ارز ترجمهٔ سیسه که ہندش کانسه گویند صاحب محیط بر سیسه گوید که اسم ہندی آسرپ و ناگ نیز گویند و در سنسکرت ناگا در دره ہای کوه سیاه رنگ می شود نزد ہندیان در خواص مثل ارزیر است باد وبلغم و بواسیر را دفع نماید و چون در نقره اندازند نقره را پاک کند و سختی شکم را دور نماید کشتهٔ او را ناگ بهسم گویند و آن بسیار گرم وچرب وتلخ و ہاضم است (الخ) مؤلف عرض کند که تحقیق ما این معنی نتیجهٔ تصرف کاتبین می نماید و آنچه ارز است تعریفش بر معنی دوم گذشت و ارز را ترجمهٔ سیسه گفتن غلط محض و برنج در فارسی زبان بمعنی سیسه اصلا نیامده و کانسه در محیط متروک و کاسه وقصعه به قاف وصاد وعین مہمله را ازین لفظ تعلقی نیست۔ اینقدر جگر کاوی ما برای آنست که تحقیق طلبان در غلط نیفتند که در نسخهٔ قلمی مؤید نه قصعه است و نه کاسه (اردو) ناقابل ترجمه۔

(۶) برنج۔ بقول مؤید (در نسخهٔ قلمی بحوالهٔ قنیه) بفتحتین بمعنی برنگ و آن داروئی است۔ صاحب برہان بر (برنگ) فرماید که بکسر اول وثانی برنج کابلی و آن تخمیست دوائی که بیشتر از کابل آورند مؤلف عرض کند که بر (باد برنگ) ذکر این گذشت (اردو) بابرنگ

بقول جامع الادویہ - برنگ کابلی ایک پھل ہے گول مثل سیاہ مرچ کے - غیر سمی دوا -
(دیکھو یاد برنگ)

برنجار | اصطلاح - بقول (جہانگیری در ملحقات) بکسر تین بمعنی برنج زار باشد و آن را شالی پایہ و گرنجار نیز خوانند صاحبان برہان و ناصری بر وزن گرفتار آوردہ اند و صاحب جامع فرماید کہ محل زراعت برنج را نام است **مؤلف** عرض کند کہ مخفف (برنج زار) گیریم بحذف زای ہوز وجا دارد کہ اصل این (برنج آر) باشد - اسم فاعل ترکیبی کہ در محاورہ محذوف بمقصورہ بدل شد و آنچہ بکاف فارسی گرنجار - می آید مبدل این است کہ موحدہ بکاف فارسی بدل شود چنانکہ بالہ و گالہ
(اردو) چاول کا کھیت - مذکر -

(الف) برنجاسب | اصطلاح - الف - بقول
(ب) برنجاسپ | جہانگیری بکسر تین گیاہ زرد کہ آن را (بوی مادران) گویند و بیونانی (ارطیمیا) نام دارد صاحب جامع بذیل (الف) ذکر (ب) ہم کردہ - صاحب ناصری فرماید کہ (برنجاسف) معرب این - صاحب برہان برنجاسپ و برنجاسف را ذکر کردہ و بضمن برنجاسف ذکر (الف) ہم کردہ - خان آرزو در سراج بر ذکر (ب) قانع **مؤلف** عرض کند کہ ما قول محیط را نسبت این دارو بر (ارطمیا) ذکر کردہ ایم - و (بلنجاسف) ہم بہمین معنی می آید و آنچہ (حبق الراعی) نام دارد ہمین است خیال ما نسبت ماخذ جز این نیست کہ (بلنجاسپ) اصل است کہ بجای خودش می آید مرکب از بلنج و اسپ بلنج بالکسر بقول برہان بمعنی قد و اندازہ و مقدار و اسپ بمعنی حقیقی او

پس گیاهی که در قد بقدر اسپ است آن را فارسیان (بلنجاسپ) نام کردند و باقی همه لغات مبدل این که لام به رای مهمله بدل شود چنانکه الوند و اروند و بای فارسی به بای موحده تبدیل یابد چنانکه اسپ و اسب و بای فارسی به فا چنانکه سپید و سفید (اردو) دیکهو ارطمیسا ۔

برنجاست بقول شمس با فوقانی آخره سبزه ایست بغایت تلخ صاحب سروری بحواله نسخه میرزا گوید که همان برنجاسپ که گذشت و (بلنجاست) به لام عوض رای مهمله هم آمده و فرماید که آنچه آخر او با بود اصح است **مؤلف** عرض کند که این مبدل (برنجاسب) باشد که موحده بفوقانی بدل شود چنانکه تنکوب و تنکوت که بجایش گذشت و (بلنجاست) مبدل این که رای مهمله به لام تبدیل یابد چنانکه اروند و الوند ۔

(اردو) دیکهو ارطمیسا ۔

برنجاسف همان که ذکرش بضمن برنجاسب کرده ایم (اردو) دیکهو ارطمیسا ۔

برنج زدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول شمس با لفتح بمعنی ناپدید و معدوم گردانیدن ۔ **مؤلف** عرض کند که بای موحده بمعنی در باشد و معنی لفظی این زدن کسی را در رنج و ما این کنایهٔ غیر لطیف را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم ۔ معاصرین عجم و محققین فارسی زبان ساکت و قول مجرد شمس اعتبار را نشاید (اردو) معدوم کرنا ۔

برنج زرد اصطلاح ۔ بقول ملحقات برهان و بحر و مؤید برنجی که با زعفران و زردچوبه آلوده بپزند ۔ بهار گوید که برنج مزعفر را گویند و انند همزبانش و مزعفر بقول غیاث نوعی از پلاو شیرین که برنج آن بزعفران خوش رنگ کنند **مؤلف** عرض کند که مرکب توصیفی

است وکنایه از طعام برنج که برنج را با
زعفران وقند وشکر آمیخته می پزند (اردو)
مزعفر. بقول آصفیه. عربی. اسم مذکر. ایک
قسم کا میٹھا پلاؤ جس مین زعفران پڑتی ہے
اور نہایت زرد ہوتا ہے۔

برنج زنده اصطلاح. بقول وارسته
برنجی که طبخ تمام نیافته باشد و فرماید که از
اہل ایران شنیده شد که زنده بمعنی نیم خام
خصوصیت با برنج ندارد و ہر چیز نیم خام
را زنده گویند (محسن تاثیر سه) ہست از
برنج زنده بسی ناگوار تر ٭ از واعظان
مرده دل اظہار زندگی ٭ صاحب بحر بحواله
وارسته ذکر این کرده و بہار نقل عبارت
ز امال خود گردانیده و صاحب انند نقل نگار
بہار مؤلف عرض کند که این ایجاد وارسته
که چون در کتب لغات این را نیافت از
کلام محسن تاثیر معنی دلخواه خود خلاف قیاس
پیدا کرد و برای آن حواله قول معاصرین
عجم داد ما از معاصرین عجم دریافته ایم که
زنده بر زبان شان بمعنی نیم خام اصلا
نیست پس (برنج زنده) مرکب توصیفی
است بمعنی برنج ناپخته مقابل (برنج مرده)
که برنج پخته باشد یعنی چون برنج بحالت
خود است زندگی او داند و چون آن
را بپزند. مرده می شود و بحالت خود پخته
باقی نماند و ظاہر است که مخلوق را برنج
پخته گوار تر است بخلاف برنج زنده
که بدون پختن بکار غذا نمی خورد پس معنی شعر
از ہمین خیال درست می شود ضرورت ندارد
که معنی نیم خام بر خلاف قیاس پیدا کنیم که
معنی حقیقی زنده به ترکیبش با برنج نیم [خام] [illegible]
را پیدا می کند و نیم خامی عیب [illegible]
از لفظ زنده پیدا نتوان کرد. فتامل (اردو)
نیم خام چاول. ہمارے معروضے کے [illegible]

کچے چاول - مذکر -

برنج شماله اصطلاح - بقول برهان بفتح شین نقطه دار و میم بالف کشیده و لام مفتوح بمعنی مزعفر است و آن طعامی باشد معروف - فرماید که در شیراز طباخی بود که بیشتر شبها بر سر راهی نشستی و زرد پلاوی یا برنج در شتی بپختی و در پیش خود فانوسی داشتی و گاهی دو مشعل افروختی و فریاد کردی که به برنج شماله و این بیت خواندی (بیت)

این شمع ها که در دل بسحاق برفروخت

از رهگذار نور برنج شماله بود و صاحب ناصری فرماید که قسمی است از برنج که در شیراز مشهور است و ازان مزعفر پلاو می پزند و ذکر داستان هیئه برهان هم کرده صاحب جامع بر طعام مزعفر قانع صاحبان بحر و سراج گویند که مزعفر و آن طعامی است معروف مذ... مؤید نقل برهان کرده و صاحب غیاث بر پلاو زرد اکتفا کرده بهار گوید که برنج مزعفر باشد **مؤلف عرض کند** که شماله بقول ناصری لغت فارسی است بمعنی شمع و قسمی از برنج و بقول برهان بمعنی مطلق شمع خواه از موم خواه از پیه و نوعی از برنج خوردنی - پس بسحاق در کلام خود مزعفر را که با قند و زعفران مرکب کرده می پزند - (برنج شماله) گفت و معنی لفظی این برنجی که مثل شمع روشن است و کنایه از مزعفر و برنج خاص را شماله ازین نام کردند که ازو مزعفر درست می کنند پس مزعفر را برنج شماله گفتن کنایه ایست روشن دیگر هیچ (اردو) دیکھو برنج زرد -

برنج کابلی استعمال - بقول برهان و ناصری تخمی است دوائی و آن کوچک و بزرگ می باشد و کوچک آن بهتر است و رنگ آن مائل بسرخی و طبیعت آن گرم و خشک مفاصل

را نافع صاحب جامع ہم ذکر این کردہ و
بقول محیط معرب (برنگ کابلی) مؤلف عرض
کند کہ آن ہمانست کہ ذکرش بہ معنی ششم
برنج گذشت کہ ہندی آن بڑنگ است
(اردو) دیکھو برنج کے چھٹے معنے ۔

برنج مشک اصطلاح ۔ بقول برہان
بر وزن و معنی فلنجمشک کہ بالنگوی خود
باشد بوانیسر را نافع صاحب ناصری گوید
کہ (فرنج مشک) ہم مرادف این و این
را بلنگمشک نیز گویند صاحب جامع ہم ذکر
این کردہ مؤلف عرض کند کہ صراحت
کامل بر (افرنجمشک) کردہ ایم مخفی مباد
کہ اصل ہمہ ہمین است کہ این نباتی است
بشکل برنج سیاہ و (ابرنجمشک) کہ اشارہ
آن بر (افرنجمشک) کردہ ایم مزید علیہ آن
و باقی ہمہ مبدل این کہ رای مہملہ بہ لام
بدل شود چنانکہ اروند و الوند و موحدہ
بہ بای فارسی ہم چنانکہ تب و تپ و موحدہ
بہ فا ہم چنانکہ زبان و زفان و جیم عربی
بکاف فارسی نیز چنانکہ آخیج و آخیگ ۔
(اردو) دیکھو افرنجمشک ۔

برنج مطلا استعمال ۔ بقول رہنما بحوالہ
سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاجار برنجی کہ
ملمع طلا بر وکردہ باشند و برنج در ینجا بمعنی [illegible]
اوست صاحب لوبچال ہم ذکر این کردہ
مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است
(اردو) سونے کا ملمع کیا ہوا پیتل [illegible]

برنجن ہمان ابرنجن است کہ [illegible]
گذشت صاحبان جہانگیری و رشیدی
و برہان و ناصری و جامع ذکر این کردہ اند
و ورنجن و ورنجین مبدل این است ۔
خان آرزو در سراج غلط کرد کہ این را
مخفف ابرنجن نوشت این مخفف (ابرنجین)
است کہ می آید و ابرنجن مزید علیہ بزیادت

الف وصل واو (آورنجن) مبدلش و (ورنجن) مبدل برنجن باشد که الف با واو بدل شود چنانکه آب و آو و آنکه مطلق برنجن را زیور دست و پا گفته اند سکندری خورده اند صراحت کامل به (ابرنجن) کرده ایم۔

(اردو) دیکھو ابرنجن۔

(الف) برنج نوشتن | مصدر اصطلاحی۔

(ب) برنج نویس | صاحب شمس گوید که (الف) بمعنی بیهوده و ضائع کردن کاری چنانکه بر آب نوشتن و برنج زدن و (ب) بیهوده و بی فائده مؤلف عرض کند که همه محققین فارسی زبان ازین ساکت و ظنی نیست که محقق بی تحقیق (برنج نوشتن) را که پنجم باقی سوم و خامی چهارم می آید تصحیف کرده ای بوده رحم بر لغات فارسی زبان

(اردو) دیکھو برنج نوشتن۔

برنج و عسل روزی خداداد است | مقوله۔ صاحبان خزینه و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که این مقوله ایست که فارسیان بحق برنج دشتی و عسل می زنند که بغیر کاشتن هم حاصل می شود نه مثل (اردو) جنگلی چاول اور شہد خداداد نعمت ہے یہ صرف ترجمہ ہے ہند میں کوئی خاص مقولہ یا مثل اس کا مماثل نہیں ہے۔

برنجیده آورده | اصطلاح۔ بقول شمس بمعنی پریشان آمده مؤلف عرض کند که محقق بی تحقیق کار از عقل و قیاس هم گرفت و سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم و محققین فارسی زبان ساکت اعتبار را نشاید۔

(اردو) پریشان۔

برنجین | صاحبان برهان و جهانگیری و جامع رشیدی و سراج ذکر این کرده اند و این همانست که در مقصوره بر (ابرنجین) گذشت

وحقیقت این بر (ابرنجن) مذکور که اصل است (اردو) دیکھو ابرنجن ۔	
برنچار بقول خان آرزو در سراج بدون نون وجیم فارسی بروزن گرفتار مخفف برنجزار **مؤلف** عرض کند که بر (برنجار) بجیم عربی	گذشت نمی دانیم که بکدام وجه جیم عربی را بفارسی بدل کرد و سند استعمال پیش نکند معاصرین عجم و محققین زبان فارسی ازین ساکت بدون سند اعتبار را نشاید ۔ تسامح محقق با نام و نشان است (اردو) دیکھو برنجار ۔

برند بقول جهانگیری در ملحقات باوّل و ثانی مفتوح (۱) نام قصبه ایست در هندوستان
مؤلف عرض کند که برین اجمال بیان ۔ ترکش تفوق داشت (اردو) برند ۔
ہندوستان میں ایک موضع کا نام ۔ ایسے ابہام بیان سے کچھ فائدہ نہیں ۔
(۲) برند ۔ بقول برہان و جامع بضمّ اوّل بروزن خجند و بفتح اوّل بروزن سمند ہم
بمعنی تیغ و شمشیر تیز و آبدار و جوہردار و فرماید که باین معنی با بای فارسی ہم آمده
صاحب ناصری بروزن خجند قانع ۔ خان آرزو در سراج گوید که درین معنی بروزن
خجند شبهه نیست زیرا که اسم فاعل برین وزن می آید و آنکه بفتح و بای فارسی نوشته
محض تصحیف است و این قسم تصحیفات در برہان بیرون از حد **مؤلف** عرض
کند که بُرنده بالضّم اسم فاعل بُریدن است و بُرند بدین معنی بضمّ موحده و کسر رای
مهمله مخفف و ہمین قدر موافق قیاس است ولیکن بنظر بر اعتماد صاحب جامع که از
اہل زبان است بفتح اوّل را محاوره لب و لہجهٔ فارسیان دانیم و ہمچون خان آرزو
تصحیف نخوانیم پس معنی این قطع کننده باشد چنانکه بمعنی چهارم ذکر این می آید فقط

فارسیان بمجاز تیغ و شمشیر آبدار و جوهردار را هم گفته اند و آنچه بهار بای فارسی به همین معنی می آید من وجه درست است یعنی پرواز کننده و کنایه از تیغ و شمشیر بر سبیل مجاز نمی دانیم که خان آرزو برخلاف محاورهٔ زبان چرا می رود و با وجود هندنژادی چرا دخل بمعقولات زبان می دهد و برهان قاطع را بدون برهان پر از تصحیفات چرا می گوید وحق آنست که خود او حقیقت را نمی جوید (اردو) تیز تلوار آبدار تلوار

(۲۳) برند - بقول برهان و ناصری و جامع بفتح اول بمعنی پرند باشد که حریر ساده را گویند مؤلف عرض کند که نظر بر اعتماد ناصری و جامع که از اهل زبانند این را هم بجای فارسی زبان دانیم و معلوم می شود که (پرند) که به بای فارسی می آید اصل است و این مبدل آن که بای فارسی به موحده بدل شود چنانکه تپ و تب و آنچه حریر ساده را پرند گفتند بخیال ما استعاره باشد که همچون پرنده نازک و نرم می باشد والله اعلم (اردو) ساده حریر جس پر نقش نگار نهو. مذکر -

(۲۴) برند - بقول بهار بالضم بمعنی گواره و بالضم بر سبیل مجاز چون (آب برنده) (طاهر وحید) ره تنگ عشق است پست و بلند بود لی چون دم اژدها باشد برند خان آرزو در چراغ باستناد همین شعر این را بمعنی حقیقی برنده گوید و مقصود وش جز این نیست که مخفف آنست بحذف های هوز آخره مؤلف عرض کند که همین است معنی حقیقی این که اشاره این بر معنی دوم گذشت مخفف اسم فاعل مصدر بریدن و آنچه بهار این را بمعنی گواره بالضم آورده بدون سند استعمال

تسلیم نکنیم و آنچه بهار از کلام طاهر وحید معنی گوارا و هاضم پیدا می کند درست نباشد
البته بمعنی پنجم برنده ذکر همین معنی می آید و جا دارد که این را مخفف آن دانیم
ولیکن تسلیم استعمال این منحصر بر سند است (اردو) گوارا - بقول آصفیه - فارسی -
زود هضم اور بلحاظ معنی حقیقی کاٹنے والا ۔

برنداد | اصطلاح - بقول شمس با اول و ثانی مفتوح تیغ و شمشیر گوهردار (حکیم اسدی
ے) ز خون برنداد آن پشت پیل ❊ چو چشمه بپاشید بر آل نیل ❊ مؤلف عرض کند که
بمعاصرین عجم و محققین فارسی زبان ازین ساکت اگر در سند بالا تحریفی راه نیافته
باشد توانیم عرض کرد که (برنداد) بالضم مبدل و فرید علیه (برنده) باشد که بمعنی
حقیقی قطع کننده اسم فاعل مصدر بریدن و بمجاز شمشیر را گویند - های هوز آخره
بدل شد بالف چنانکه همیان و امیان و دال مهمله آخره زائد باشد چنانکه سپیدا و سپید
و شنفتار و شنفتارود (اردو) دیکھو برنده کے دوسرے معنے ۔

برنداف | اصطلاح - بقول جهانگیری با اول و ثانی مفتوح بنون زده (۱) بمعنی دوال
(مختاری ے) گشته تیر تو از بر شیر چو دور تیغ تو بر تن پیل خام چو از ادیم
می ریزی ز ان ابیت چو برنداف و زین و عنان و لگام چو (۲) روده بزرگ
باشد - صاحب رشیدی بذکر معنی اول گوید که ظاهرا این لفظ (برنداق) است
به بای حطی و قاف و لغت ترکی است نه فارسی - صاحب برهان بذکر معنی اول بیت
معنی دوم گوید که روده ها را گویند اعم از آنکه روده انسان یا حیوان - صاحب

ناصری ذکر هر دو معنی کرده گوید که به قاف است و لغت ترکی - صاحب جامع این را بهر دو معنی لغت فارسی گفته فرماید که برای معنی اول در ترکی زبان لغت قیتش است خان آرزو در سراج بذکر هر دو معنی گوید که همین لغت بزیادت الف بعد رای مهمله گذشت و بقول بعض بیای حطی و قاف لغت ترکی است - مؤلف عرض کند که بمعنی دوم همان (برانداف) است که گذشت پس درینجا الف سوم را محذوف دانیم و معنی اول مجاز معنی دوم و صراحت ماخذ هم همدرانجا گذشت - حیف است که (بریندق) به تحتانی اول و قاف آخر در لغات ترکی نیافتیم و اگر متحقق شود توانیم عرض کرد که این مبدل آنست که تحتانی بموحده بدل شود چنانکه بایبوس و بابوس و قاف به قا تبدیل می یابد چنانکه برپیاق و برچاف - اندرین صورت این را مفرس دانیم (اردو) (۱) دوال - بقول آصفیه - فارسی - اسم مؤنث - تسمه - رکاب کا تسمه - (۲) آنت - بقول امیر - ہندی - آنتر - روده - انتہی -

برندک بقول سروری و برهان - بفتح با و را و دال مهملتین و سکون نون و کاف بمعنی پشته و کوه خورد - صاحب برهان صراحت فزید کند که پشته کوچک که در میان صحرا باشد صاحب مؤید بحواله لسان الشعرا گوید که قید دشت نباشد صاحب ناصری فرماید که بقول بعض (بردنک) و (بردک) اصح است زیرا که برد بمعنی سنگ است - صاحب جامع با برهان متفق - خان آرزو در سراج نقل عبارت محققین کرده مؤلف عرض کند که معنی لفظی این (اندک بلند) که بر بمعنی بلند و بلندی آمده و

این واضح‌تر از ماخذ ناصری است که پی بسوی سنگ برده سکندری خورده است و بردک بدین معنی نیامده و (بردنگ) که بکاف فارسی بدین معنی گذشت آن را با این هیچ تعلقی نیست و اگر تعلقی پیدا کنیم همین قدر که آن قلب بعض و مبدل این باشد که دال مهمله قبل نون واقع شد چنانکه اسطرو و اسطرخ و کاف عربی بفارسی بدل شده است چنانکه کند و گند (اردو) دیکهو بردنگ -

بیدنگاهم | اصطلاح - بقول جهانگیری و رشیدی و جامع و برهان و سراج باوّل مکسور و دانیست که آن را (بابونه گاو) گویند صاحب ناصری … که میم به واو تبدیل شد صاحب محیط بر (بابونه گاو) فرماید که (بابونه گاوچشم) اسم اقحوان است و بر (اقحوان) … البقر گویند و بمصر … شجرة مریم و … شجرة … باقریقه کافوریه و (رجل الدجاجه) … ابانیس واو … و بسریانی قراسیون و بلغت اهل دیلم گاو با… و بفارسی (بابونه گاوچشم) و بهار و (گل

گاوچشم) و (گوبله) و (گربایک) و بهشتکی (سعجل) گویند - اقحوان نزد عرب بابونه است و از بعضی گفته که آن قراصیا است نزد عرب و بابونه نزد فرس - بالجمله گرم و خشک در دوم و سفید این مستقل … و محلل و منقطع و لطف و منضج و … و افواه عروق و منافع بسیار دارد مؤلف عرض کند که بحث اقحوان و بابونه گاو بجایش گذشت و بقول محیط اشاره (بابونه گاو) هم بر اقحوان مذکور - پریشان بیانی محققین مفردات طب هیچ تصفیه و تنکیت حقیقت جویان نمی کند باقی حال هیچ …

مستحقق نشد که از (بابونه‌گاو) چگونه (برندگام)
شد تبدیل واو بمیم چنانکه خیال ناصری است
موافق قیاس است چنانکه سویز و سمیز ولیکن
نمی‌کشاید که لفظ بابونه چگونه با برند بدل شد
جزین که برند بقول برهان بمعنی شمشیر گذشت
و فارسیان استعارۀ چشم را به شمشیر گویند
پس (برندگام) را بمعنی چشم گاو گیریم و
مراد از (بابونه‌گاوچشم) که بابونه حذف شد
گاوچشم اشارۀ آن باقی ماند. والله اعلم
بحقیقة الحال. شک نیست که لغت مرکب
است (اردو) دیکھو. بابونہ گاو اور
اقحوان۔

برندوش بقول شمس مرادف (پراندوش) که بمعنی شب گذشته و پیوسته می آید
مؤلف عرض کند که بر سبیل تبدیل بای فارسی را بموحده مبدل توان گرفت چنانکه
تپ و تب و الف را محذوف چنانکه باره و بره ولیکن تا آنکه سند استعمال این پیش نشود
مجرد قول شمس اعتبار را نشاید که محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت
(اردو) گزری ہوئی رات۔ مؤنث۔

برنده بقول سروری و برهان و جامع
و سراج بفتح با و را و دال مهملتین (۱) معروف
مؤلف عرض کند که مقصود شان جزین
نباشد که از مصدر (بردن) اسم فاعل
اوست بالفتح و ضرورت نداشت که لغات
مصدر را همچون اسم جامد جا دهند (اردو)
لیجانے والا۔
(۲) برنده بفتحتین بقول سروری بحوالۀ
مؤید بقول جامع پروانۀ چراغ را گویند بضم
برهان صراحت مزید کند که جانوری که شبها
بشعلۀ شمع و چراغ زند صاحب ناصری فرماید
که ببای پارسی نیز آمده خان آرزو در سراج

بذکر قول برهان سندمی خواهد و فرماید که احتمال
بای فارسی هم مؤلف عرض کند که قول
سروری و جامع و ناصری که از اهل زبانند
سند اوست و تبدیل بای فارسی بموحّده
موافق قیاس چنانکه تپ و تب و حقیقت
ماخذ پروانه بجای خودش بیان کنیم دریجا
همین قدر کافی است که این مبدّل آنست
(اردو) پروانه - مذکر - دیکهو بارپره -

(۳) برنده - بقول ناصری بروزن درنده
بمعنی دلیل و رهنما مؤلف عرض کند که
نظر بر اعتبار صاحب ناصری که از اهل زبانست
این معنی را که مجاز معنی حقیقی است تسلیم
کنیم و حقیقةً دریجا هم اسم فاعل بردن است
وکسی که قافله را با خود می برد شک نیست
که رهنمای اوست (اردو) رهنما بقول
آصفیه - فارسی - اسم مذکر - هادی - رہبر
- اگوا - راسته دکهلانے والا -

(۴) برنده - بقول ناصری بروزن درنده
بمعنی کشش که بعربی جذبه نامند چه برده
بمعنی مجذوب آمده مؤلف عرض کند که
دریجا هم بمعنی حقیقی اسم فاعل بردن است
و مجازاً بمعنی کشش مستعمل که چیزی که دل انسان
را می برد همان جذب و کشش است نظر
بر اعتماد محقق اهل زبان ازین معنی انکار
نتوانیم کرد و معاصرین عجم بر زبان ندارند
(اردو) کشش - بقول آصفیه - فارسی
اسم مؤنث - کهنچاو - جذب -

(۵) برنده - بقول خان آرزو در چراغ
هدایت بمعنی آب گواره و با ضم و فرماید که
این معنی از اهل زبان به ثبوت رسیده
و نزد برادرش بهار هم همزبانش مؤلف
عرض کند که معاصرین عجم این معنی را بر زبان
دارند و سند این بر (برنده آب) از سعید
اشرف در ملحقات می آید دیگر محققین فارسی زبان

ازین ساکت وہیا سکوت محققین اہل زبان
یعنی مصدری بہ ناصری و جامع قابل نظر است
و نظر بر سند سعید اشرف کہ در ملحقات می آید
این معنی را تسلیم کنیم و حقیقت ماخذ این
بہ مصدر (بریدن آب) بیان کنیم کہ می آید
بہار بہ معنی چہارم بیاید کہ محققش ہمین است
مطلق گوارا بسند ظاہر وحید آوردہ ناصر بحال
خیال خود ظاہر کردہ ایم (اردو) دیکھو
برندہ کے چوتھے معنے۔

(۵) برندہ۔ بقول بہار بالضم قطع کنندہ
از عالم کشندہ مؤلف عرض کند کہ اسم
فاعل مصدر بریدن است کہ بمعنی قطع کردن
می آید و ہیچ ضرورت نداشت کہ این را
بہ تحتی اسم جامد جاوید (اردو) کاٹنے
والا۔ قطع کرنے والا۔

برندہ آب | اصطلاح۔ بقول نوادر
کہ بذیل مصدر بریدن آوردہ بہ معنی
آب ہاضم و خوشگوار (سعید اشرف
؎) از ذات دل آرزوی ہضم و ہیام
دارد چو کہ آب تیغ برندہ است اگر
چہ وہم دارد۔ مؤلف عرض کند کہ
(بریدن آب) بجایش می آید و صراحت
ماخذ مصدر را تسلیم۔ درینجا ہمین قدر
کافی است کہ این قلب اضافت مرکب
توصیفی است یعنی (آب برندہ) ولیکن
سندی کہ پیش شد از ان (آب برندہ)
پیدا می شود و (آب برندہ) در حدود و باستثنا
ہمین سند گذشت (اردو) دیکھو آب برندہ

برند | بقول رہنما بجوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ظرفی کہ با ختلاط فلزات
مختلف درست سازند مؤلف عرض کند کہ از معاصرین عجم ملاقاتی ما فات رہنما می شود
بکسر اول و دوم و سکون سوم و چہارم است و بتازی کہ از قیاس کاری گہر

مبدل بسنج معلوم می شود که بمعنی سوم گذشت معاصرین عجم جیم را به ژای هوز بدل
کرده معرّس کرده اند چنانکه چوچه و چوزه و برای معنی بالاخصوص (اردو) وه
ظروف جو متعدد ہاتون کو ملاکر بنائے جاتے ہین ۔ مذکر ۔

برنس | بقول وارسته بضم موحده و رای مهمله ساکن و نون مضموم و سین مهمله
(۱) جامه که از پشم سیاه بافته و نادر سفید هم باشد و آن لباس ترسایان و
نصاری است ـ خاصته و بحواله صاحب کشف گوید که در صحاح (۲) بمعنی کلاه
دراز آورده و محشی وارسته گوید که در قاموس بمعنی کلاه دراز و هر جامه که
سرآن جامه ازان جامه باشد اعم از آنکه پیراهن بی آستین زنان باشد یا جبهٔ
مردان یا غیر آن (مرزا جلال طباطبا در توحید ـ فقره) رشتهٔ برنس راهب و طیلسان
زاهد را یک چرخ رشته " صاحب برهان فرماید که جامه و کلاه پشمین گنده نصرانیان
و بقول بعض نام کلاه نصرانیان ـ و فرماید که بکسر ثالث بر وزن مفلس هم آمده
بقول بعض گوید که بمعنی کلاه لغت عرب است صاحب مؤید در نسخهٔ مطبوعهٔ نولکشور
فرماید که لغت فارسی است و (۳) نوعی از گلیم ترسایان و بحواله صحاح ذکر کلاه دراز
هم کرده و بحواله دستور گوید که (۴) روی پوش را گویند و در نسخهٔ دیگرش که قلمی است
بمعنی سوم قانع ـ صاحب ناصری بذکر معنی اول گوید که این لغت عرب است صاحب
جامع با جهانگیری متفق ـ بهار نقل نگار وارسته (ابونصر نصیرائی بدخشانی [illegible]) نه از گندم
خبر باشد نه از دین که برنس می شناسم نی مصلا که (خاقانی [illegible]) بدل سازم به زنّار

به برنس باره واو طیلسان چون پورستا ٭ صاحب سوار السبیل گوید که معرب است و اصل این برنس بمعنی دوم مؤلف عرض کند که لغت عربی است بمعنی اوّل و دوم ومعنی دوم متعلق بمعنی اوّل است که کلاه دراز وسیاه نصرانیان از جامهٔ برنس درست کرده باشند ومعنی سوم مفرس است که فارسیان ردای ترسایان را مخصوص کردند۔ وهمه اسناد متعلق به همین معنی یافته می شود ومعنی چهارم را طالب سند باشیم و بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) (۱) بُرنس عربی میں ایک پشمی کپڑے کا نام جو اکثر سیاہ ہوتا ہے۔ مذکر (۲) برنس عربی میں اس لانبی ٹوپی کا بھی نام ہے جو اسی کپڑے سے بنائی جاتی ہے۔ مؤنث۔ (۳) برنس۔ فارسیون نے اس چادر کو کہا ہے جسکو آتش پرست استعمال کرتے ہیں۔ مؤنث (۴) منہ کا پردہ۔ مذکر۔

(۱۴۲۶ف) برنشاندن | فریه‌علیه نشاندن بزیادت کلمهٔ بر برهان ومتعدی نشستن است که بجایش می آید (کامل التصریف) ومضارع این برنشاند (انوری ؎) مگر بسایهٔ او برنشاندش تقدیر ٭ وگرنه کی بغبارش رسد سوار دگار ٭ صراحت ماخذ بر (برنشستن) می آید۔ (اردو) بٹھلانا۔ دیکھو برنشستن یہ اس کا متعدی ہے۔

(الف) برنشست | (ب) برنشستن | صاحب سروری در ملحقات ذکر (الف) کرده گوید که (۱) کنایه از سوار شد (سعدی ؎) شبی برنشست از فلک برگذشت ٭ بتمکین وجاه از ملک برگذشت ٭ وفرماید که (۲) بمعنی سواری نیز (مولوی معنوی ؎) هست شاهان راندیان برنشست ٭ هم هوی مهرگان وصار رها بدست ٭ صاحب گوید بمعنی

اوّل فرماید که ای سواری کرد و سوار شد صاحبان غیاث و هفت هم ذکر معنی اوّل کرده اند و (ب) بقول جهانگیری (در ملحقات) (۱) کنایه از سوار شدن (سراج الدین راجی) ب) گردون بلند چو برنشستی ۞ در سایهٔ چتر آفتابی ۞ صاحبان رشیدی و برهان و ناصری و جامع هم ذکر این کرده اند. خان آرزو در سراج بذکر معنی مذکور فرماید که حاصل آنست که با زین استعمال کنند چنانکه بزین برنشست و درین صورت حقیقت است نه مجاز چرا که (۲) بلند و بالانشستن در بیتِ محقق و تنها برنشستن بمعنی سوار شدن دیده نشد و آنچه در شعر اوّل واقع است بمعنی بلند شدن است (انتهی) مخفی مباد که خان آرزو همان شعر سعدی را که گذشت مال نظامی قرار می دهد صاحب بحر ذکر معنی بالا کرده گوید که (کامل التصریف) و مضارع این برنشیند

صاحب نوادر گوید که لغتی است در نشستن و بمعنی سوار شدن هم آمده مؤلف عرض کند که اجمال بیانش را صراحت کنیم که (۱) مزید علیه نشستن است که کلمهٔ بر بیان زیاده کرده اند که هیچ معنی نکند (ظهوری ۞) بر تحصیل مطالب برنشستم ۞ برای دل ز دفتر گذر رانم ۞ و آنچه بمعنی اوّل می آید ظهوریه نباشد که کلمهٔ بر دران بمعنی بلند و بالا است و بالانشستن بمعنی نشستن بر بلندی و کنایه از سوار شدن بر اسپ گرفته اند و (الف) بمعنی اوّلش ماضی مطلق (ب) باشد و بمعنی دوّمش بمعنی بالانشینی که حاصل بالمصدر (ب) ما کنایه از سواری توان گرفت آنچه خان آرزو (برنشست) را در سند اوّل الاّ که بمعنی (برنشستی شد) نه گیرد و بمعنی (بلند شدم) می گیرد خطا اوست که غور بر معنی شعر نمی کند و نمی داند که سند مذکور متعلق به بیان احوال معراجیه

نبوی است علیه الصلوٰة والسلام وخیال
نمی فرماید که در سواری آنحضرت براقی
بود پس چرا در معنی شعر سوار شدن را
نمی گیرد که کنایه ایست لطیف و چرا معنی
اوّل را مخصوص به زین کند و حق آنست
که محض برای قائم داشتن این تخصیص
غیر ضروری در معنی سند بالا بحثی پیدا می کند
اگرچه بالا نشستن معنی حقیقی این است و بلند
شدن را هم کنایه توان گرفت ولیکن
ضرورت ندارد که کنایه سوار شدن را
گذاشته از بلند شدن کار گیریم لطف
سخن ندارد و نمی داند که در هر دو سند معنی
وسراج الدین راجی نظر بر واقعه معراج مبارک
معنی سوار شدن بهتر از بلند شدن است

بقول محققین اهل زبان معتبر تر از خان آرزو
است مخفی مباد که نشستن مصدر ریست
مرکب از نشست وعلامت مصدر تن
و یک فوقانی حذف شده نشستن شد
و نشست اسم مصدر و حاصل بالمصدر
است و بس (اردو) (الف) (۱) سوار
ہوا (۲) سواری - بقول آصفیه - فارسی
اسم مؤنث - گھوڑے پر چڑھنے کا کام -
مؤلف کہتا ہے خصوصیت گھوڑے کے
ساتھ نہیں ہے ہر اُس چیز کو سواری کہہ
سکتے ہیں جس کے ذریعہ سے سواری کریں
جیسے پالکی کی سواری، گھوڑے کی سواری -
(ب) (۱) سوار ہونا (۲) بلندی پر بیٹھنا
(۳) بیٹھنا - نشستن کا ترجمہ -

برنگ بقول سروری بحواله نسخه میرزا (۱) بکسر با و را ذخیره و فرماید که در
فرهنگ بفتحتین آمده و بقول صاحبان جهانگیری و رشیدی و برهان و جامع و سراج
با اوّل و ثانی مضموم - صاحب ناصری این را بر وزن خدنگ گوید صاحب هفت

صراحت کاف فارسی آخره برای همهٔ معانی این می کند مؤلف عرض کند که بَرَنگ
بالفتح بمعنی زر و اسباب بجای خودش می آید پس حرفین نباشد که درینجا موحّده
زائد است پس قول ناصری در اعراب صحیح باشد (اردو) ذخیره ـ بقول آصفیه
عربی ـ اسم مذکر ـ خزانه ـ گنجینه ـ گودام ـ وه چیز جو کسی وقت کے واسطے لگا رکھینا
(۲) بِرَنگ ـ بقول سروری بکسرتین بمعنی جرس ـ صاحبان جهانگیری و رشیدی و برهان
و ناصری و جامع و سراج این را با اوّل و ثانی مفتوح آورده اند مؤلف عرض کند
که رَنگ بالفتح بمعنی جلاجل بجای خودش می آید پس حرفین نباشد که بزیادت موحّده
در اوّل این مزید علیه آن باشد و بفتحتین صحیح است (اردو) جرس بقول آصفیه
عربی ـ اسم مذکر ـ گھنٹا ـ درائے کلان ـ
(۳) بِرَنگ ـ بقول سروری بکسرتین بمعنی کلید ـ و فرماید که بعضی با زای معجمه نوشته اند
و بقول برهان و جامع و سراج بر وزن خدنگ بفتح اوّل و ثانی ـ صاحب ناصری
فرماید که اصح این لغت ـ مرنگ است بمیم اوّل عوض موحّده مؤلف عرض کند که [illegible]
بمیم اوّل می آید پس تبدیل این باشد که موحّده به میم بدل شود چنانکه غژب و غژم و [illegible]
بزای معجمه بمعنی آید بر وزن خدنگ است و جا دارد که ازین هر دو یکی را اسم جامد [illegible]
و انیم که برای معجمه برای مهمله [illegible] و بالعکس آن بدل می شود چنانکه [illegible] تیغ و تیغ [illegible]
اعراب این بفتحتین صحیح می نماید (اردو) کنجی ـ مؤنث ـ دیکھو اقلید ـ
(۴) بِرَنگ ـ بقول سروری و برهان و جامع و جهانگیری بفتحتین نام ولایتی که [illegible]

جنوبی ورانجا دیدہ می شود خان آرزو بذکر این گوید کہ بدین معنی برک (بر معنی پنجم) گذشت مؤلف عرض کند کہ ہمدرانجا این را اسم جامد فارسی زبان نوشتہ ایم وجا دارد کہ منظر باعتبار سروری این را اصل دانیم و برک را محذوف و مبدل این کہ نون حذف شود چنانکہ ایشان و ایشا و کاف فارسی بعربی بدل شود چنانکہ گند و کند و وجہ تسمیہ ہیچ معلوم نشد (اردو) دیکھو برک کے پانچوین معنے ۔

(۵) برنگ ۔ بقول سروری بکسرتین جبہ و دوائی کہ از کابل آرند و آن را (برنگ کابلی) نامند و بدین معنی بفتحتین ہم آمدہ صاحب جہانگیری بکسرتین آوردہ و بقول رشیدی تخمی است و دوائی صاحبان برہان و ناصری و جامع می فرمایند کہ (برنج کابلی) است مؤلف عرض کند کہ ہمان برنج است کہ بر معنی ششمش گذشت و بر (بادبرنگ) ہم مذکور خیال ما این است کہ مخفف (بادبرنگ) باشد وحقیقت (بادبرنگ) بجایش گذشت و برنج بمعنی ششمش معرب این (اردو) دیکھو ۔ بادبرنگ ۔

(۶) برنگ ۔ بقول برہان و ناصری بروزن خدنگ غلق در خانہ و بقول جامع حلقہ در خانہ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی سوم باشد معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) زنجیر در ۔ دروازے کی زنجیر ۔ مؤنث ۔

برنگ دادن	مصدر اصطلاحی بقول	برنگ نداویم از حنای قدح ہا مؤلف
بہار و آنند رنگ کردن چیزی را صائب		عرض کند کہ بمعنی دادن برای رنگ وکنایہ
گذشتہ عید بہار و زتنگدستی ہا ہم برخی		از رنگ کردن ۔ موافق قیاس است

(اردو) رنگنا۔ بقول آصفیہ رنگ چڑھانا۔ رنگ کرنا۔

برنگ کابلی اصطلاح۔ بقول محیط و فرہنگ جہانگیری بذیل (برنگ) ہمان بادبرنگ است کہ گذشت و ذکرش بر معنی ہیچم (بذنگ) مذکور۔ مرکب توصیفی است (اردو) دیکھو بادبرنگ۔

برنو بقول سروری و برہان و ناصری و جامع بروزن بدخو (۱) دیبای تنک بافتہ کہ آن را (برنون) نیز گویند و بقول ناصری بہ بای فارسی ہم می آید خان آرزو در سراج گوید کہ ہمین بزیادت نون ہم و این مخفف آن ولیکن صحیح (بدیون) است کہ بدال گذشت **مؤلف** عرض کند کہ لغتی بدال مذکور نہ شد و ہم او بجایش ساکت واصل این (برنیان) است کہ بجای خودش بہمین معنی می آید و (پرنیان ببای فارسی) مبدلش کہ موحدہ بدل شد ببای فارسی چنانکہ تب و تپ و ماخذ برنیان بجایش مذکور شود درینجا ہمین قدر کافی است کہ این مخفف برنون کہ می آید و برنون مخفف و مبدل برنیان کہ تحتانی حذف شد و الف را بہ واو بدل کردند چنانکہ تاغ و توغ پس این اصل (برنون) نباشد چنانکہ ادعای خان آرزو است (اردو) دیبا۔ ریشمی کپڑے کا نام ہے از قسم حریر۔ مذکر۔

(۲) برنو۔ بقول خان آرزو در سراج بحوالۂ قوسی بمعنی مطلق خانۂ تاریک **مؤلف** عرض کند کہ بدون سند استعمال تسلیم نکنیم کہ محققین اہل زبان ازین ساکت و اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان

است (اردو) تاریک گهر۔ مذکر۔

(الف) **برنوس** بقول سروری۔ مرادف (برونوس) که می آید و بحوالهٔ نسخهٔ (ب) **برنوش** ادات الفضلا فرماید که (۱) نام سرلشکری و گوید که به شین معجمهٔ آخره هم و بحوالهٔ نسخهٔ میرزا گوید که (۲) نام لشکری صاحب جهانگیری در ملحقات الف را باوّل مفتوح و ثانی زده آورده صاحب برهان بر الف ذکر معنی بالا گوید که لشکر و لشکری را نیز گویند و فرماید که به شین آخر و بالضم هم آمده و صاحب مؤید در لغات فارسی ذکر الف و ب بمعنی اوّل کرده و (برونوس) را مرادف این گفته خان آرزو در سراج (ب) را تصحیف گوید و بضم اوّل هم درست نمی داند و (الف) را بمعنی اوّل ذکر کند۔ مؤلف عرض کند که نوس در فارسی قدیم بمعنی لشکر و فوج باشد حیف است که لغات فرس ازین ساکت بعض معاصرین عجم هم ازین بی خبر و سوبدان معاصر اتفاق با قیاس ما می کنند و لیکن سند ندارند و کلمهٔ بر بمعنی خود شش کند بالا است پس معنی لفظی این بالای لشکر و (۳) کنایه از سرلشکر پس این را نام سرلشکر گفتن و معنی حقیقی را گذاشتن خطا است۔ جا دارد که سرلشکری را هم بدین نام موسوم کرده باشند و اجمال بیان محققین اوّل الذکر افسوسناک و ترک این بر بیانش تفوق داشت۔ نگفتند که این سرلشکر که بود و کجا بود و معنی سوم مجاز باشد نوس و غیر ازین قیاس۔ تحقیق وجه تسمیه نمی شود و الله اعلم بحقیقة الحال و (ب) بدال الف که مهمله به معجمه بدل شود چنانکه فرسته و فرشته و آنچه بر یادت واو بعد رای مهمله

می آید فرید علیه این چنانکه تنمند و تنومند و برتند و برومند بای حالی بالفتح صحیح با سکّه وآنچه خان آرزو (ب) را بعوض مبدّل تصحیف نام می نهد قلت معلومات او بست بمجرد قیاسش اعتبار را نشاید (اردو) الف و ب (۱) ایک سرلشکر کا نام جسکی تعریف فرید معلوم نہ ہو سکی۔ مذکر (۲) لشکر۔ مذکر یعنے فوج اور لشکری یعنے وہ شخص جو شریک لشکر ہو جیسے فوجی (۳) سرلشکر۔ فوج کا سردار۔

برنوشتن فرید علیه نوشتن است که بجای خودش می آید نیز بادت کلمهٔ بر ایران (انوری) ع) تختهٔ عشق برنوشتم باز ہ بنویس ای نگار تختهٔ باز ہ مخفی مباد که نوشتن بفتحتین بمعنی قصه پیدن و در نوردیدن و بهر سه حرکت اول وکسر ثانی بمعنی کتابت کردن است که بجایی خودش مذکور شود و ماخذش را ہم در اینجا بیان کنیم (اردو) دیکھو نوشتن۔

برنوف بقول ناصری بحواله تحفه درختی است شبیه بدرخت انار و بسیار بیشاخ و برگش شبیه به برگ زعرور و به سپیدی آمیخته و از آن تیره تر است صاحب محیط این را بفتح با و سکون رای مهمله و ضم نون بعنت مصر گوید و فرماید که بفارسی شا بانک و شابانج نام است درخت آن مثل درخت انار و تند بو مثل بوی (نجوم مریم) و گل آن در خوشه شبیه به نبات غاسول و در وسط گل آن زغب و مائل بزردی شبیه به گل قیصوم گرم و خشک در دوم محلّل و مجفّف رطوبات و شکننده ریاح غلیظ بارد و مفتح سدد دماغ و منافع بسیار دارد (الخ) وهم او بر شابانک فرماید که این را شانک و شا بانک نیز گویند و بعربی قسوت الکلاب و ریحان الشیاطین خو

بفارسی جوان اسپرغم و بشیرازی آتش سنگ) و بفارسی قدیم جوزد و اسپرم نامند و در اهواز نوعی از قیصوم را گویند که آن شجرۀ مریم است در هادی گفته که آن جنجم بری است و این اصح است و صاحب جامع آن را برنوف دانسته (الخ) صاحب مخزن الادویه (برنوف) را لغت عربی گوید (اردو) دیکھو آتش سنگ اسپرغم اور

برنون بقول سروری بحوالۂ نسخۂ میرزا به رای مهمله و نون به وزن مقرون حریر باشد و فرماید که در ادات الفضلا بجای نون اوّل یای حطّی بنظر رسید صاحب جامع ذکر این بمعنی بالا کرده صاحب برهان گوید که در مؤید الفضلا بجای نون اوّل بای ابجد و یای حطّی هر دو آمده. خان آرزو در سراج آنچه نسبت این گفته برنو گذشت مؤلّف عرض کند که صراحت ماخذ این بر برنو کرده ایم و آنچه بموحّدۀ سوم عوض نون اوّل است حقیقت ماخذش بجای خودش نوشته ایم و آنچه به تحتانی سوم عوض نون می آید صراحت ماخذش همه را انجا گنیم (اردو) دیکھو برنو۔

برنه بقول انند بحوالۂ فرهنگ فرنگ بفتح اول و ثالث لغت فارسی است نام کشتی گیر و پهلوانی معروف مؤلّف عرض کند که برین اجمال بیان ترک این تفوق داشت و در وجه تسمیه این معنی بر ناشائل باشد که جوان را گویند الف آخره به های هوز بدل شد چنانکه یاسا و یاسه (اردو) برنه ایک پهلوان کا نام۔ مذکر۔

(الف) برنهاد اصطلاح۔ (الف) بقول
(ب) برنهادن مواردو (در ملحقات) بمعنی قاعده و (ب) بقول صاحب سفرنگ لفظ بیست و چهل و ششمی فقرۀ نامۂ شت وخشور زرتشت

جمع (الف) بمعنی قوانین و قواعد (فقرۀ مذکور)
پس ایشان را گزیری نیست از بربستگان و
بر نهادن که همه بران همداستان باشند که
مؤلف عرض کند که الف اسم مصدر
و حاصل بالمصدر (بر نهادن) است
که بمعنی وضع قانون کردن می آید و (ب)
جمع آن بزیادت الف و نون (اردو)
(الف) قاعده - قانون - مذکر (ب) قوانین مذکر

برنهادن - بقول موارد (۱) واپس
کردن و آواره نمودن صاحب سروری
در ملحقات گوید که کسی را دفع کردن و
آواره ساختن (خلاق المعانی ؎) اگر
نیست اندر چمن ها پرینه پا چرا زاغ را
می نهد بر شگوفه پا صاحب نوادر
همزبان سروری و صاحب موارد بحوالۂ
گوید که ظاهر ازین شعر (پرینه) به بای
فارسی و رای مهمله و تحتانی و نون و های
هوز - بمعنی علامتی است که بر کناره
زراعت برای رمانیدن طیور سازند
و مجرد (نهادن) بمعنی واپس کردن و
آواره نمودن است مؤلف عرض کند
که حیف است که محقق بلند پرواز بر کلمۀ
(بر) غور نکرد اگرچه پیش از لفظ نهد نیامده
با بعد آنست و نمیداند که (می نهد بر)
و (بر می نهد) هر دو یکی است و اگر کلمۀ
(بر) را متعلق به (می نهد) انگیریم بمعنی شعر
چه باشد و کلمۀ (بر) چه معنی دارد شاعر گوید
که اگر پرینه درین چمن نبودی شگوفه
گل زاغ را چرا او چه طور آواره کردی
مخفی مباد که کلمۀ (بر) درین سند بمعنی بالا است
و بسبیل مجاز (بالا نهادن) کنایه باشد از
دور کردن و آواره نمودن و پرانیدن
و دفع کردن (اردو) اڑانا - دفع کرنا -
دور کرنا - واپس کرنا - آواره کرنا -

(۲) برنهادن - بقول صاحب انند بحواله فرهنگ فرنگ بالفتح بمعنی بالا نهادن. مؤلف عرض کند که برداشتن و بالا کردن باشد چنانکه (برنهادن دست) که بجای خودش می آید و کلمهٔ بر درینجا بمعنی بالاست (اردو) اٹھانا۔

(۳) برنهادن - بتحقیق ما بالفتح بمعنی وضع قانون کردن که (برنهاد) بمعنی قاعده و قانون گذشت که فارسی قدیم است پس علامت مصدر دن بر وزبادهٔ کرده مصدری ساختند دال مهمله از دو دال جمع شده حذف شد. حالا استعمال این بدین معنی متروک معاصرین عجم بر زبان ندارند. اگرچه موافق قیاس است (اردو) وضع قانون کرنا

برنهادن دست - مصدر اصطلاحی برداشتن و بالا بردن دست باشد (انوری ؎)

روز زاروی به سیلی خواست زد گرچه دستی برنهادی موی تو

و این متعلق است بمعنی دوم برنهادن که گذشت (اردو) ہاتھ اٹھانا۔

برنی - بقول برهان و جامع و انند بفتح اول و سکون ثانی و ثالث به تحتانی رسیده مرتبان کوچک. خان آرزو و سراج گوید که این لغت عرب است و بقول منتهی الارب (برنیه) بالفتح ظرف سفالین یا از شیشه که معرب برنیک است یعنی میوهٔ نیکو و خرب (الخ) صاحب انند صراحت فرید کند که لغت فارسی است و فارسیان ظرفی را گویند که دران مربا کنند و فرماید که بلام عوض را و بالضم هم آمده مؤلف عرض کند که ما این را مفرّس دانیم که فارسیان لغت عرب را که بالا گذشت بمعنی ثانی مدوره مطلقاً برای هر ظرف مربا گرفتند و آنچه به لام باشد مبدل این که رای

مهمله به لام بدل شود چنانکه آروند و آلوند و آنچه بالضم می آید تصرف محاوره باشد
(اردو) ایک چھوٹا مرتبان۔ مذکر۔

برنیان بقول ملحقات برهان بروزن سختیان جامه و بافتهٔ ابریشمی است که بعربی حریر نام دارد و بابای فارسی هم می آید و مشهور همان است صاحبان مؤید و موارد و اننده هم ذکر این کرده اند و بقول محیط (برنی) بمعنی ابریشم است و بر (ابریشم) گوید که برنی بدین معنی لغت یونانی است مؤلف عرض کند که فارسیان در آخرش کلمهٔ (ان) زیاده کرده اند که افادهٔ معنی نسبت کند چنانکه ایرد و ایران و ذکر این بجای خودش گذشت پس معنی لفظی این منسوب به ابریشم و کنایه از حریر و آنچه به بای فارسی می آید مبدل این چنانکه تب و تپ (اردو) دیکھو بریشم۔

(الف) برنیان خوی | **(ب) برنیان خوئی** اصطلاح۔ صاحب انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ گوید که (الف) بمعنی خوش خلق و متواضع و صاحب مؤید نسبت (ب) فرماید که ای نرم خوئی و خوشخوئی مؤلف عرض کند که (الف) اسم فاعل ترکیبی است و (ب) بزیادت یای مصدری افادهٔ معنی مصدری کند و برنیان درینجا بمعنی نرم آمده و مجاز معنی حقیقی اوست از ترقی قماش حریر مطالب سند سروری باشیم که صاحب عجم برنیان [illegible] (اردو) (الف) خلیق۔ متواضع (ب) خوش خلقی۔ خوش اخلاقی۔ مؤنث۔

برنیس بقول صاحبان سروری و ناصری و جامع و برهان بروزن ادریس نوعی از بلوط صاحب محیط فرماید که بنیش را گویند و بربیش گوید که این را بیونانی برنیس و دنس

انگلیسی (ایکونائٹ روٹ) و بهندی تیس و بچهناک نامند مؤلف عرض کند که ما صراحت کامل این بر (اجل گیا) کرده ایم و متحقق شد که این لغت یونانی است که فارسیان استعمالش کرده اند (اردو) دیکھو اجل گیا۔

برنیش بقول برهان پیچش یا شکم روز گویند که ترجمهٔ آن بعربی زحیر است صاحب رشیدی گوید که بضم با و سکون را و کسر نون و یای حطی مجهول و شین منقوطه شکم رو و پیچش و ظاهرا (برنیش) بضم با و کسر را و نون و یای ساکن بلیتهیامی باید صاحب ناصری قول رشیدی را تسلیم کند. صاحب جامع فرماید که مرض زحیر است و پیچش شکم صاحب جهانگیری هم ذکر این کرده و خان آرزو در سراج این را بحوالهٔ رشیدی آورده و بر (برینش) به تقدیم تحتانی بر نون گوید که بمعنی اسهال یا پیچش مجاز است مؤلف عرض کند که برنیش به تحتانی سوم و نون چهارم حاصل بالمصدر بریدن است بمعنی حقیقی ترشش که بجایش می آید و درینجا نظر بر اعتبار قول جامع و سروری و محققین اہل زبان همین قدر گوئیم که قلب بعض (برینش) است که نون مقدم شد بر تحتانی چنانکه اسطخر و اسطرخ و افزار و افراز دیگر هیچ (اردو) (۱) پیچش بقول آصفیه فارسی اسم مؤنث مروڑ۔ وردهو کر دست یا پیخانه یا آنو آنا۔ (۲) دیکھو برینش۔

برنیک بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح اول و کسر ثالث لغت فارسی است بمعنی خرمای نیکو که معرب آن برنی باشد مؤلف عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند مرکب توصیفی است بمعنی

بارنیکو اگر سند استعمال پیش شود توانیم مخصوص بخرمای خوب کرد. صاحب منتخب بہ (برنی) فرماید که بالفتح نوعی است از خرما. صراحت کند که معرب برنیک است یعنی میوهٔ نیکو و خوب (الخ) پس ازین معرب معلوم می شود که فارسیان برنیک خرمای مخصوص را نام کرده باشند (اردو) برنیک فارسی مین ایک عمدہ کھجور کا نام ہے ۔

برو بقول سروری و جهانگیری و برهان و ناصری و بهار و رشیدی بفتح با و ضم رای مهمله (۱) ابرو باشد (شمس فخری سه) خورشید را بلرزد از بیم استخوان ۔ با او اگر بعربده پرچین کند برو ۔ (استاد بهرامی سه) بغمزه تیر و مژه تیر و قد و قامت تیر ۔ برو کمان و ببازو در و فگنده کمان ۔ (فردوسی سه) سر نامداران پر از کین همه ۔ برو ها برو ها پر از چین همه ۔ صاحب جامع فرماید که مخفف ابرو است مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) دیکھو ابرو ۔

(۲) برو بقول سروری و برهان و جهانگیری و جامع بمعنی مخفف بروت (فردوسی سه) که دارد گهی پایاب او ۔ ندیده بروهای پرتاب او ۔ صاحب ناصری فرماید که درین شعر بمعنی بروت گرفتن خطاست و بقول رشیدی محل تامل ۔ خان آرزو در سراج بذکر این معنی و به نقل تامل رشیدی گوید که قوسی درین شعر بمعنی ابرو گرفته لیکن مناسب بمعنی سپاهگری و ترکیه بروت های پرتاب است نه ابروهای پرتاب چنانکه بر ذائقه اهل سخن پوشیده نیست ۔ (انتهی) مؤلف عرض کند که ماهم که رشیدی را چرا تامل است ما می گوئیم که شک نیست که برو مخفف بروت موافق قیاس ۔

است و بقول جامع و سروری که از اہل زبانند اعتبار استعمال را کفایت کند (حکیم سنائی ؎) ہر که ابروی تو بیند زپی خدمت تو ٭ ہم بروی تو که پیشتش چو بروی تو بود ٭ (اردو) مونچھہ و مونچھہ۔ بقول آصفیہ۔ اسم مؤنث۔ ہونٹوں کے اوپر کے بال۔ سبلت۔ بروت۔ شارب۔

(۲۳) برو۔ بقول جہانگیری و جامع با اوّل مفتوح و ثانی زده نام ستارۂ شتری است (حکیم فردوسی ؎) ببالا چو سرو و میان ہمچو غرو ٭ برخ ہمچو برو و برفتن تذرو ٭ (و له ؎) ببالای تو در چمن سرو نیست ٭ چو رخسار تو تابش برو نیست ٭ صاحب ناصری گوید که آنچه شعر اوّل فردوسی را بشاہد آورده اند دران (پرو) بباے عجمی است که مخفف (پروین) است که بدرخشندگی معروف و فرماید که در شعر ثانی فردوسی ہم که بالا مذکور شد (تابش پرو) به بای فارسی است بمعنی تابش پروین۔ صاحب رشیدی فرماید که این تصحیف است و آنچه بمعنی شتری می آید ببای فارسی پرو است۔ صاحب شمس گوید که بمعنی ماه و آفتاب ہم۔ خان آرزو در سراج مذکر قول جہانگیری و بنقل تأمل رشیدی گوید که سلیقۂ شاعری ازین تشبیہ (که در شعر دوم فردوسی است) ابامی کلّی دارد۔ مؤلف عرض کند که می پرسیم از و که چرا و بچه ابا بیت اگر در شعر اوّل فردوسی برو را بمعنی ستاره شتری نمی گیری بغیر بای تازی نمی گیری که تشبیہ رخ روشن چرا با ستارۂ شتری خوب نیست و در شعر دوم چه نمی دانیم که ازین بحث بی ضرور تحقیق خود را چرا بر عالم بالا می سپاری محققین را

نشاید از تحقیق گریز کنند ما می گوئیم که اگر (پرو را به بای فارسی) هم بدین معنی مخفف پروین دانیم دران صورت هم (برو به بای عربی) مبدل آنست چنانکه تپ وتب وقول جامع را که از اہل زبانست برای این لغت مبدّله کافی دانیم
(اردو) مشتری۔ مونث۔ دیکھو ارمز۔

(۵) برو۔ بقول جہانگیری بالفتح بزبان ہندی نوعی از نی قلم را گویند مؤلّف عرض کند که از موضوع ما خارج است که لغت فارسی زبان نیست ۔

(۶) برو۔ بفتح اول وضم دوم مخفف (براو) که علیه باشد ۔ (اردو) اُس پر۔

بروار۔ بقول سروری وبرہان وناصری وجامع وسراج وہفت وانند وغیاث بروزن ومعنی فروار که خانه تابستانی است مؤلّف عرض کند که مخفف (برواره) باشد که می آید بحذف ہای ہوز وحقیقت ماخذ این به (بربار) گذشت که بموحده سوم بجایش مذکور شد و (بربار) ہم بجایش گذشت واین مبدّل آن است که موحده به واو بدل شد چنانکه آب وآو صاحب جامع این را مرادف (برواره) گوید به معنی اوّل و دومش۔ خان آرزو در سراج گوید که صحیح به بای فارسی است وما می گوئیم که اصل به بای موحده و آنچه بہ بای فارسی وفا می آید مبدّلش چنانکه (برواس) ہم مبدّل اوست جز این نیست که خان آرزو غور بر ماخذ نمی کند وبر الفاظ خود حکم صحت می دہد بدون دلیل
(اردو) دیکھو بربار کے پہلے اور دوسرے معنے ۔

برواره | بقول برهان و جامع و
جهانگیری بر وزن همواره (۱) بالاخانه
و حجرهٔ بالای حجره و (۲) راهی را نیز گویند
که غیر متعارف باشد که از انجا نیز آمد و شد
توان نمود صاحب سروری بمعنی اوّل
قانع و گوید از اضافهٔ باره که گذشت
(حکیم سنائی ره) بیت برواره او راز
از بام فلک * به همه شاهان جهان ساکن
برواره و دست * صاحب مؤید بذکر
معنی اوّل و دوم بحوالهٔ ادات گوید که
بمعنی گذارهٔ چهار پهلو نیز خان آرزو
در سراج بمعنی اوّل قانع و فرماید که
مبدّل پرواره به بای فارسی مؤلف
عرض می‌کند که ماخذ این بر به باره ما عرض
کرده ایم که اصل است و این مبدّل آن نیست
و بس که موحّدهٔ سوم بدل شد به واو چنانکه
آب و آو و آنچه به بای فارسی و نیز به فا
می‌آید هم مبدّل آن خان آرزو عذر
بر ماخذش نمی‌کند و بر عادت مستمرهٔ خود می‌رود
و حقیقت معنی اول و دوم هم بر (بر باره) عرض
کرده ایم نسبت معنی سوم عرض می‌شود که صاحب
مؤید بر (بر باره) هم ذکر این کرده و ما بدون
سند استعمال این را تسلیم نکرده ایم و در ینجا
هم طالب سند باشیم که معنی دوم را که خاص
و موافق قیاس است عام کردن محتاج
سند است (اردو) (۱ و ۲) دیکھو
بر باره (۳) چور راہ - اسم مذکر -
دیکھو باخته -

بروار | بقول جهانگیری با اوّل مفتوح و ثانی زده (۱) جای قرار و آرام (شمس
فخری ره) از لاف سیف و قلم خسرو ستاره حشم * که هست خلق جهان را جناب او
بروار * صاحبان برهان و ناصری و جامع و مؤید بذکر معنی اوّل گویند که (۲)

نشیمن باز و شاهین و امثال آن خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل فرماید که غالب
که مجاز باشد یعنی جائیکه دران بر و سینه واز توان کرد و بند و جامه کشاده معاش
توان نمود مؤلف عرض کند که با خان بیان کردهٔ خان آرزو اتفاق نداریم اصل
این به بای فارسی پرواز است که بجای خودش می آید کنایه از معنی دوم که پرندگان
در انجا به آرام قرار پرند و از خوشی کنند از یک شاخ بشاخ دیگر پس این مبدل
آنست بمعنی دوم بای فارسی بموحده بدل شد چنانکه اسپ و اسب و معنی اوّل
مجاز آن بمعنی مطلق جای قرار و آرام۔ صاحب سوادالتسهیل گوید که این معرب
است از اصطلاح فارسی پرواز که بمعنی جای قرار و آرام می آید۔ عربان این را
بمعنی چارچوب تصویر و شیشه استعمال کنند (اردو) (۱) آرام و قرار کی جگه۔
مؤنث (۲) پرندون کا نشیمن۔ مذکر۔

بروازه بقول برهان و جامع و ناصری بر وزن دروازه (۱) آتشی را گویند که
پیش پیش عروس افروزند و (۲) خوردنی و طعامی که از عقب مرجعی که بسیر رفته
باشند برند خان آرزو در سراج بذکر قول برهان فرماید که این غلط است چراکه صحیح
به بای فارسی است بمعنی آتشی که دامن عروس و داماد را بهم بسته میان گرد آن گردانند
و طعامی که خواه بباغ و گشت روند خواه بسفر و فرماید که معنی دیگر آن در (پرواره)
به بای فارسی و رای مهمله می آید مؤلف عرض کند که صدای غلط دائما از زبان محقق
بسند تراد بلند می شود نمی دانیم که مجرد قولش را بمقابله جامع و ناصری که از اهل زبان اند

چرا معتبر دانیم و چرا این را مبدل (پروازه) نه دانیم که بای فارسی بموحده بدل شود چنانکه اسپ و اسب و صراحت ماخذ (پروازه) همه را نجا کنیم و تصرفی که در معنی این مبدل بمقابلهٔ اصل لغت شده است نظر بر خصوصیت محاوره و اعتبار اہل زبان معتبر دانیم و لازم نمی آید که این را بر همهٔ معانی (پروازه) شامل دانیم قائل (اردو) (۱) وہ آگ جو فارسیان قدیم دلہن کے آگے آگے روشن کرتے تھے۔ مؤنث۔ (۲) وہ کھانا جو سپہ سالار کو کسی ہوئی جماعت کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ مذکر۔

برواسیدن بقول انند بحوالهٔ جواہر الحروف بالفتح لمس نمودن چیزی و سودن دست بچیزی برای ادراک گرمی و سردی و درشتی و نرمی آن و فرماید که برماسیدن ہم بہمین است مؤلف عرض کند که اگر سند استعمال پیش شود این را مبدل (برماسیدن) دانیم که بہ میم سوم گذشت که میم بہ واو بدل می شود چنانکه تمیز و تویز و (پرواسیدن) که به بای فارسی می آید۔ مبدل این باشد که موحده ببای فارسی بدل شود چنانکه اسب و اسپ و جا دارد که (پرواسیدن) را مبدل (برماسیدن) دانیم مجرد قول انند و صاحب جواہر الحروف از برای تسلیم این مبدل بدون سند استعمال کفایت نمی کند که معاصرین عجم بزبان ندارند (اردو) دیکھو پرواسیدن۔

برو انداختن مصدر اصطلاحی بمعنی ظاہر کردن۔ سند این از علی قلی اصفہانی ~ بر (بخیه را برو انداختن) مذکور (اردو) ظاہر کرنا۔

بروانی بقول محیط بفتح موحده و سکون رای مہمله و فتح واو و الف و کسر نون

و یای آخرہ اسم عجمی است و بسریانی عبروس و بیونانی اسقوآنس گویند و آن نباتیست پر شاخ و شاخہای آن مانند کمان کج و خمیدہ و گل آن سفید و ثمر آن مانند زیتون و طعم آن تلخ۔ گرم و تر در اوّل۔ مفرح و موافق سینہ و دماغ و مدر و مفتت حصاۃ و نافع استسقا و بواسیر و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ اسم معروف و ترجمۂ این در السنۂ ہندی و عربی وغیرہ ذلک معلوم نشد و جزین نباشد کہ اسم جامد فارسی زبان است و جا دارد کہ از لغت (پروان) بر سبیل تبدیل و زیادت یای نسبت این را وضع کردہ باشند کہ نام شہریست و باشد کہ وطن این نبات ہمان شہر باشد و اللہ اعلم بہ حقیقۃ الحال (اردو) بروانی۔ عبروس۔ اسقوانس۔ ایک پودہ کے نام ہین جسکا متعارف نام معلوم نہ ہوسکا۔ جس کا درخت خمدار شاخون کے ساتھ ہوتا ہے۔ اوّل درجہ مین گرم تر۔ نافع استسقا و بواسیر وغیرہ۔

بروانیا | بقول برہان بانون مکسور و تحتانی بالف کشیدہ بلغت یونانی ریشنی باشد کہ مانند عشقہ بر درخت ہا می پیچد و میوۂ آن شبیہ بہ انگور ریچھتہ دباغت کردن چرم بکار آید و آن را بعربی (حالق الشعر) خوانند چہ از ان ریشہ ہا آویزان می باشد و ازین سبب (ہزار افشان) گویندش۔ مؤلف عرض کند کہ ما بر (ارجالون) بحث این کردہ ایم (اردو) دیکھو ارجالون۔

برو بازو گشادن | مصدر اصطلاحی | بقول بہار و آنند کنایہ از دست و بازو پا

وسعی بلیغ نمودن (نظامی سه) بدشمن گرائی وخصم افگنی پا کشادہ برو بازوی بھینی ¶ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) ہاتھ پاؤں مارنا بقول آصفیہ۔ جان توڑکر کوئی کام کرنا۔ بیکار سعی کرنا۔ نہایت کوشش کرنا (داناہ) مانی و بہزاد نے ملک عدم کی راہ لی ¶ وہ کمر مطلق نہ پائے لاکھہ مارے ہاتھہ پاؤں ¶

برو برو مقولہ۔ فارسیان چون ازکسی ناخوش شوند یا کلام کسی را تسلیم نہ کنند استعمال این می کنند کہ تکرار امر حاضر رفتن است و مزید علیہ (رو رو) بزیادت بای موحدہ بر سر یکیست (اردو) جا جا۔

(الف) بر و بوم اصطلاح۔ بقول بحر وانند زمین خشک و زمین نارانده۔ صاحب انند بحوالہ خان آرزو و شرح سکندر نامہ گوید کہ مرکب است از بر بہ رای مشدد یعنی زمین ناکاشتہ و بوم بلغت عرب است و بوم بمعنی زمین کاشتہ یعنی قابل زراعت و ناقابل کہ سستی پذیرد (نظامی سه) زمینی کہ دارد بر و بوم سست ¶ اساسی بر وبست نتوان درست ¶ مؤلف عرض کند کہ بر بمعنی بلندی و استقلال و بوم در فارسی زبان بقول برہان سرشت و طبیعت ہم و زمین شیار گردد ہم پس در کلام نظامی مصدر۔۔۔

(ب) بر و بوم سست داشتن زمین پیداست کنایہ از بلند و سخت نبودن گیریم کہ اساس و طرح عمارت بر ہیچ زمین ہا قائم نمی کنند کہ نقصانی در عمارت پیدا کند و بلحاظ سند نظامی این معنی چسپان تر است فتامل (اردو) (الف) خشک زمین۔ افتادہ زمین وہ زمین جس مین

ہل نہ چلا ہو۔ مؤنث۔ (ب) زمین کا خراب ہونا۔ ذرائع آب پاشی نہ رکھنا۔ زرخیز	نہ ہونا۔ یا ناہموار ہونا۔ سخت نہ ہونا اور قابل عمارت نہ ہونا۔

بروت بقول سروری و ملحقات برہان و مؤید و غیاث و ہفت و انند بمعنی سبلت یعنی موی لب (انوری ؎) فلکش گفت بر بروت مخند ٭ که جهانیت ریشخند کند ٭ صاحب سخندان گوید که این را در سنسکرت (بھرودت) گویند۔ بھرو بمعنی ابرو و دت مفید معنی فاعلیت یعنی ہمرتبہ ابرو و ابرو دارندہ مؤلف عرض کند که برو مخفف ابرو و فوقانی آخرہ زائد چنانکه پاداش و پاداشت پس جا دارد که فارسیان از لغت سنسکرت بہ تخفیف بعض حروف این را وضع کردند یا بزیادت فوقانی در آخر برو مخصوص بدین معنی کردند که بروت ہم مثل ابروست واللہ اعلم و برو مخفف این بمعنی دوم گذشت (اردو) موچھہ و مونچھہ دیکھو برو کے دوسرے معنے۔

بروت بر تافتن مصدر اصطلاحی یقول بہار و بحر و انند بصلہ از (۱) اعراض کردن و رو برگردانیدن مؤلف عرض کند که این کنایہ باشد و معنی حقیقی این بدون صلہ (۲) تاب دادن بروت را مزید علیہ (بروت تافتن) است بزیادت	کلمہ بر بر مصدر تافتن۔ بہار گوید که سند این بر (بر یش کسی قناعت کردن) می آید و در آنجا سندی که منقول است متعلق بہ (بروت تافتن) است یعنی ندارد که معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) (۱) منہہ پھیرنا دیکھو اعراض کردن (۲) موچھون پر تاو دینا

بقول آصفیه مونچهون کو بل دینا ۔

بروت تافتن مصدر اصطلاحی ۔
صاحب آصفی گوید که بصله از مرادف
مصدر گذشته مؤلف عرض کند که این
اصل است و آن مزید علیه این (شاعر
ـه) هرکه از ما بروت می تابد بما نیش
فراغتی داریم بر مخفی مباد که این سهم شامل
باشد به هر دو معنی آن (اردو) دیکهو
بروت برتافتن ۔

(الف) **بروت ریختن** مصدر اصطلاحی
بقول آصفی مغلوب و زبون گردیدن
(زلالی خوانساری ـه) پنبه از حفظش
چه یابد وجه قوت ٭ ز آتش موسی فرو
ریزد بروت ٭ مؤلف عرض کند که
این سند (بروت فرو ریختن) است
عیبی ندارد که هر دو مستعمل است و مصنف
(بروت کسی ریختن) می آید هم همین سند را
بهار متعلق بدان کند و مصدر ------

(ب) **بروت فرو ریختن** لازم و متعدی
هر دو آمده (۱) بمعنی حقیقی لازم و متعدی
و (۲) مغلوب کردن (اردو) (الف)
مغلوب کرنا (ب) (۱) مونچهه گرنا جهڑنا
مونچهه اکهڑوا دینا (۲) مغلوب کرنا ۔

بروت کسی برکندن مصدر اصطلاحی
بقول بهار و انند کنایه از رسوا کردن
(انوری ـه) با نرمی حشوهای شانت ٭
برکنده قدر بروت قائم ٭ مؤلف عرض
کند که موافق قیاس است (اردو)
رسوا کرنا ۔

بروت کسی را پنبه نهادن مصدر
اصطلاحی ۔ بقول وارسته و بحر و بهار
کنایه از ظرافت و تمسخر (زلالی ـه) گفتگو
در شبهای شادی بر بروت با درا پنبه
نهادی ٭ مؤلف عرض کند که سهم است

باہی موعقدہ یا رای جمعا

که فارسیان و اہل ہند ہم بہ تمسخر خوابیده را پنبه بر بروتش می نہند و روشن کنند ازمین عادت این مصدر قائم شد (اردو) تمسخر کرنا۔

بروت کسی ریختن مصدر اصطلاحی بقول وارسته و بحر و بہار ہمان است که بر (بروت ریختن) مذکور شد و باصراحت کافی بمدرانجا کرده ایم (اردو) دیکھو بروت ریختن۔

بروت کسی کندن مصدر اصطلاحی بقول بحر مرادف (بروت کسی برکندن) که گذشت (حکیم زلالی ؎) فلک را گوش سفتی ناله تیرش بروت مہر کندی برق شمشیرش مؤلف عرض کند که بہا ہمین سند را نذیل (بروت کسی برکندن) قائم کرده است تسامح اوست (اردو) دیکھو بروت کسی برکندن۔

بروت مالیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر تکبر و نخوت کردن دیگرکسی از محققین فرس ذکر این نکرد و لیکن موافق قیاس است و معاصرین عجم ہم بر زبان دارند حیف است که سند استعمال پیش نظر نیست (اردو) موچھون پر تاو دینا بقول آصفیہ غرور کرنا (بحر ؎) تاو موچھون پہ دیا کیسہ بین زاہد کے حضور پھر تیری رحمت پہ بہروسہ رکھتے ہین گنہگار گھمنڈ پر (انت ؎) جو سفر کہ مین رزم کے دیے کہرا ہوا ہو موچھون پہ تاو شیرنیستان کے سامنے

بروت مہر اصطلاح۔ مرکب اضافی است و کنایه از خطوط شعاعی به تشبیہ موی بروت۔ سند این از حکیم زلالی بر (بروت کسی کندن) گذشت۔ (اردو) کرن۔ دیکھو انگشت آفتاب جس پر کافی صراحت ہے۔

(۱۹۳۸ء)

بروج | بقول سروری به رای مهمله بر وزن منهج یکی از بنادر گجرات است که نیل ولاک از انجا می آرند و فرماید که مراد از لاک رنگی باشد بغایت سرخ که بسیاهی زند و رنگرزان و نقاشان از ان بکار برند مؤلف عرض کند که وجه تسمیهٔ این معلوم نشد (اردو) بروج. گجرات کے ایک ٹاپو کا نام ہے جہاں نیل اور لاک کی پیداوار زیادہ ہے۔ مذکر۔

بروج آذری | اصطلاح. بقول انس برج حمل و اسد و قوس. مؤلف عرض کند که (برج آتشی) بجای خودش گذشت که مرکب توصیفی است که از همین هر سه برج آتشی را نام است و این اشاره به هر سه برج مذکور است که بروج جمع برج باشد در عربی زبان و آذر بفارسی آتش را گویند و به تحتانی نسبت مرکب توصیفی است. (اردو) برج حمل اور اسد اور قوس کو فارسیون نے (بروج آذری) کہا ہے۔ مذکر

بروجرام | اصطلاح. بقول بول چال مفرس (پروگرام) است مؤلف عرض کند که معاصرین عجم از لغت انگلیسی (پروگرام) به تبدیل بای فارسی به عربی و کاف فارسی بجیم وضع کرده اند چنانکه تپ و تب و لگام و لجام بعضی گویند که در محاورهٔ معاصرین عرب معرّب است که معاصرین عجم هم استعمالش کرده اند و این قرین قیاس است زیرا که معاصرین عجم را ضرورت تبدیل نبود که جیم و کاف فارسی مال فارسی زبان بود بالجمله این فهرست اوقات باشد که برای کارهای خود که در زمانهٔ آینده کردنی است مرتب کنند (اردو) پروگرام. بقول آصفیه. انگریزی. اسم مذکر

فیصلہ یا اعلان کا اشتہار۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ اس فہرست اوقات کا نام ہے جو آیندہ زمانے کے کاموں کے لئے مرتب کرکے شائع کرتے ہیں تاکہ عامہ رعایا کو معلوم ہو جائے فلان دن فلان تاریخ فلان وقت مین فلان کام کیا جاویگا ضبط اوقات کی فہرست۔

بروجرد اصطلاح۔ بقول تحقیق الاصطلات بالکسر وضم را وسکون واو وکسر جیم وسکون را و دال مہملہ قصبہ الیست سہ منزلی ہمدان وازقاموس مستفاد می شود کہ بفتح اول است وفرماید کہ از ہر دوم ہمدان بکسر اول استماع یافتہ وازانجاست مرشد شاعر مشہور مادح میرزا غازی وقاری۔ مردم (بروجرد) را بہ تحریف (ورجرد) خوانند کہ قصبہ الیست در فارس صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ لغت فارسی ہست وفرماید کہ شرح آن بر (بروگرد) بیاید وبر (بروگرد) بحوالۂ ناصری گوید کہ نام شہریست نزدیک بہ ہمدان واصل آن (پیروزگرد) بودہ یعنی شہر فیروز واعراب بای عجمی را عربی کردہ وکسر آن را ضم نمودہ وباو زای آن را حذف کردہ (بروجرد) خوانند واکنون بہ تعریب اشتہار دارد مؤلف عرض کند کہ قول ناصری قرین قیاس وہرچہ صاحب تحقیق آوردہ درست نمی نماید کہ (ورجرد) بہ تحتانی وزای ہوز کہ بجای خودش می آید نام پدر بہرام گور است نہ قصبہ۔ نمی دانیم کہ مقصود صاحب تحقیق چیست (اردو) دیکھو بروگرد۔ ایک شہر کا نام ہے جو ہمدان کے پاس ہے تذکیر

بر وو داری از بیر خبری کہ نتوان گذشت	مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب بہار عجم مرادف

(برود رماندن) که می آید. چنانکه گویند
؎ این شمشیر دلم نمی خواست بکسی دهم لیکن
چه کنم رواز سنگ و آهن ندارم ؎ مؤلف
عرض کند که ما این را در نسخهٔ بهار عجم مطبوعهٔ
مطبع سراجی دهلی نیافتیم عجبی نیست که این
اضافهٔ مطبع نولکشور باشد. اصطلاح
(برود داری) بجای خودش می آید و در ینجا
همین قدر کافی است که سند فقرهٔ پیش کرده
مال قائل است و دیگر محققین فارسی زبان
ازین ساکت و از فقرهٔ مذکور مصدری که
قائم کرده است پیدا نیست و حقیقت
(برود رماندن) بجای خودش عرض کنیم
هرچه در ینجاست لغو محض (اردو)
ناقابل ترجمه۔

برودتی حاصل شدن استعمال۔
بقول رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه
قاچار (۱) ناراضی پیدا شدن و (۲) سردی
پیدا شدن مؤلف عرض کند که برودت
بقول منتخب لغت عرب است بالضم بمعنی
سردی پس معنی دوم حقیقی است و معنی
اول مجاز مجاز باشد که حاصل شدن برودت
بوقوع آمدن سردمهری و پیدا شدن ناراضی
نتیجهٔ آن (اردو) (۱) ناراضی پیدا ہونا
(۲) سردی پیدا ہونا۔

برودخانه زدن مصدر اصطلاحی بقول
رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار
فرود آمدن در جوی چنانکه فرماید که (باین
رودخانه باید زد) ای باید که بضرور در ین
رودخانه فرود آیند ؎ مؤلف عرض کند که
زدن بمعنی داخل شدن بجای خودش می آید
و این موافق قیاس است و تاکید. نتیجهٔ
محاوره باشد (اردو) ندی میں اترنا۔

برودرآمدن مصدر اصطلاحی. بقول
بحر بر زمین افتادن مؤلف عرض کند که

باء موحده و لفظ رَو۔ مرکّب است و کنایه
باشد از رو بزمین افتادن و مجازاً افتادن
بزمین هم۔ خلاف قیاس نیست و لیکن
مشتاق سند می باشیم که دیگر محققین فارسی
زبان و معاصرین مجهم ساکت (اردو)
زمین پر گرنا۔ اوندھے گرنا۔

بر و در ماندن مصدر اصطلاحی۔
بقول وارسته شرم حضور کسی از چیزی
که نتوان گذشت گذشتن مثلاً گویند ؛؛
این شمشیر دلم نمیخواست که بکسی بدهم لیکن
چه کنم رو از سنگ و آهن ندارم برو
در ماندم و باو دادم ؛؛ و فرماید که نیز درین
مقام گویند ؛؛ رو تیز از شمشیر است ؛؛
(طغرا در رساله فردوسیه در صفت شمشیر
گوید۔ فقره) بنفشه خط گلرخان اگر برو
در نمی ماند خود را به بنفشه زارش می رساند
(بیان ناصر) مرا رسوا چه نتوانست دیدن ؛؛
بر و در ماند رنگم از پریدن ؛؛ (شفیع اثر
۵) دلم با مردم بینا ندارد میل آمیزش
؛؛ بر و در مانده است آئینه ام از بی
غباریها ؛؛ (وحشی۔ در قصه ناظر و منظور
گفته در حالتی که پدر ناظر از بیم سخته کردن
راز عشقش که با منظور نام پادشاه زاده
پیرش در بند بوده حکم بسفر فرموده ۵)
نه رویی آنکه گوید نی جوابش ؛؛ نه رای آنکه
سازد با خطابش ؛؛ بر و در مانده پیشش
آخر کار ؛؛ جوابش گفت چون شد صرف بیکار
که مقصود پدر چون رفتن ماست ؛؛ نه ما
بودن بجای خویش بیجاست ؛؛ (ساطعای
کشمیری ۵) شد چهره با تو آئینه گستاخیش
چرا ؛؛ در مانده تو این همه جانان بر روی خویش
؛؛ هم او فرماید که رو بمعنی شرم در کلام نازک
گویان بسیار دیده شد چنانکه سلیم گوید۔
۵) چه سود جلوه خوبان که از حجاب بغیر ؛؛

نظر به آئینه کردن زرو نمی آید ۴ و فرماید
که شخص بی حیا را نظر به همین معنی بی رو گویند
و بالآخر گوید که هرگاه بقول زبان دانان
معنی (بر رو در ماندن) این باشد که گفته آید
پس این بیت یکی از معاصرین که در حمد الهی
گفته (ع) بر رو در مانده هم اکبر هم اصغرش
تعالی شأنه الله اکبر چون نشاید که درست
باشد - فافهم (انتهی) صاحب بحر نقل نگارش
بعض محققین و فرماید که (بر رو در ماندن)
هم آمده - بهار زنگ بر دار و ارسته نقل
عبارتش را مال خود قرار می دهد مؤلف
عرض کند که معنی لفظی این (۱) قائم ماندن
بر رو چنانکه (بر رو در ماندن رنگ) که
مراد از نه پریدن رنگ است چنانکه از
کلام بهار ظاهر است که بالا گذشت و (۲)
بی خوفی و دلاوری چنانکه (بر رو در ماندن
آئینه) بمعنی ایستادنش پیش رو بدون خوف
و رو برو شدن از مردانگی چنانکه از سند شفیع
اثر پیداست که بالا گذشت و این هم مجاز
معنی حقیقی است که بالا گذشت و (۳) کنایه
از عاجز آمدن و حیران ماندن چنانکه از سند
وحشی پیداست که بالا گذشت - خان آرزو
در چراغ هدایت ذکر این معنی کرده سند
شفیع اثر را برای این گیرد و غور بر معنی
شعر نمی کند صاحب غیاث هم ذکر این معنی
کرده و صاحب بحر نقلش بر داشته و این
هم مجاز معنی اول است و (۴) کنایه از
لحاظ مقابل خود کردن و مجبور شدن از لحاظ
او و متأثر شدن از مقابل که درینجا لفظ رو
بمعنی مقابل است چنانکه در فقرهٔ ظهوری مذکور
که بالا گذشت و این هم مجاز معنی اول است
و (۵) بقول غیاث بحوالهٔ چراغ هدایت) خجلت
زده شدن و خان آرزو در چراغ ذکر این
معنی نکرده و تابع غیاث در حوالهٔ اوست

ومن وجہ این معنی از تعریف وارستہ پیداست چنانکہ در ذیل اول بحث گذشت و حقیقت آن ہمانست کہ بر معنی چہارم نوشتہ ایم بالجملہ این است فرق نازک ہر پنج معانی کہ بالا مذکور شد وارستہ حاطب اللیل و بہار زیر بارش و صاحب بحر نقل نگارش مخفی مباد کہ آنچہ وارستہ بر کلام یکی از معاصرین اعتراض کند تسامح اوست کہ متعلق بمعنی سوم است۔ فتامل (اردو) (۱) منہ پر قائم رہنا (۲) بی خوف رہنا۔ روبرو ہونا (۳) عاجز آنا۔ حیران رہنا (۴) لحاظ کرنا۔ بقول آصفیہ مروت سے پیش آنا۔ پاس کرنا (مقابل سے متاثر ہونا) (۵) خجل ہونا۔ شرمانا۔

(الف) بر رو در ماندن آئینہ | مصادر (ب) بر رو در ماندن رنگ | اصطلاحی تعریف این ہر دو بر (بر رو در ماندن) گذشت واسناد استعمال ہم ہمدرانجا مذکور (اردو) (الف) آئینہ کا روبرو ہونا (ب) رنگ نہ اُترنا

بر رو دویدن | مصدر اصطلاحی بقول رشیدی بمعنی گرم عتاب شدن۔ مؤلف عرض کند کہ مرادف (بر رو دویدن) باشد و بس۔ ما خیال خود برا (بر دیدہ دویدن) ظاہر کردہ ایم (اردو) دیکھو بر رو دویدن و بر دیدہ دویدن۔

بر ورد | اصطلاح۔ بقول سروری و بہار بوزن و معنی افسر یعنی بار دار وفوائد (ناصر خسرو ۵) اندیشہ مر ورا شجر خوب و بر ورا ست ای پسر ہنر علم ریزد ازو برگ و بر مرا۔ صاحبان جامع و ہفت و آنند ہم ذکر این کردہ اند صاحب برہان گوید کہ مخفف (بارور) مؤلف عرض کند کہ بر بمعنی بار بجایش گذشت پس ضرورت ندارد کہ این را مخفف بارور گیریم این مرکب است از لغت

بَرّ ووَر از قبیل بختور و امثال آن دیگر هیچ (اردو) دیکھو بارور۔

(۲) بَرور۔ بقول برهان و جامع بر وزن صفدر فرادیز و سنجاف دامن و جامه و سرهای آستین و پوستین و فرماید که بزای نقطه دار بر وزن مرکز و رموز هردو آمده صاحب ناصری هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که کلمهٔ بَر درینجا بمعنی بلندی است و وَر مفید معنی فاعلی یعنی دارنده پس معنی لفظی این بلندی دارنده و کنایه از سنجاف که بالای دامن و جامه و سرهای آستین و پوستین قائم می باشد و آنچه بزای هوّز است مبدل این چنانکه بَرغ و بَزغ و آنچه بر وزن رموز آید متصرف محاوره در اعراب است و دیگر هیچ (اردو) سنجاف بقول آصفیه (اردو) اسم مؤنث۔ جھالر۔ کنارہ۔ گور۔ گوٹ۔ حاشیه۔ وہ کنارہ یا گوٹ جو پوشاک کے گرداگرد لگاتے ہیں۔

(۳) بَرور۔ بقول برهان و جامع بر وزن صفدر بلغت زند و پازند بمعنی برادر۔ مؤلف عرض کند که معنی لفظی این صاحب آغوش است و هم آغوش که برادران در یک آغوش مادر پرورش می یابند حالا معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ صاحب ناصری فرماید که آنچه بمعنی برادر است به دال مهمله عوض واو گذشت و این غلط است۔ ما می گوئیم صاحب جامع که از اهل زبان است تصدیق این معنی می کند۔ (اردو) دیکھو برادر۔

(۴) بَرور۔ بر وزن صفدر بقول برهان و جامع حجلهٔ عروس را گویند مؤلف عرض کند که بَر بمعنی زن جوان بجایش گذشت و بمعنی آغوش هم آمد و پس معنی لفظی

این دارندهٔ زن جوان وصاحب آغوش وکنایه ازحجلهٔ عروس باشد (اردو) حجله۔ وه مسہری دار پلنگ یا تخت جو دولہن کے لیئے پردون سے آراستہ کیا جاتا ہے۔

بروز بقول مؤید بضمتین (۱) مرادف بروز بمعنی دومش که برای مهمله آخر گذشت وبحوالهٔ لسان الشعرا فرماید که ببای فارسی هم آمده صاحب هفت هم ذکر این کرده فرماید که بالفتح وبفتح واو هم آمده مؤلف عرض کند که ما اشارهٔ این همه را انجا کرده ایم وصراحت ماخذ هم (اردو) دیکھو بروز کے دوسرے معنے۔

(۲) بروز۔ بقول شمس بالفتح جای آرام وآن سه چوب است که برای نشستن کبوتر راست کنند و در هند اڈه گویند مؤلف عرض کند که بجز قول شمس اعتبار را نشاید معاصرین عجم ومحققین فارسی زبان ازین ساکت واگر سند استعمال بدست آید توانیم قیاس کرد که مبدل بروز بهردو رای مهمله بفتح واو بروزن سمندر چنانکه برغ وبرغ ومعنی لفظی این بلندی دارنده وکنایه از سه چوب کبوتر (اردو) اڈا۔ بقول امیر چڑیون کی بیٹھک یہ اسکا ترجمہ ہو نہین سکتا چونکہ اس کی تخصیص کبوترون کی بیٹھک سے ہے لہذا اسکو کبوترون کی چھتری کہنا چاہیئے صاحب آصفیہ نے چھتری پر فرمایا ہے کبوترون کے بیٹھنے کا ٹھیر جو بلّی سے باندھکر گاڑ دیتے ہین۔ مؤنث۔

بروز آوردن شب مصدر اصطلاحی بقول بہار وانند محاورهٔ معروف وفرمایند که شیخ العارفین (بروز آوردن تاریکی شب) استعمال فرموده واین غریب است (شعر) خلت کده عاشق زان چهره منور کن یکتا چند

بروز آرم تاریکی شبها را ⁂ مؤلف عرض کند که آنچه محقق هند نژاد محاوره معروف گفته آن بمعنی حقیقی است یعنی شب را روز کردن و از همین معنی حقیقی (۱) کنایه همه شب بیدار بودن توان گرفت و آنچه شیخ العارفین آورده (۲) زحمت تاریکی شب کشیدن است پس (بروز آوردن تاریکی شب) کنایه ایست خاص - شاعر گوید

کز ظلمتکدهٔ عاشق را از چهرهٔ خود روز نمود کس که عاشق زحمت تاریکی شب می کشد -

(اردو) (۱) رات کو دن کرنا - رات بھر بیدار رہنا - (۲) تاریکی شب کی زحمت اٹھانا

بروز افتادن راز مصدر اصطلاحی

بقول انند فاش و ظاهر شدن راز (حکیم سنائی ؎) هر شب ز بسکه سوزم از ان شمع دل فروز ⁂ خواهد فتاد راز من آخر بروی روز ⁂ مؤلف عرض کند که از سندی که پیش شد از ان مصدر (بروی روز افتادن راز) پیدا می شود که بمعنی فاش شدن آن است که بجای خودش می آید و این هم موافق قیاس است ولیکن طالب سند استعمال می باشیم (اردو) راز افشا ہونا - راز فاش ہونا -

بروزد بقول سروری بروزد بمعنی فروزد یعنی روشن کند و افروخته سازد (مولوی معنوی ؎) جان چه فروزد ز تو شمع بروزد ز تو ⁂ گر نه بسوزد ز تو جمله بود خام خام ⁂ مؤلف عرض کند که (افروزیدن) مصدری بمعنی روشن کردن و روشن شدن (۱) چراغ گذشت لازم و متعدی هر دو آمده و صراحت ماخذش همدر انجا کرده ایم و (فروزیدن) اصل آنست پس مصدر (بروزیدن) را

مبدل (فروزیدن) دانیم و موحده را مبدل فا گیریم چنانکه بالعکس این زبان را زفان کرده اند و سند این تبدیل همین مصدر است که اظهر من الشمس باشد و جا دارد که لغت عرب بَرَوز را که بمعنی آشکار است ماخذ مصدر (بروزیدن) دانیم که فارسیان بقاعدهٔ خود بزیادت تحتانی معروف و علامت مصدر ازآن مصدری ساخته اند که بمعنی لفظی این آشکار اشدن و بمجاز روشن شدن باشد پس بروزد مضارع (بروزیدن) است صاحب سروری تعریفش برنگ اسم جامد کرده و بمعنی لازم را که روشن شود بالتحریک فرموده و سند مولوی معنوی برای لازم است نه متعدی و محققین مصادر مصدر (بروزیدن) را ترک فرموده اند و بر کلام مولوی معنوی نظر غور نفرموده اند این است حقیقت ایشکه مرده که نام و نشانش در صفحات تحقیق باقی نبود و جا دارد که بدون تحتانی معروف (بروزدن) را مصدر گیریم که خلاف قاعده نیست اندرین صورت این را مخفف (بروزیدن) دانیم و (بروزیدن) را اصل قرار دادن بدین وجه لازم می آید که ماخذش بصورت اول فروغ و بصورت ثانی بَرَوز هردو لغت عرب است و مصادری که با اسمای غیر فارسی زبان وضع می شود دان را مصدر جعلی نام است و برای مصدر جعلی زیادت تحتانی معروف قبل علامت مصدر لازم (اردو) دیکھو بروزدن اور بروزیدن یہ اس کا مضارع ہے بمعنی روشن ہووے۔ روشن کرے۔

بروز دادن مصدر اصطلاحی بقول رهنما و روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار بمعنی افشا کردن مؤلف عرض کند که معاصرین عجم بر زبان دارند و افق

قیاس است متعدی (بر وزن افتادن راز) که گذشت (اردو) افشا کرنا۔ ظاهر کرنا۔

برو زدن بحث این بر برو زد گذشت (اردو) دیکھو برو زیدن۔

برو زسیاه نشاندن مصدر اصطلاحی بقول بهار و مجر و انند خراب و بدحال گردانیدن مؤلف عرض کند که کنایه باشد (باقر کاشی ؎) مارا شب فراق برو زسیه نشاند ۛ تو در شب چراغ شبستان کیستی ۛ (شفیع اثر ؎) روشندلی برو زسیاهم نشانده است ۛ فانوس راز شمع بود تیره روزگار ۛ (اردو) خراب اور تباه کرنا۔

برو زفلان نشستن مصدر اصطلاحی بقول تحقیق الاصطلاحات۔ (۱) بحالت کسی رسیدن (امید همدانی ؎) ظاهر شود چو شمع به پیش تو روزمن ۛ یک شب اگر تو هم نشینی بروزمن ۛ وارسته و بجز ذکر مضارع این (بروز فلانی نشیند) بطور مقوله کرده میفرماید که بتمثیل او بحال تباه گرفتار آید اسنادش مخصوص بمضارع و مقوله نباشد پس بقول شان همین مصدر (۲) بمعنی گرفتار آمدن بحال تباه (باقر کاشی ؎) هران سینه کو داغ عشقی ندارد ۛ آهی بروز گریبان نشیند ۛ (شاهی ؎) آنکس که شبی نشست با تو ۛ بسیار بروزما نشیند ۛ مؤلف عرض کند که ما معنی اول را معتبر دانیم و خوش متعریفی خیال کنیم اگرچه حاصل آن معنی دوم است ولیکن در آخرش لفظ کسی زیاده کردن لازم است یا بحال کنایه باشد (اردو) (۱) کسی کا حال کسی کے مثل هونا۔ اوسکا سا حال هونا (۲) بلا مین گرفتار هونا۔ برا حال هونا۔ مبتلای مصیبت هونا۔ تباه هونا۔

(الف) بر وزِ کسی افتادن مصدر اصطلاحی
(ب) بر وزِ کسی نشستن هر دو بقول
بهار و آنند- مثل او بحال بدی گرفتار
آمدن (امیر خسرو الف ے) چو از زلفش بدین
روز او فتادم ؛ بمن ای شب مکن چندین تطاول
؛ (محسن تاثیر ب ے) چه ضرور منع تاثیر که
بخون نشسته تا صبح ؛ نکنی وگرنه گویم که بروز
ما نشینی ؛ مؤلف عرض کند که رسیدن
بحالتی که دیگری مبتلای آنست- هر دو
مرادف (بروز فلان نشستن) که گذشت
کنایه باشد وبس (اردو) دیکهو بروز
فلان نشستن-

(۳۴۸۶)
بر وزن افگندن برق مصدر
اصطلاحی- افگندن برق بر وزن و
کنایه از بلائی نازل کردن و سوختن (ظهوری
ے) هستی ما نقاب شد آن رخ جان فروز را
؛ کاش بروزن افگند برق وجود سوز را
(اردو) بجلی گرانا-

(۳۴۸۵)
بروزیدن همان مصدر مرده که بدیل
(بروزش) این را زنده کرده ایم و بیان
ماخذ و تعریف این مصدر را انجا مذکور (اردو)
دیکهو افروزیدن-

(الف) بروس (الف) بقول شمس
(ب) بروسان گروه مردم و (ب)
بقول برهان با سین بی نقطه بر وزن عروسان
(۱) مطلق است از هر چیزی که باشد و
(۲) گروهای مردمان صاحب جهانگیری
این را مرادف (بروشان) به شین معجمه
عوض سین مهمله بمعنی اول گوید که می آید
و از معنی دوم ساکت و فرماید که این
را (بروسان و بروشان) بحذف واو هم گفته اند
خان آرزو در سراج بذکر (ب) فرماید که
این غلط است وصحیح (بروسان) است
مؤلف عرض کند که (بروسان) به سین مهمله

نیامده البته بشین معجمه گذشت و ما همه در اینجا
نوشته ایم که آن مزید علیه (ب) باشد بزیادت
کلمه بر برابان که هیچ معنی ندارد و (ب) اصل
است و دراینجا همین قدر کافی است که
(ب) بزیادت الف و نون جمع و واو
وضع شد از (برس) که لغت عرب است
بقول منتخب بالفتح بمعنی محکم بودن بر عزم
و ماهر بودن راه بر و راه نمائی. و بقول
اسند بحواله منتهی الارب بمعنی مهارت و رهنما
و برسا بقولش بالفتح بمعنی مردم. پس فارسیان
ازهمین لغات عرب (الف و ب) را مفرس
کرده اند چنانکه برسا را بحذف همزه و زیادتی
نون نسبت در آخرش (برسان) کردند
چنانکه جوش و جوشن پس معنی لفظی این منسوب
به مردم و جا دارد که بر لغت برس الف
زائد و نون نسبت آورده برسان کردند
که معنی آن منسوب به رهنما و کنایه از امت

پیغمبری و معنی دوم مجاز آن بر سبیل تعمیم.
پس آنچه (برسان) و مبدلش (برشان) به
همین معنی گذشته است اصل باشد چنانکه
اشاره آن بر (برسان) کرده ایم و غلطی
ماست که آن را مخفف (ب) دانستیم چنانکه
بر (برسان) نوشته ایم و حقیقت این است
که (بروسان) مزید علیه برسان است
بزیادت واو چنانکه تمند و تنومند همین
قدر است حقیقت (ب) و جا دارد که
(ب) را مزید علیه (الف) دانیم بزیادت
(الف) و نون زائدتان و (الف) مفرس
(برساء) عربی بحذف الف و همزه آخر و زیادتی
واو در میان کلمه چنانکه تمند و تنومند
بمعنی مطلق گروه مردم. بائی حال در
مفرس بودن این شک نیست و آنچه خان
آرزو (بربروسان) را اصل قرار میدهد
و (ب) را غلط داند غلطی اوست که از

ماخذ خبر ندارد و برِوشان مبدل برِوسان است چنانکہ کشتی و کستی (اردو) (الف) (۱) دیکھو برِسان (۲) انسانوں کی جماعتیں مؤنث	انسانوں کی جماعت۔ مؤنث۔ گروہ۔ مذکر (ب)

برِوش بقول مؤید در نسخہ مطبوعہ مطبع نولکشور ہمان برِنوس و برِنوس کہ بجایش گذشت دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و در نسخہ قلمی مؤید متروک و بعوضِ این برِنوش و برِنوشہ را بہمین تعریف آوردہ مؤلف عرض کند کہ خبر از تصحیف اہل مطبع نباشد پس ضرورت بحث زائد نیست (اردو) ناقابل ترجمہ۔

برِوشاک بقول سراج بفتح با و شین معجمہ و واو مجہول خاک را گویند مؤلف عرض کند کہ محققین فارسی زبان ازین ساکت و (برِوشک) بدون الف بہمین معنی می آید و صراحت ماخذش ہمدرانجا کنیم دریجا ہمین قدر کافی است کہ اگر سند استعمال این بنظر آید الف را زائد گیریم کہ درمیان کلمہ می آید چنانکہ تہار و تاہار و ظن غالب آنست کہ تصحیف کاتب سراج اللغات باشد حیف است کہ در حلیۂ لفظ صراحت این نہ شد و سلسلۂ ردیف درخور تصفیہ نباشد کہ ہمان برِوسان و برِومند واقع است واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ باقی حال بدون سند استعمال تسلیم نکنیم کہ متاصرین عجم ہم بہ زبان ندارند (اردو) دیکھو برِوشک۔

برِوشان بقول برہان و مؤید و جہانگیری و جامع ہمان برِوسان کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ مبدل آنست کہ سین مہملہ بدل	شد بہ شین معجمہ چنانکہ کستی و کشتی و ماصراحت ماخذ این برِ(برِوسان) کردہ ایم (اردو) دیکھو برِوسان۔

بروشاک بقول (سروری بحوالہ التحفہ) و رشیدی بفتح با و شین معجمه و ضم رای مهمله خاک را گویند صاحبان جهانگیری و برہان و جامع بعضمتین گفته اند خان آرزو عوض این (بروشاک) را بزیادت الف آورده و باخیال خود همه را اغلاط ظاهر کرده ایم خیال مؤلف این است که اسم جامد فارسی قدیم که هیچ ماخذ این متحقق نمی شود جز این که فارسیان بر را که لغت عرب بمعنی دشت و بیابان است مرکب کردند با کلمهٔ وش که بقول برہان افادهٔ معنی تشبیه کند و کاف آخر برای تقلیل چنانکه چندک یا زائد چنانکه پرستو و پرستوک و معنی لفظی این مثل دشت و کنایه از خاک واللہ اعلم بحقیقة الحال (اردو) مٹی بقول آصفیه - زمین - ارض - بھوم - تراب - اربعه عناصر سے ایک -

(الف) **بر و فرود** اصطلاح - بقول سروری و برہان و ناصری و بحر بمعنی فراز و نشیب و بلندی و پستی (شیخ نظامی ﮦ) چون بود درست کار دوبارت ؎ بیندیش بر و فرود کارت ؎ مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی کلمهٔ بر بمعنی بالاست و مصدر ..... بر آمد و دل شد بر و فرود ؎ نه دل فرو شد که جانم بر آمد است ؎ (اردو) (الف) نشیب و فراز - بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکر - اونچ نیچ - اتار چڑھاؤ (تجمل ﮦ) ہے تجمل خطیر منزل عشق ؎ سیکڑوں اس میں ہیں نشیب و فراز ؎ (ب) دل کا تہ و بالا ہونا - صاحب آصفیه نے (تہ و بالا ہونا) پر فرمایا ہے - زیر زبر ہونا - الٹ پلٹ ہونا -

(ب) **بر و فرود شدن دل** بمعنی تہ و بالا شدن دل آمده (امیر خسرو ﮦ) دی گرد ...

بروفه بقول سروری بحواله تحفه به رای مهمله و فا بر وزن شگوفه (۱) دستار (۲)

میان بند - صاحب رشیدی گوید که بفتحتین دستار وفوطه صاحب برهان بذکر معنی اوّل
نسبت معنی دوم گوید که فوطه باشد که مندیل و کمربند است - صاحب جامع گوید که
فوطه و دستار و مندیل مؤلف عرض کند که بر بمعنی جسم و بدن است که بجایش گذشت
و وفا لغت عرب است بمعنی وفا کردن و حاصل بالمصدرش هم وفا باشد و
الف آخر بدل شد با های هوز چنانکه پاسا و پاسه پس چیزی که وفا کننده بر است
کنایةً دستار و فوطه را گفتند و فوطه پارچه نادوخته را نام است که از ان کار
دستار و کمربند گیرند (کذا فی الغیاث) (اردو) (۱) دستار - اسم مؤنث دیکھو
ازار (۲) کمربند - بقول آصفیه اسم مذکر - پٹکا - کمر باندھنے کا دوپٹہ - پیٹی - پیٹا -

بروقه بقول هفت بفتح اوّل و سکون رای مهمله و فتح واو و قاف و های مدوّره
زده نام گیاهی است که بخوردن آن شکم گوسفند درد کند صاحب انند بر بروقه
فرماید که لغت عرب است - نام گیاهی هرگاه ابر بیند سبز گردد و بذیل آن ذکر بروقه
کرده صاحبان محیط و مخزن الادویه و بحر الجواهر ازین لغت ساکت و متحقق شد که
لغت عربی زبان است تسامح صاحب هفت که در لغات فارسی زبان جا داد و
طرفه اینکه بر اجمال بیان قناعت کرده نه پنداشتیم که اسم این در السنهٔ غیر عرب چیست
تا تحقیقش می کردیم (اردو) بروقه - ایک گھانس کا نام ہے جس کے کھانے سے
بکروں کو درد شکم عارض ہوتا ہے اس سے زیادہ تحقیق نہ ہو سکی - مؤنث -

بروکشیدن مصدر اصطلاحی - بقول	جهر مرادف (بر رو کشیدن) است که بجایش

گذشت (اردو) دیکھو (برروکشیدن) جس پر تفصیلی بیان ہے۔

بروگرد بقول ناصری واننذ بکسر اول و کاف عجمی مکسور ہمان شہری کہ ذکرش بر (بروجرد) گذشت (اردو) دیکھو بروجرد۔

برومند اصطلاح۔ بقول سروری و برہان وناصری وجامع وبحر وبہار (۱) بمعنی باثمر (شیخ سعدی) خدیو خردمند فرخ نژاد ٭ کہ شاخ امیدش برومند باد ٭ صاحب سروری بحوالہ تحفۃ السعادت فرماید کہ (۲) بمعنی برخوردار و توانا و خرم و کامیاب و بانفع۔ صاحبان جہانگیری و رشیدی ہم معنی اول قانع۔ خان آرزو در سراج ہم ہر دو معنی گوید کہ این مرکب است از بر و واو و مند۔ و فرماید کہ از خصائص لفظ مند است کہ واو زائدہ آرند چنانکہ تنومند مؤلف عرض کند کہ فارسیان واو زائد درمیان دو کلمہ در بعض لغات می آرند اگرچہ ضرورت نباشد۔ بر بمعنی بار است و مند بمعنی صاحب بمعنی لفظی این صاحب بر و باردار پس معنی اول حقیقی است و معنی دوم مجاز آن و آنچہ خان آرزو واو زائدہ را از خصائص کلمہ مند داند غلط کند چنانکہ (خردمند) کہ واو زائد ندارد پس خصوصیت کجا باقی ماند حقیقت آنست کہ این خصوصیت محاورۂ فارسیان است کہ در بعض اصطلاحات مرکب درمیان دو کلمہ واو زائد آوردہ اند و در بعضی ترک کردہ و ہمین عمل در غیر کلمات ہم یافتہ شدہ کہ کلمہ مند دران نباشد و غیر مرکبہ چنانکہ مغل و مغول و جم و جمو (صائب ٭) چون نخل برومند ز خود رزق ندارم ٭ بہر دگران است اگر ثمری ہست ٭ (نظامی

ط) برومند باد آن همایون درخت که
که در سایهٔ او توان برد رخت (صائب)
ص) بچه تقریب کسی از تو برومند شود
که نه برو رنه بزاری نه بزرهی آئی که۔
(اردو) (۱) باردار۔ دیکھو برآور۔ مؤلف
عرض کرتا ہے کہ بارآور بھی اردو میں
مستعمل ہے یعنی مشہور (۲) برخوردار۔ دیکھو
(برخوردار) کامیاب۔

برومند از ماه و سال | اصطلاح بقول
مؤید و شمس یعنی متمتع از روزگار مؤلف
عرض کند که سبحان الله چه خوش اصطلاحی
بیان کرده اند که معنی حقیقی دارد و نمیدانیم
که تخصیص ماه و سال چه بود (برومند از روزگار
یا بخت یا اعمال وغیر ذلک۔ هر لفظی را که با برومند
مرکب کنیم نظر به معنی دوم برومند میتوان
معلوم میشود که صاحب مؤید برای تائید فضا ذکر
این کرده (اردو) زمانہ سے متمتع۔

برومندی | بقول لطائف و جهان و مؤید و هفت بمعنی برخورداری
مؤلف عرض کند که یای مصدری با لغت (برومند)
مرکب کرده اند و پس معنی لفظی این (۱) بارآوری
و (۲) کامیابی و برخورداری نمیدانیم که محققین بالاجماع
این را بمعنی دوم مخصوص کرده اند معاصرین عجم هر دو
معنی بر زبان دارند (اردو) (۱) بارآوری۔
(۲) کامیابی۔ برخورداری۔ مؤنث۔

برومه | بقول خان آرزو در سراج بضمتین بمعنی دستاره و فوطه که مندیل و کمربند
است مؤلف عرض کند که بروفه به فای چهارم عوض میم به همین معنی گذشت
بنا بر تصحیف کاتب باشد که فا را میم نقل کرد حیف است که جلیل لغت بیان نشد که
فا به میم یا بالعکس آن بدل نمی شود تا این را مبدل آن می گفتیم (اردو) دیکھو بروفه

برون | بقول سروری بحوالهٔ تحفه بکسر با و ضم رای مهمله (۱) گویند که برون لغ

تا یعنی برای تو (رودکی ــه) یاد کن زیرت اندرون تخته ۲ تو بیدو خوار خوابنید ستان
۲ جعد مویانت جعد کنده همی ۲ ببریده برون توپستان ۴ صاحبان برهان و ناصری و
جامع صراحت کنند که معنی برای وجهیته مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است
و آنچه حالا استعارف و مستعمل است برآی باشد و جا دارد که برآی را اسبدل همین
برون دانیم که واو بدل شد بالف چنانکه وریب و آریب و نون بدل شد بتحتانی
چنانکه اونج و اوتیج (اردو) دیکھو براے ۔
(۳) برون . بقول سروری و برهان و ناصری و جامع و سراج مختصر بیرون که ضد
درون باشد (نظامی ــه) برون آمد چمین شهسواران ۲ پیاده در رکابش تاجداران
۲ صاحب رشیدی برن و برون هردو را مخفف بیرون گفته صاحب غیاث
این را هم از کشف بضم هم گفته مؤلف عرض کند که برون و درون دو اسم
جامد است که وضع شد از کلمهٔ بر و در الف و نون نسبت در آخر این هر دو زیاد
کرده کلمه وضع کردند همچو ایران از آیر و پس از آن بمحاورهٔ فرس الف بدل شد
به واو که فارسیان دائما الف را به واو خوانند چنانکه تاغ را توغ و نان را نون
معنی لفظی این هر دو منسوب به بالا و منسوب به داخل و آنچه بزیادت تحتانی آید
یعنی بیرون نه مزید علیه الیست چنانکه تت و بیت و اشتادن و ایستادن ۔ دیگر هیچ
آنانکه این را مخفف بیرون و بیرون را اصل دانسته اند غلط کرده اند که از ماخذ
این خبر ندارند پس اعراب صحیح بفتح اول است و لیکن در محاورهٔ فارسیان بضمتین

مستعمل و آنانکه این را مخفف بیرون دانند بالکسر خوانند (اردو) باہر۔ بقول آصفیہ اندر
کے خلاف۔ خارج۔ بیرون۔ نکلا ہوا۔

(۴۳) برون۔ بقول ضمیمۂ برہان و ناصری و جامع با اوّل مفتوح و ثانی مشدد و مضموم
بازن باشد که (۱) بزکوہی بود و (۲) بزی را گویند که پیشاپیش گلہ براہ برود صاحب
برہان فرماید که این لغت زند و پازند است مؤلف عرض کند که بر بقول منتخب بالفتح
راندن گوسفند و خواندن آن را از راندن و بمعنی بیابان لغت عرب است۔ فارسیان
بزیادت الف و نون نسبت از قبیل ایران و توران و تبدیل الف به واو چنانکه تاغ
و توغ و نان و نون بَرُّون کردند بمعنی لفظی این منسوب به بیابان و نام نهادند برای
بزکوہی و تشدید رای مهمله تصرف محاوره و زبان است و بس و معنی دوم ہم متعلق از
ہمین لغت عرب و ترکیب متذکرۂ بالا است که گوسپندی که پیشاپیش گلہ براہ رود۔ گلہ را
می خواند و می راند۔ یکی از معاصرین عجم گوید که فارسیان برو را که امر حاضر رفتن بموحدۂ
زائد است بتشدید بُرّو کنند و ہمین لفظ از زبان کسی می برآید که پیش پیش گلۂ گوسپندان
می رود و در بعضی مقامات بہمین مقصد آواز (برّے برّے) ہم می دہند و بزیادت
نون نسبت گوسپندی را ہم گفته اند که پیش گلہ می رود و باوازش گلۂ گوسپندان براہ
رود و الله اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) (۱) جنگلی بکرا۔ مذکر (۲) وہ بکرا جو سب سے پہلے
چلتا ہے جس کی آواز پر اور بکرے چلتے ہیں۔ مذکر۔

(۴۴) برون۔ بقول برہان بضم اوّل مطلق حلقه را گویند عموماً و حلقۂ بینی شتر را خصوصاً

صاحب مؤید بحواله قنیه فرماید که حلقه های بینی شتر از مس و موی و هر حلقه ها که باشد چون دستیانه و خلخال و گوشواره مؤلف عرض کند که مجازیعنی دوم است و جا دارد که ببر را بمعنی بدن گیریم که بجایش گذشت و الف و نون نسبت بران زیاده شد چنانکه ایران و توران و الف بدل شد به واو چنانکه تاغ و توغ و فتح اول در لب و لهجه بدل شد به ضمه و حلقه را نام کردند که بالای جسم می پوشانند اعم از ینکه بالای بینی یا و رینی و دست و پا و الله اعلم ـ اسم جامد فارسی زبان است و بس (اردو) وه حلقه جو اونٹ کی ناک مین یا انسانون کے ہاتھون یا پاؤن مین بطور زیور پہناتے یا پہنتے ہین ـ مذکر ـ

برون آمدن مصدر اصطلاحی ـ (۱) بمعنی بیرون آمدن کسی از داخل خانه یا حیطهٔ چیزی و برون آمدن چیزی هم از چیزی چنانکه (برون آمدن خار) (انوری ؎) بفال نیک برون آمدم برای صواب * بعزم خدمت درگاه پیشوای جهان * و (۲) آماده شدن هم و سند این همان کلام انوری است که بمعنی اول گذشت و (۳) برآمدن چنانکه آرزو و برون آمدن سند این بر (برون آمدن آرزو) می آید (۴) رفع شدن چنانکه (برون آمدن درد از دل) و (۵) نجات یافتن چنانکه (برون آمدن از رنجیدن) و (۶) باز آمدن چنانکه (برون آمدن از سنجیدن) و (۷) حاصل شدن چنانکه (برون آمدن از سنگ) و (۸) منتقل شدن چنانکه (برون آمدن از ظلمت دیدن) و (۹) سبکدوش شدن چنانکه (برون آمدن از عهده) و (۱۰) مقابله کردن چنانکه (برون آمدن با کسی) و (۱۱) بلند شدن چنانکه (برون آمدن لب) و (۱۲) ظاهر شدن

چنانکه (برون آمدن همت) مخفی مبادکه همهٔ معانی دوم تا آخر مجاز معنی اول است صاحبان برهان ومؤید وهفت این رابمعنی ترک اطاعت وانقیاد آورده اند مؤلف گوید که این معنی پیدامی شود از (برون آمدن از حکم) و متعلق است بمعنی اول (اردو) (۱) باهر آنا. نکلنا۔ باهر هونا (۲) آماده هونا (۳) برآنا (۴) دفع هونا (۵) نجات پانا (۶) باز آنا (۷) حاصل هونا (۸) متحمل هونا (۹) سبکدوش هونا (۱۰) مقابله کرنا (۱۱) بلند هونا (۱۲) ظاهر هونا۔

برون آمدن آرزو مصدر اصطلاحی بمعنی برآمدن آرزو ست متعلق بمعنی سوم (برون آمدن) که گذشت سند این بر (آرزو برون آمدن) در ممدوده گذشت. (اردو) آرزو نکلنا۔

برون آمدن از پرسیدن مصدر اصطلاحی۔ کنایه از خاموش شدن متعلق بمعنی اول برون آمدن (ظهوری ره) با تنبید جوابی گوش برخود تا بکی پیچید ه شود روزی که روزی لب ز پرسیدن برون آید کجا (اردو) خاموش هونا۔

برون آمدن از ترسیدن مصدر اصطلاحی۔ بی خوف شدن متعلق بمعنی اول (برون آمدن) که گذشت (ظهوری ره) ظهوری بسته تعویذی به بازوی خود از موئی ه که در شب گردئی کوئی ز ترسیدن برون آید ه (اردو) خوف سے نجات پانا۔ نڈر رهونا۔

برون آمدن از خویش مصدر اصطلاحی۔ همان است که در سند ظهوری ره بر (از خویش برون آمدن) مذکور شد متعلق به معنی اول (برون آمدن) که گذشت (اردو) دیکهو (از خویش برون آمدن)

برون آمدن از رنجیدن مصدر اصطلاحی۔ نجات یافتن از رنج و غم متعلق بمعنی پنجم (برون آمدن) کہ گذشت۔ (ظہوری ﷺ) خوش آن کز بہر آسایش * ز رنجیدن برون آید * ہنر بینی کند و ز * عیب نادیدن برون آید * (اردو) رنج سے نجات پانا۔

برون آمدن از سنجیدن مصدر اصطلاحی۔ باز ماندن از سنجیدن متعلق بمعنی ششم (برون آمدن) کہ گذشت (ظہوری ﷺ) از ان ہیشم کہ بیشی را بپاسنگ کمی آرم * کسی این پلہ گر خواہد ز سنجیدن برون آید * (اردو) تولنے اور اندازہ کرنے سے باز آنا۔ باز رہنا۔

برون آمدن از سنگ مصدر اصطلاحی۔ حاصل شدن بمشکل تمام متعلق بمعنی ہفتم (برون آمدن) کہ گذشت (انوری ﷺ) وصل تو کہ از سنگ برون می آید * در کوکبہ خیال چون می آید * (اردو) نہایت مشکل سے ہاتھ آنا۔ حاصل ہونا۔

برون آمدن از ظلمت دیدن مصدر اصطلاحی۔ متحمل تاب نگاہ شدن متعلق بمعنی ششم (برون آمدن) کہ گذشت (ظہوری ﷺ) تو ان چشمی بروبش و ز تماشا آشنا کردن * بہ رویش گر نگاہ از ظلمت دیدن برون آید * (اردو) تاب نگاہ کا متحمل ہونا۔ دیکھ سکنا۔

برون آمدن از عہدہ مصدر اصطلاحی۔ این ہمان است کہ در مقصورہ بر (از عہدۂ کاری برون آمدن) گذشت متعلق بمعنی نہم (برون آمدن) کہ گذشت (ظہوری ﷺ) زمانی از زبان لاف گفتن آیدم با سر * نکہ گوش از عہدۂ بیغارہ نشنیدن برون آید * سند دوم ہم در اینجا گذشت۔

(اردو) دیکھو از عہدۂ کاری برون آمدن

(۳۴۶۱) **برون آمدن از عیب** مصدر اصطلاحی۔ خارج شدن از عیب و بی عیب شدن است متعلق بمعنی اول (برون آمدن) که گذشت سند این از ظهوری بر (برون آمدن از رنجیدن) گذشت (اردو) بے عیب ہونا

(۳۴۶۲) **برون آمدن باکسی** مصدر اصطلاحی مقابله کردن باکسی متعلق به معنی دہم (برون آمدن) که گذشت (انوری ؎) بہر دست خواہی برون آمی با من ٭ ز تو دست بردن ز من بردباری ٭ (اردو) کسی کے ساتھ مقابلہ کرنا۔

(۳۴۶۳) **برون آمدن خار** مصدر اصطلاحی۔ خارج شدن و بیرون آمدنش۔ متعلق بمعنی اول (برون آمدن) که گذشت (ظهوری ؎) مبادا خار راه ہجر در پا پیچ دشمن ہا ٭ بکاوم تا بتارک گر بکاویدن برون آئی ٭ (اردو) کانٹا نکلنا۔ (پاؤں یا ہاتھ سے)

(۳۴۶۴) **برون آمدن درد از دل** مصدر اصطلاحی۔ دور و دفع شدن درد از دل متعلق بمعنی چہارم (برون آمدن) که گذشت (ظهوری ؎) بمنع ناله قفلی بر دہان از ہر نفس بندم ٭ اگر دانم که درد از دل بنالیدن برون آید ٭ (اردو) دل سے درد جاتا رہنا۔

(۳۴۶۵) **برون آمدن گل از غنچه** مصدر اصطلاحی۔ پیدا شدن گل باشد از غنچه متعلق به معنی اول (برون آمدن) که گذشت (ظهوری ؎) بہار آمد ز نرگس باغ دارد چشم بر راہت ٭ که گل از غنچه می خواہد بگل چیدن برون آید ٭ (اردو) گل پیدا ہونا۔

(۳۴۶۶) **برون آمدن لب** مصدر اصطلاحی۔ بلند شدن لب برای بوسه متعلق به معنی

یازدہم (برون آمدن) کہ گذشت (انوری
ع) لبت تا عاشقان را دست گیرد
برون آید بدست دیگر امروز (اردو)
لب بوسہ کے لئے بلند ہونا۔ بوسہ پر آمادہ
ہونا جیسکی شکل لب کو بلند کرتی ہے۔

برون آمدن نگاہ مصدر اصطلاحی۔ (۲۹۴)
آمادہ نگاہ شدن متعلق بمعنی دوم (برون
آمدن) کہ گذشت (ظہوری ع) چون برون
آمد نگہ راہی بجائی می رود کہ پیتو دیدار
بہ بام منظر افتانند ایم (اردو) دیکھنے
پر آمادہ ہونا۔ دیکھنا۔

برون آمدن ہمت مصدر اصطلاحی (۲۹۵)
ظاہر شدن ہمت متعلق بمعنی دوازدہم
(برون آمدن) (صائب ع) ہمت از
اندیشۂ سائل نمی آید برون کہ گردن مینا
بلند از انتظار ساغر است (اردو)
ہمت ظاہر ہونا۔

برون آوردن استعمال بضمتین و (۲۹۶)
بکسر اول وضمۂ ثانی۔ برد و متعدی برون
آمدن است کہ گذشت مرکب بالفظ برون
و مصدر آوردن (۱) آوردن کسی را
از داخل بہ خارج چنانکہ (برون آوردن
زید از جائی) و (۲) چیزی را از چیزی
برآوردن) چنانکہ (برون آوردن شمشیر
از غلاف یا خار از پا) کہ بہ (برون آوردن
چیزی از چیزی) می آید و (۳) برآوردن
و نجات دادن و رہانیدن چنانکہ (برون
آوردن از چیزی یعنی از تلخی وغیر ذالک
برآوردن) (اردو) (۱) کسی کو اندر
سے باہر لانا (۲) کوئی چیز کسی چیز سے نکالنا
جیسے تلوار میان سے نکالنا یا پاؤں سے کانٹا
نکالنا (۳) نجات دلانا۔ چھڑانا۔

برون آوردن از تلخی مصدر اصطلاحی (۲۹۷)
بیرون کردن و برآوردن از تلخی و نجات

داون از ان متعلق بمعنی سوم برون آوردن
کہ گذشت (ظہوری ؎) بزہری عمر شیرین
را برون آوردم از تلخی ٭ شدم از چاہ تلخی
گیران ز شکر کام می شویم ٭ (اردو)
تلخی سے نجات دینا۔ تلخی سے نکالنا۔

(۳۲۴۵) **برون آوردن از جائی** استعمال
بمعنی حقیقی است یعنی کسی را از حجرہ یا خانہ
یا امثال آن بیرون آوردن متعلق بہ معنی
اول (برون آوردن) کہ گذشت (ظہوری
؎) یوسف از زندان نیاوردی برون
کو سیر باغ بوستان عجیب است عیب
٭ (صائب ؎) برون آوردہ غوغای
خراشش گوشہ گیران را ٭ نشست جملہ پامال
است رفتار انچنین باید ٭ مخفی مبادکہ
درین شعر صائب قرینہ متقاضی آنست
کہ (از گوشہ) را محذوف دانیم (اردو)
باہر لانا (کسی مقام سے)

(۳۲۴۶) **برون آوردن از چیزی** مصدر
اصطلاحی۔ نجات دادن از چیزی چنانکہ
از چاہ بر آوردن و مصدر (برون آوردن
از تلخی) کہ بجایش گذشت متعلق از ہمین مصدر
عام است (اردو) نجات دینا نکالنا
جیسے باولی سے نکالنا غم سے نجات دینا۔

برون آوردن از ہوس مصدر
اصطلاحی۔ از قبیل (برون آوردن از
تلخی) و متعلق بمصدر عام (برون آوردن
از چیزی) کہ گذشت و این ہمان است
کہ در مقصورہ بہ (از ہوس برون آوردن
کسی را) گذشت (اردو) دیکھو (از ہوس
برون آوردن کسی را)

(۳۲۴۸) **برون آوردن چیزی از چیزی**
استعمال۔ خارج کردن چیزی باشد از
چیزی چنانکہ بر آوردن شمشیر از غلاف
یا خار از پا و امثال آن متعلق بہ معنی دوم

(برون آوردن) کہ گذشت (صائب رہ)
زبی دردان علاج درد خود جستن بدان
ماند ٭ کہ خار از پا برون آرد کسی از نیش
عقرب ہا ٭ (اردو) کسی چیز کو کسی چیز سے
نکالنا۔ جیسے تلوار میان سے یا کانٹا پاؤں سے

(۳۲۹۹) **برون آوردن سر از چیزی** استعمال
بہ تماشای چیزی و کسی سر از جائی بیرون
کردن چنانکہ (بر آوردن سر از دریچہ و
روزن) (صائب رہ) حوریان از روزن
جنت برون آرند سر ٭ چون نگہ زان مردم
چشم گہر دار آشکار ٭ این متعلق است
بمعنی دوم (برون آوردن) کہ گذشت
(اردو) تماشے یا مشاہدے کے لئے
سر کسی چیز سے باہر نکالنا جیسے دریچے سے
سر نکالنا۔

برون از جنبش اصطلاح۔ بقول
مؤید و ہفت ای برتر از فلک مؤلف
عرض کند کہ کنایہ خوب نیست طالب سند
استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان
ندارند و محققین فارسی زبان ازین کنایہ
ساکت و ہر دو محققین بالا از اہل زبان
نبودہ اند کہ مجرد قول شان سندی را ماند
(اردو) آسمان سے بلند۔ برتر۔

(۳۳۰۰) **برون افتادن** استعمال بمعنی حقیقی
(۱) بیرون شدن از چیزی چنانکہ (برون افتادن
از پردہ و فاش شدن) لازم برون
کردن و مرادف برون شدن۔ سند
این در ملحقات می آید (اردو) باہر
آنا۔ باہر ہونا۔ فاش ہونا۔ ظاہر ہونا
(۲) برون افتادن بمعنی رسوا شدن
چنانکہ (برون افتادن از پردہ و امثال آن)
کہ در ملحقات می آید (اردو) رسوا
ہونا۔ بدنام ہونا۔

(۳۳۰۱) **برون افتادن از پردہ** مصدر

اصطلاحی ۔ (۱) فاش شدن و (۲) رسوا شدن (ظهوری ؎) بیرون افتم از پردگی رفروا ایما ۔ کشادی برین راز مبهم بہ بندم ۔ (سحابی استرابادی ؎) از هر دو جهان زیادہ می خواهم ۔ و ز پردہ برون فتادہ می خواهم ۔ مخفی مباد کہ (از پردہ بیرون افتادن) بجای خودش در مقصورہ گذشت (اردو) (۱) فاش ہونا (۲) رسوا ہونا ۔

بیرون افتادن از گریبان مصدر اصطلاحی ۔ ظاہر شدن و بیرون آمدن از گریبان (ظہوری ؎) نمی افتد برون این اخگر ہجر از گریبانم ۔ درون سینہ تا کی داغ دل بر یکدگر چیدن ۔ (اردو) ظاہر ہونا ۔ باہر آنا ۔ (گریبان سے)

بیرون افتادن تخم از خاک مصدر اصطلاحی ۔ بمعنی ظاہر شدن است و بالا آمدن زمین آمدن ۔ (صائب ؎) برون افتد چو تخم از خاک گرد و روزی موران ۔ نہان کن زینہار از دیدہ مردم عبادت را ۔ (اردو) ظاہر ہونا مٹی سے باہر ہونا

بیرون افتادن دل مصدر اصطلاحی بیرون آمدن دل از جا (ظہوری ؎) دل آمد در طپیدن از درون ترسم برون افتد ۔ جگر را لخت لخت آرم شگاف سینہ بہ چینم ۔ (اردو) دل نکل پڑنا ۔

(الف) **بیرون افگن** اصطلاحی ۔ الف

(ب) **بیرون افگندن** بقول (ناصری در ملحقات) کنایہ از اسبابیست کہ وقت عزیمت مسافرت برای ہمراہ برون از خانہ بیرون افگنند (نظامی ؎) (بیرون افگن) بنہ زین دار نہ در کہ گر این شوی زین مار نہ سر ۔ مؤلف عرض کند کہ اسم مفعول ترکیبی است بمعنی بیرون افگندہ و کنایہ از سامان سفر کہ بیرون خانہ

می کنند و (ب) مرادف (بیرون انداختن)
که می آید (اردو) (الف) سفر کا سامان
بندکر (ب) باہر کرنا۔

بیرون انداختن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که بمعنی حقیقی و مرادف (بیرون
افگندن) بمعنی بیرون کردن است که گذشت
(صائب ؎) خوردن گندم برون انداخت
آدم را ز خلد ۔ تا بدانی پیش حق یک جو
اطاعت مشکل است ۔ (ظهوری ؎)
فلک اسباب ظهوری زده بیرون انداز برون ۔
وای آن سر که بانداز سامان بختند ۔
(اردو) باہر کرنا۔ نکال دینا۔

برون برآوردن استعمال۔ مرادف
معنی سوم (برون آوردن) که گذشت
(ظهوری ؎) بیهوده نکته سازان افگند
در زبانها ۔ خود را برون برارم از
قتیل وقتال مردم ۔ (اردو) نجات
دینا۔ بچانا۔

برون بردن مصدر اصطلاحی۔ (۱)
بمعنی حقیقی بیرون کردن چیزی و کسی
از جائی و (۲) دور کردن و دفع کردن
چیزی (اردو) (۱) باہر لیجانا۔ کسی چیز
کو یا کسی شخص کو (۲) دور کرنا۔

برون بردن از شہر مصدر اصطلاحی
دور کردن و دفع کردن از شہر اعم از آنکه
چیزی را یا کسی را (ظهوری ؎) شور
خود چون برم از شہر برون ۔ بہر دیوانگیم
صحرا نیست ۔ (وله ؎) چه قدر غم دل
دیوانه برون برد ز شہر ۔ این همه فصل
بہار آمد و صحرا نشگفت ۔ (اردو) شہر
سے دفع کرنا۔

برون بردن از مجلس استعمال
دور کردن از محفل باشد و بر داشتن از

مجلس (ظهوری ؎) شراب عشوه چندان
کرد ساقی دوش در کارم ٭ که از مجلس برون
بر دوش بردم صبر و طاقت را ٭ (اردو)
مجلس سے باہر کرنا۔ لیجانا۔

برون بردن خرابی از چیزی (مصدر
اصطلاحی۔ دور و دفع کردن خرابی از
چیزی باشد (انوری ؎) ملک را رای
تو معمور چنان می دارد ٭ که به تدبیر برون
برد خرابی از وی ٭ (اردو) خرابی کسی چیز
سے دور کرنا۔ دفع کرنا۔ مٹانا۔

برون بردن رخت از دل (استعمال)
۔ دور کردن خیال از دل مرادف (از دل
رخت بدر انداختن) که در مقصوره گذشت
(ظهوری ؎) امید دیدن فردا برون
می برد رخت از دل ٭ بجا واقع شد این
تغییر احوال خراب امشب ٭ (اردو)
دل سے دور کرنا۔

برون برشدن از چاه (مصدر اصطلاحی)
۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی
ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی بیرون
آمدن از چاه (بدر چاچ ؎) برشود یوسف
زرین رسن از چاه برون ٭ بسکه به گرد
عذار اشک زلیخا آورد ٭ (اردو)
کنوین سے باہر آنا۔ نکلنا۔

برون پریدن خدنگ از کمان
(مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که بیرون شدن تیر از کمان باشد۔
(ازرقی هروی ؎) پیکان بقبضه گشت
از بهر جنگ تو ٭ وز سعی زه خدنگ
برون پرد از کمان ٭ (اردو) تیر کا
کمان سے چھوٹنا۔

برون تاختن (مصدر اصطلاحی) صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف

عرض کند که (۱) دوانیدن از جا بمعنی
شعدی و (۲) دویدن از جا و گریختن
بمعنی لازم (فغانی شیرازی ے) مشانه
برون تاخته توسن کین را ¶ بتخانهٔ چین
ساختهٔ خانهٔ زین را ¶ (ظهوری ے)
کند زیر و زبر تنها سپاه صبر و طاقت را
¶ برون تازد بمیدان عشوه گر از صف
مژگانش ¶ (قاسمی گونابادی ے) زمیل
عالم برون تاختی ¶ (اردو) (۱) دوڑانا
(۲) دوڑنا۔ بھاگنا۔

برون تاختن از خود مصدر اصطلاحی
۔ از خود بیرون و بی خود شدن (ظهوری
ے) از خود برون نساخته یادرگلی چنین
¶ در عشق طی نساخته کس منزلی چنین ¶
(اردو) بے خود ہونا۔ آپے سے باہر ہونا
برون تو لمفعوله۔ بقول انند و (بہار
بحواله سروری) بمعنی برای تو و بجهت تو

مؤلف عرض کند که ما این را در سروری
نیافتیم و سندی که از رودکی پیش کرده
نقلش بر معنی (۱) برون گذشت که بقول
سروری بمعنی (برای) مذکور شد نمی دانیم
که محققین بالا این را مخصوص با لفظ (تو)
چرا کرده اند و چرا این را برنگ مفعوله آورده
جز این نباشد که در سند رودکی استعمال
(برون تو) بمعنی برای تو آمد۔ وای برین
تحقیق که عام را خاص می کنند و وجه تخصیص
بیان نمی کنند بحث (برون) بدین معنی
بجایش گذشت و ما با سروری اتفاق داریم
که (برون) را بمعنی (برای) بجایش نوشت
و استعمالش مخصوص نکرد با کلمه (تو)۔
(اردو) تیرے لئے۔ تیرے واسطے تیری خاطر

برون خرامیدن استعمال کنایه از
گریختن است صاحب آصفی ذکر این کرده
از معنی ساکت (فغانی شیرازی ے) برون

خرام که بسیار شیخ و دانشمند ؎ خراب آن
شکن و طرهٔ دستار گوشه ؎ (اردو) بھاگنا۔

برون دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول
آصفی بیرون دادن کنایه از آشکارا کردن
مؤلف عرض کند که موافق قیاس است
(عرفی ؎) از حجاب سخنم بسکه عرق داد
برون ؎ صورت شیشه بر آورد زلال تسنیم
؎ (صائب ؎) ببین بد و رلبش خط عنبر
افشان را ؎ که چون شراب برون داده
راز پنهان را ؎ (اردو) ظاهر کرنا۔

برون دمیدن مصدر اصطلاحی۔
صاحب آصفی ذکر بیرون دمیدن کرده
از معنی ساکت مؤلف عرض کند که پیدا
شدن و بیرون آمدن (انوری ؎)
گر صبا از کف دست تو وزد تا آید ؎
درم افشان دمد از شاخ برون دست
چنار ؎ (اردو) نکلنا۔ پیدا ہونا۔

(الف) **برون دویدن** استعمال
صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی
ساکت مؤلف عرض کند که بیرون
شدن و بیرون آمدن از جای (شاپور
طهرانی ؎) می پرد چشم و دل می‌
از سینه برون ؎ همنشین خانه بیاراید
که غافل شده ؎ مؤلف عرض کند که

(ب) **برون دویدن دل** کنایه
از بیقراری دل است که از سند بالا
پیدا می‌شود (اردو) (الف) باہر
ہونا۔ باہر آنا۔ (ب) دل بیقرار ہونا
دکن میں کہتے ہیں (دل باہر نکل پڑنا)
بعض اہل دہلی اسکو جائز خیال کرتے ہیں۔

برونده استعمال۔ بقول سروری و برهان و جامع و سراج و مؤید به رای مهمله
و واو و نون بوزن شرمنده (۱) سله و سبد مؤلف عرض کند که همین لغت با

فارسی هم می آید و آنچه به دال سوم عوض واو گذشت اشارهٔ این همه را انجا کرده ایم و همین اصل است و آنچه بباء فارسی می آید مبدّل این چنانکه تب و تپ اصل این رونده بود موحدهٔ زائد دراوّل این آورده (برونده) کردند و رای مهمله را در استعمال ساکن کردند و (رونده) اسم فاعل رفتن است که حقیقت آن در ردیف رای مهمله بیان کنیم و درینجا همین قدر کافی است که سبد و لیشهٔ قماش برای نقل سامان بکار آید و نقل و حرکت بالواسطه می کند پس فارسیان این را مجازاً بمعنی سبد و سبد استعمال کردند و بس (اردو) ٹوکرا بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر سبد۔ چھبلی۔ چھابا۔ بانس یا جھاؤ وغیرہ کا بنا ہوا ظرف (ب‌جرسه) مغبچی آوازہ کستے ہین پیری و دستارسے ہو ٹوکرا اک تک یہ سر پہ عزت و توقیر کا۔

(۲) برونده بقول برہان و جامع و ناصری و سراج و مؤید و (سروری بحواله نسخهٔ میرزا) و (سامی فی الاسامی) بستهٔ قماش که بعربی رزمه گویند مؤلف عرض کند که ماخذ این هم همان است که بمعنی اوّل گذشت و این مجاز معنی اوّل است (اردو) بستہ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ بندھا ہوا گٹھری۔ پس اس کا ترجمہ کپڑون کا بستہ یا گٹھا ہے۔ محاورہ اردو مین بڑی گٹھری کو گٹھا کہتے ہین۔

برون راندن مصدر اصطلاحی۔ کنایہ از راندن و دوانیدن و پیش بردن۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت (انوری ع) جاه او مرکب ار برون راند با جود داود ل ده بعلیکین ۔۔۔ (نظامی ع) سکندر به دستوری رهنمون بانقد و نیه راند بیت

(۱۳۴۵)

برون ہو (اردو) دوڑانا۔ آگے لیجانا۔

برون رستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و سندی که پیش کرده است برای (برون روئیدن) است و این مرادف آنست و لیکن ما سندی از انوری یافته ایم (ﮯ) باد نوروز سحر گه چو به بستان بگذشت ہو گل صد برگ برون رست ز پیراهن خاره ہو (اردو) دیکھو برون روئیدن۔

برون رفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که خارج و محو شدن و دور شدن (صائب ﮯ) عشقی که صادق است بود ایمن از زوال ہو این تب برون نمی رود از استخوان صبح ہو (ظهوری ﮯ) می رود از صفحه صورت ها برون که صورتش گر دیو ر تصویر نیست ہو (صائب ﮯ) گریان ز کوی او دل ماهی رود برون ہو نه این باغ آب رو بتقاضای رود برون ہو (اردو) خارج ہونا۔ محو ہونا۔ دور ہونا۔

برون روئیدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی برآمدن (ازرقی هروی ﮯ) مرجان فروغ لاله برون آید از چمن ہو علیا شود از برگ برون روید از چنار ہو (اردو) نکلنا۔

(الف) **برون ریختن** مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی بیرون کردن و ریختن است و

(ب) **برون ریختن آب از چشم** مصدر اصطلاحی۔ کنایه باشد از گریستن (سنائی هروی ﮯ) از موج گریه شود غرق آب کشتی چشم ہو اگر نه مردم چشم آب از و فرو ریزد ہو همچنین

(ج) **برون ریختن پرتو** افگندن پرتو

(۵/۱۳۲) (۱/۱۳۲) (۱/۱۳۲)

باشد (ظہوری ؎) ہر شراری پر تو صد
روز می ریزد برون ؂ در شبستان تمنا
شمع دولت برگرفت ؂ و ہمچنین —
(۳۳۸) (د) **برون ریختن حلاوت** پیش
افگندن حلاوت (ظہوری ؎) حلاوتی
کز شہد لبت زیادت بود ؂ لب شور خندہ
برون ریختی شکر برداشت ؂ و ہمچنین —
(۳۳۹) (ہ) **برون ریختن رخت از جائی**
دور کردن رخت از سرا باشد۔
(ظہوری ؎) اگر می بایدت در کوچۂ
آسودگی منزل ؂ برون ریز از سرای
طبع رخت رسم و عادت را ؂ (صائب
؎) فرصت خاریدن سر نیست در
پایان عمر ؂ رخت پیش از سیل من
باید برون از خانہ ریخت ؂ (اردو)
(الف) باہر پھینکنا ۔ باہر کر دینا ۔
(ب) رونا (ج) پرتو ڈالنا۔ نور ظاہر کرنا
(د) حلاوت سامنے رکھدینا۔ (ہ) سامان
باہر کرنا ۔ دور کرنا (کسی جگہ سے)

برونز اصطلاح - بقول بول چال - فارسیان
برنج را گویند کہ بمعنی سوم ش گذشت کہ ترجمۂ
آن در اردو پیتل است و بہ انگلیسی۔
برانز ۔ **مؤلف** عرض کند کہ لغت انگلیسی
را بہ تبدیل الف با واو مفرس کردہ اند
دیگر ہیچ معاصرین عجم بضمّ اوّل و دوم
و سکون واو و نون و زای ہوز خوانند۔
و ای برین بی رحمی کہ معاصرین عجم لغات خود
را مخفی می کنند در مفرسات بی ضرور۔
(اردو) دیکھو برنج کے تیسرے معنے۔

(۳۴۰) **برون زدن دست** مصدر اصطلاحی نمایان
شدن و بیرون آمدن دست باشد (انوری
؎) در ابر اگر ز دست تو یک خاصیت
نهند ؂ دست تہی برون نزند دیگر از چنار
؂ (اردو) ہاتھ نکلنا ۔ ہاتھ باہر آنا ۔

برونزی اصطلاح - بقول رهنما بحواله سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاجار اشیائی که از برنج
درست کرده باشند مؤلف عرض کند که بجز این نیست که مرادف (برنجی) است چنانکه
طشت برنجی و شمع برنجی - یای نسبت زیاده کرده اند بر لغت (برونز) که بمعنی برنج گذشت
و ما صراحت ماخذش همدر آنجا کرده ایم (اردو) برنجی - یعنی پیتل کا بنا ہوا۔

برون ساز اصطلاح - کسی که ظاهر خود را
درست دارد و باطنش درست نباشد
اسم فاعل ترکیبی بمعنی آرایش کنندهٔ بیرون
(صائب ؎) نبود سیرت شایسته خودآرایان
را ٭ که برون ساز محالست درون ساز
شود ٭ (وله ؎) از خودآرا طمع سیرت
شایسته خطاست ٭ که برون ساز درون
ساز نگردد هرگز ٭ (اردو) وه شخص
جس کا ظاہر درست ہو - باطن اچھا نہ ہو -

برون سرا اصطلاح - بقول سروری
و رشیدی و برهان و بحر و ناصری و جامع
زری باشد که در غیر دار الضرب سکه کنند
مثالش نزاری قهستانی گوید (؎) افسانه
ہو علت سرایان ٭ نقدلیست ولی برون
سرائی ٭ (وله ؎) باقول سینه با من ہمچو
سیم پاک بنمودی ٭ بآخر امتحان کردم زر
بیرون سرا بودی ٭ (وله ؎) بروشنائی
نتوان شناخت قلب از نقد ٭ اگرچه نقد
روان مرا روانی نه ٭ محک مشاهد حال
است و عاقلان دانند ٭ که سکه درهمِ
برون سرائی نه ٭ خان آرزو در سراج
فرماید که بکسر اول است و ظاهرا این لفظ
مجاز باشد یعنی زر سکه بیرون سرا یعنی دار الضرب
سکه زده باشند مؤلف عرض کند که محقق
هند نژاد درین صراحت ماخذ از خیال
سطحی کار گرفته است که سرا دار الضرب

گرفت وحق آنست که (سره) لغت فارسی
است که بقول برہان بمعنی زر رائج وتمام
عیار و نقیض قلب یعنی (ناسره) می آید
(رائج) فارسیان ہای ہوز آخره را بالف
بدل کردند چنانکه خاره وخارا وپس از آن
مرکب کردند بالفظ برون ومعنی لفظی این
خارج از کامل العیاری وکنایه از زر قلب
حیف است که محققین بالا دمعنی این هم
از تحقیق کار نگرفته اند ولیکن مرادشان
همین است که ذکرش کرده ایم طرز بیان
شان خوب نیست از کلام استادان که
پیش شده هم همین معنی درست می شود که
ذکرش کرده ایم (اردو) کھوٹا سکه -
سکه قلب - مذکر -

(۲) برون سرا - بتحقیق ما بسبیل مجاز
بمعنی کسی که دلش صاف نباشد مفسد و
شریر وسند این بمعنی اول از سند دوم
گذشت (اردو) کھوٹا - بقول آصفیه -
سنادی - شریر - بدذات - مفسد جیسے یه
بڑا کھوٹا آدمی ہے -

برون شدن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که بمعنی حقیقی خارج شدن است چنانکه
(برون شدن از دل) (مسعود جرجانی)
(ف) برون شدی چو براهیم از دل آتش
بگو بگردش آتش شود پیاده می شدی گلنار
و (برون شدن از شهر) (انوری) (ف)
سال بد پانصد و سی و سه تاریخ عجم
گفت برخیز که از شهر برون شد همراه
(اردو) باہر ہونا - باہر جانا -

برون عید | استعمال - بقول بهار و آنند
پیش از عید مؤلف عرض کند که اصلاً محاوره
نیست معاصرین عجم بزبان ندارند و محققین
فارسی زبان از بیان ساکت - سندی پیش نشد

خلاف قیاس (اردو) عید سے پہلے۔

برون فتادن از چیزی استعمال مخفف برون افتادن بمعنی ظاہر شدن است ظہوری ع) نبض شادی برون فتاد از پوست ہ غمزہ در دست نیشتر دارد ہ (اردو) باہر ہونا۔ ظاہر ہونا۔ دکن میں (باہر پڑنا) مستعمل ہے۔

برون فشاندن مصدر اصطلاحی۔ بیرون کردن است (ظہوری ع) برون فشاند ظہوری زسعر عطر سخن ہ بشما مہمان شمیم تو در مشام کشید ہ (اردو) باہر نکالنا

برون فگندن استعمال۔ مرادف برون فشاندن است (ظہوری ع) رفت افسردگی از دل بفگندیم برون ہ ای خوش آن دل کہ در و شعلۂ آہی گیرد (ولہ ع) ای دیدہ رخت گریہ ز منزل برون فگن ہ ای لب برای خندہ توہم جای باز کن ہ (اردو) باہر کرنا۔

برون کردن استعمال۔ بمعنی خارج و دور کردن و علاحدہ کردن۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (اصفہانی ع) مرا نشاند برو ز سیاہ خویش ہنوز ہ ز سر برون نکند طرہ تو طراری ہ (ظہوری ع) ز کوۂ گوشہا باید برون کرد ہ ز بان در داستانش بہرہ مند است ہ (ولہ ع) سہل باشد کہ برون خم کنی از محفل خویش ہ گر توانی بدر انداز مرا از دل خویش ہ (ولہ ع) برون کردہ ام صد تمنا ز دل ہ کہ یک حسرتش را در آوردہ ام ہ (اردو) باہر کرنا۔ دور کرنا۔ علیحدہ کرنا۔

برون کشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت منتخب غرض کند کہ مرادف برون کردن است (خسرو دہلوی ع) سوز دل تا کی نگہ دارم

برون خواهم کشید ہا دود از جانم بر آمد چند
تب خواهم کشید ہو (ظهوری ے) آزار
را برون کشد از مغز و استخوان ہا از داغ
راحتی که بمغز جگر رود ہو (صائب ے) غافلی
کز دل نفس بی یاد یزدان می کشد ہو دلو صفت
خالی برون از چاه کنعان می کشد ہا (اردو)
باہر کھینچنا۔ باہر کرنا۔

برون گذاشتن | مصدر اصطلاحی۔
صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت
مؤلف عرض کند که مرادف برون کردن
است که گذشت۔ و سندیکه پیش کرده اش
برای (پا از حد بیرون گذاشتن) است
(عظیمای نیشاپوری ے) گفت دیگر پا ز حد
خویش بگذارد برون ہو گفتمش جمع است
از پا خاطرم از سر چه گفت ہا (اردو) باہر کرنا

برون ماندن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که از جائی خارج و بیرون ماندن بمعنی
حقیقی است (رفیع لبنانی ے) خط برون
ماند ز لعل تو که دیدست آخر ہا تنگنائی که
خطی راند ہد در خود راه ہو (اردو)
باہر رہنا۔

برون نشستن | استعمال۔ بمعنی حقیقی نشستن
خارج از جائی (ظهوری ے) برون نشست
ز دل جان بحکم طنازان ہو نیاز آمده بر جای
خویش به نشستند ہا (اردو) باہر بیٹھنا۔

برون نهادن قدم | مصدر اصطلاحی۔
بیرون رفتن از جائی (ظهوری ے) ز دیر
طبع ظهوری برون نهاد قدم ہو ز طاق دل
صنم آرزو فگند و گذشت ہا (اردو)
قدم باہر رکھنا۔

برونوس | اصطلاح۔ بقول سروری و
جامع و برهان و هفت و انند همان (برنوس)
که بجایش گذشت۔ حقیقت این همانجا ذکر کرده ایم

(اردو) دیکھو برنوس۔

برونی استعمال۔ بقول فدائی کہ از معاصرین عجم بود خارجی۔ مؤلف عرض کند کہ مخفف بیرونی باشد بہ یاء تحتانی نسبت در آخر بیرون و برون دیکھیے (اردو) بیرونی۔ باہر نکلنے ہیں یعنی وہ چیز جو باہر ہو اردو میں اسی بیرونجات یعنی دیہات و قصبات حوالی شہر مستعمل ہے۔

بروی آب آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول غیاث ظاہر ساختن حوالہ با اوشیت مؤلف عرض کند کہ (برو آوردن) ہم معنی و مرادف قیاس باشد بہ این معنی و (بروی آب آوردن) بحسب قیاس تحقیقت آوردن باشد۔ لیکن استعمال این از نظر ما نگذشت۔ طالب سند باشیم و بدون سند استعمال اعتبار را نشاید محققین فارسی زبان ساکت و معاصرین عجم بہ زبان ندارند (اردو) ظاہر کرنا۔

بروی بر دویدن مصدر اصطلاحی بقول جہانگیری کنایہ از گرم عتاب شدن (ظہوری) ز بیم سازد و دیدہ خلق بر سر کوی ۔ آویختہ تارش دل ناامیدی کوی ۔ ہر بار باو گفتہ توپیش آمد ۔ صد بار اگر بر دودش نغمہ بروی ۔ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است کہ ہر کہ گرم عتاب شود بر روی کسی می دود ہمان (بر رو دویدن) است کہ بجایش گذشت و صراحت کامل بر (بر روی دویدن) کردہ ایم (اردو) دیکھو بخشم شدن۔

بروی چیزی خراب شدن مصدر اصطلاحی۔ افتادن بر چیزی چنانکہ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ "بروی جادہ و سر کالسکہ خراب شود" اسب افتد در راہ از کالسکہ مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست (اردو) کسی چیز پہ گر پڑنا۔

بروی خود آوردن مصدر اصطلاحی - بر زبان آوردن و ظاہر کردن (صائب
ﮯ) اگر بجرم سینہ صافی سنگ باران کنند
٭ ہمچو آب از بردباریہا بروی خود میار ٭
(اردو) زبان پر لانا۔ ظاہر کرنا۔

بروی دست بردن مصدر اصطلاحی
- بقول بہار و اننّد باعزاز و احترام بردن
(محمد جعفر مذنب ﮯ) تا کشود بیخودی مرا الہ
صفت ٭ این لالہ رخان بروی دستم بردند
٭ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است
و ہمان کہ بر (بروی دست بردن) گذشت
(اردو) ہاتھوں ہاتھ لیجانا دیکھو بروی
دست بردن۔

بروی دو عالم دربستن مصدر
اصطلاحی - از دنیا و دین سروکاری نداشتن
(ظہوری ﮯ) دل غم نشین شد است بتا
خانہ شادبین ٭ دربستہ ام بروی دو عالم
کشادبین ٭ (اردو) دو عالم سے سروکار نہ رکھنا

بروی دویدن مصدر اصطلاحی۔ بہار
این را مرادف (بر روی دویدن) دانستہ
و اسناد ذیل بذیل آن نوشتہ (محمد قلی سلیم
ﮯ) چو تیغ نیست محابا زخصم تیشۂ ما ٭ بروی
سنگ دود ہمچو آب شیشۂ ما ٭ (رفیع ﮯ) توان
نشست چو شبنم بروی گل گریان ٭ ولی بذوق
دویدن بروی خار خوشست ٭ (ظہوری
ﮯ) این قطرۂ خون بر رخ تو چیست ہلالی
٭ گویا کہ دل از غصہ بروی تو دویدہ است
٭ مؤلف عرض کند کہ این مصدر عام معنی
حقیقی است و بس یعنی دویدن کسی بر کسی
اعم از اینکہ بخشم باشد یا بذوق یا غیر ہر دو
(اردو) کسی کی جانب یا کسی پر دوڑنا۔

بروی روز افتادن راز مصدر
اصطلاحی۔ بقول بہار و اننّد کنایہ از بیاید
ظاہر و آشکار شدن سرّی کہ از مولانا

بنائی پیش کرده است بر (بروز افتادن راز) گذشت و شک نیست که متعلق بدین مصدر اصطلاحی است و این مرادف (بروز افتادن راز) است که گذشت و خیال خود بهدر انجا ظاهر کرده ایم محققین بالا که راز را از معنی خارج کرده اند تسامح شان است (اردو) دیکھو بروز افتادن راز۔

بروی کار آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار و انند بمعنی آمدن مؤلف عرض کند که (بروی کار آمدن) بجایش گذشت و ما آن را مرادف این گفته ایم که بمعنی ظاهر شدن است سند استعمال پیش نشد عیبی نیست معاصرین عجم بر زبان دارند اردو ظاهر ہونا۔

بروی کار آوردن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بهار بمعنی آوردن مؤلف عرض کند که ظاهر کردن است مرادف (بروی کار آوردن) که بجایش گذشت (خواجه سلمان سه) خط را بروی کار در آورد عاقبت ؎ سرگشته زلف راهمگی برکران نهاد ؎ (میرزا صائب سه) یاقوت آبدار تو آورد عاقبت ؎ خطی بروی کار که ریحان بگر درفت ؎ (ظهوری سه) هنر نهانی خود را بروی کار آور ؎ که غمزه شده مائل به ترکتاز ایدل ؎ (وله سه) آورده نهانی خود را بروی کار ؎ آماده خرابی یغمای کیستی ؎ (اردو) ظاهر کرنا۔

بروی کسی چیزی کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار و انند بحضور رو بجا جهت کسی چیزی کردن مؤلف عرض کند که (بروی کسی چیزی کردن) بجای خویش گذشت و ما خیال خود بهدر انجا ظاهر کرده ایم حق آنست که (بروی کسی) یا (بروی کسی) هر دو بمعنی پیش کسی و بمواجهه کسی باشد در تعین

بیان کردن کافی بود چنانکه (۱) ابروی کسی
آوردن چیزی) و (۲) (ابروی کسی پیاله
کشیدن) و (۳) (ابروی کسی حرف و سخن
زدن) و (۴) (ابروی کسی ساغر زدن)
و (۵) (ابروی کسی نوشیدن شراب) همچنین
مصادر اصطلاحی است که برای آن مصدر
بالا را تمام کرده اند که لفظا درست نیست
(محمد قلی سلیم [illegible]) جهان سفله اگر داد جرعه
آبی * بمهمانی کس چو می آن را ابروی ما (شد بره)
(وحشی [illegible]) ای سبزه این چه بخت
تو داری که لاله سان * هر سو کسی پیاله
بروی تو می کشد * (صائب [illegible]) بروی
او سخنان درشت حظ نرسید * شکسته دل
پسندید حرف بدگو را * (حافظ [illegible])
دران ساعت که جام می بدست او مشرف
شد * زمانه ساغر شادی بروی میگساران
زد * (خواجه شیراز [illegible]) شراب خانگی

از ترس محتسب خورده * بروی یار بنوشیم
به بانگ نوشا نوش * مخفی مباد که بهار
به سند این سند ذیل هم آورده (حافظ
[illegible]) عید است و موسم گل و یاران در
انتظار * ساقی بروی یار ببین ماه و
می بیار * بخیال ما (بروی یار دیدن)
درین شعر معنی حقیقی دارد یعنی برچهره
یار ماه را نظر کن که ابروی او همچنین هلال
است با این حال ما این مصدر عام را
بهتر از مصادر خاص ندانیم که ذکرش
بالا گذشت که حقیقت طلبان در غلط
نیفتند (اردو) کسی کے روبرو کچھ
کام کرنا -

بروی یکدگر چیدن مصدر اصطلاحی
درست کردن به ترتیب و درستی بالای
یکدیگر (ظهوری [illegible]) بماند باد و جو خلد
در بیرون زبس تنگی * زند بس باد تو در

خاطر بروی یکدگر چیدن کو (اردو) خوبی کے ساتھہ ترتیب دینا۔ جمانا۔ قائم کرنا۔
بره (۱) بقول سروری بمعنی نیکوئی و زیب و برازش صاحب جهانگیری فرماید که (۱) با ظهار
های هوز مرادف براه۔ خان آرزو در سراج گوید که مخفف براه است بمعنی برازش
چنانکه گذشت مؤلف عرض کند که صراحت ماخذ هم در انجا کرده ایم (اردو) دیکھو براه
(۲) بره۔ بقول جهانگیری به اخفای های هوز۔ معروف۔ صاحب برهان صراحت
کند که بچه گوسپند که بعربی حمل گویند خان آرزو در سراج فرماید که مخفف بره باشد
که به تشدید است بمعنی بچه گوسپند۔ صاحب رهنما بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاچار
استعمال این بدین معنی به تشدید رای مهمله کرده۔ صاحب محیط بر (بره) به تشدید گوید
که در فارسی اسم بچه میش است مؤلف عرض کند که بَرّ در عربی زبان بفتح و
بالکسر و به تشدید رای مهمله بمعنی راندن گوسپند آمده (کذا فی المنتخب) عجبی نیست که
فارسیان بزیادت های نسبت یا زائده بران اسم جامدی بر سبیل تفریس وضع کرده
باشند وچاداروکه از کلمه بَرّ که بمعنی شهر که بر نشان هفتمش گذشت بزیادت های نسبت در
آخرش بچه گوسفند را نام کردند که شهرگوسپند است بای حال اسم جامد فارسی زبان
است (اردو) بره بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ بکری یا بھیڑ وغیره کا چھوٹا بچه
(۳) بره۔ بقول جهانگیری و برهان و سراج باخفای های هوز بمعنی ابره یعنی روی
جامه (عنصری سه) عارضش را جامه پوشید است نیکوئی فر که جامه کان را بره شکست
آنقش آستر که صاحب رشیدی بذکر این معنی گوید که مصرع ثانی این شعر باختلاف لفظی

چنین دیده شد (ع) جامهٔ کش ابره از شکست و زانش آستر؎ مؤلّف عرض کند که اندرین صورت این شعر سند این معنی نباشد صاحب ناصری فرماید که مخفف ابره جامه که روئیهٔ جامه باشد و نسبت اختلاف لفظی مصرع دوم شعر بالا هم ذکر کرده ما می گوئیم که باقی حال این را مخفف ابره توان گرفت که بجایش گذشت و جا دارد که این را مرکب گیریم از کلمهٔ بر و های نسبت که بر بمعنی بالا گذشت و چیزی که به بالا نسبت دارد کنایه باشد از ابره که بالای آستر است اندرین صورت هیچ ضرورت ندارد که این را مخفف ابره گیریم بلکه ابره مزید علیه این باشد بزیادت الف وصل در اوّلش فالآخر اقوی من الاوّل (اردو) دیکھو ابره کے پہلے معنے ۔

(۴) بره ۔ بقول برهان باخفای های هوز کنایه از عاجز و زبون خان آرزو در سراج بذکر این گوید که ازین ماخوذ است (بره گرفتن) بمعنی عاجز و زبون گرفتن و این مجاز باشد مؤلّف عرض کند که ما این را بدین معنی مجاز معنی دوم دانیم که بچه گوسپند هم عاجز باشد پس فارسیان بمجاز این را بتخفیف رای مهمله بمعنی مطلق عاجز استعمال کردند و بس و جا دارد که این معنی را از مصدر اصطلاحی (بره گرفتن) پیدا کرده باشند که صراحت ماخذش همه را نخجاهی آید پس مصدر مذکور ازین ماخوذ نیست بلکه این ماخوذ است ازان و غلطی محققین بالا است که از مصدر مرکب لفظ بره را جدا کرده این معنی پیدا کرده اند چه معنی عاجز و زبون کردن در مصدر مذکور از جز و لفظ بره پیدا نشد (اردو) عاجز ۔ دیکھو استوه ۔

(۵) بره - بقول انند و غیاث لغت فارسی است به تشدید رای مهمله بمعنی برج حمل که محل شرف آفتاب است وقتی که آفتاب در برج حمل باشد موسم بهار شروع می‌شود مؤلف عرض کند که بحر و قول دو معاصرین هند نژاد است طالب سند استعمال می‌باشیم و اگر بدست آید توانیم قیاس کرد که مجاز بمعنی دوم است دیگر هیچ (اردو) حمل - اسم مذکر - دیکهو (اوّل برج)

برهٔ آب اصطلاح - بقول بحر بمعنی موجهٔ آب و گوید که بعضی این را به نون عوض موحده (نرهٔ آب) گفته اند صاحب ملحقات بهار هم ذکر این کرده - خان آرزو در سراج بحوالهٔ زفان گویا به تشدید رای مهمله آورده و بحوالهٔ شرفنامه به نون عوض موحده آورده بمعنی موج آب مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است و برّه درین اصطلاح مجاز بمعنی دوم شد بمعنی لفظی بچهٔ آب و کنایه از موجهٔ آب و آنچه به نون عوض موحده می‌آید آن مرکب است از نره که بمعنی موجه می‌آید آب بمعنی خودش (اردو) موج آب - پانی کی موج مؤنث

بر هاره اصطلاح - بقول شمس باوّل مفتوح و ثانی زده و زای منقوطه و اخفای ها مرادف پرهاره که به بای فارسی می‌آید (۱) بمعنی سوخته و (۲) چوب پوسیده که زیر سنگ چقماق نهند و چقماق زنند تا آتش درگیرد و آن را پدزه و خفف نیز خوانند مؤلف عرض کند که اگر سند استعمال این به موحده بدست آید توانیم عرض کرد که مبدل پرهاره باشد که می‌آید چنانکه تپ و تب معاصرین عجم و محققین فارسی زبان ازین ساکت و فقیر از صاحب شمس دیگر کسی ذکر این نکرده و آنچه ببای فارسی اوّل می‌آید

مرکب می نماید از لفظ پر بمعنی حقیقیش و ہاترہ بہ زای فارسی بمعنی ہر چیز زبون کہ می آید و زای فارسی بدل شد بہ زای عربی چنانکہ ژند و زند و بای فارسی بہ بای عربی پس معنی لفظی این چیزی کہ پر زبون است و بسیار زبون و کنایہ از معنی دوم و معنی اول مجاز آن (اردو) (۱) جلی ہوئی چیز۔ مؤنث (۲) چقماق کا ایندھن ۔ مذکر ۔

برہان بقول بہار بالضم معروف و ببین از صفات اوست (عرفی) برہان دہر سوز عتاب تو می گذشت ہ تسلیم در ثبوت خلا کرد روزگار ہ مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است و بقول منتخب حجت روشن و دلیل قاطع فارسیان این را ترکیب خود با لغات فارسی استعمال کردہ اند کہ در ملحقات می آید (اردو) حجت روشن ۔ دلیل قاطع کہہ سکتے ہین)۔ مؤنث صاحب آصفیہ نے (دلیل کامل) کا ذکر کیا ہے مؤنث بمعنی دلیل بین ۔

برہان تطبیق اصطلاح ۔ بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات (مرکب از ہر دو لفظ عربی زبان) بقاعدۂ فارسی مرکب اضافی ۔ نام برہانی کہ حکما بر اثبات واجب تعالی شانہ آوردہ اند و دربن برہان دو سلسلہ جاری کنند و مدار آن بر بطلان تسلسل ہر دو سلسلہ باشد (آزاد بلگرامی) ببین قدرت آن دو زلف مسلسل ہ کہ برہان تطبیق را کرد باطل ہ مؤلف عرض کند کہ صاحبان مصطلحات فارسی ازین لغت ساکت اند (اردو) برہان تطبیق اس دلیل کا نام ہے جسکو حکما نے اثبات ذات باری تعالی شانہ کے لئے استعمال کیا ہے ۔ مؤنث ۔

برهان مسیح بقول جهانگیری در ملحقات (۱) کنایه از مرده زنده کردن - صاحب برهان بذکر معنی بالا گوید که (۲) شفا دادن بیمار و (۳) اجابت دعوات - صاحبان بحر و جامع هم زبانش مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است بمعنی (دلیل عیسی) و دلیل نبوتش و کنایه از معجزه که مرده را زنده می کرد و معنی دوم مجاز آن یعنی شفای بیمار نه شفا دادن و معنی سوم هم مجاز باشد - طرز بیان محققین که حاصل بالمصدر را بشکل مصدر بیان کرده اند غیر مطبوع (اردو) (۱) عیسی علیه السلام کا معجزه - مردے کا زنده ہونا یعنی مردے کی زندگی - حاصل بالمصدر (۲) بیمار کی شفا یابی - مؤنث - (۳) اجابت دعا مؤنث

برهان یافتن استعمال - دلیل یافتن و مدلل شدن و حاصل کردن برهان - (انوری سه) هرچه دعوی کرده از ترتیب امیر المومنین ٭ روزگار از پایه قدر تو برهان یافته (اردو) دلیل حاصل کرنا

برهانه بند اصطلاح - بقول وارسته بالتشدید (۱) تجربه کار و ماهر (ظهوری سه) چو گرگیت اند گزند سخن ٭ شناسی اگر بره بند سخن گو او گوید که به تخفیف هم مستعمل و فرماید که (۲) بره بنده قومی است که قوچ جنگی پرورند و بجنگانند و به بهای گران آن را فروشند - مدار آن جماعه بر بیع و شرای قوچ است (شاعر سه) بسی سال طبل لوندی زدی ٭ بسلا ازپی بره بندی زدی ٭ و فرماید که (۳) ریسمان پای خیمه نیز (یحیی شیرازی سه) ای همسفری که کم ادای تو خوش است ٭ چون خیمه بره بند بپای تو خوش است ٭ خان آرزو در چراغ هدایت بر معنی اول قانع - (یحیی کاشی سه) اتمه اش گوسپند

پرواراست ٭ چه عجب بره بند این کار
است ٭ (قاسم مشهدی ع (۱)) یک زخم
سال خورده و یک داغ بره بند ٭ (حسن
هروی ۵) عمریست که در کمند عشقیم ٭
قربانی بره بند عشقیم ٭ (داراب بیگ
جویا ۵) ازبسکه خورده خون دلم را بجای
شیر ٭ آهوی چشم او بهمین بره بند شد ٭
و فرماید که آنچه بتخفیف می آید مخفف بیمن
زرّه بردارش بهار ذکر معنی اول و
دوم و سوم کرده گوید که (بربند) که
بدون های هوز گذشت مخفف این است
مؤلف عرض کند که (برّه بنده) چنانکه
وارسته بر معنی دوم ذکرش کرده بنابر آن
و برای آن سندی که وارسته از شاعر
پیش کرده از ان (بره بندی) بمعنی تجربه
کاری پیداست نه (بره بنده) و از
سند داراب بیگ جویا که بر الف گذشت

مصدر ---------

(ب) **بره بند شدن** بمعنی تجربه کار
شدن و گوسپند جنگی را پرورش کردن
هردو پیداست و آنچه (بربند) بمعنی
اول بر معنی دومش گذشت مخفف
(الف) توان گرفت ولیکن سندش
نه دریجا پیش شد نه درانجا. بدون
سند استعمال تسلیمش نه کنیم. مخفی مباد
که برّه بتشدید رای مهمله بمعنی بچهٔ گوسفند
بر معنی دومش گذشت و ماخذش همانجا
مذکور پیش فارسیان آنرا با لفظ بند مرکب
کرده اسم فاعل ترکیبی کردند و برای معنی
دوم استعمال کردند و معنی اولش مجاز آن
که تجربه کار را هم (بره بند) گفتند نسبت
معنی سوم عرض می شود که آن بدون تشدید
مرکب است به تحتانی مفتوح که افادهٔ معیت
کند و ره مخفف راه بمعنی سبیل و بند

یعنی خود دش و این مرکب ـ اسم مفعول
ترکیبی است یعنی چیزی که براه بسته شده
است و کنایه از ریسمان خیمه که برای
قائم کردنش بر زمین و براه بندند و جا
دارد که درینجا بره را مبدّل پره گیرند
که بنای فارسی مفتوح و تشدید رای مهمله
می آید چنانکه اسپ و اسب و معنی آن
کناره و طرف و دامن ـ فارسیان تخفیف
و تبدیل درین اصطلاح استعمالش کرده
باشند پس معنی لفظی این بطرف و کناره
بسته شده و کنایه از رسن خیمه والله
اعلم بحقیقة الحال (اردو) (الف) (۱)
تجربہ کار (۲) وہ قوم جو بکرے پالتی
ہے اور لڑاتی ہے ـ مونث (۳) ڈیرے
کی رسّی جس کے سہارے سے ڈیرا
کھڑا کیا جاتا ہے مونث (ب) تجربہ کار ہونا ـ
لڑائی کے بکرے پالنا ـ

(الف) برهخت (الف) بقول سروری
(ب) برهختن و ناصری به رای مهمله
(ج) برهخته و ها و خا بوزن بدبخت
یعنی ادب کرد (شمس فخری ـــه) بسان
هند وان ترک فلک را بچوب کین
بمالید و برهخت ها و فرماید که باضافه
یا نیز آمده ـ صاحب برهان گوید که بمعنی
ادب کرد و فرماید که ماضی ادب کردن
است ـ خان آرزو در سراج فرماید که
بروزن سرخت یعنی ادب کرده شده
مشتق از برهختن و (ب) بقول سروری
بمعنی (۱) ادب کردن و بقول جهانگیری
بمعنی برآهنجیدن گذشت صاحب
برهان بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم
فرماید که (۲) برکشیدن و (۳) برآوردن
و فرماید که بهر دو معنی آخر بکسر ثالث هم
درست باشد صاحب بحر بذکر هر سه معنی

گوید که بالفتح و بهر دو معنی آخر بکسر هم و فرماید
که سالم التصریف است که غیر ماضی و مستقبل
و اسم مفعول نیاید صاحب موارد بذکر
هر سه معنی بالا (بر آهیختن) را که بزیادت تحتانی
چهارم می آید مخصوص بمعنی دوم و سوم
کرده - خان آرزو بذیل (الف) ذکر ب
کرده چنانکه بالا گذشت - صاحبان سروری
و برهان نسبت (ج) می فرمایند که بمعنی
ادب کرده (سراج الدین راجی ع) مرا
روزگار بر آهیخته چو به ترازوی عقل بر آهیخت
چو مؤلف عرض کند که (آهیختن) مصدری
گذشت بمعنی دوم و سوم و ماخذ آن
آهیج که بمعنی کشش است و (بر آهیختن)
مزید علیه آن بزیادت کلمه بر بران و
(ب) مخففش بحذف الف و تحتانی و آنچه
معنی اوّل درینجا نداده است مجاز معنی
دوم باشد که بر کشیدن کسی را کنایه از

تعظیم آن کردن است و وجهی نیست که
همین معنی در مصدر (بر آهیختن) و آهیختن
هم نباشد ولیکن محققین محتاط آن را بدین
وجه ترک کرده باشند که سند استعمالش بنظر
نیامد پس الف ماضی مطلق ب و (ب)
مصدر مرکب و (ج) اسم مفعول و فاعل
مطلق بزیادت های زائده که افاده معنی
ماضی قریب کند - آنچه صاحب جهانگیری
این را مرادف بر آهیجیدن نوشت سکندری
خورد که بر آهیجیدن مزید علیه آهیجیدن است
و آهیجیدن و رامی معنی کشیدن و دیگر معانی
هم دارد که درین معنی یافته نشد پس
این مرادفش در معنی دوم است و بس
و خان آرزو در معنی (الف) خطا کرد
که آن را اسم مفعول دانست و غور
نکرد که اسم مفعول آن (ج) است -
با این حال متحقق شد که بکسر های هوز است

و آنانکه بعضی اوّل بفتح آن گرفته اند خلاف ماخذ شنیدن
رفته اند و عجبی نیست که تسامح شان از کلام
سراج الدین راجی راه یافته که ہختہ را قافیۂ
سختہ آوردہ و سختن کہ بجای خودش می آید
بالفتح و بالضم ہر دو پیش خیال کردہ باشند
کہ ہختہ و سختہ ہر دو بالفتح است و بقاعدۂ
قوافی غور نکردند کہ (ہختہ بالکسر) ہم قافیۂ
(سختہ بالفتح یا بالضم) درست باشد بلکہ
باعتبار صاحب سروری کہ از اہل زبان
است فتح ہای ہوز را محاورہ زبان انیم
اگرچہ خلاف ماخذ است مخفی مباد کہ (الف)
و (ج) ہم شامل باشد بر ہر سہ معانی (ب)
(اردو) (الف) ادب کیا (ب) (۱) ادب
کرنا (۲) و (۳) دیکھو آہختن و برآہختن
(ج) ادب کیا۔ ادب کیا ہوا۔

بر ہدف آمدن تیر مصدر اصطلاحی
بر نشانہ رسیدن تیر (صائب ع) تیر آنکہ زنو
آید بر ہدف تیر ہا کہ سازد قامتت را چون
کمان درد پا (اردو) تیر کا نشانہ پر لگنا۔

بر ہدف دست داشتن مصدر
اصطلاحی۔ قدرت داشتن بر نشانہ و
کنایہ از رسیدن بر ہدف (صائب ع)
بر ہدف دستی ندارد تیر بی زور کمان کہ
ہمت پیران جوانان را بمنزل می برد کہ
(اردو) نشانے پر پہنچنا۔ نشانے پر لگنا۔

برۂ دو مادری اصطلاح۔ بقول سروری
در ملحقات (۱) کنایہ از کمالی کہ دران
نقصان راہ نیابد از حوادث (خاقانی
ع) عشق ترا نوالہ شد گاہ دل و گہی جگر کہ
لاغر از ان نمی شود چون برۂ دو مادری
و صاحب جہانگیری در ملحقات گوید کہ
(۲) کنایہ از چیزی یا کسی کہ از سوانح و
حوادث روزگار کاہشی و نقصانی در و
راہ نیابد و فرماید کہ برۂ کہ خواہند فربہ کنند

از دو میش شیر دار شیر دهند و آن را شیر مست
شیر نامند و ترکی املک گرمید گویند صاحبان
رشیدی و برهان و ناصری و جامع هم ذکر
این کرده اند. خان آرزو در سراج گوید
که (۳) با چیزی که تقویت او از دو طرف باشد
و بقول بعض چیزی از حوادث روزگار
نقصان نه بیند و بذکر قول رشیدی و سند
بالا گوید که عجب است از و که برای این معنی
مثال این شعر آورده و حال آنکه درین
بیت بمعنی خود است کما لا یخفی علی المتامل
تذکره بردارش بهار نقل عبارتش کرده
(رشیدی) را انشا نه اعتراض کرده مولفش
عرض کند که مرکب توصیفی است و کنایه
از بزغاله که شیر از دو مادر یابد و رسم
است که در گله گوسپندان بعض بره ها
و رای مادر خود از ماده بز دیگر هم شیر خورند
و او منع نمی کند و شیر می دهد از محبت باینمعنی
صورت راه می یابد یا ماده که تلاش مردم
باشد پس (۴) فارسیان بره دو مادری
همین بره را نامند و معنی ۴ بیان کرده خان
آرزو مجاز آن و معنی دوم و اول محققین
بالا هم مجاز مجاز باشد ولیکن بقیاس بعید
و انسبت معنی اول اعتبار صاحب سروری
داریم که از اهل زبان است پس در کلام
خاقانی همین اصطلاح بمعنی چهارم مستعمل
و جا دارد که من وجه متعلق بمعنی سوم هم تجیم
و هیچ لطف با معنی اول و دوم دران بیت نیست
فقائل (اردو) (۱) وه کمال جس مین
کوئی نقص نه آیا هو. مذکر (۲) وه چیز
یا وه شخص جسکو کوئی نقصان حوادث زمانه
سے نه پهنچا هو. مونث و مذکر (۳) وه
چیز جسکو دو طرف سے تقویت هو. مونث مذکر
(۴) وه بره جسکو دو ماؤن کا دوده ملا هو
اصطلاح. بقول
بره چه نتوان توانا

آسند بحوالۂ مظہر العجائب ۔ از صفات حق
سبحانہ تعالی ۔ مؤلف عرض کند کہ دیگر
محققین ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان
ندارند ۔ تا آنکہ سند لفظی استعمال پیش نشود
مجرد قول محقق را کافی ندانیم ۔ اگرچہ موافق
قیاس است کہ باعتبار محاورہ لطفی ندارد
(اردو) ہر اُس چیز پہ قادر جس پر ہمکو
قدرت نہیں ہے (خداوند تعالی کی صفت)

برۂ عافیت نزار اصطلاح ۔ بقول
مؤید بحوالۂ ادات ۔ ای تن از درستی و بی
غمی مغلوب و ضعیف شد ۔ دیگر ہمہ محققین
فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین عجم
بر زبان ندارند و خلاف محاورہ و بے عجیب
محقق بالا معنی این بیان کردہ است ہیچ
صلاحیت اصطلاح ہم ندارد ۔ ما بجذبکہ
معنی اصطلاحی بر سبیل مجاز پیدا می کنیم کہ
باشد از کسی کہ او را عافیت و صحت حاصل
نیست این است تائید علما (اردو) وہ
شخص جو بیغمی سے ناتوان اور ضعیف ہو
اور بلحاظ ہمارے معنون کے غیر تندرست

برۂ فلک اصطلاح ۔ بقول جہانگیری در
ملحقات (۱) کنایہ از ماہ و بقول رشیدی (۲) بمعنی
حمل ۔ صاحب ناصری در ملحقات گوید کہ برج حمل
مراد است صاحبان برہان و بحر متفق با ناصری
مؤلف عرض کند کہ برہ بمعنی بچۂ گوسپند گذشت
پس مرکب اضافی است و موافق قیاس کہ فارسیان
برج حمل را بدین نام موسوم کردند معنی اول را تا آنکہ
سند استعمال پیش نشود تسلیم نکنیم البتہ برۂ فلک
بمعنی اول می آید کہ صراحت ماخذش ہمدرنا بجا
کنیم و بجا دارد کہ کاتب جہانگیری در لفظ
ماہ بمعنی سہو کردہ باشد (اردو) (۱) چاند
مذکر ۔ ماہ ۔ قمر (۲) برج حمل ۔ دیکھو اول برج

برۂ گرفتن مصدر اصطلاحی ۔ بقول
رشیدی و بحر و مؤید و بہار و (جہانگیری

در ملحقات) (۱) کنایه از عاجز و زبون گرفتن (حکیم ناصر خسرو سـ) از بهر آنکه توبره گیری دگر مرا باهی بی تمیز مردگری را مشو بره گر صاحب برهان گوید که بره بمعنی عاجز و زبون هم هست. خان آرزو در سراج فرماید که زبون و عاجز کردن که در اصل بره بمعنی زبون و عاجز مستعمل است مؤلف عرض کند که معنی لفظی این (۲) گرفتار کردن در راه و کسی را که در راه گرفتار می کنند بی سر و سامان و عاجز می باشد و از گرفتاری خود خبر ندارد از همین عادت معنی اول بسبیل کنایه قائم شد. آنانکه این معنی را متعلق به معنی چهارم لفظ بره کرده اند سکندری خورده اند که این اصل است و آن ماخوذ از بیش بلکه ما همه در اینجا اشاره این کرده ایم که در مجرد لفظ بره معنی عاجز نباشد و خان آرزو هم از غور کار نگرفت که این مصدر را ماخوذ از لغت بره دانست جز این نیست که بره مخفف برآه بمعنی حقیقی یعنی در راستای راه است و بس (اردو) (۱) عاجز و مغلوب کرنا (۲) راستہ میں گرفتار کرنا۔

بریلیا بقول برهان و هفت و انند بفتح اوّل و سکون ثانی و کسر ثالث و لام ساکن و تحتانی بالف کشیده بیونانی رستنی باشد که آن را رازیانه گویند و معرب آن ارازیانج باشد از روزیکه آفتاب به برج حمل می رود هر که هر روز یکدرم تخم رازیانه با یکدرم قند سفید سفوف کند و تا سه ماه در خوردن او مداومت نماید در تمام سال مرض نشود و جمیع گزندگان تخم رازیانه خورند بجهت روشنائی چشم و افعی چشم خود را بجهت روشنائی و تقویت بران مالد. صاحب محیط ذکر این نکرد و بر رازیانج

گویدکه معرب راز یانهٔ فارسی است که در بادیان مسطور شد وما حقیقت این بر (اقومار ثون) نوشته‌ایم (اردو) دیکھو اقومار ثون۔

برہم اصطلاح۔ بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل وثالث بمعنی (۱) باہم ومجتمع (۲) پریشان وآشفته وآشفتگی۔ **مؤلف** عرض کند که مرکب است از کلمهٔ بر که بمعنی علی گذشت وہم بمعنی اوست ومعنی حقیقی این (۳) بالاے یکدیگر و(۴) برسبیل مجاز بمعنی خشمناک وغضبناک وآزرده که انسان درحالت غضب بالای یکدیگر می افتد ومعنی دوم ہم مجازی باشد ولیکن معنی آشفتگی مخصوص با برہمی است ومعنی اوّل ہم درست است که سندش در (برہم افتادن) می آید وسند استعمال ودیگر معانی ہم در ملحقات مذکور شود (اردو) (۱) باہم۔ دیکھو باہم (۲) پریشان۔ دیکھو افژدل (۳) ایک دوسرے پر (۴) برہم بقول آصفیه خفا۔ ناراض۔ کبیده

برہم افتادن مصدر اصطلاحی۔ (۱) بمعنی جمع شدن با یکدیگر متعلق بمعنی اوّل برہم که گذشت (ظہوری ﮯ) خوشا عشرت که خاطر در ہم افتد ٭ غم واندوه در دل برہم افتد ٭ (۲) بر یکدیگر افتاد که مقصود از اظہار کثرت است متعلق بمعنی سوم برہم که بجایش گذشت (ولہ ﮯ) ز بس قربان بکویش برہم افتاد ٭ برای عید خاک وخون حنا کرد ٭ (اردو) (۱) باہم جمع ہونا (۲) ایک دوسرے پر گرنا۔ (اظہار کثرت کے لئے مستعمل ہے)۔

برہمان اصطلاح۔ بقول جہانگیری مرادف برہمن۔ قومی است از ہندوان که درمیان ایشان از انہا اصیل تری نبود (امیر خسرو ﮯ) ز تقدیر ہمه ابریشمین پوش ٭ حریر برہمان افگنده بر دوش ٭ **مؤلف** عرض کند که برہمن لغت سنسکرت است۔ بقول ساطع قومی که بزنّار داشہرت دارد۔ مرادف براہمن وبرہما ہم لغت سنسکرت است که بقولش بمعنی یزدان آمده۔ فارسیان

برہمن را مزید علیہ کردہ اند بزیادت الف یا براہمن را قلب بعض کردند بہر دو صورت مقدس باشند و بس (اردو) برہمن۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ وید جاننے والا۔ خدا شناس۔ ایک ہندو قوم ذات کا نام۔

برہم بافتہ اصطلاح۔ بقول رہنما سیاحت نامہ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی مطلق بافتہ **مؤلف** عرض کند کہ برہم درینجا بمعنی اوّل و آخر یعنی باہم بافتہ و ازہمین استعمال مصدر (برہم بافتن) ہم پیدا می شود و تسامح صاحب رہنما و اتفاق معاصرین عجم باماست کہ معنی باہم و بایکدیگر را اختیار نکرد۔ (اردو) بنا ہوا۔ باہم بنا ہوا۔

برہم پیچیدن مصدر اصطلاحی۔ بر روی یکدیگر پیچیدن و باہم پیچیدن متعلق بمعنی اوّل برہم کہ بجایش گذشت (ظہوری ؎) نالہ پیچیدہ زبس بر دل تنگم برہم کہ شد گرہ آہ اگر عقدہ کشائی نرسد۔ (اردو) باہم لپٹ جانا۔ ایک دوسرے سے لپٹ جانا۔

برہم تافتہ اصطلاح۔ بقول مؤید و ہفت یکجا جمع کردہ و پیچیدہ چنانچہ چند رسن یکجا جمع کردہ بہ پیچند تا بایکدیگر بیامیزد **مؤلف** عرض کند کہ اسم مفعول (برہم تافتن) است کہ بمعنی بالای یکدیگر۔ و باہم تافتن باشد و برہم درینجا بمعنی اوّل و سوم اوست (اردو) باہم بٹا ہوا۔

برہم چسپیدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی باہم و بریکدیگر چسپیدن (ظہوری ؎) دل و داغش چنان برہم بچسپید۔ کہ از ہم شان توان ہرگز جدا کرد۔ مخفی مباد کہ برہم درینجا بمعنی اوّل و سوم اوست (اردو) باہم چمٹ جانا۔

برہم چیدن مصدر اصطلاحی۔ بہار بذکر این از معنی ساکت و نقل نگارش (انند) اتباع غش کند **مؤلف** عرض کند کہ در محاورۂ فارسیان معانی مختلفہ دارد ازینجاست کہ بہار تفصیلش را

بمامی سپارد (۱) بمعنی یکی بالای دیگری جمع کردن متعلق بمعنی اوّل برہم چنانکہ (برہم چیدن خار درچیزی) (ظہوری ؎) چہ خارہا کہ نچیدہ است درکفم برہم ٭ زمن نبود دریں باغ گل نچیدہ تری ٭ (ولہ ؎) بہر بلبل داغہا از برگ برہم چیدہ گل ٭ شمع در پروانہ سوزی خود سراپا آتش است ٭ و (۲) کنایہ از خون کردن وظلم کردن۔ مجاز معنی دوم برہم کہ گذشت کہ پریشان کردن چیزی برباد کردن است چنانکہ (برہم چیدن خون) (ولہ ؎) خون تعریف بہار وصل برہم چیدہ ام ٭ در تموز ہجر مغز استخوان آوردہ ام ٭ و (۳) تہ کردن چنانکہ (برہم چیدن داغ) (ولہ ؎) داغہا بر غنچۂ دل سخت برہم چیدہ ام ٭ بر جگر گر پیرہن سازم یک گلستان واہست ٭ مخفی مباد کہ (برہم چیدن سفرہ) ہم متعلق ہمین معنی است (۴) کنایہ از درست کردن وجمع کردن متعلق بہ معنی اوّل برہم چنانکہ (برہم چیدن داغ) (علی قلی بیگ ؎) زبس داغ تو برہم چیدہ ام در سینۂ سوزان ٭ چراغ اہل دل روشن شد از کاشانہ ام ہرشب ٭ (اردو) (۱) باہم جمع کرنا (۲) کسی چیز کا خون کرنا یعنی اس کو زائل کرنا (۳) تہ کرنا لپیٹنا (۴) جمع کرنا۔ ایک دوسرے پر جمانا۔

برہم خاستن مصدر اصطلاحی۔ پیدا شدن ہوا تر و برہم در ینجا۔ من وجہ متعلق بمعنی اوّل اوست بر سبیل مجاز (ظہوری ؎) بجای موج خیزد برق برہم ٭ بدریا ریزی از خاکستر من ٭ (اردو) پیدا ہونا۔

برہم خوردن مصدر اصطلاحی۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت و بقول بحر (۱) پریشان شدن متعلق بمعنی دوم برہم کہ گذشت (رضای نیسی ؎) از نسیمی دفتر ایام برہم می خورد ٭ از ورق گردانی لیل ونہار اندیشہ کن ٭ (میرزا بیدل ؎) باطن آسودہ از یک حرف برہم می خورد ٭ غنچہ تا خوابش نفس برلب رساند بیدل است ٭

(ملاحظہ)

ظہوری ؎) زغم چندان پریشان نیست
برہم خوردۂ کاکل ؎ بزیر کوہ ماندن بہ کہ بیتاب
کمر گشتن ؎ (صائب ؎) عارف ز موج حادثہ
برہم نمی خورد ؎ از شور بحر آب گہر گل نمی شود ؎ و
(۲) برافروختہ و خشمناک شدن متعلق بمعنی چہارم
برہم (ظہوری ؎) با دخا کم راہبر دو آتش آبم را
بسوخت ؎ خوردہ برہم طبیعتم از اعتدال افتادہ
ام ؎ مخفی مباد کہ بعضی این راہم متعلق بمعنی اول
دانند و ما برخلاف شان کہ ذوق سخن با ہر یک
مخصوص است (اردو) (۱) پریشان ہونا۔
(۲) غضبناک ہونا۔

برہم درہم اصطلاح۔ بقول اسند بحوالہ
فرہنگ فرنگ بالفتح (۱) بمعنی پریشان و آشفتہ
و زیر و زبر **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان
گویند کہ " ہمہ کار و بار و انتظام شان درہم
و برہم شد " یعنی پریشان و تہ و بالا و خراب
شدنا این را بہ تقدیم برہم بر درہم نشنیدیم
محققین بالا شنیدہ باشد۔ خلاف قیاس نیست
و (۲) بمعنی خشمناک چنانکہ معاصرین عجم گویند "
بابا و حرف مزن بہ بند کہ امروز مزاجش خیلی برہم و
درہم است " یعنی خشم ناک و غضبناک است
(اردو) (۱) درہم برہم۔ بقول آصفیہ۔ فارسی
تہ و بالا۔ ابتر۔ الٹ پلٹ۔ گڑبڑ۔ و (۲) خفا
ناراض۔

برہم ریختن مصدر اصطلاحی۔ بالای یکدیگر
نہادہ شدن متعلق بمعنی سوم برہم کہ گذشت
موافق قیاس است متعدی ہم آمدہ یعنی بالای
یکدیگر نہادن کہ ریختن لازم و متعدی ہر دو می آید
(ظہوری ؎) نیاز ہر دو عالم ریخت در بازار
کو برہم ؎ نیرزد نیم نازش را خریدار اینچنین باید ؎
(ولہ ؎) شعلۂ آہست ز موج گریہ برہم ریختہ ؎
آتش آب درون و از برون سر دادہ ایم ؎
(اردو) ایک پر ایک رکھا جانا۔ رکھنا۔

برہم زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر

بمعنی پریشان ساختن وبقول بہار زیر و زبر کردن
وخراب و پریشان کردن مؤلف عرض کند
کہ متعلق بمعنی دوم برہم وسند این در ملحقات
می آید (اردو) برہم کرنا۔ پریشان کرنا۔
صاحب آصفیہ نے صرف (برہم ہونا) کا ذکر
کیا ہے جو اسی کا لازم ہے۔

برہم زدن آب وخاک مصدر اصطلاحی
کنایہ از تہ وبالا کردن و برباد کردن و تباہ
کردن جہان (انوری ؎) لشکر طغرل تگین
برہم زندی آب وخاک // گر نہ ساکن داردی
شان ہیبت طغرل تگین // (اردو) دنیا کو
تہ وبالا کرنا۔ تباہ کرنا۔

برہم زدن اسباب مصدر اصطلاحی۔
پریشان و تہ وبالا کردنش (انوری ؎) سخدای
کہ وصف بیچونش // ہمہ اسباب عقل برہم زد //
(اردو) سامان کا برہم اور پریشان اور تہ وبالا کرنا

برہم زدن جہان مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر را، جستجو کردن و تلاش کردن۔ ودیگر کسی از محققین
فارسی زبان ذکر این نکرد۔ طالب سند استعمال
می باشیم کہ بگوش ما نخورد و معاصرین عجم بر زبان
ندارند و بہ تحقیق ما (۲) مرادف (برہم زدن آب
وخاک) کہ گذشت و موافق قیاس است۔
(اردو) (۱) تلاش کرنا۔ بقول آصفیہ۔ ڈھونڈنا
کھوج لگانا۔ سراغ لگانا (۲) دیکھو (برہم زدن
آب وخاک)

برہم زدن چشم مصدر اصطلاحی۔ پریشان
شدن چشم وبہ تکلیف افتادن آن وکنایہ از
بند و بیکار شدنش۔ ومتعدی آن ہم (صائب ؎)
چشمی است کہ برہم زدہ از موی زیاد است //
تا دل رگ خامی زہوس داشتہ باشد // (اردو)
آنکھ بند ہونا۔ آنکھ بند کرنا۔

برہم زدن دفتر مصدر اصطلاحی۔
پریشان کردن دفتر (میرزا معز فطرت ؎)
برہم زدیم دفتر ننگ بریدہ را // بر نام ہیچکس نہ رقم

وصل یار نیست ۔ (اردو) دفتر پریشان کرنا۔

(۱۲۵۵۵) **برہم زدن دودمان** مصدر اصطلاحی بر باد و تباہ کردن خاندان (محتشم کاشی ؎) کی گمان می برد دل کان شمع فانوس حجاب چون زعفران دم زند صد دودمان برہم زند ۔ (اردو) خاندان کو برباد کرنا۔ تباہ کرنا۔

(۱۲۵۵۶) **برہم زدن دیدہ** مصدر اصطلاحی۔ مرادف (برہم زدن چشم) (ظہوری ؎) دیدہ برہم زن و حائل بردار ۔ بنشین کنجی و دربان بشناس ۔ (اردو) دیکھو برہم زدن چشم۔

(۱۲۵۵۷) **برہم زدن قرار** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از بی قرار و پریشان کردن و لازم ہم۔ (ظہوری ؎) دادیم قسم بہ بی قراری ۔ برہم نزنی قرار ما را ۔ (اردو) بی قرار کرنا۔ پریشان کرنا۔ بی قرار ہونا۔ پریشان ہونا۔

(۱۲۵۵۸) **برہم زدن گل** مصدر اصطلاحی۔ بکسر کاف فارسی۔ پریشان و برباد کردن (ظہوری ؎) عشق او کرد خوب زشت مرا ۔ زدہ برہم گل سرشت مرا ۔ (اردو) مٹی خراب کرنا۔ بقول آصفیہ تباہ کرنا۔ خراب کرنا۔ ستیاناس کرنا۔ برباد کرنا۔

(۱۲۵۵۹) **برہم زدن لب** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ از بند کردن و شدن لب (ظہوری ؎) بجنبش آمد مژگان صد حکایت در میان داری ۔ اگر گاہی لبی برہم زند اظہار می گنجد ۔ (اردو) لب بند کرنا۔ لب بند ہونا۔

(۱۲۵۶۰) **برہم زدن نقش** مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار، بر سر غثیان و تہوع آمدن طبیعت چیف است کہ سندی پیش نکرد و محققین فارسی زبان بر زبان ندارند و لیکن موافق قیاس است و کنایہ باشد از پریشان شدن و کردن طبیعت (اردو) طبیعت کا پریشان ہونا۔ طبیعت کو پریشان کرنا۔

(۱۲۵۶۱) **برہم زدن نسخہ** مصدر اصطلاحی۔ برباد کردن و ضائع کردن و از دست دادن آن

ظہوری ؎) برہم زدیم نسخۂ ترکیب عشق را ٭ قوت بضعف و عجز بہ نیرو گذاشتیم ٭ (اردو) نسخہ ضائع کرنا۔ کھونا۔

برہم زننده استعمال۔ بقول شمس نگر بیستن و بہم پیوستن و مژه برہم زدن مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل است از مصدر (برہم زدن) آنکہ گذشت محقق بی تحقیق غور نکرد و معانی غلط و خلاف قیاس نوشت (اردو) ناقابل ترجمہ۔

برہم شدن مصدر اصطلاحی (۱) پریشان شدن و (۲) در غضب آمدن۔ معاصرین عجم بر زبان دارند (ظہوری ط) ازان اسباب ایمانی کہ برہم شد ز ایمان ٭ فدای چشم کافر ماجرا ٭ (اردو) (۱) پریشان ہونا (۲) برہم ہونا۔ غصّے ہونا۔ دیکھو خشم شدن۔

برہم شکستن چین زلف مصدر اصطلاحی۔ چین زلف را پریشان کردن و پریشان کردن زلف است و بس (انوری ؎) صبا را پای ٭ زلف تو بشکست ٭ چو چین زلف را برہم شکستند ٭ (اردو) زلف کو پریشان کرنا۔

(۳۵۵۰) **برہم فشاردن جگر** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از پژمرده کردن جگر (ظہوری ؎) این نالہ ام از کام و زبان برنشرا و ٭ کز درد تو برہم نفشارد جگرم را ٭ (اردو) جگر کو پژمرده کرنا۔

(۳۵۵۱) **برہم فگندن دام** مصدر اصطلاحی۔ گستردن دام است و بس (ظہوری ؎) صیاد آہو بیت سر ما زد ہماز بس ٭ برہم فگنده دام تو از دانہ پرشد است ٭ (اردو) دام بچھانا۔ دام پھیلانا۔

برہم کاره اصطلاح۔ بقول بہار (۱) تباه کننده کار (میرزا صائب ؎) عشقبازان را طرف بسیار پیدا میشود ٭ کار اگر عشق است ہمکار بر پیدا میشود ٭ و فرماید کہ از اہل تحقیق مسموع است کہ بخط میرزای مذکور (برہمکار) بضم بای فارسی بنظر آمده و درینصورت ہمکاره بمعنی ہم پیشہ ...

حریف باشد یعنی بسیار حریف و هم پیشه بهم سهید
صاحب انند حرف بحرف نقل نگارش مؤلف
عرض کند که لفظ برهم مرکب شده است با لفظ
کار و هردو بمعنی خود است و اسم فاعل ترکیبی ا
بقاعدهٔ فارسی و آنچه ذکر بای فارسی ... کرد
است محل آن نیست و (برهم کار) با بای
فارسی بجایش هم می آید سبحان الله چه خوش تحقیقی
است که اهل تحقیق دیوان قلمی صائب را دیده
اند و بعوض موحده بای فارسی مکتوب بود و اما
سخن آفرینی برای آنست که این را بمعنی حریف
گیرند وای بر محقق - می پرسیم از که اگر (برهم کار)
را کنایه از حریف گیریم چه نقصان باشد که کنایه
لطیف است چرا که برهم کننده کار عاشق همان حریف
است ... کوه کندن و موش مرده برآوردن
... تحقیق نیست و ... است از شان تحقیق
و تحقیق آنست که ... بیان کرده اش حقیقی است
و (۲) کنایه باشد از رقیب (اردو) (۱) کام کو
برہم کرنے والا (۲) رقیب - بقول ... صفیہ حریف
دشمن - عدو و مخالف (ذخیرہ ۵) یہ نہ ہوگا کہ
مرے قتل سے درگزر جائیں گے ... رقیبوں نہ سکھایا ہو وہ گر گزر جائیں گے

برهم کردن مصدر اصطلاحی متعدی

برهم شدن بهر دو معنی که گذشت معاصرین عجم
زبان دارند (اردو) (۱) پریشان کرنا - برہم
کرنا (۲) غصہ دلانا - برافروختہ کرنا - بھڑکانا -

برهمن بقول سروری (۱) نام بت پرستان (سعدی ۵) به تقلید کافر شدم روز چند
برهمن شدم در مقالات زند ، و بقول جهانگیری با اول و ثانی مفتوح به های زده قومی است
از هندوان که در میان ایشان از انها اصیل تر نبود - مرادف برهمان (که گذشت) و برهمند
(که می آید) و بقول جامع بمعنی اصل هنود - و بت پرست و زنار بند - و بقول برهان اصل و
شیبه هندوان و نراد که بر وزن گردن بفتح اول و سکون ثانی هم آمده صاحب ناصری گوید

که بروزن قلزن یعنی بت پرست و زنّاربند انجب هنود و بقول بعض گویند که چون نام زرتشت براهام
بوده و بیاس حکیم از هندوستان بامتحان وی بایران آمده بعد از ملاقات و مقالات ره سپر کیش
و آئین او گردیده بهندوستان بازگشت و طریقت او را بهندیان بیاموخت آن طائفه را برهمن
لقب شد و براهمه بقانون عرب جمع آن ـ یکی از فضلا گفته (ع) ای برهمن آن عذار چون لاله
پرست تو رخسار نگار چارده ساله پرست تو گر چشم خدای بین نداری باری تو خورشید پرست
شو نه گوساله پرست تو ـ و فرماید که برهمند و برهمه مرادف آن ـ خان آرزو در سراج گوید که
تحقیق اینست که لفظ هندی است و معنی آن موافق مذهب اینها در جائیکه چهار طریق قرار داده
جمشید نوشته مرقوم است و چون تلفّظ آن بر غیر هندی دشوار است برهمن مقرر کردند چه در
فارسی و چه در عربی از ینجهت جمع آن در عربی براهمه و در اصل بای آن مکسور بود و فتح با و
سکون را و فتح را هردو صحیح است و فرماید که وجه صحّت (برهمه) میتواند شد که نون را از جهت تخفیف
حذف کرده ها در آخر زیاده کرده باشند و وجه زیادت دال در آخر برهمند بجایش خواهد آمد ـ بهار
گوید که براهمه جمع برهمه باشد نه برهمن و فرماید که لفظ براهمه تراشیده فارسی زبانان است و در
کتب تواریخ مثل اکبرنامه وغیره مذکور ـ **مؤلف** عرض کند که خان آرزو پی بحقیقت نبرده است ا
هندی نیست بلکه لغت سنسکرت است از لفظ برهم بکسر اوّل و فتح دوم و سکون های هوز بمعنی یزدان
و روح اعظم و نون نسبت که در سنسکرت می آید بمعنی لفظی این منسوب به خدا و قومی که خود را بخصوصیت
خاص کند از جمیع اقوام هنود و شریف تر دانند در اینها ـ فارسیان تصرّفی در اعراب کرده اند و برهمه را
معرّب برهمن قیاس توان کرد به تبدیل نون به های هوّز و براهمه جمع معرّب بقاعدهٔ عرب ولیکن

صاحب محیط المحیط براہمہ را جمع برہمن نوشتہ و برہمن را معرب قرار دادہ بہر دو صورت براہمہ ترشیدہ
فارسی زبانان نیست و محققین لغات عرب برہمہ را ترک کردہ اند و برہمن را معرب گرفتہ اند و آنچہ
(برہمان) بالف گذشت ۔ جا دارد کہ مزید علیہ این دانیم و جا دارد کہ آن را ہم لغت مستقل سنسکرت خیال
کنیم کہ ترکیب آن بالفظ برہما و نون نسبت است و برہما بمعنی یزدان مرادف برہم کما فی الساطع
و برہمند کہ بزیادت دال زائد در آخر می آید مقدس است کہ فارسیان دال زائدہ در آخر کلمات می
آورند چنانکہ شنفتالو و شفتالود (اردو) برہمن ۔ اسم مذکر ۔ دیکھو برہمان ۔

(۲) برہمن بقول برہان حکما و علما و دانشمندان و پیر و مرشد و بت پرستان و آتش پرستان ہم
و بقول جامع بمعنی حکما پیر و مرشد بت پرستان ۔ صاحب ناصری گوید کہ بیشتر بر علمای ہنود اطلاق
کنند چہ برہما بعقیدۂ ایشان فرشتۂ بسیار بزرگ است و او را تجید و نیایش کنند **مؤلف** عرض
کند کہ مجاز معنی اوّل است و بس حقیقت این ہمین قدر است کہ حکما و علما و دانشمندان و فقرای
ایشان درہمین قوم یافتہ شدند و علما و فقرای دیگر اقوام را ہم اینہا بزبان خود برہمن خوانند ۔ پس
تعریف این را در جمع کردن غلط است بلکہ حکیمی و عالمی و عاقلی و فقیری ہم از ینکہ از قوم شان باشند
یا از دیگر اقوام و مذاہب ۔ در سنسکرت برہمن گویند بمجاز (اردو) سنسکرت مین حکیم اور عالم اور عاقل
اور فقیر کو بنظر عزت بر سبیل مجاز برہمن کہتے ہین اس لئے کہ قوم ہنود مین یہ لوگ عموماً برہمن ہی
پائے گئے ہین ۔

(۳) برہمن بقول سروری بحوالۂ تحفہ بتخانہ و بحوالۂ نسخۂ وفائی بتکدہ ایست در ہند (میر معزی)
بہار چین کن از ان روی بزم خانۂ خویش ؛ اگرچہ خانۂ تو نوبہار برہمنست ؛ **مؤلف** عرض کند کہ

باعتبار سروری این را ہم مجاز معنی اوّل دانیم کہ بتکدہ را منسوب بہ خدا کردند و ماخذ این ہمان کہ بر بمعنی اوّل گذشت (اردو) بتکدہ بقول آصفیہ بتخانہ۔ فارسی۔ اسم مذکّر۔ دیکھو بتکدہ۔

برہمند | بقول برہان و بحر و جامع و جہانگیری مرادف برہمن کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت ماخذ این را بر برہمن بیان کردہ ایم کہ مزید علیہ آن و مفرّس است۔ (ناصر خسرو ے) برہمندی را بدل درجای کن ؎ گرہمی زاید و پرستی برہمی ؎ (اردو) دیکھو برہمن۔

برہمنہ | خان آرزو در سراج ذکر این با برہمن کردہ و مرادف برہمہ و برہمن قرار دادہ۔ ما حقیقت برہمہ را بر معنی اوّل برہمن بیان کردہ ایم کہ معرّب است و برہمنہ جز این نیست کہ مزید علیہ باشد یعنی بر برہمن ہای ہوّز زیادہ کردہ اند و استعمال این از نظر ما نگذشت و دیگر محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ طالب سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو برہمن۔

برہم نہادن | مصدر اصطلاحی۔ بالای یکدیگر نہادن و جمع کردن (ظہوری ے) چہ جادو کرم در پی پردہ برہم ؎ اگر جان تواند شدن رونمایت ؎ (ولہ ے) یک روز ہیش گرچہ ز ہجران نرفتہ است ؎ صد سالہ مردنست کہ برہم نہادہ ایم ؎ (ولہ ے) روزہای تیرہ بختان را ز شب برہم نہاد ؎ صبح روی آنکہ بر خورشید مادرزاد بست ؎ (اردو) ایک دوسرے پر رکھنا۔ جمع کرنا۔

برہم نہادن چشم | مصدر اصطلاحی۔ بند کردن چشم۔ مخفی مباد کہ دریجا چشم را بر سبیل مجاز بمعنی غلاف چشم و پلک گرفتہ و از ہمین معنی کنایہ بند کردن چشم پیدا می شود۔ فتأمّل (ظہوری ے) چشم برہم نہ زبان درکش ز آفت ایمنی ؎ خلوتی از خویش می ترسد بخلوت میرود ؎ (اردو) آنکھ بند کرنا۔

برہمون | بقول شمس۔ (۱) بالضم آرایش و

(۲) دائره که ملون گاه ماه باشد که بگرما و آفتاب پدید آید و فرماید که ببای فارسی هم آمده **مؤلف** عرض کند که انچه ببای فارسی عربی بمعنی دائره می آید (پرهون) بدون میم است صراحت ماخذش هماینجا کنیم درینجا همین قدر کافی است که غلطی کاتب مطبع یا تسامح محقق باشد که بامیم چارم نوشت - هم محققین فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین عجم برزبان ندارند بدون سند استعمال اعتبار را نشاید و اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که مرکب باشد از برهم بمعنی خورش و واو و نون نسبت و معنی لفظی اینها منسوب برهم یعنی چیزی که پر چیزی است و کنایه از آرایش و هاله - اندرینصورت باید که بافتح یا کسر باشد نه بالضم. و جاداریم که برهون دانیم که می آید میم زائد باشد و بس چنانکه در از بزم) و (چیا) و (چیرام) (اردو) ۱ آرایش مؤنث دیکھو آرایش (۲) ہالہ بقول آصفیہ - اسم مذکر - دائرہ کنڈل چاند کا منڈل

برهمه بقول برہان و جامع و (جهانگیری در ضمیمه) و (خان آرزو در سراج) مرادف برهمن

مؤلف عرض کند که با ذیل معنی اوّل برهمن حقیقت این بیان کرده ایم که معرب است (میر خسرو ؎) زلفد برهمه ابریشمی پوشش حریر پرنیان افگنده بردوش (اردو) دیکھو برهمن

برهمه سوگند مقوله - بقول بهار و اننداعنی همه را سوگند است (طالب آملی ؎) عزیزم از اوج ملامت فگند برهمه سوگند که خوارم کنید **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است و ضرورت نداشت که بصورت مقوله یا محاوره بیان کنیم (اردو) تمام پر قسم ہے یعنی تمام لوگوں کو قسم دیتا ہوں

برهمی معامله اصطلاح - بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بند شدن کار و بیر و نقی آن **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است معاصرین عجم برزبان دارند و دیگر محققین فارسی زبان ساکت (اردو) معاملہ کی برہمی - یا خرابی مؤنث

بره نشاندن مصدر اصطلاحی - منتظر کا ودر انتظار نشاندن کسی که انتظار کسی می کند رهگذرش می نشیند (ظهوری ؎) انتظارم پیچ

ازبسکه نشاند ؎ نتوانم که دمی چشم زره بردارم ؎ (اردو)
تاک مین بٹھانا - انتظار کروانا -

برہ نشستن | مصدر اصطلاحی - لازم مصدر
گذشته نشستن بر راه و انتظار کردن (ظهوری
؎) شبها بره نسیم نشینین ؎ تا مهر تو بر سحر نیفتد ؎ -
(اردو) راستہ پر بیٹھنا - انتظار کرنا -

(الف) **برہنگی** | بقول بہار (ب) بالتحریک
(ب) **برہنه** | و بالسکون (۱) بمعنی عریان
بمثل تیغ برہنہ دلواے برہنہ و (۲) بمعنی خالی
و مجرّد مجاز است چون درخت برہنہ یعنی درخت
بی برگ و امثال آن (صائب ؎) بی پارہ
جگر نبود راہ را اثر ؎ از لشکر است فتح لوای برہنہ را ؎
(محمد قلی سلیم ؎) گلی دارم ز رنگ و بو برہنہ ؎
سهی سروی چو آب جو برہنه ؎ صاحب تحقیق الاصطلاحات
برمعروف قانع مؤلف عرض کند که معنی اول
حقیقی است یعنی کسی که از بی ملبوسی عریان است
و معنی دوم کنایه از بی سروسامان اعم از نیکه برا ے
انسان باشد یا غیر انسان (صائب ؎) پروای
اسپ نیست گدای برہنہ را ؎ سیل آب زندگی
است سرای برہنہ را ؎ مخفی مباد که برہ بمعنی بیرون
بمعنی سینه و بمعنی گذشت و بمعنی پشت و بمعنی پشتمش بر
بمعنی روشن هم و هن بالفتح بقول برهان بمعنی
اندام می آید و های هوّز در آخرش آمده افادهٔ
معنی مفعولی کند پس معنی ترکیبی این کسی که اندام
خود روشن و بیرون دارد و کنایه از غیر ملبوس
و معنی دوم مجاز آن همین قدر است حقیقت ما خلد
(ب) و اختلاف اعراب نتیجه محاورهٔ زبان
که بروزن سرغنه و شانه هر دو آمده و (الف)
بقاعدهٔ فارسی افادهٔ معنی مصدری کند بحذف
های هوّز و زیادت کاف فارسی با یای مصدری
(طالب آملی ؎) تیغ در برهنگی فاش کند جوهر
خویش ؎ مصلحت ها ست درین شیوهٔ عریانی ما
وجا دارد که الف را هم بهر دو معنی مصدری
(ب) گیریم یعنی بی لباسی و بی سروسامانی -

(اردو) (الف) برہنگی ننگاپن۔ بی لباسی مؤنث (ب) (۱) برہنہ۔ ننگا۔ بی لباس۔ (۲) بی سروسامان۔

برہنہ بودن استعمال۔ صاحب ہم صفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی عریان بودن۔ که حقیقی است (شہزادہ بانی ع) برہنہ بود جہان عقل و درزی ابر جز بدنجت ازلی عالم سفید پیراہن ع (اردو) برہنہ رہنا۔ ننگا رہنا

(الف) برہنہ پا پا گذاشتن مصادر اصطلاحی۔

(ب) برہنہ پا پا نہادن بقول بحر (۱)

(ج) برہنہ پا قدم زدن درحالتی که پا از کفش خالی باشد برچیزی پا گذاشتن (وحید الف ع) چگونہ حرف تولی پردہ با رقیب زنم که برہنہ پا نتوان پا بروی خار گذاشت ع (جامی ج ع) برہنہ پا قدم برخاری زد که بگل از خار و خس مسماً میزد که بہار بذکر (الف) قانع خان آرزو در چراغ ہدایت بذکر (ب) سند وحید پیش کردہ متعلق بالف است و فرماید که اگرچہ تکرار لفظ ولیکن درواقعہ این لفظ مکرر نیست فتامّل وہ بحر نقل ہمین فقرۂ آخرہ برداشتہ مؤلف عرض کند که تکرار لفظ پا در الف و ب مسلم است در ج بعوض پا قدم است ولیکن در معنی از (برہنہ پا) بی کفش و نعلین مراد است یعنی پای که برہنہ و عریان است پس نشنیدہ ایم که خان آرزو چه گوید که درواقعہ لفظ پا مکرر نیست۔ شک نیست که لفظ مکرر است فتامّل۔ مخفی مباد که از مصدر (ج) معنی (۲) برہنہ پا بر رفتار آمدن ہم پیدا است که (قدم زدن) در محاورہ عجم بمعنی رفتار کردن در رفتن می آید (اردو) (۱) بغیر جوتی کے کسی چیز پر پاؤن رکھنا (۲) ننگے پاؤن چلنا۔

(الف) برہنہ پای اصطلاح۔ الف۔

(ب) برہنہ پائی بقول بہار و انند معروف مؤلف عرض کند کسی که در پایش کفش و نعلین نباشد (ظہوری ع) دل بر ہوسکردن

یافته رہنمای را؎ بر دم تیغ می بردجان برہنہ پائی از (الف و ب)، بزیادت یای مصدری در آخر الف افادہ معنی مصدری کند یعنی بی نعلینی و عریانی پای (صائب ؎) فغان کہ آبلہ در پردہ می کند اظہار؎ شکایتی کہ مرا از برہنہ پائی نیست؎ (اردو) (الف) ننگے پاؤں۔ بقول آصفیہ۔ برہنہ پا۔ (ب) برہنہ پائی۔ مؤنث یعنی جوتا پاؤں میں نہ رہنا۔ حاصل بالمصدر۔

برہنہ جو | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح جیم و سکون واو نوعی از جو باشد بی قشر و پوست مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت جو برہنہ (اردو) جو کی ایک قسم جس پر چھلکا نہیں ہوتا۔ مذکر۔

(الف) برہنہ رو | اصطلاح۔ بہار

(ب) برہنہ روی | مذکر (الف) گوید کہ (۱) بی حجاب و گشادہ روی مؤلف عرض کند کہ ہر دو یکی است جز این کہ در آخر (ب) یای زائد است و مقصود محققین از یعنی زبان دراز است چنانکہ از سند شان پیدا است (اسمعیل ایما ؎) تیغ زبان بدگوہر جوہری ندارد؎ تا حلقہائے خط شد جوشن برہنہ رو را؎ و بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات (۲) امرد مؤلف عرض کند کہ این کنایہ است کہ روی امرد برہنہ از خط باشد (صائب ؎) حسن برہنہ رویان بر یک قرار باشد؎ ہر روز خط کمالی بہ حسن می فزاید؎ مؤلف عرض کند کہ (۳) بمعنی حقیقی بی نقاب ہم (صائب ؎) زہی نقاب جمالت برہنہ روئی ہا؎ خموشی تو زبان بند کا مجوئی ہا؎ (اردو) الف و ب (۱) منہ پھٹ بقول آصفیہ۔ منہ زور۔ بیہودہ گفتار۔ زبان دراز۔ دریدہ دہن۔ موقع بے موقع بولنے والا (بحر ؎) تو توہین ہن کر و نہ تم اسے شیخ و رند بیخوار سے بہت منہ پھٹ ہو (۲) امرد یعنی وہ لڑکا جس کا خط آغاز نہ ہوا ہو۔ مذکر (۳)

بے نقاب جس کے مُنہ پر نقاب نہو۔

برہنہ زدن حرف مصدر اصطلاحی

بقول بحر (۱) صریح و پوست کندہ گفتن بہار
نہ کرایں ساکت (مخلص کاشی ہ) برہنہ ہر کہ
زند حرف در برابر خصم ؎ حریف خویش بخاک
افگند چو کشتی گیر ؎ **مؤلف** عرض کند کہ (۲)
در پردہ نگفتن و صاف گفتن و بجرأت و بلاتامل
گفتن ۔ ما معنی اوّل الذکر را تسلیم نہ کنیم و سند
قول ما ہم کلام مخلص کاشی است کہ بالاگذشت
فتامل (اردو) (۱) پوست کندہ۔ کہنا تفصیل
کے ساتھ کہنا۔ (۲) جرأت کے ساتھ بلا تامل
صاف صاف کہدینا۔

(الف) **برہنہ سر** اصطلاح۔ (الف)
(ب) **برہنہ سری** بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ (۱) عریان سر و (۲) کنایہ از
حاجی است و (ب) بقولش بمعنی محرمی و بحرمستی
و مہمردی. صاحب شمس بمعنی دوم الف قانع
و گوید کہ محرم کعبہ در حالت احرام سر برہنہ و نسبت
(ب) فرماید کہ کنایہ از احرام است در راہ کعبہ
صاحب ضمیمۂ برہان بمعنی اوّل الذکر (ب)
قانع و صاحب بحر ہمزبانش ۔ **مؤلف** عرض کند
کہ (الف) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی اوّل
و معنی دوم کنایۃً موافق قیاس است و لیکن
مشتاق سند می باشیم کہ معاصرین عجم ازان ساکت
و دیگر محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند۔
(ب) (۱) بمعنی حقیقی یعنی سر برہنگی و عریانی سر
بزیادت یای مصدری بر الف و (۲) حالت
احرام نظر بر قول شمس و نظر بر معنی دوم (الف)
و (۳) بیحرمتی چنانکہ ذکرش بالا گذشت اگرچہ
این ہم موافق قیاس است و لیکن مشتاق سند
می باشیم ۔ از ینکہ معاصرین عجم و دیگر محققین اہل
زبان ازین معنی اصطلاحی سکوت ورزیدہ اند
(اردو) (الف) (۱) ننگے سر ۔ (۲) وہ شخص جو
احرام حج باندھا ہوا ور ننگے سر ہو ۔ (ب) (۱)

سر برہنگی یعنی وہ حالت جو سر پر کوئی لباس نہ ہو مؤنث (۲) احرام کی حالت مؤنث (۳) بیچارگی مؤنث

برہنہ شدن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی عریان شدن (جمال اصفہانی ؎) پس برہنہ بشوند چون شمشیر [illegible] کہ با نفس کارزار کنند ۔ (اردو) برہنہ ہونا ننگا ہونا -

برہنہ قدم | اصطلاح - بقول بہار معروف **مؤلف** عرض کند کہ کسی کہ پای او کفش ندارد اسم فاعل ترکیبی است (کمال اسمعیل ؎) طرف کلاہ نرگس و چین قبای گل ۔ زربفت و من برہنہ قدم چون صنوبرم ۔ (اردو) دیکھو برہنہ پا

برہنہ کردن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (۱) بمعنی حقیقی است یعنی عریان کردن صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ (۲) بی حجاب و بی پردہ کردن **مؤلف** عرض کند کہ برای معنی دوم طالب سندی باشم - (نظامی ؎) خوردن آن گندم نامردمش ۔ کرد برہنہ چو دل گندمش ۔ (اردو) (۱) ننگا کرنا (۲) بے پردہ اور بے حجاب کرنا -

برہنہ گشتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی اوست یعنی عریان شدن (خسرو دہلوی ؎) برہنہ گشتہ تنۂ گل بباغ ۔ باد کتان خس کشتی از روی لاغ ۔ (اردو) ننگا ہونا برہنہ ہونا -

(الف) **برہنہ گفتن** | مصدر اصطلاحی -
(ب) **برہنہ گو** | صاحب آصفی ذکر
(ج) **برہنہ گوئی** | (الف) کردہ از معنی ساکت و (ب) بقول بہار آنکہ بی پردہ حرف زند و صریح و پوست کندہ بگوید و فرماید کہ ہم برین قیاس است (برہنہ زدن حرف) کہ گذشت (میرزا اسمعیل ؎) گر عیب تو تنخواہی

پوشیدہ برتو ماند کہ پیراہن تن خود گردان برہنہ گو را کہ صاحب بحر ذکر (ج) کردہ گوید کہ صریح و فاش گفتن **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت (الف) بر (برہنہ زدن حرف) گذشت و این مرادف آنست و خیال خود ہم ہمدر انجا ظاہر کردہ ایم (ب) اسم فاعل ترکیبی است کہ امر حاضر الف و (ج) حاصل بالمصدرش دیگر ہیچ (اردو) الف دیکھو برہنہ زدن حرف (ب) صاف و صریح کہنے والا۔ صاف و صریح کہدے (ج) صاف گوئی۔ مؤنث۔

برہنہ ماندن عریان و بی لباس ماندن است صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (خسرو دہلوی ؎) ہر شجر باغ زر تا بنہ ماندہ زبی برگی خود برہنہ (اردو) ننگا رہنا۔

برہوت بقول برہان بروزن مبہوت (۱) نام داروی است در حضرموت۔ و فرماید کہ گویند در انجا چاہی است کہ ارواح کفار و منافقین در انجا جمع شوند صاحب جامع فرماید کہ (۲) نام صحرائی است در حضرموت و بقول صاحب ہفت نام وادیست در حضرموت صاحب انند ہمزبان برہان **مؤلف** عرض کند کہ صاحب محیط اعظم ذکر این نکرد و بخیال ما غلطی کاتب برہان ہیش نیست کہ وادی را داروی نوشت و این لغت عرب است (کذا فی منتہی الارب) (اردو) (۱) ایک دوا کا نام برہوت ہے جس کی حقیقت سے صاحبان مفردات طب ساکت ہین (۲) برہوت حضرموت مین ایک صحرا کا نام ہے۔ مذکر۔

برہود بقول سروری (۱) بہ رای مہملہ بوزن فرمود مرادف بیہود۔ خانہ کہ آتش دران گرفتہ باشد و ہنوز نسوختہ (ناصر خسرو ؎) چو نرم گویم با تو مرا درشت مگوی کہ مسوز دست جز آنرا کہ مر ترا برہود کہ صاحب جہانگیری فرماید کہ بای اوّل مفتوح و ثانی زدہ و ہای مضموم و وا و معروف چیزی کہ بسوختن نزدیک شدہ و حرارت آتش آنرا از رسانیدہ باشد مرادف بیہود۔ صاحب ناصری در

همین سند نقل بهبود کرده۔ صاحبان رشیدی وجامع هم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج گوید که
از سند ناصر خسرو صیغۂ ماضی است از (برهودن) بمعنی مطلق سوختن و فرماید که آنچه عزیزان نوشته اند
خطاست **مؤلف** عرض کند که درست گوید که در سندی که پیش شد (۲) ماضی مطلق مصدر
(برهودن) مستعمل است که می آید ولیکن معنی اول را نظر بر اعتبار صاحبان سروری وجامع و
ناصری که از اہل زبانند درست خیال می کنیم که مجرد هود به همین معنی می آید۔ پس این مزید علیه آن
باشد وحق آنست که از همین لفظ مصدر (برهودن) بمعنی سوختن وضع کرده باشند تصفیه
ماخذ بر مصدر کنیم وحقیقت بهبود بجایش می آید (اردو) (۱) وہ چیز جس مین آگ لگی ہو
اور ابھی نہ جلی ہو۔ مؤنث (۲) جلا ۔ جلنا ۔ کا ماضی مطلق ۔

(الف) برهودن (الف) بقول موارد
(ب) برهوده بمعنی سوختن و فرماید
که برهود ماضی مطلق اینست که (استعمالش بلفظ
برهود گذشت) و (ب) بمعنی سوختۂ چقماق و
جامه که نزدیک بسوختن رسیده و زرد گشته۔ صاحب
نوادر همزبانش و گوید هود مخفف برهود است
که می آید و ذکر برهوده هم کند بمعنی بالا۔ صاحب انند
بحوالۂ بهار (الف) را بمعنی (۱) سوختن و (۲)
متغیر شدن رنگ از حرارت آتش و (۳) بمعنی
آواره بودن وگشت وگذار کردن گفته وما این را در
بهار عجم نیافتیم **مؤلف** عرض کند که هود بضم
اول وسکون ثانی وثالث بمعنی لته سوخته که
بالای سنگ آتش زنه نهند می آید پس همین است
اسم مصدر (هودن) بمعنی سوختن که متروک است
و برهودن مزید علیه آن باشد بزیادت کلمۂ بر
بران معنی دوم موافق قیاس است بر سبیل مجاز
ومعنی سوم بیان کردۂ انند را بدون سند استعمال
تسلیم نه کنیم۔ باقی حال این مصدر بسیت سالم التصریف

نه کامل التّصریف و(ب) افاده معنی اسم مفعول همین مصدر کند بزیادت های هوّز بر ماضی مطلق وجها وارنه که برهود را که گذشت مخفّف این دانیم

(اردو) (الف ۱) جلنا (۲) حرارت آتش سی متغیّر هونا (۳) آواره هونا (ب) سوخته چقماق یا وه کپڑا جو آگ کی حرارت سے پہلا ہوگیا ہو اور جلا چاہتا ہو۔ مذکّر۔

برهول | بقول شمس چیزی را گویند که نزدیک بسوختن شده و حرارت. آنرا از زر ساخته باشد و آنرا سپهود نیز خوانند و از ناصر خسرو سندی که آورده همان است که بر برهود گذشت **مؤلّف** عرض کند که آسان است که این را مبدّل برهود دانیم که دال مهمله به لام بدل می شود چنانکه دغ و لغ ولیکن معاصرین عجم و محقّقین اهل زبان ازین ساکت و سندی که بالا مذکور شد دران تحریف راه یافته و برهود را برهول نقل کرده. مخفی مباد که هود به همین معنی می آید ولیکن هول باینمعنی نیامده تا این را مزید علیه آن می دانستیم بزیادت کلمهٔ بر بران پس این را بدون سند استعمال التّسلیم نه کنیم (اردو) دیکهو برهود

برهون | بقول جهانگیری و سروری و ناصری و جامع و برهان و سراج هر چیز میانه تهی مانند هاله و طوق و درِ خانه و حصار و محوطه و خارپست. صاحب رشیدی صراحت مزید کند که در همه اسناد به تبدیل دیگر معانی می آید بمعنی حصار و محوطه راست می آید. احتیاج بدیگر معانی نیست. صاحب برهان گوید که بضمّ اوّل نیز درست است صاحب مؤیّد فرماید که قیل با بای فارسی مفتوح. **مؤلّف** عرض کند که پرّه - به بای فارسی مفتوح و ثانی مشدّد بمعنی مطلق حلقه بجایش می آید آن اسم جامد فارسی زبان است و پرهون هم که به بای فارسی می آید مرکّب است از پرّه و واو و نون نسبت و معنی لفظی آن منسوب به حلقه و کنایه باشد از هر چیز میانه تهی و دیگر همه معانی خاص مجاز و متعلّق به همین معنی عام و این مبدّل آن باشد که بای فارسی بدل شود بموحّده

چنانکہ تپ وتب (اردو) ہر وہ چیز جو محیط ہو جیسے ہالہ۔ حصار۔ پرکار کا دائرہ وغیرہ۔

(۲) برہون۔ بقول جامع و (سروری بحوالۂ تحفہ) بمعنی پرکار و فرماید کہ در یکی از نسخ کہ اسم مؤلفش معلوم نمی شود سند عمق را (کہ بر معنی ہشتم می آید) باستشہاد ایمعنی آوردہ امّا بخاطر میرسد کہ بمعنی دائرہ انسب باشد مؤلّف عرض کند کہ عیبی نیست کہ این را متعلّق بہ معنی اوّل دانیم و مراد از دائرہ پرکار باشد نہ پرکار (اردو) پرکار کا دائرہ۔ مذکّر۔

(۳) برہون۔ بقول جہانگیری و ناصری و جامع و (سروری بحوالۂ شرفنامہ) بمعنی ہالہ (زردکی ۵) ایا قد تو چون سروی ز دیبا گردآن آذین ٭ دیا روی تو چون ماہی زعنبر گردآن برہون مؤلّف عرض کند کہ متعلّق بمعنی اوّل است وبس (اردو) ہالہ۔ دیکھو برہون کے دوسرے معنے

(۴) برہون۔ بقول جامع و برہان و سروری۔ بحوالۂ شرفنامہ بمعنی آرایش مؤلّف عرض کند کہ (برہون) بہ ہمین معنی بحالیش گذشت۔ جا دارد کہ آن مزید علیہ این باشد بزیادت میم یا متعلّق بمعنی اوّل برہون و شک نیست کہ نسبت قوی با معنی اوّل ندارد ولیکن نظر بر اعتبار صاحب جامع ایمعنی را تسلیم کنیم و بدیمعنی اسم جامد ہم توان گرفت (اردو) دیکھو آرایش۔

(۵) برہون۔ بقول سروری و جہانگیری و جامع بمعنی در خانہ (ناصر خسرو ۵) دل بیقین ای پسر خزانۂ دین است ٭ چشم تو چون روزنست و گوش چو برہون ٭ گوہر دین چون در ین خزانہ نہادی ٭ روزن و برہونش ہر دو سخت کن اکنون ٭ مؤلّف عرض کند کہ متعلّق بمعنی اوّل است وبس (اردو) گھر کا دروازہ۔ مذکّر۔

(۶) برہون۔ بقول سروری و جہانگیری و ناصری و جامع بمعنی حصار و محوطہ نیز آمدہ (ناصر خسرو

۵) ای شده غافل زعلم حجت و برہان ﴿ جهل کشیده بگرد جان تو برہون ﴿ مؤلف عرض کند که متعلق بمعنی اول است وبس (اردو) حصار۔ دیکھو النگ۔

(۷) برہون۔ بقول جامع وسروری بحوالہ فرہنگ بمعنی طوق مؤلف عرض کند که نظر بر اعتبار سند محقق بالا که از اہل زبان اند این معنی را تسلیم کنیم و مجاز معنی اول دانیم که بجایش گذشت (اردو) طوق۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ گردن بند۔ حلقہ۔ وہ بھاری حلقہ جو مجرموں یا دیوانوں کے گلے میں ڈالتے ہیں تاکہ اس کی وجہ سے گردن نہ اٹھا سکیں (گویا ۵)

اُڑ رہی چکر میں دیوانہ ہوں تیری چال کا ﴿ طوق ہو میرے گلے میں حلقہ اخلخال کا ﴿

(۸) برہون۔ بقول سروری و جامع بمعنی دائرہ (شمس فخری در تعریف حصار ۵) فرود چرخ محل حوادث آمد آن ﴿ بصد ہزار جہان خارجست از برہون ﴿ (استاد عمعق ۵) مردم چشم چو مرکز پلک چون برہون شود ﴿ مرکز و برہون ز عشقت ہر شبی گلگون شود ﴿ مؤلف عرض کند که مجاز معنی اول است وبس (اردو) دائرہ۔ دیکھو برکنہ کے دوسرے معنے۔

(۹) برہون۔ بقول سروری بمعنی خاربست وبقول صاحب جہانگیری برچین وچوب بندی وبقول ناصری پرچین باغ (قطران ۵) بباغ ہر گل ماند رخ تو سالا سال ﴿ زمانہ بستہ ز شمشاد گرد آن برہون ﴿ صاحب جامع ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند که مجاز معنی اول است وبس (اردو) باڑھ۔ بقول آصفیہ۔ کانٹوں یا جھاڑی کی احاطہ بندی۔

(۱۰) برہون۔ بقول سروری بحوالہ نسخہ وفائی بیای تازی بمعنی کمر مؤلف عرض کند که مقصود از کمر بند است و مجاز معنی اول (اردو) کمر بند۔ دیکھو بروفہ کے دوسرے معنے۔

(۱۱) برہون ۔ بقول برہان خانۂ کوچک مؤلف عرض کند کہ بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ محققین اہل زبان ازین ساکت و ہیچ تعلق مجازی بامعنی اوّل ندارد معاصرین عجم بر زبان ندارند

(اردو) چھوٹا گھر۔ مذکر۔

(۱۲) برہون ۔ بقول برہان ۔ کمرگاہ مؤلف عرض کند کہ مجرد بیان برہان ۔ متقاضی سند استعمال است کہ معاصرین عجم و محققین اہل زبان ازین ساکت ۔ طالب سند می باشیم و بامعنی اوّل ہیچ تعلق مجازی ندارد (اردو) کمربند باندھنے کی جگہ یعنی کمر۔ مذکر۔

(۱۳) برہون ۔ بقول برہان بمعنی کمرکوہ مؤلف عرض کند کہ ہیچ تعلق مجازی بامعنی اوّل ندارد و معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین اہل زبان ازین ساکت بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم (اردو) کمرکوہ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ پہاڑ کا بیچ کا حصہ میان کوہ

برہوہ بقول جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج باوّل مفتوح بثانی زدہ و ہای مضموم و واو مجہول و ہای موقوف صابون را گویند ۔ صاحب برہان صراحت مزید کند کہ بر وزن انبوہ است و چیزیست کہ بدان رخت می شویند ۔ صاحب انند صراحت کرد کہ لغت فارسی است و با اسم جامد فارسی قدیم دانیم حالا بر زبان معاصرین عجم متروک و صابون بقول برہان لغت فارسی زبانست و مستعمل و صاحب منتخب آنرا لغت عرب گوید و فرماید کہ در اکثر لغات مشترک واقع شدہ ۔ نام دیگر شفنید و نشد ۔ صاحب محیط بر صابون می فرماید کہ این مشترک است در اکثر لغات و گویند معرب است و بعربی غنس و بیونانی سقوتیا و بہ انگیسی سوپ نام است از مخترعات ہرمس بانواع مختلفہ درست کردہ می شود گویند گرم و خشک تا آخر

سوم وانچہ دران نشاستہ باشد گرم وخشک تا دوم ۔مقطّع ۔مفرّح ۔قوی الجلا ۔معین اکال و منافع وارد (اردو) صابون ۔بقول آصفیہ ۔عربی ۔اسم مذکّر ۔ایک (کپڑا یا مُنہہ) دھونے کی تیل کی چیز جو تیل سجّی ۔ریہ چربی وغیرہ سے بنائی جاتی ہے ۔فارسی مین برآسوہ ۔ترکی مین اچمالیق کہتے ہین ۔

(الف) برہنجیت صاحبان سروری وبرہان (ب) برہنجیتن ومؤیّد ذکر الف کردہ اند وصاحبان برہان وبحر ومؤیّد ذکر ب مؤلّف عرض کند کہ صراحت کامل بر (برہنجتن) گذشت الف ماضی مطلق (ب) و (ب) بقول بحر بروزن انگیختن بمعنی برکشیدن مطلقا وبرآوردن وفرّاقاً کہ سالم التصریف است یعنی باید ورن ماضی ومستقبل واسم مفعول نیاید وصاحب موارد ہمزبانش مؤلّف عرض کند کہ مخفّف (برآہیختن) کہ گذشت ومزید علیہ (آہیختن) کہ در مدودہ مذکور وصراحت ماخذش ہم دراںجا کردہ ایم (اردو) (الف) کھینچا ۔نکالا ۔(ب) کھینچنا ۔نکالنا ۔دیکھو آہیختن ۔

برہیہ بقول شمس بالفتح وبالضم بمعنی (۱) زبان دراز یا (۲) پارۂ از زبان مؤلّف عرض کند کہ معاصرین عجم برزبان ندارند ودیگرکسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد وسند استعمال پیش نشد اعتبار را نشاید (اردو) (۱) طولانی زمانہ مذکّر ۔(۲) زمانہ کا ایک حصّہ ۔مذکّر ۔

برّی بقول ہفت بفتح اوّل وکسر رای مہملہ بشناۃ تحتانی رسیدہ (۱) بمعنی پاک وپاک ہستی و (۲) ضد عاری ۔صاحب غیاث این را بہ تشدید تحتانی بمعنی پاک وبیزار وبیگناہ نوشتہ وبقول رہنا بحوالۂ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بالتشدید بمعنی (۳) خشکی وبقول صاحب انند لغت عرب است بمعنی اوّل ونسبت معنی سوم گوید کہ ہر شی کہ در صحرا باشد مؤلّف عرض کند کہ تسامح صاحب ہفت است کہ این را لغت فارسی خیال کرد واستعمال این در فارسی زبان بمعنی اوّلش

بہ تخفیف رای مہملہ آمدہ و معنی دوم بیان کردہ اش متحقق نمی شود کہ مقصودش چہ باشد و در معنی سوم تحتانی آخرہ نسبت است یعنی منسوب بہ بَر بالتشدید (اردو) (۱) بَری بقول آصفیہ - عربی - بی گناہ - بی جرم - پاک - (۲) عاری کی ضد (۳) بَرّی بقول آصفیہ صحرائی - دشتی - بحری کو خلاف

بربادکسی رفتن واقعہ مصدر اصطلاحی - بقول انند بحوالۂ غوامض سخن - سانح شدن از واقعہ در حضور ری (عرفی ۵) ستم نہمت جہال نہ برباد تو رفت پہ یوسف این را تحمل شدہ مرا برداشت پہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و ضرورت ندارد کہ لفظ واقعہ را داخل اصطلاح کنیم بلکہ (بربادکسی رفتن چیزی) واقع شدن امری باشد بر کسی (اردو) کسی امر کا واقع ہونا

بر یار بقول شمس لغت فارسی زبانست بمعنی شیر آواز کنندہ بخشم **مؤلف** عرض کند کہ صاحب شمس سندی پیش نہ کرد و از صراحت اعراب ساکت - معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند و ہیچ ماخذ این بفہم ما نمی آید - بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم بظاہر معلوم می شود کہ بریار لغت عرب را کہ بہ موحدۂ سوم بمعنی شیر غران است محقق بی تحقیق بہ تحتانی عوض موحدہ لغت فارسی قرار داد (اردو) غصے سے ڈکارنے والا گرجنے والا شیر - مذکر -

بریاش بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است - بالفتح بمعنی (۱) انتشار و پراگندگی و (۲) نیز منتشر و پراگندہ **مؤلف** عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان باشد - حیف است کہ محققین فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین ہم بر زبان ندارند (اردو) (۱) پراگندگی بقول آصفیہ - انتشار - پریشانی -

مؤنث۔ (۲) منتشر بقولہ پراگندہ۔ پریشان۔

برپاق بقول شمس لغت فارسی است بمعنی دست وبحوالۂ حل اللغات گوید کہ بجای یای تحتانی بمیم ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ (برماق) بمیم عوض تحتانی بقول لغات ترکی نرانگشت راگو ئند وبقول مؤید در ترکی زبان بمعنی دست اگر فارسیان میم رابہ تحتانی بدل کردہ برای دست اسم جامد وضع کردہ باشند تبدیلئی است خلاف قیاس کہ میم بہ تحتانی یا بالعکس آن بدل نمی شود وبدون سند استعمال برمجرد قول شمس این را اسم جامد فارسی زبان تسلیم نتوانیم کرد کہ معاصرین عجم برزبان ندارند ومحققین اہل زبان ازین ساکت (اردو) ہاتھ۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ دست۔ ید۔

بری الذمہ اصطلاح۔ فارسیان از ہر دو لغت عربی زبان اصطلاحی قرار دادہ اند کہ بمعنی محفوظ وپاک از ذمہ داری۔ برزبان معاصرین عجم است ومحققین فارسی زبان ازین اصطلاح ساکت۔ فارسیان معاصر گویند کہ " ما او را ازین اصطلاح یا مطالبہ بری الذمہ دانیم " یعنی برذمہ او نیست واو پاک است ازان (اردو) بری الذمہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی صفت جوابدہی۔ اور مواخذہ سے مستثنٰے۔ بے ذمہ۔ ذمہ داری سے محفوظ۔

برپان بقول فرہنگ فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بود بمعنی برشتہ کردن وبخیتن گوشت وہر چیز دیگر کہ برای خوردن باشد بی آب۔ چہ در دم وچہ بر آتش وسرخ کردن وبیوادن آنہاست در روغن وبقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی برشتہ **مؤلف** عرض کند کہ برشتن بمعنی مصدر کامل التصریف کہ ذکرش گذشت وبرید مضارعش وحقیقت ماخذش ہمدرانجا مذکور وبری امر حاضرش وبریان بقاعدۂ فارسی اسم حال آن ودیگر ہیچ صاحب فدائی غور نکرد وبر قواعد فارسی ودر

تعریف این زحمت بیجا بر داشت (انوری ۵) رانش غیرت خوان تو مقیم کو بر فلک ثور و حمل بریان است (اردو) بریان بقول آصفیہ فارسی - بھنا ہوا - کباب شدہ - پختہ - پکا ہوا -

بریان محلّا اصطلاح - بقول برہان باجاے بی نقطہ ولام مشدّد بالف کشیدہ بریانِ باترہ وپودنہ و ترخان ونان وپیاز را گویند صاحبان بحر و مؤید و ہفت خوش صراحتے کنند کہ بریانی را گویند کہ گرد برگردش ترہ وپودنہ و ترخان داشتہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ مرکّب توصیفی است بریان بمعنی بریان کردہ شدہ ومحلّی لغت عربست بالضم وتشدید لام - زینت دادہ شدہ وصفت کردہ شدہ (کذا فی المنتخب) پس معنی لفظی این چیزی بریان کہ با ترہ وپودنہ وغیرہ شریک باشد - فارسیان تحتانی آخرہ را بدل کردند بہ الف چنانکہ عادت ایشان است در لغات عرب ہمچون محلّی ومحلّا (اردو) (بریان محلّا) فارسیون نے اس بھونی ہوئی یا تلی ہوئی چیز کو کہا ہے جس کے ساتھ پودینہ اور روٹی اور پیاز وغیرہ شریک ہو -

بریانون بقول شمس باوّل مکسور وبثانی زدہ بایاے تحتانی مضموم وواو معروف نام مادہ گاوی بود کہ فریدون را شیر دادہ **مؤلف** عرض کند کہ این ہمان (برمایون) است کہ بہ میم سوم وتحتانی مضموم پنجم بجایش گذشت محقق بی تحقیق آنرا در غیر محلّش قائم کرد وضم تحتانی کہ بیان می کند از انہم غلطی او ہویداست کہ بجایش نون مضموم را نقل کرد ونون سوم را بہ تحتانی بدل ساخت جز این نیست کہ غلطی کاتبش دانیم واز این کہ محلّ بیانش بلحاظ ردیف حروف بدست کاتب نیست محقق بی تحقیق را ہم سندی ندانیم (اردو) دیکھو برمایون -

بریانی اصطلاح - بقول انند وغیاث بالکسر وکسر نون نوعی از پلاو نمکین **مؤلف**

عرض کند کہ فارسی ہند است بترکیب نون نسبت برلفظ بر بان فارسیان پلاو گویند کہ برنج باگوشت درست کنند وہمین را در ہندوستان بریانی نام است معاصرین عجم برزبان ندارند ومحققین زباندان این را ترک کردہ اند۔

(اردو) بریانی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث ایک قسم کا پلاو جس میں گوشت بھونکر ڈالا جاتا ہے۔

بری بودن استعمال۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار رہا بودن و باقی بودن **مؤلف** عرض کند کہ محقق گمنام در تعریف این تسامح کردہ است ما از معاصرین عجم بتحقیق رسانیدیم کہ فارسیان گویند "او ازین الزام بری نبود و سزا یافت" یعنی پاک نبود پس معنی این پاک بودن است نہ رہا و باقی بودن واز ہمین قبیل است (بری الذمہ) بمعنی محفوظ از ذمہ داری و پاک از ذمہ داری۔ مخفی مباد کہ کاتبش لفظ بری را بشکلی نوشتہ کہ بدو یا د برئی می نماید لیکن (برئی بودن) ہم محاورۂ معاصرین عجم بمعنی رہا و باقی بودن نیست ازینجا است کہ ما آنرا بجایش جا ندیہم (اردو) بری رہنا۔

بریج بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح وکسر ثانی وسکون جیم لغت فارسی است (۱) بمعنی فرد حساب مفصل و (۲) نام قومی از افغانان **مؤلف** عرض کند کہ بریج بفتح اول و کسر دوم وسکون ما بعد بقول ساطع در ہندی باغی را گویند کہ بیارہ تنبول دران کاشتہ باشند جادار دکہ ہندیان از ہمین لغت ہندی کنایۃً معنی اول و دوم گرفتہ باشند وکایستان ہند نزد ما موجد معنی اول باشند ما این اصطلاح را بمعنی اول در سیاق عرب وعجم نیافتیم وبمعنی دوم ہم لغت فارسی زبان ندانیم۔ معاصرین عجم ساکت ودیگر محققین فارسی زبان ہم ذکر این نکردہ اند (اردو) (۱) فرد حساب مکمل مؤنث (۲) پٹھانوں کی ایک قوم کا نام۔ مؤنث۔

برہجن بقول سروری بہ رای مہملہ بوزن کشیدن (۱) تنوری کہ آنرا افرن نیز گویند و فرہنگ

کہ عوض جیم زای ہوز ہم آمدہ یعنی (بریزن) صاحب برہان فرماید کہ ترجمۂ این در عربی قرن بضمّ اوّل۔ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) بمعنی تابہ گلی ہم کہ بران نان پزند مرادف (بریزن) و (۳) بمعنی غربال صاحب جامع بر معنی اوّل قانع **مؤلّف** عرض کند کہ مبدّل بریزن کہ زای ہوز بہ جیم عربی بدل شود چنانکہ سوز و سوج و صراحت ماخذ این بر (بریزن) می آید

(اردو) دیکھو بریزن۔

بر یخ زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول سروری در ملحقات (۱) ناپدید کردن و معدوم گردانیدن و (۲) ہیچ انگاشتن (نظامی ۹) بہ ارشاد بر یخ زند نام او کو نبارد درین کشور آرام او کو صاحب جہانگیری در ملحقات گوید کہ (۳) کنایہ از فراموش کردن و از خاطر محو نمودن و استنادش از ہمان سند است کہ بالا گذشت۔ صاحب رشیدی این را مرادف بر یخ نوشتن و (بر آب نوشتن) بمعنی (۴) ضائع کردن کاری گفتہ صاحب بحر ذکر معنی دوم و چارم کردہ گوید کہ کار بیہودہ و ضائع کردن است و صاحبان برہان و جامع ذکر معانی اوّل و دوم و سوم کردہ اند۔ خان آرزو در سراج بحوالۂ محققین بالا معنی دوم و چارم را آوردہ و بردارش بہار بذکر معنی دوم فرماید کہ بی ثبات و ناپائدار شمردن است **مؤلّف** عرض کند کہ اشارہ کہ بر آب یا یخ کنند زود محو شود۔ پس معنی اوّل درست و دیگر ہمہ معانی طبع آزمائی محققین باشد و سند نظامی بکار معنی اوّل می خورد و بس۔ ولیکن باید کہ این مصدر را........

بر یخ زدن نام قائم کنیم (اردو) (۱) مٹانا۔ معدوم کرنا (۲) ہیچ سمجھنا (۳) فراموش کرنا۔ بھولنا (۴) ضائع کرنا۔

بریخ نبشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول جہانگیری مرادف (بریخ نوشتن) کہ می آید کنایہ از بیہودہ وضائع ساختن کاری وبی اثر وبی مدار کردن (نظامی ؎) جہان شربت ہریک از یخ سرشت ؎ بجز شربت ما کہ بریخ نبشت ؎ بہار این را مرادف (بریخ زدن) نوشتہ **مؤلف** عرض کند کہ حقیقتش بجای خودش نوشتہ ایم و این متعلق بآن نیست زیراکہ ما آن را مصدر (بریخ زدن نام) قرار دادہ ایم ومجرد (بریخ نبشتن) بمعنی محو کردن است صاحب ہفت ذکرہ ماضی مطلق این بصورت منقولہ کردہ این احتیاطش نظر بر سند بالا باشد کہ دران استعمال ماضی مطلق است وما جائز نداریم کہ تعمیم مصدر را بتخصیص ماضی بدل کنیم۔ مخفی مباد کہ نبشتن مبدل (نوشتن) است کہ واو بموحدہ بدل شود چنانکہ ورنجن وبرنجن (اردو) دیکھو برآب نوشتن۔

بریخ نوشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول (جہانگیری در ملحقات) وبحر ورشیدی وسروری وہفت وسراج مرادف (بریخ نبشتن) کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ ہمان (برآب نوشتن) است کہ بجایش مذکور شد (انوری ؎) بریخ نوشت نام وفا انوری چرا ؎ نامم زبہر مرتبہ نقش نگین کند ؎ (سعدی ؎) مراعات ورحمت مکن برخسیس ؎ چو کردی مکافات بریخ نویس ؎ (ناصر خسرو ؎) بریخ بنویس چون کند وعدہ ؎ گفتار محال وقول خامش ؎ (اردو) دیکھو برآب نوشتن۔

بریخ نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار مرادف (بریخ نوشتن) وبقول بحر ہیچ ونابود انگاشتن وناپائدار شمردن **مؤلف** عرض کند کہ حیف است کہ ہر دو محققین بالا از سند این ساکت بخیال ما مجرد این مصدر غیر از

معنی حقیقی چیزی نیست که قائم کردن چیزی بالای یخ و برف است و بشرط وجود سند ناپایدار شمردن که بنیادی که بر یخ قائم شود یا حرفی که بر یخ نویسند	غیر مستحکم است که زود محو شود زیرا که یخ۔ آب می شود و باقی نماند (اردو) ناپائدار۔ غیر مستحکم سمجھنا۔

(الف) **برید چرخ** | (ب) **برید فلک** اصطلاح (الف) بقول بحر مرادف (ب) (۱) بمعنی ماه و (۲) زحل و (ب) بقول رشیدی ماه۔ صاحبان برهان و جامع بهر و معنی ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که مرکّب اضافی است که بَرید بقول منتخب در عربی زبان بالفتح بمعنی رسولی که بجائی فرستند پس اہل ہیئت رسول فلک نام کردند ماه را که بقول نشان سریع السیر است و نمی دانیم که ستارهٔ زحل را بچه خصوصیت بدین اسم موسوم کردند که بطی السّیر است جز این نباشد که بَرید در عربی زبان بقول منتہی الارب بمعنی پاسبان آمده و فارسیان ستارهٔ زحل را پاسبان فلک هم گویند پس الف و ب بمعنی دوم صحیح باشد (اردو) (۱) چاند۔ مذکّر۔ دیکھو آیت ایّام کے پہلے معنے (۲) زحل بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکّر۔ اس ستارے کا نام جو ساتویں آسمان پر ہے اور نہایت سست اور نحس اکبر خیال کیا جاتا ہے۔

بریدن | بقول سوار و بالضّم و تخفیف را و تشدید آن (۱) قطع کردن و فرماید که برنش و برش حاصل بالمصدر است و گوید که برنده و بُرَنده و بُرّان و بُرّا بمعنی قطع کننده، صاحب سوار ذکر این کرده صاحب بحر گوید که بدون تشدید است (کامل التصریف) و مضارع این بُرَد و صراحت مزید کند که رای قرشت درین مصدر و مشتقات آن گاهی بنابر رعایت وزن شعر مشدّد و می آرند و برش حاصل بالمصدر این است و بس و بُرنده اسم فاعل این به تخفیف ای هوّز هم آمده بهار گوید که

بمعنی با شمشیر و خنجر و امثال آن مخصوص (میر باقر داماد اشراق ۵) اورا نتوان بسا بزنجیر بہ بست نـ
مارا نتوان از و بشمشیر برید؛ **مؤلّف** عرض کند کہ بری بقول منتهی الارب در عربی زبان بمعنی
تراشیدن است پس فارسیان بہ تبدیل اعراب بر سبیل تفریس آنرا اسم مصدر قرار دادند و باعلامت
مصدر (دن) مرکّب کرده بدینمعنی استعمال کردند و ہمین معنی اوّل اصل است (اردو) کاٹنا
بقول آصفیہ۔ بریدن کا ترجمہ۔

(۲) بریدن۔ بقول موارد بمعنی قطع شدن چنانکہ (بریدن رگ) کہ می آید صاحب نوادر ہم ذکر
این کرده **مؤلّف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل باشد و بس (اردو) کٹنا بقول آصفیہ۔
ترشنا۔ بریده ہونا۔ تراشا جانا۔

(۳) بریدن۔ بقول موارد بمعنی سلب و زائل کردن چنانکہ (بریدن خاصیت) و امثال آن
کہ در ملحقات می آید۔ بہار در نوادر ذکر این کرده و در بہار عجم گوید کہ جدا کردن است چنانکہ (خواب
بریدن) و (رنگ بریدن) **مؤلّف** عرض کند کہ معنی جدا کردن بر نشان نوزدہم می آید و ما
مصادر مرکبہ را کہ بالا مذکور شد با جدا کردن تعلّق نباشد بلکہ برای آن سلب و زائل کردن بہتر
است و این ہم مجاز معنی اوّل است (اردو) زائل کرنا۔ دور کرنا۔ سلب کرنا۔

(۴) بریدن۔ بقول موارد بمعنی کم کردن چنانکہ (بریدن رنگ) بہ معنی دوش کہ در ملحقات
می آید **مؤلّف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) گھٹانا بقول آصفیہ کم کرنا۔ کمتی کرنا
(۵) بریدن۔ بقول موارد بمعنی متغیر کردن شیر کہ چون ترشی دران داخل شود وآنکہ شیر متغیر شود
چنانکہ (بریدن شیر) حیف است کہ سند استعمال پیش نشد و بدون سند این معنی را تسلیم نہ کنیم

اگر بدست آید توانیم گفت کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) پھاڑنا۔ بقول آصفیہ کسی عرق یا دودہ وغیرہ کا کسی لاگ یا گرمائی سے پانی جدا کرنا (جیسے ''دودھ پھاڑنا'')۔

(۶) بریدن۔ بقول موارد بمعنی ترک کردن وگذاشتن چنانکہ (بریدن تریاک) کہ در ملحقات می آید صاحب نوادر ذکر این کردہ مؤلّف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) چھوڑنا۔ بقول آصفیہ۔ ترک کرنا۔

(۷) بریدن۔ بقول موارد وبہار بمعنی برہم خوردن چنانکہ (بریدن سودا) کہ در ملحقات می آید مؤلّف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است وبس (اردو) برہم ہونا۔ دیکھو برشکستن۔

(۸) بریدن۔ بقول موارد وبہار۔ بمعنی طی کردن چنانکہ (بریدن راہ) کہ در ملحقات می آید مؤلّف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) طے کرنا۔ بقول آصفیہ قطع مسافت کرنا قطع منزل کرنا (وزیر ع) کبھی دل میں کبھی آنکھوں میں جا دون ان حسینوں کو پا کہ ماہ و مہر کا ہے کام طے کرنا منازل کا

(۹) بریدن۔ بقول موارد بمعنی قطع کردن چون (بریدن جامہ) مؤلّف عرض کند کہ متوجہ ہمان معنی اوّل است کہ جسم یا چیزی را از کارد بریدن یا جامہ را از مقراض بریدن ہردو یکی است محقّقین ہندنشرادا این را برای پارچہ جدا کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بریدن کے پہلے معنے اور قطع کرنا بھی اردو میں مستعمل ہے۔ بقول آصفیہ۔ کاٹنا۔ تراشنا۔ بیونتنا۔

(۱۰) بریدن۔ بقول موارد بہجوم آوردن چنانکہ (بریدن برکسی) کہ در ملحقات می آید مؤلّف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل باشد بقیاس بعید زیراکہ ہجوم آوردن را با معنی قطع کردن ہیچ تعلق

نیست وانچہ صاحب موارد مجبور شد بر قیام این معنی وجہش جزین نباشد کہ معنی شعر بوستان سعدی درست شود کہ بر (بریدن برکسی) می آید وما در معنی شعر مذکور بریدن بمعنی قطع تعلّق کردن می گیریم کہ بر نشان شانزدہم بریدن می آید پس این معنی را کہ بالا مذکور شد خلاف قیاس می دانیم (اردو) کاوش کاوش کرنا۔ بقول آصفیہ غل کرنا۔ شور کرنا (چڑھائی کرنا) اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے دیکھو بریدن کے سولھویں معنے۔

(۱۱) بریدن۔ بقول موارد بمعنی دریغ داشتن چنانکہ (بریدن آب از گلو) کہ در ملحقات می آید۔ بہار ہمین مصدر مرکّب را بمعنی باز داشتن گفتہ و این معنی بر نشان دوازدہم می آید مؤلّف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل باشد (اردو) دریغ کرنا۔ بقول آصفیہ کنجوسی کرنا۔ دیکھو (باز گرفتن از چیزے)۔

(۱۲) بریدن۔ بقول موارد وبہار بمعنی باز داشتن چنانکہ (بریدن طفل از پستان) کہ در ملحقات می آید مؤلّف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) باز رکھنا۔ دیکھو باز داشتن

(۱۳) بریدن۔ بقول موارد بمعنی موقوف کردن چنانکہ (بریدن وظیفہ) کہ در ملحقات می آید مؤلّف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است وبس (اردو) موقوف کرنا۔ مسدود کرنا۔ بند کرنا۔

(۱۴) بریدن بقول موارد بمعنی ساکت گردانیدن چنانکہ (بریدن زبان) کہ در ملحقات می آید مؤلّف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) ساکت کر دینا۔

(۱۵) بریدن۔ بقول موارد بمعنی دزدیدن ونقب زدن وغارتیدن چنانکہ (بریدن خانہ) کہ در ملحقات می آید وخان آرزو در (چراغ ہدایت) این را بمعنی دزدی آوردہ مؤلّف عرض کند

کہ تسامح اوست کہ حاصل بالمصدر را نوشت و درست گوید کہ ایں معنی با لفظ خانہ مستعمل و این ظاہر امجاز است و آن عبارت است از رخنہ کردن دیوار کسی برای دزدی۔ ما می گوئیم کہ عجب است کہ او درین کتاب برہمین یک معنی قناعت کرد و بلحاظ موضوعش ترک دیگر معانی کثیرہ نمود جای تعجب خیز (اردو) نقب لگانا۔ دیکھو (بردن نقب) چرانا (دیکھو بُردن کے چھٹے معنے۔

(۱۶) بریدن۔ بقول موارد بمعنی قطع تعلق کردن چنانکہ (بریدن از کسی) کہ در ملحقات می آید صاحب بحر این را ترک محبت کردن گوید مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) قطع تعلق کرنا۔ بقول آصفیہ۔ کچھ علاقہ نہ رکھنا۔ ترک ملاقات کرنا۔

(۱۷) بریدن۔ بقول موارد بمعنی کشیدن چنانکہ بریدن (الف بر سینہ) کہ در ملحقات می آید مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) کھینچنا۔

(۱۸) بریدن۔ بقول موارد منقطع کردن چنانکہ (بریدن امید) کہ در ملحقات می آید مؤلف عرض کند کہ من وجہ متعلّق است بمعنی سوم و دور کردن ہم۔ و بمعنی لازم نیز آمدہ یعنی منقطع شدن (اردو) منقطع کرنا (منقطع ہونا) بقول آصفیہ۔ ٹوٹنا۔ جاتا رہنا۔ جیسے امید منقطع ہونا۔

(۱۹) بریدن۔ بقول بحر جدا نمودن و جدا شدن بہار برذکر معنی متعدی قانع مؤلف گوید کہ معنی نشانزدہم ہم من وجہ متعلّق است باین (میر رضی ارتانی ۵) نہ چنانست با تو پیوندم کہ بریدن توان بشمشیرم۔ سند دیگر از میر باقر داماد اشراق بر معنی اوّل گذشت (اردو) جدا کرنا۔ جدا ہونا۔

(۲۰) بریدن بکسر اوّل و دوم بتحقیق ما کہ اشارۂ آن بر (برشتن) کردہ ایم بمعنی برشتن و این تعلق با معنی اوّل و ما خذش ندارد و بل مرکب است از بر کہ مخفف برش است فارسیان تحتانی معروف

وعلامت مصدر (تن) بروزیادہ کردہ مصدری ساختند۔ سالم التصریف و باصول ما مصدر
اصلی کہ اسم این مصدر مال فارسی زبان است وحقیقت مصدر اصلی وجعلی برلفظ (اسم مشتق)
گذشت و برید مضارع این است آنانکہ برید را مضارع برشتن دانستہ اند غلط کردہ اند
کہ فارسیان بریدن را در استعمال ترک کردہ اند ومضارعش را برای مصدر برشتن استعمال
کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) دیکھو برشتن۔

بریدن آب مصدر اصطلاحی۔ کنایہ
باشد از گوارا شدن آب چنانکہ (آب برندہ)
بمعنی آب گوارا در ممدودہ گذشت و (برندہ
آب) ہم بجایش مذکور مؤلف عرض کند
کہ معنی لفظی این قطع کردن آب و باید کہ آب را
فاعل گیریم یعنی آبی کہ تشنگی را قطع کند آب
گوارا است (اردو) پانی کا گوارا ہونا۔

بریدن آب از گلو مصدر اصطلاحی۔
بقول موارد بذیل بریدن (۱) بمعنی دریغ داشتن
آب متعلق بمعنی یازدہم بریدن (محمد قلی سلیم ؎)
کہ ہمین بریدن آب از گلو مروت نیست کہ گلو بریدہ
درین بحر ہمچو ماہی باش کہ صاحب نوادر بر (بریدن
آب) ذکر ہمین معنی کردہ۔ خان آرزو در چراغ گوید
کہ بمعنی منع آب از گلو در مصرع اول سند محمد قلی
سلیم بعوض لفظ مروت (قناعت) نقل کردہ۔
صاحب بحر ہم بانش مؤلف عرض کند کہ
ہمین مصدر مرکب در ممدودہ گذشت یعنی
(آب از گلو بریدن) و بہار آنرا بمعنی (۲) فرو
ماندن از آب باستناد ہمین سند آوردہ کہ در مصرع
اولش لفظ قناعت است بخیال ما اختلاف
معنی از اختلاف مصرع اول است وقیاس
متقاضی آنست کہ لازم ومتعدی ہر دو درست
باشد زیرا کہ بریدن بمعنی اول ودوم لازم ومتعدی
ہر دو آمدہ (اردو) (۱) پانی کا روکنا (۲) دیکھو

آب از گلو بریدن ۔

بریدن ازکسی مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد کہ بذیل بریدن آوردہ بمعنی قطع تعلق کردن ازکسی (متعلق بہ معنی شانزدہم بریدن (گلستان سعدی ے) بقول دشمن پیمان ز دوست بشکستی ؤ ببین کہ از کہ بریدی و باکہ پیوستی ؤ ذکر بیارع) بریدن ز یاران خلاف وفاست ؤ **مؤلف** عرض کند کہ (ازکسی بریدن) درمقصودہ گذشت وانچہ درانجا (طفل را از شیر بریدن) را متعلق باین کردہ است علیحدہ دارد و صاحب موارد این درین باب متعلق بہ (بریدن طفل از پستان) شمارد یعنی متعلق بہ معنی دوازدہم بریدن کہ بازداشتن ہم من وجہ متعلق از قطع تعلق کردن است و ہردو معنی مجاز معنی اوّل بریدن ۔ (اردو) قطع تعلق کرنا ۔ دیکھو بریدن کی سولھویں معنی

بریدن الف برسینہ مصدر اصطلاحی بقول موارد بذیل بریدن بمعنی کشیدن الف برسینہ است متعلق بہ معنی ہفدہم بریدن **مؤلف** عرض کند کہ مرادف (الف برسینہ کشیدن) کہ درمقصودہ گذشت و ذکر (الف برسینہ بریدن) ہم ہمدرانجا مذکور (اردو) دیکھو (الف برسینہ بریدن)

بریدن امید مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد بذیل بریدن بمعنی منقطع کردن امید و آرزو متعلق بہ معنی ہجدہم بریدن **مؤلف** عرض کند کہ سند این بر (امید بریدن) در مقصودہ گذشت (اردو) دیکھو امید بریدن ۔

بریدن برکسی مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد بذیل بریدن جمع شدن برسرکسی متعلق بمعنی دہم بریدن (بوستان سعدی ے) ؎ بریدند بروی ملامت کنان ؤ کہ دیگر بدینسان نیاید چنان ؤ **مؤلف** عرض کند کہ ما این بر معنی دہم بریدن ظاہر کردہ ایم و درینجا ہمین قدر کافی است کہ بمعنی قطع تعلق کردن است (اردو) کسی سے قطع تعلق کرنا ۔

بریدن تب مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن بمعنی زائل کردن تب متعلق بمعنی سوم بریدن (خاقانی ؎) نی ککلکش به نیشکر ماند ؛ که زپی تب بریدن بشر است ؛ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است و مرکب اضافی (اردو) بخار یا تپ کو زائل کرنا۔ دفع کرنا۔

بریدن تریاک مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن۔ بمعنی ترک کردن تریاک متعلق بمعنی ششم بریدن (ملا عشرتی ؎) کم طلعت نمایان تو در حق من این بود ؛ کز وعده تهی ملک تو تریاک ببریدم ؛ مؤلف عرض کند که موافق قیاس و مرکب اضافی است (اردو) افیون کو ترک کرنا۔

بریدن تلخی مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن بمعنی زائل کردن تلخی متعلق بمعنی سوم بریدن (؎) نبرد تلخی بادام را آب ؛ نشد کم زهر چشمش از شکرخواب ؛ مؤلف عرض کند که موافق قیاس و مرکب اضافی (اردو) تلخی مٹانا۔ زائل کرنا۔

بریدن خاصیت مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بریدن) سلب کردن خاصیت متعلق به معنی سوم بریدن (انوری ؎) بدوزد از عدم عنقا بناوک ؛ ببرّد خاصیت ز اشیا بخنجر ؛ مؤلف عرض کند که موافق قیاس و مرکب اضافی است (اردو) خاصیت زائل کرنا۔ دفع کرنا۔

بریدن خانه مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن بمعنی نقب زدن و غارتیدن متعلق بمعنی پانزدهم بریدن (سلیم ؎) همیشه گرچه دزد و غارت اندیش ؛ ببریدی خانهٔ مردم ازین بیش ؛ صاحب نوادر هم ذکر این کرده (سعید اشرف ؎) می تراشد خانه بهر شعر گفتن مدعی ؛ می برد دیگر نمیدانم کدامی خانه را ؛ بہار امن را (بریدن خانه و دیوار) آورده گوید

نقب دادن خانه را و رخنه کردن در دیوار مؤلف عرض کند که موافق قیاس است و مرکب اضافی (اردو) نقب لگانا - چرانا -

بریدن خرید و فروخت مصدر اصطلاحی

بقول موارد (ذیل بریدن) بمعنی ترک کردن خرید فروخت متعلق بمعنی ششم بریدن (بوستان سعدی ع) بریدند ازانجا خرید و فروخت ؎ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است و مرکب اضافی (اردو) خرید و فروخت ترک کرنا -

بریدن خواب مصدر اصطلاحی - بقول موارد (ذیل بریدن) سلب کردن خواب متعلق بمعنی سوم بریدن که گذشت (طاہر وحید در تعریف شعر باف ؎) ز دل کردہ تاراج تاب مراؔ چو مخمل برید است خواب مرا ؎ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است و مرکب اضافی (اردو) نیند کو آنے نه دینا - مٹانا -

بریدن دیوار مصدر اصطلاحی - بقول بهار مرادف (بریدن خانه) که گذشت مؤلف عرض کند که اگرچه سند استعمال پیش نشد ولیکن قابل اعتبار است که معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) دیوار میں نقب لگانا -

بریدن راه مصدر اصطلاحی - بقول موارد (ذیل بریدن) بمعنی طی کردن و قطع کردن راه متعلق بمعنی ہشتم بریدن (حکیم سوزنی ؎) راه باید برید و رنج کشید ؎ کیسه باید کشاد و پلونده ؎ (وحید ؎) چون قدمی چند برید راه ؎ گشت نگه غرقه بحر ازشناه ؎ بهار ہم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که موافق قیاس و مرکب اضافی است (اردو) راه طی کرنا -

بریدن رگ مصدر اصطلاحی - بقول موارد (ذیل بریدن) بمعنی بریده شدن رگ متعلق بمعنی دوم بریدن (نظامی ؎) بیک ناچخ شه که بروی رسید ؎ ز رنگی رگ زندگانی برید ؎ (وله ؎) هژبر بازوی تابنده هورزا

ولیکن شد آزردہ در زیر زور ۞ مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی و موافق قیاس است (اردو) رگ کٹنا۔

بریدن رنگ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بریدن) بمعنی (۱) زائل کردن رنگ متعلق بمعنی سوم بریدن (تنہا ؎) چہ حرف پیش برم پیش تندی خویش ۞ کہ رنگ وسمہ بریدہ است تیغ ابرویش ۞ (خالص خان ؎) تا تیغ بدست یار دیدہ است ۞ رنگ از رخ خونین بریدہ است ۞ (۲) بمعنی کم کردن رنگی کہ زیادہ از مقصود بود متعلق بمعنی چارم بریدن (اشرف ؎) فی ہمین از تیغ رگ ہای شہیدان می برد ۞ رنگ خون را ہم بتر شی روی جانان می برد ۞ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس و مرکب اضافی است (اردو) (۱) رنگ مٹانا۔ زائل کرنا (۲) رنگ کم کرنا۔ متغیر کرنا۔

بریدن زبان مصدر اصطلاحی بقول موارد ذیل بریدن (۱) بمعنی ساکت کردن و خاموش گردانیدن متعلق بمعنی چہاردہم بریدن (گلستان سعدی ع) زبان بریدہ بکنجی نشستہ صم بکم ۞ صاحب نوادر گوید کہ مدعی را ساکت گردانیدن بحجت و سائل رابطا۔ بہار ذکر این ذیل بریدن کردہ گوید کہ (۲) بمعنی رشوت دادن حیف است کہ سند این پیش نہ شد ولیکن موافق قیاس است بمشتاق سندی باشیم (اردو) (۱) زبان بند کرنا۔ دیکھو (از زبان افگندن) (۲) رشوت دینا۔

بریدن سکون مصدر اصطلاحی بقول موارد ذیل بریدن بمعنی سلب و زائل کردن سکون متعلق بمعنی سوم بریدن (انوری ؎) بیاد قہر ببرد ز سنگ خارہ سکون ۞ ز آب لطف برآرد ز شورہ مہر گیا ۞ مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و موافق قیاس (اردو) سکون مٹانا۔ اطمینان کو زائل کرنا۔

بریدن سودا مصدر اصطلاحی بقول موارد

نذیل بریدن بمعنی برہم خوردن سودا متعلق بہ معنی
ہفتم بریدن (ملا قاسم ے) بار از نفع سود تو
سودا بریدہ است ؎ سودا بریدہ است وچہ بیجا
بریدہ است ؎ (مؤلف عرض کند کہ مرکب
اضافی است وموافق قیاس (اردو) معاملہ
بگڑ جانا۔ برہم ہونا۔

بریدن شیر مصدر اصطلاحی بقول
موارد نذیل بریدن (۱) باز داشتن طفل را از شیر
متعلق بہ معنی دوازدہم بریدن (شفیع اثر ے)
آخر عمر شدم والہ طفلی کہ برید ؎ مادر دہر بخون دل
عاشق شیرش ؎ (۲) متغیر کردن شیر را متعلق
بمعنی پنجم بریدن حیف است کہ سند این پیش
نشد وما این را نظر بر قول موارد کہ بر معنی پنجم
بریدن گفتہ جا دادہ ایم ومشتاق سند می باشیم
(اردو) (۱) دودھ بڑھانا۔ دیکھو (از شیر
باز داشتن) (۲) دودھ پھاڑنا۔ بقول آصفیہ
دودھ کے اجزا جدے کرنا کسی دوا کے ذریعہ
دودھ کا پانی علیحدہ کر دینا۔

بریدن طفل از پستان یا شیر مصدر
اصطلاحی۔ بقول موارد نذیل بریدن باز داشتن
طفل از شیر خواری متعلق بمعنی دوازدہم بریدن
(محمد سعید اشرف ے) خط مشکین ۳ لبت قطع
محبت می شود ؎ با سیاہی طفل را مادر ز پستان
می برد ؎ (کلیم ے) کلیم پیر شدی وقت آن
ہنوز نشد ؎ کہ طفل طبع ز شیر ہوس بریدہ شود
صاحب نوادر بر (از شیر و پستان بریدن) ذکر
این معنی کردہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس
است (اردو) بچہ کو دودھ سے باز رکھنا۔
دودھ چھڑانا۔

بریدن طمع مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد نذیل بریدن بمعنی زائل کردن طمع (حافظ
ے) عدل سلطان گرنہ پرسد حال مظلومان
عشق را ؎ گوشہ گیران را ز آسایش طمع باید برید
مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و

مرکب اضافی (اردو) طمع کو مٹانا۔ زائل کرنا۔ دور کرنا

بریدن کوہ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن بمعنی طی کردن کوہ متعلق بہ معنی ہشتم بریدن (جامی در یوسف زلیخا) بریدہ کوہ را آسان چو ہامون ٭ ز فرمان عنان کم رفتہ بیرون ٭ **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل بریدن راہ و موافق قیاس است (اردو) دشت و بیابان کو طے کرنا۔

بریدن مہر مصدر اصطلاحی۔ بہ کسر میم مرکب اضافی است بمعنی دور کردن و قطع کردن محبت متعلق بہ معنی سوم بریدن (ظہوری) بریدہ مہر من از جملہ مہربان اینست ٭ سخی چشم زبان داد ہمزبان اینست ٭ موافق قیاس و مرکب اضافی است (اردو) محبت قطع کرنا۔

بریدن وظیفہ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن موقوف و مسدود کردن روزی متعلق بہ معنی سیزدہم بریدن (گلستان سعدی) وظیفہ روزی بخطای منکر نبرد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) وظیفہ بند کر دینا۔ موقوف کر دینا۔

بریدہ بقول ضمیمہ برہان بروزن رسیدہ۔ رہگذر را گویند **مؤلف** عرض کند کہ حقیقۃً اسم مفعول مصدر بریدن است و بدینمعنی کنایہ باشد کہ چیزی کہ از سطح زمین بریدہ و جدا کردہ باشد رہگذر است (اردو) رہگذر بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ راستہ۔ شارع عام۔ سڑک۔

بریدہ زبان اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان و بحر و ہفت کنایہ از خاموش **مؤلف** عرض کند کہ (بریدن زبان) بجای خودش گذشت و این اسم مفعول آنست و اسم مفعول ترکیبی ہم مراد از کسی کہ خاموش باشد (اردو) خاموش بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم صفت۔ بمعنی ساکت چپ۔ وہ شخص جو ساکت ہو۔

بریدہ شدن امید مصدر اصطلاحی۔

منقطع شدن امید و نا امید شدن (صائب ۵) امید صائب از همه کس چون برید ه شد نه شمشیر آه را ز نیام جگر کشید نو (اردو) امید منقطع ہونا۔

بریده فلک اصطلاح۔ خان آرزو در سراج گوید که ماه باشد که سریع السیر است و فرماید که بعضی بمعنی زحل هم نوشته اند و آن درست نباشد **مؤلف** عرض کند که (برید فلک) بدون های هوز بجایش گذشت نمی دانیم که محقق با نام و نشان های هوز را چرا زیاده می کند مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو برید فلک۔

بریده صاحب هفت بحواله دستور فرماید که بمعنی راه صاحب مؤید هم متفق با هفت و بذیل لغات فارسی جا داده **مؤلف** عرض کند که (بریده) به دال مهمله چارم بهمین معنی گذشت ماخذ آن هم متحقق اگر این امبدل آن دانیم چنانکه باروان و باردان۔ مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) دیکھو برید ه۔

بریز بقول صاحب آنند و هفت بکسر موحده و رای مهمله و سکون تحتانی و زای هوز معروف است کامر ریختن باشد **مؤلف** عرض کند که موحده زائد است برای رشد بر لفظ ریز و آن امر حاضر مصدر ریزیدن است که بجایش می آید حیف است که محققین بالا چرا این را بشکل لغت قائم کرده اند۔ اگر با بر مشتقات مصادر هم ولطرفه بران که موحده زائد را هم گیریم غیر از تضییع اوقات نباشد آنانکه این را امر حاضر ریختن دانسته اند غور نکرده اند ریختن سالم التصریف است و بحث کاملش بجایش کنیم (اردو) دیکھو ریزیدن یہ اُس کا امر حاضر ہے۔

بریزن بقول سروری مرادف (۱)۔ برنجن بمعنی تنور و (۲) تابه گلی صاحب جهانگیری فرماید که تابه گل باشد که آنرا (برزن) نیز گویند۔ صاحب برهان فرماید که بکسر اول و تحتانی مجهول بر وزن نشیمن (۳) بهر وبزن است که بعربی غربال و هلهال گویند و بمعنی ترش بالا و ذکر معنی اول دوم

هم کرده. صاحب ناصری فرماید که مرادف برچین است بمعنی اوّل و دوم و سوم بصراحت مزید کند که بمعنی سوم مخفف پرویزن صاحب جامع فرماید که مرادف برزن و پرویزن و بمعنی ترشی پا لاو تا به گلی مؤلّف عرض کند که حقیقتاً خلاف این بمعنی دوم بمعنی سوم (برزن) گذشت و معنی اوّل مجاز معنی دوم است که تنور را هم همچون تابه نان را درست کند و آنچه بمعنی سوم می آید هم به نون نسبت است یعنی چیزی که منسوب به ریزا ست که ریز خورده و ریزه را گویند چنانکه سجایش می آید پس غربال را که ریزه ریزه ازان تراوش کند بریزن نام کردند و (پرویزن) که همین معنی می آید مزید علیه و مبدّل این که موحّده به بای فارسی بدل شد چنانکه اسب و اسپ و وا و زائد باشد چنانکه تنمند و تنومند. مخفی مباد که (ترش پالا) هم نوعی از غربال است که بواسطهٔ آن مائعات را صاف کنند اگرچه لفظاً با ترشی تعلّق دارد ولیکن عام است برای کل مائعات چنانکه اردبیز عام است برای سفوفات غبار و هم چنانکه قند و غیره ذلک (اردو) (۱) تنور. مذکّر. دیکھو آتش دان اور اجاق (۲) دیکھو برزن کے تیسرے معنی (۳) دیکھو اردبیز

بریزه | بقول سروری به رای مهمله بوزن مویزه نام صمغی باشد دوائی. شبیه به مصطکی. صاحب جهانگیری فرماید که دوائی که آنرا پرزی نیز خوانند. شبیه به مصطکی و سبک و خشک مانند عسل صافی و تیز بو و معرّب آن بارزد و بیرزد صاحب برهان گوید که بدبو هم باشد و چیزی است که روگران بجهت لحم کردن و وصل نمودن برنج و مس و امثال آن بکار برند و بر دیگیها مالند صاحبان جامع و ناصری هم ذکر این کرده اند صاحب محیط آنچه بر (بارزد) گوید همین قدر که معرّب (بیرزد) فارسی و بعربی قنه و بسریانی و بقولی در یونانی خلبانی و کلبانی و ترکی. قاسی و بهندی برسجا و برو جا و بهروزه و معروف باسم گنده بهروزه و آن شیر درختیست

بزرگ بقدر سرو وتنہ آنرا بہ تیشہ وغیرہ جا بجا بخراشند و از ان تراوش نماید **مؤلف** عرض کند
کہ ذکر (بارزد) بجایش کردہ ایم و از ماخذش ہم بحثی بخیال ما اصل این لغت ہند است کہ (بیروزہ)
نام دارد وہمین را (گندہ بروزہ) ہم گویند صاحب آصفیہ ذکر این کردہ فارسیان آنرا (بیرزہ)
بحذف واو نام کردند وانچہ باختلاف حروف گذشت و می آید مبدّل آنست کہ صراحت تبدیل
ہمانجا کنیم ولیکن انچہ (بارزد) گذشت آنرا ہم مبدّل (بیرزہ) دانیم کہ تحتانی بدل شد بہ الف
چنانکہ تازیانہ و تازانہ - وہای ہوّز بدل شد بہ دال مہملہ چنانکہ شنبہ و شنبد و جادارد کہ (بارزد)
رامعرّب گیریم چنانکہ صاحب محیط صراحت کردہ است (اردو) دیکھو (بارزد)

بریسمان افتادن مصدر اصطلاحی - بحث این بر (بریسمان عجب افتادن) می آید -
(اردو) دیکھو - بریسمان عجب افتادن -

بریسمان چیزی بخود بستن مصدر اصطلاحی - بقول وارستہ بزور دعوی آن کردن (حیاتی
گیلانی ؎) شمعم از سوختن بپیراہنم ٭ شعلہ برخود بریسمان بستم ٭ صاحب بحر لفظ بخود را برخود
نوشتہ (عجیبی نیست) معنیً با وارستہ متفق و بہار (بریسمان چیزی بستن) قائم کردہ بوثیقہ ہمین سند
ذکر معنی بالا کردہ واز رشید وطواط ہم سندی آوردہ (رباعی) از شیخ بخیرہ چند برخود بندی ٭ تو سوز
دل مرا کجا مانندی ٭ فرقست میان سوز کز دل خیزد ٭ با آنکہ بریسمانش برخود بندی ٭ **مؤلف**
عرض کند کہ (چیزی را بریسمان برکسی بستن) کنایہ باشد لزمستلزم کردن چیزی باکسی بہ اصرار و
زور و جبر کہ بجای خودش می آید - محققین بالا بہ پابندی الفاظ سند مصدر عام را خاص کردہ اند
وما از معاصرین عجم تحقیق این کردہ ایم فارسیان گویند کہ "ناحق این جرم را بہ ریسمان برادبستہ

است ؂ یعنی بجبر او را مجرم قرار دادہ (اردو) زور کے ساتھ کسی بات کا دعوی کرنا۔ اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے کسی بات کو جبر کے ساتھ کسی کے ذمّہ لگانا۔

بریسمان خود بچاہ افتادن

مصدر اصطلاحی۔ بہار بذکر این از معنی ساکت و نقل نگارش (اننا) نقلش بر واشتہ (عرفی ؎) کسی کہ چاہ ملامت براہ ماکندی ؂ بریسمان خود اکنون فتادہ در چہ ما ؂ مؤلّف عرض کند کہ بمعنی دست خود بچاہ افتادن است واین مصدری است بمعنی چاہ کنندہ را چاہ در پیش شدن دیگر ہیچ (اردو) اپنے ہاتھوں کنوئیں میں گرنا۔

بریسمان عجب افتادن

مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر واننند با خیال و مکّاری مرکسی افتادن (طغرا در ہجو پوچی فقرہ) ہر کہ با و قرض دادہ بریسمان عجب افتادہ ؂ مؤلّف عرض کند کہ لفظ عجب داخل محاورہ نباشد و (بریسمان افتادن) مصدریست کنایہ از گرفتار شدن بدام کسی بہار این را بزیادت تمتائی بر لفظ عجب قائم کردہ و در نقل سند ہم لفظ عجب را عجبی نقل کردہ ؂ این است تصرّف پراز احتیاط محقّقین با نام و نشان (اردو) کسی کے دام میں پھنسنا صاحب آصفیہ نے اس کے متعدی کا ذکر کیا ہے (یعنی دام میں لانا) قابو میں لانا۔ بس میں لانا۔ مکر و فریب میں لانا۔ پھندے میں لانا۔

(الف) بریسمان کسی بچاہ افتادن

(ب) بریسمان کسی بچاہ رفتن

مصادر اصطلاحی۔ بقول بحر ہر دو بمعنی مبتلا شدن شخصی بہ بلائے بہار ذکر (ب) کردہ (ملّا مطلع ؎) ترک وطن کسی بارادت نمی کند ؂ یوسف بریسمان زلیخا بچاہ رفت ؂ (محسن تاثیر ؎) خر و مشو بجہان دنی ز طول امل ؂ مرو بچاہ باین ریسمان پوسیدہ ؂ خان آرزو در چراغ بذکر (ب) گوید کہ بسبب شخصے مبتلا شدن بہ بلائی (صائب ؎) صاحب

چه اعتبار ز باخوان روزگار ۵ یوسف بریسمان براد بچاه رفت ۵ (سالک یزدی ۵) هر که دیدیم بهیچو دیوتهی ۵ رفته درچه بریسمان غرض ۵ مؤلف عرض کند که صاحب بحر (الف) را قائم کرده باشد باستناد کلام عرفی که بر مصدر (بریسمان خود بچاه افتادن) گذشت که لفظ خود را عام کرده باشی و لفظاً خیال او موافق قیاس است ولیکن بخیال ما معنی شعر عرفی ازین اصطلاح تعلق ندارد و اگر از سند مذکور قطع نظر هم کنیم (الف) موافق قیاس است و مرادف (ب) وکنایه ایست که خاکن زو صراحت معنی آن کرده است و آنچه بهار کلام محسن تاثیر را بسند (ب) آورده غلط کرده و از معنی آن این کنایه پیدا نمی شود بلکه معنی لفظی است یعنی شاعر گوید که بذریعه ریسمان بوسیده درچاه فرومشو تا نشکند و غرق نشوی و حق آنست که درین اصطلاح (کسی) را مخصوص نه کنیم بلکه (چیزی و کسی) هر دو باشد که از سند سالک یزدی ـ بوجه چیزی پیدا است ـ (اردو) (الف و ب) کسی کی وجہ سے بتلاے بلا ہونا۔

بریش بقول مؤید بمعنی (۱) با جراحت و بقول جامع (۲) بوزن سریش بمعنی پاشیدن و فرو نشانیدن ـ صاحب ناصری هم ذکر این معنی دوم کرده فرماید که (۳) تبدیل (بریز) است و از سعدی سند آورده (ـه) مرا خود دلی دردمند است و ریش ۵ تو نیز م نمک ـ بر جراحت عریش ۵ صاحب برهان گوید بکسر اوّل و ثانی و سکون ثالث و شین قرشت بمعنی آخر براش است که فرو نشاندن باشد ـ صاحب انند بهزبانی صاحب ناصری و نقل سند سعدی فرماید که از فرهنگ سکندرنامه می کشاید که (۴) مخفف ابریشم مؤلف عرض کند که معنی اوّل را تسلیم کنیم که موحده با لغت ریش مرکب شده است یعنی بجراحت و نسبت معنی دوم عرض میشود

که نظر به اعتبار صاحب جامع که از اہل زبانست این را مبدل برائش بمعنی اولش دانیم که حاصل
بالمصدر یا اسم مصدر برآشیدن است بمعنی پاشیدگی - الف بدل شد به تحتانی چنانکه از مغان
و پیرمغان محققین اول الذکر تعریف خویشی نکرده اند و پی بحقیقت نبرده اند و بذکر دو مصادر
در معنی این حقیقت جویان را بغلط برده اند نسبت معنی سوم عرض می شود که زای ہوّز بدل میشود
به شین معجمه چنانکه زلوک و شلوک پس این را مبدل بزیر دانستن می توان ولیکن سند کلام سعدی
برای این نیست که دران استعمال (مریش) است و آن نہی باشد از مصدر (ریشیدن) که بمعنی
فرو ریختن چیزی در چیزی می آید و (بریش) امر حاضر آنست با موحّده زائد پس سند صاحب
ناصری رہنمای حقیقت است نه سند حقیقی - بای حال (بریش) را بمعنی سوم امر حاضر مصدر
بریشیدن دانیم و تبدیل (بریز) نخوانیم - و مریش نہی آنست حالا عرض می شود نسبت معنی
چہارم که بدون سند استعمالش تسلیم نکنیم اگرچه موافق قیاس است حیف است که صاحب
انند حوالهٔ فرہنگ سکندرنامه داد و نقل شعر نظامی نکرد (اردو) (۱) زخم کے ساتھ۔
زخمی (۲) دیکھو براش کے پہلے معنے (۳) چھڑک۔ چھڑکنا کا امر حاضر (۳) دیکھو ابریشم۔

بریش کسی فراغت داشتن مصدر اصطلاحی
بقول وارسته و بحر و بہار بریش او ریدن چه فراغت
بمعنی ریدن مستعمل است - از ینجہت مستراح را
بیت الفراغ گویند - سندی که از شاعر پیش
کرده است بر (بروت تافتن) گذشت
مؤلف عرض کند که (ریدن بر ریش
کسی) ذلیل کردن است و ورا و این کنایه باشد
(اردو) ذلیل کرنا۔

بریشم بقول ضمیمه برہان و ہفت و انند بفتح اول مخفف ابریشم خان آرزو در چراغ گوید که بضم

شین شہرت دارد و بفتح نیز آمده (ملّا لولی ے) توان صوف سخن را یافت منلم ؛ کہ ابریشم خایہ اش نبود بریشم ؛
مؤلف عرض کند کہ حقیقت ماخذ بر (ابریشم) گذشت (صائب ے) تا تواند ترک تن کرد
آدمی با این شعور ؛ زنده چون کرم بریشم در کفن باشد چرا (اردو) دیکھو ابریشم ۔

بریشم تاب اصطلاح ۔ ہمان ابریشم تاب است کہ بجای خویش گذشت و سند این ہم را ہنجا مذکور (اردو) دیکھو ابریشم تاب ۔

بریشم زدن مصدر اصطلاحی مخفف (ابریشم زدن) کہ در مقصوره گذشت (امیر خسرو ے)
بریشم زن رہ عشاق می زد ؛ سرودش ہر دل مشتاق می زد (اردو) دیکھو ابریشم زدن ۔

بریشم زن اصطلاح ۔ بقول بحر مرادف ابریشم زن **مؤلف** عرض کند کہ مخفف (ابریشم زن) است کہ در مقصوره گذشت سند این بر (بریشم زدن) گذشت کہ مصدر ہمین است (اردو) دیکھو (ابریشم زن)

بریشم گر اصطلاح ۔ ہمان ابریشم گر کہ در مقصوره گذشت و سند این ہم را ہنجا مذکور (اردو) دیکھو ابریشم گر ۔

بریشم نواز اصطلاح ۔ اسم فاعل ترکیبی و مرادف (بریشم زن) است صاحب بحر ذکر این کرده (اردو) دیکھو ابریشم زن ۔

بریشیده بقول ہفت بفتح اوّل و کسر رای مہملہ بہشناة تحتانی رسیده و کسر شین منقوطہ بمشناة تحتانی رسیده و فتح دال ابجد و ہای مدوّره زده (۱) پریشان و پریشان کرده شده و (۲) برافشانده **مؤلف** عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ مبدّل (پریشیده) باشد کہ بہ بای فارسی

می آید چنانکہ تپ و تب و آن اسم مفعول پریشیدن است نمی دانیم کہ محققین ہند نژاد ذکر این بہ تبدیل حرف اول بکدام برہان کردہ معنی دوم از کجا پیدا کردند کہ نہ در (پریشیدہ) می آید و نہ (پریشیدن) مجرد بیانش بدون سند استعمال کافی نیست ۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان و زباندانان ازین ساکت (اردو) (۱) پریشان دیکھو افژول (۲) دیکھو (برافشاندن) یہ اس کا اسم مفعول ہے ۔

پریغ بقول سروری بحوالہ نسخۂ وفائی بہ رای مہملہ بروزن دریغ بمعنی خوشۂ انگور۔ صاحب برہان صراحت کند کہ بکسر اول است صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند صاحب انند فرماید کہ بدینمعنی لغت فارسی زبان است **مؤلف** عرض کند کہ سپریغ بہمین معنی می آید و این مخفف آن باشد بہ تبدیل کہ سین مہملہ حذف شد و بای فارسی بدل شد بموحدہ چنانکہ تپ و تب و اغلب کہ ہر دو لغت ترکی باشد کہ وضع لغت تقاضای آن می کند ولیکن حیف است کہ محققین لغات ترکی از ہر دو ساکت و جادارد کہ ہر دو را اسم جامد فارسی زبان گیریم و بریق و بریغ را مفرس بریق دانیم کہ بقول منتخب در عربی زبان بمعنی درخشش و بقول غیاث بمعنی درخشان آمدہ ۔ جادارد کہ فارسیان قاف را بہ غین معجمہ بدل کردہ برای خوشۂ انگور اسم جامد قرار دادند کہ درخشش دارد واللہ اعلم (اردو) انگور کا خوشہ مذکر

پریکدیگر افتادن مصدر اصطلاحی ۔ کنایہ باشد از کثرت خلائق (انوری ۵) بر چرخ ممالک زشہاب قلمت ز بریکدگر افتادہ دو صد دیو سیاہ (اردو) ایک دوسرے پر گرنا (کھوے سے کھوا چھلنا) بقول آصفیہ ۔ کثرت خلائق و انبوہ کثیر کے باعث کندھے سے کندھا چھلنا شانہ سے شانہ رگڑنا ۔ نہایت بھیڑ ہونا ۔ از حد

(۱۳۹۵)

ہجوم ہونا (مصحفی ع) وہ دلّی کے کوچے میں اب سارے خالی ۔ کھوے سے کھوا چھلتا تھا جہاں روز ۔

برکیدگر جوشیدن مصدر اصطلاحی ۔ مقابلہ کردن با یکدگر بجوش و خروش (ظہوری ع) تف داغ برون و اندرون دستی ہم داد است ۔ نفس ہم شعلہ شد خواہم کہ خوش برکیدگر جوشم ۔ (اردو) ایک دوسرے پر گرنا ۔ مقابلہ کرنا ۔ جوش کے ساتھ ۔

برکیدگر چیدن چیزی مصدر اصطلاحی ۔ مرتب کردن چیزی را بالای چیزی تہ بتہ و جمع کردن بترتیب چنانکہ (ظہوری ع) سخن بیہودہ در کام و زبان برکیدگر چیدم ۔ نشد روزی کہ روزی گوش برگفتار م اندازد ۔ (دولہ ع) نمی افتد برون این اخگر ہجر از گریبانم ۔ درون سینہ تا کی داغ دل برکیدگر چیدن ۔ (دولہ ع) بہ تسبیحی کہ اشک آورد دین برکیدگر چیدش ۔ شمردم طعنہ ہا بر برہمن در بت پرستیدن ۔

(اردو) ایک دوسرے پر تہ بتہ ترتیب سے جمانا ۔ جمع کرنا ۔

برکیدگر خوردن مصدر اصطلاحی ۔ بہار زندگی این از معنی ساکت و انند نقل نگارش ۔ **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ از پریشان و برہم شدن است (صائب ع) عالم آب از نسیمی می خورد برکیدگر ۔ در سر ہستی نفس ہشیار می باید کشید ۔ (صائب ع) نیست جز مہر خموشی حلقہ بر در مرا ۔ می خورد برکیدگر از چشم گویا خلوتم ۔ (اردو) پریشان ہونا برہم ہونا ۔

برکیدگر نہادن مصدر اصطلاحی جمع کردن بکثرت (ظہوری ع) بیغما چہ گنجہا کہ نہ برکیدگر نہد ۔ چون مفلسان خزانہ بتاراج می دہند ۔ (اردو) ایک دوسرے پر رکھنا کثرت سے جمع کرنا ۔

(الف) بریک قرار اصطلاح بقول بہار

واشد بیک قرار و بیک انداز و بیک پرکار یعنی بریک و تیره (صائب ۵) هزار بار فزون ماه بدر گشت و هلال ؛ چراغ ماست که بریک قرار می سوزد ؛ مؤلف عرض کند که ازین سند مصدر ....

(ب) بریک قرار سوختن چراغ بمعنی سوختن آن بریک طرز و یک حالت پیدا است (اردو) (الف) ایک طرز پر ایک وضع پر (ب) چراغ کا ایک طرز پر جلنا۔

برهلیا بقول مؤید. لغت فارسی زبان است رستنی باشد که آنرا رازیانه گویند صاحب محیط برزرابانج) فرماید که معرّب (رازیانه) فارسی وگوید که تعریف این بر (بادیان) مسطور مؤلف عرض کند که ما بر (اقومارثون) صراحت کافی کرده ایم وبقول محیط نوشته ایم که بیونانی (برهلیا) گویند پس خیال ماهمین است که مطبع نولکشور این را به تبدیل های هوّز بالتحتانی قائم کرده و در نسخه های قلمی این لغت را در مؤید نیافتیم (اردو) دیکھو اقومارثون۔

برین بقول سروری یعنی (۱) بالائین چنانکه گویند (سپهر برین) و (بهشت برین) (ظهیر فاریابی ۵) راست گوئی مظلّه ایست سیاه ؛ سر برافراشته بچرخ برین ؛ صاحبان جهانگیری و ناصری و برهان گویند که بااوّل مفتوح ورای مکسور و یای معروف بروزن قرین است بمعنی در همه بالا تر صاحب رشیدی (باد برین) را هم در سند این آورده صاحب فدائی هم ذکر این کرده. خان آرزو در سراج گوید که مرکّب است از بر بمعنی بالا و یا و نون که برای نسبت است چنانکه بالائین وپائین گوید که این هر سه لفظ دلالت می کند که یا و نون محض برای نسبت نیز می آید و فرماید که مثل یا و نون رزین وسیمین نیست و فرماید که آنچه در کشف اللغات بمعنی بهشت بالائین نوشته غلط است بلکه تنها بمعنی بالائین است مؤلف عرض کند که ما با

ماخذ بیان کرده اش اتفاق داریم وبطور دفع دخل گوئیم که مقصود صاحب کشف همین قدر باشد که (بهشت برین) مثال همین معنی است نه مجرد برین بمعنی بهشت برین وجا دارد که بسهو کتابت (بهشت برین) را (برین) نوشته - (اردو) بلند تر - بہت بلند -

(۲) برین بقول سروری بمعنی پارچه تنک که از خربزه بریده باشند (مولوی معنوی ۵) چون بریده واداورا یک برین * همچو شکر خورش وچون انگبین * صاحب جهانگیری فرماید که با اول مضموم گرچه خربزه وهندوانه وامثال آن صاحبان رشیدی وبرهان وناصری وسراج هم ذکر این بالضم کرده اند خان آرزو در سراج می فرماید که اغلب که بدین معنی ماخوذ از بریدن است مؤلف عرض کند که حقیقت ماخذ بیان نکرد وهیچ تعلق با مصدر بریدن ندارد بلکه ماخوذ است از بری که لغت عرب است وبقول منتهی الارب بمعنی تراشیدن چنانکه ذکر این به مصدر بریدن کرده ایم پس فارسیان همان بری را مرکب کردند با نون نسبت ودهای هوز که افادهٔ معنی مفعولی کند) وبرینه بمعنی بریده شده وبرین مخفف آن بحذف های هوز کنایه از قاش (اردو) قاش - بقول آصفیه - ترکی - اسم مونث - پھانک پھل کا طولانی تراشا ہوا ٹکڑا - پاره - آم یا خربزه وغیره کی پھانک - دیکھو برش کے دوسرے معنے -

(۳) برین - بقول سروری بمعنی رخنه وفرماید که در فرهنگ بکسر یا آمده صاحب جهانگیری این را بالکسر آورده گوید که این را برینه هم خوانند صاحب برهان این را بروزن قرین گفته فرماید که بکسر اول هر سوراخ را گویند عموماً وسوراخ تنور را خصوصاً صاحبان ناصری وجامع وسراج با قول آخرش همزبانش مؤلف عرض کند که فارسیان بر را که بالکسر در عربی

زبان بمعنی چاہ است بہ حذف ہمزہ و زیادت یا و نون نسبت برہن کردند و بمعنی مطلق رخنہ استعمال کردند و دیگر ہیچ (اردو) رخنہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ سوراخ۔ چھید۔ موکھا۔ روزن۔

(۴) برین۔ بفتح اوّل وکسر دوم بقول جہانگیری و برہان و جامع باد صبا کہ آنرا باد برین نیز خوانند (شمس فخری ۵) بزیر چرخ برین بی شال فرمانش کہ لبوسی قبلہ نیارد و زید باد برین از صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ فرماید کہ باد صبا یا شمال علی الاختلاف صاحب ناصری (باد برین) را بمعنی باد صبا گوید چنانکہ باد دبور بمعنی باد فرودین **مؤلّف** عرض کند کہ قول جامع را معتبر دانیم کہ از اہل زبانست و مجرّد برین را بمعنی صبا دانیم و عجبی نباشد کہ این را مخفّف (باد برین) قرار دہیم صاحب جہانگیری غلط کرد کہ سند شمس فخری را کہ با (باد برین) تعلق دارد برای مجرّد برین آورد (اردو) دیکھو باد برین۔

(۵) برین۔ بقول برہان بفتح اوّل بروزن قرین نام آتشکدہ خان آرزو در سراج بحوالہ ابراہیمی وکشف اللغات و برہان ذکر این معنی کردہ بحوالہ قوسی فرماید کہ ظاہرا (برزین) را بہ برین اشتباہ کردہ باشند وحالانکہ برزین نام بانی آتشکدہ است نہ آتشکدہ **مؤلّف** عرض کند کہ مشتاق سند استعمال می باشیم کہ صاحبان زبان ازین ساکت اند جا دارد کہ فارسیان نظر بر علوی معنی برین آتشکدہ را گفتہ باشند ولیکن ابہام بیان برہان ترکش را تفوّق داشت نمی گوید کہ کدام آتشکدہ را برین نام است و آن کجا واقع است (اردو) ایک آتشکدہ کا نام برین ہے۔ مذکر۔

(۶) برین۔ بقول فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود یکی از سہ بہای خشش گاند کہ شمال می گویندش

مؤلف عرض کند کہ نظر بر اعتبارش می توانیم تسلیم کرد ولیکن خیال می کنیم کہ در بیان معنی اجمال را بکار بردہ و بمعنی (شش گانہ) غور نکردہ شش گانہ ہمان شش جہت است کہ مشتمل است بر مشرق و مغرب و شمال و جنوب و بالا و زیر پس ازین شش جہت بالا را برین گفتن غلط نباشد نمی دانیم کہ چرا شمال را مخصوص کند و نظر باین تخصیص خیال می کنیم کہ مقصودش از صبا است کہ با د شمال را صبا گویند اندرین صورت ہمان معنی چہارم باقی ماند کہ بجایش گذشت **قتائل** (اردو) دیکھو برین کے چوتھے معنے۔

برین پادشاہ اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالۂ قنیہ (۱) پادشاہ بزرگ و معنی ترکیبی بزرگ و بالا ترین پادشاہ بزرگ و (۲) اشارت بسوی شاہ صاحبان انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ در معنی اول لفظ برین بمعنی بالاتر است کہ گذشت قلب اضافت پادشاہ برین و در معنی دوم برین مخفف براین بمعنی حقیقیش ولیکن استعمال برین دربن ہر دو معنی خصوصیتے با پادشاہ ندارد نمی دانیم کہ صاحبان تحقیق بچہ خصوصیتے این را در اصطلاح جا دادہ اند معاصرین عجم با معنی اول برزبان ندارند (اردو) (۱) بڑا بادشاہ۔ مذکر (۲) اس پادشاہ پر۔

برین دائرہ اصطلاح۔ بقول مؤید وانند و ہفت (۱) اشارت بکرہ خاک است و (۲) بفلک ہم **مؤلف** عرض کند کہ دائرہ بمعنی خودش عام است و بوجہ اشارۂ قریب کنایہ گرفتہ اند برای زمین و آسمان کہ پیشش ہر دو را مدور دانستہ مخفی مبادکہ (۱) برین دائرہ در مقصود بہ معنی دوم ناگذشت پس وجہی نیست کہ درینجا بدون سند استعمال معنی دیگر پیدا کنیم و اگر از اشارہ قطع نظر کنیم و برین را صفت دا

قرار دہیم و این را قلب اضافت دانیم معنی لفظی این دائرہ بلند ترین و کنایہ از فلک توان گرفت (اردو) (۱) کرہ خاک۔ مذکر۔ (۲) دیکھو آسمان۔

برین دژ | اصطلاح۔ بقول فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود بمعنی دژی است دیگر کہ در دژ ہر جای کہ بلند تر از ہمہ است می سازند برای نشیمن پادشاہ یا فرماندہ یا سپہبد ارک و (نارین دژ) ہم می گویند۔ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم آنرا بالا حصار گویند و مراد از قلعہ مقامی است کہ داخل قلعہ بالای مقامی بلند ترین می سازند و برین درینجا بمعنی بلند تر است۔ قلب اضافت بمعنی دژ بلند تر کہ مرکب توصیفی است (اردو) بالا حصار۔ دکن میں اس قلعہ کا نام ہے جو قلعہ کے اندر بلند ترین مقام پر بنایا گیا ہو۔ مذکر۔

برین روی | اصطلاح۔ بقول فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود

برین رویہ بمعنی برین سوی و برین سویہ است کہ رویہ برین باشد۔ جانب شمال۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو) شمال رویہ وہ مکان یا عمارت یا مقام جس کا منہ شمال کی جانب ہو۔ مذکر۔

برین سفرہ | اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالہ قنیہ (۱) اشارت بسوی فلک و فرماید کہ (۲) اشارت بسوی دنیا و زمین و (۳) بالا ترین سفرہ صاحبان ہفت دانند بر اشارت بسوی فلک و دنیا قانع **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت سفرہ برین بمعنی سفرہ کہ بلند تر است و کنایہ باشد برای معنی اول و برای معنی دوم عرض می شود کہ (این سفرہ) گفتن کافی بود بر سبیل استعارہ کہ دنیا و زمین را سفرہ گفتند کہ عالمان بران رزق خود می خورند و معنی سوم ہم قلب اضافت و این بمعنی حقیقی است ولیکن بدون سند استعمال

ہر سہ معنی را تسلیم نہ کنیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و ہر سہ محققین بالا از اہل زبان نیند (ارد و)	(۱) دیکھو آسمان (۲) اس دنیا پر اس زمین پر (۳) وہ سفرہ جو زیادہ بلند ہو۔ غذکر۔

بریدنش بقول برہان بضم اوّل و کسر ثانی تحتانی رسیدہ و نون مکسور و بشین نقطہ دار زدہ (۱) بمعنی بریدن و برش باشد و (۲) بمعنی راندن شکم و بریدن آن ہم ہست بمعنی آنکہ گویا شکم آنرا از غایت دردی برند صاحب ناصری ذکر این گوید کہ معلوم می شود کہ لفظ صحیح بالامرادف بریدن است و این شین گاہی افادۂ معنی مصدری کند چنانکہ آفرینش و آفرینیدن صاحب جامع ذکر معنی اوّل بنسبت معنی دوم می فرماید کہ بریدن شکم از اسہال و درد۔ خان آرزو در سراج گوید کہ معنی دوم بمعنی پیچش مجاز است بدان سبب کہ احشا دران گویا بریدہ می شود و فرماید کہ ظاہرا بریدن در اصل (بریندن) بزیادت نون بود و در استعمال نون محذوف شدہ و لہذا بریدنش بہ نون بمعنی بریدن و برش آمدہ و برین بمعنی قاش خربزہ و جز آن کہ آنرا برند گویند مؤلف عرض کند کہ طرز بیان محققین مصدر و حاصل بالمصدر را خلط ملط می کند و لحاظ قواعد فارسی زبان نمی دارد بریدن مصدری است کہ ذکرش گذشت و صراحت ماخذش ہم ہمدرانجا کردہ ایم و اسم مصدر راہم بہ تحقیق رسانیدہ ایم کہ دران نون را دخلی نیست و (بریندن) بہ نون چارم نیامدہ پس برش حاصل بالمصدر است و برینش بہ نون چہارم مزید علیہ آن کہ نون در بعض کلمات فارسی زبان زیادہ می شود چنانکہ گذارش و گذارنش پس بمعنی اوّل حاصل بالمصدر است بمعنی برش و بریدگی و بمعنی دوم کنایہ باشد از مرض پیچش و ما اشارۂ این بر (برنیش)

ہم کردہ ایم کہ بہ نون سوم گذشت (اردو) (۱) بُرِش بقول آصفیہ بالتّشدید و بلا تشدید تیزی۔ کاٹ (۲) دیکھو برنیش۔

برین شاہ اصطلاح۔ بقول بحر و شمس بمعنی پادشاہ بزرگ مؤلّف عرض کند۔ کہ حقیقت این بر (برین پادشاہ) گذشت و این مرادف آن است (اردو) دیکھو برین پادشاہ۔

برین فرہنگ اصطلاح۔ بقول جامع دانند (۱) بمعنی بالاترین دانش و آن علم الٰہیات حکمت است کہ علم بصانع تعالیٰ و عقول و نفوس باشد و (۲) نام کتابی از تصانیف پادشاہ کامل خردمند (تہمورس۔ ملقب بہ دیو بند) و معنی ترکیبی آن یعنی عقل اوّل چہ فرہنگ بمعنی عقل است و برین بالاتر از ہمہ عقول و آن نیز اوّل ہمہ است مؤلّف عرض کند کہ طرز بیان محقّق غلط انداز حقیقت طلبان۔ حق آنست کہ قلب اضافت (فرہنگ برین) است و بس و بمعنی اوّل مرکّب توصیفی است و کنایہ باشد از علم الٰہیات و بمعنی دوم عَلَم (اردو) (۱) علم الٰہی بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکّر۔ علم حکمت کے اقسام ثلاثہ یعنی ریاضی۔ طبعی۔ الٰہی میں سے اخیر قسم پس علم الٰہی وہ علم ہے جس میں اُن امور سے بحث کی جاے جو وجود خارجی یا تعقّل میں مادّہ کے محتاج نہ ہوں جیسے معرفت خدای تعالیٰ یا مقرّبان درگاہ احدیت جو اُس کے حکم سے دیگر موجودات کا سبب ہوتے ہیں۔ مثل عقول نفوس یا اُن کے احکام و افعال۔

برین مرکز اصطلاح۔ بقول مؤیّد کنایہ از زمین صاحب ہفت ہم ذکر این کردہ مؤلّف عرض کند کہ اگر استعارہ گیریم و مرکز را کہ لغت عام است بہ زمین مخصوص کنیم باید کہ (این مرکز)

گوئیم نسیدانیم که چرا (بربن) را آورده اندکه مخفف (براین) است واگر بربن را بمعنی بالاتر گیریم کنایه فلک رامی رسید نه کنایه زمین را پس جز این نیست که تسامح محققین باشد وبس بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم (اردو) زمین مؤنث۔

بربینه بقول سروری ہمان برین به معنی اخیر یعنی قاش و رخنه صاحب برہان فرماید که بکسر اوّل ہر سوراخ باشد عموماً و سوراخ تنور خصوصاً وبقول رشیدی بذیل بربن بمعنی سوراخ **مؤلف** عرض کند که بزیادت ہای ہوّز در آخر بربن که بمعنی سومش گذشت مزید علیه آن دانیم چنانکه خونخوار و خونخواره (اردو) دیکھو بربن کے دوسرے اور تیسرے معنے

بربیس بقول ہفت بالفتح وکسر سین مہمله بمثناة تحتانی رسیده بلغت یونانی نوعی از لبلاب وعشقه را گویند و فرماید که بجای تحتانی اوّل بای فارسی ہم بنظر آمده **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت این بر (داربیچ) بیان کرده ایم جز این نباشد که فارسیان استعمال این لغت یونانی ہم کرده اند ومحققین فارسی زبان این را در لغات فرس جا داده اند و(بربیس) ہم به ہمین معنی گذشت (اردو) دیکھو داربیچ۔ جس کی یہ ایک قسم ہے۔

بربون بقول سروری بفتح باو واو وکسر رای مہمله (۱) ریشی باشد که بر بدن پیدا شود و ہر چند برآید بہن شود و خارش کند و پوست گداز دو بضمّتین بانیز بنظر رسیده بعربی قوبا گویند بضم قاف و فتح واو (بمعنی ۵) بواسیر و بربون را کند دفع کند برده ہم علت ماخولیا را کو صاحب رشیدی ہم ذکر این کرده صاحب جہانگیری صراحت مزید کند که این را بہندی داد گویند وصاحب برہان گوید که بروزن دویدن است و فرماید که

بروزن فرعون و دنحون هم آمده و نیز فرماید که بروزن افیون (۲) گرد اگر دهان را گویند صاحب ناصری نسبت معنی اوّل گوید که سبب این مرض دو چیز بود یکی خلط بد در تن و دیگر قوّت طبیعت و خلط بد نیز دو گونه بود یکی خلطے بود تیز و رقیق و دیگر خلط بد ره از اندامهای شریف باز می دارد و بظاهر پوست دفع می کند و پهن می گردد و خارش می کند و بعربی قوبا نام دارد و ذکر معنی دوم بحوالهٔ برهان کرده ـ صاحب جامع ذکر هر دو معنی کرده خان آرزو و در سراج ذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید که این ظاهراً تصحیف برتور است و بحوالهٔ قوسی فرماید که (۳) بمعنی دیبای تنک و گوید که این تصحیف بدبون عربی است مؤلف عرض کند که (نادر فن) به معنی اوّل بجایش گذشت و اشارهٔ این هم همدرانجا کرده ایم و (برپون) ببای فارسی هم به همین معنی می آید خیال ما نسبت ماخذ همین که این مرکّب است از بر بمعنی بدن و پون بقول برهان بمعنی فلس و نمد بدین وجه که ازین مرض جسم انسان فلس پیدا کند و مثل نمد درشت می شود ـ فارسیان این را بدین اسم موسوم کردند و آنچه به بای فارسی می آید مبدّل این که موحّده به بای فارسی بدل شود چنانکه تب و تپ نسبت معنی دوم عرض می شود که باعتبار صاحب جامع که از اهل زبان است این را تسلیم کنیم و آنچه خان آرزو و در سراج این را تصحیف برتور گوید نسبت آن عرض می شود که برتور بمعنی نیامده بلکه برتو بمعنی سوم بجایش گذشت پس نسبت ماخذ معنی دوم جزین متحقّق نشد که اسم جامد فارسی زبان دانیم باعتبار محقّق اهل زبان دیگر هیچ و بمعنی سوم جا دارد که این را مبدّل بربون دانیم که به موحده عوض تحتانی گذشت که موحده به تحتانی بدل شود چنانکه بالبوس

و بالہوس و ضرورت ندارد کہ تصحیف خوانیم (اردو) (۱) دیکھو اورفن (۲) دہن کا اطراف منہ کا حلقہ - مذکر - دیکھو برپوز (۳) دیکھو برپون -

بای موحدہ بازای ہوز

بز بقول سروری و برہان و ناصری و جامع بفتح با (۱) بمعنی آئین و روش (سوزنی ؎) حجرہ زینسان و نازا زین کردار کو شغل ازین طرز و حرفتی زین بز لو صاحب رشیدی صراحت موید کند کہ بز در عربی بمعنی قماش آمدہ شاید معنی آئین و روش ازین گرفتہ اند خان آرزو در سراج نقل قول رشیدی کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ما ازین ماخذ اتفاق نداریم و نظر بر معنی قماش اگر در عربی باشد آئین و روش را بدان متعلق نہ کنیم و جز این نیست کہ اسم جامد فارسی قدیم است و بس - معاصرین عجم بر زبان ندارند و آئین و روش را استعمال کنند مخفی مباد کہ بز بمعنی قماش بقول کنز لغت ترکی ہم (اردو) دیکھو آئین کے دوسرے معنے -

(۲) بز - بقول سروری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع امر حاضر از مصدر بزیدن (سوزنی ؎) حجرہ ماست بادخانۂ بوق کو ساعتی باد بوق ما را بز کو خان آرزو در سراج ذکر این کردہ گوید کہ این امر بزیدن و مبدلش وزیدن یا برعکس و این لفظ مخصوص باد است و فرماید کہ اینچہ صاحب برہان بمعنی جستن آوردہ خطا ست **مؤلف** عرض کند کہ بزیدن بقول بحر عجم بمعنی وزیدن و جستن می آید و وزیدن بمعنی جنبیدن و موج زدن ہوا و باد خصوصاً و بمعنی جستن بالفتح عموماً و ما بزیدن را مبدل وزیدن دانیم - معاصرین عجم تصدیق این می کنند و حقیقت معانی بجایش عرض کنیم و در بنجا ہمین قدر کافی است کہ امر حاضر بزیدن

است (اردو) دیکھو بزیدن یہ اس کا امر حاضر ہے۔

(۳) بز۔ بقول جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع مخفّف بزم صاحب برہان صراحت مزید کنند کہ مجلس عیش و مہمانی مراد است **مؤلف** عرض کند کہ نظر بر اعتبار ناصری و جامع کہ از اہل زبانند بدون سند استعمال ایں معنی را تسلیم کنیم و موافق قیاس است۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند مخفّی مبادکہ در فارسی زبان میم از بعض لغات حذف می شود چنانکہ آہرمن و آہرن (اردو) بزم بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ سبھا۔ محفل۔ مجلس۔

(۴) بز۔ بالکسر بقول رشیدی و برہان و ناصری و جامع و جہانگیری زنبور (خاقانی ے) شاید اگر در حرم سگ نہ ہد آید ست ٭ زیبد اگر در ارم بز نبود میوہ چین ٭ و صاحب رشیدی فرماید کہ چون بوز بالفتح بمعنی زنبور سیاہ کہ بہندی (بھونرا) گویند مذکور خواہد شد شاید این مخفّف آن باشد پس بفتح باید نہ بکسر خان آرزو در سراج ذکر قول رشیدی اکتفا کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بوز بہ زیادت واو قسمی خاص از زنبور کلان پس ما این را اسم جامد فارسی زبان دانیم بمعنی زنبور و بوز را کہ می آید بزیادت واو مزید علیہ آن و صراحت کاملش ہمدر انجا کنیم (اردو) زنبور بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکّر تیتیا۔ بھڑ۔ برنی۔

(۵) بز۔ بالفتح بقول برہان و ناصری۔ زمین و پشتۂ بلند و تیغ کوہ صاحب جامع گوید کہ زمین پشتہ و تیغ کوہ خان آرزو در سراج ذکر قول برہان کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ہمین لغت بہ بای فارسی و زای فارسی بمعنی زمین پست و بلند و کوہ و کتل می آید پس فارسیان بہ تبدیل بای فارسی بموحدہ و زای فارسی بعربی این را خاص کردند برای پشتۂ بلند و تیغ کوہ

چنانکہ تپ و تب و ژند و زند مخفی مباد کہ طرز بیان برہان بغلط می اندازد کہ واو عطف میان زمین و پشتہ معنی مطلق زمین ہم قائم کند و معاصرین عجم قول جامع را صحیح دانند کہ معنی مطلق زمین درین داخل نیست (اردو) بلند پشتہ۔ بلند ٹیلا مذکر۔ پہاڑ کی چوٹی۔ مؤنث۔

(۶) بز۔ بقول برہان و ناصری بضم اوّل تیس را خوانند خان آرزو در سراج ذکر اینمعنی نکرد۔ بہار ذکر ہمین یک معنی کردہ گوید کہ بالضم بمعنی گوسفند و ترجمہ تیس۔ صاحب محیط فرماید کہ لغت فارسی است و بعربی معز و ماعز و نرہ آن را تیش و کبش و بترکی کچی و بہندی مادہ آنرا بکری و چھیری و نرآنرا بکرا گویند و آن حیوانی است معروف از حیوانات ماکول اللحم۔ گوشت آن نسبت بلحوم حیوانات دیگر بعد از گوسفند و آن نزد اطبّا عبارت از گوسفند ولایتی است یعنی دنبہ باشد نہ گوسفند ہندی کہ لحم آن بعد از گوشت بز است در فضیلت و گوشت آن گرم و تر و گرمی آن از لحم گوسفند ولایتی کمتر و بقول گیلانی معتدل و بارد و موافق گرم مزاجان و مریضان و مسلولین و صالح الکیموس مولّد خون لطیف و منافع بسیار دارد **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است بالضم (اردو) بز بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث بکری۔ گوسفند۔ بکرا۔ آپ ہی نے چھیلی کو بھی بمعنی بز اور بکری لکھا ہے۔

(الف) **بز آویز** اصطلاح۔ بقول بہار (۱) واژونہ آویختن چنانکہ قصّاب بز را بر قناره آویزد (میر یحیی ؎) گوشت قصّاب گو رہا پرورش پیکر صد نہ در دم کند بز آویزش کہ وفرنگ کہ (۲) نام فنی است از کشتی (میر نجات ؎) مدعی گرم تلاش نہ تکیس خواہی شد گر بر آویز شوی بہتر از بز خواہد شد خان آرزو در چراغ ذکر این بہر دو معنی بالضم کردہ و صاحب

بجز ہم **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی
است و معنی لفظی این آویزندہ بز و کنایہ از سہ پایہ
کہ از سہ چوب درست کنند و بز مذبوح را بوسیلہ
آن واژگونہ آویزند تا چرم از وجدا و رودہ و
معدہ وغیرہ را خارج و اعضایش پارہ پارہ کنند
و بعض طباخان بز سالم را بر ہمین بزآویز کباب
کنند چنانکہ آتش بزیر آں بیفروزند و ہمین را
وارستہ بر (قنارہ) ذکر کردہ و لغت فارسی گفتہ
و صاحب انند ہمزبانش و ہم صاحب انند قنا
را بدون ہای آخرہ بہ ہمین معنی لغت عرب گفتہ
بانی حالی بمعنی سہ پایہ باشد و مجازاً بمعنی معکوس
آویختہ شدہ و بریان ہم واز ہمین است ....

(ب) **بر آویز شدن** | کنایہ باشد از کباب

(ج) **بر آویز کردن** | شدن و کردن و

معکوس آویختہ شدن و آویختن نمی دانیم کہ
محققین با نام و نشان معنی دوم را از سند میر نجات
چطور پیدا کردند حق آنست کہ ہر دو اسناد بالا
متعلق است از (ب و ج) تا آنکہ سند دیگر
پیش نشود معنی دوم را تسلیم نہ کنیم کہ محققین اہل
زبان ازین معنی ساکت و معاصرین عجم بزبان
ندارند و ہر سہ محققین ہند نژاد این معنی را از
ہمین یک سند پیدا کردہ اند و ما آنرا متعلق معنی
اوّل کردہ ایم مخفی مبادکہ صاحب غیاث بدون
حوالہ محقق نسبت معنی دوم گوید کہ نام داوی از کشتی
و آن واژگون آویختن حریف است چنانکہ
قصاب ذبیحہ را بر قنار بستہ پوست کشد (انتہی)
ما عرض کنیم کہ بانی ہمینی خان آرزو می نماید و دیگر
ہند نژادان نقلش کردند و او از کلام میر نجات
سکندری خورد و بانی حالی تا آنکہ سند استعمال
پیش نشود اعتبار را نشاید۔ فتامّل (اردو)
(الف) (۱) سہ پایہ۔ دکن میں تین لکڑیوں یا سیخوں
کے کھٹولہ کا نام ہے جس پر مذبوح بکرے کو لٹکاتے
ہیں اور پھر کھال اُتارتے ہیں اور بعض لوگ
کھال اُتارنے اور آنتوں وغیرہ کے خارج کرنے کے بعد

اُسکے نیچے آگ روشن کرکے اسکو سالم بھونتے ہیں تذکرہ اور بہار بھی ہے معنوںکے اُلٹا لٹکایا ہوا اور بھونا ہوا (۲) پہلوانوں کی کُشتی کے ایک خاص فن کو فارسیوں نے (بزآویز) کہا ہے (ب) اُلٹا لٹکایا جانا۔کباب ہونا (ج) اُلٹا لٹکانا۔کباب کرنا۔

بزاختن بقول بحر مصدریست بر وزن و معنی گداختن و فرماید کہ متروک التصریف است صاحب ملحقات برہان ہم ذکر این کردہ و صاحب مؤیّد این را با (بزازیدن) نقل کردہ گوید کہ کلاہما بالضم بمعنی گداختن است۔صاحبان ہفت و انند ذکر این با مصدر (بزازیدن با ہر دو زای ہوّز) کردہ اند **مؤلّف** عرض کند کہ (بزاختن) بہ بای فارسی عوض موحّدہ ہم بجالیش بہ ہمین معنی می آید کہ مبدّل این است چنانکہ تب و تپ و خیال ما نسبت ماخذ این ہمین قدر است کہ اصل این (بُز آویختن) بود بمعنی حقیقی آن یعنی آویختن بُز بر (بزآویز) برای کباب کردنش و واو تحتانی حذف و ممدودہ بمقصورہ بدل شدہ (بزاختن) شد و بر سبیل مجاز بمعنی عام گداختن استعمال کردند وازہمین مصدر اصلی (بزآویز) است کہ بجالیش گذشت و حقیقت (بزازیدن) کہ می آید ہم در انجا عرض کنیم و حقیقت ماخذ (آویختن) بجالیش متروک و بر (بزآویختن) تلافی مافات کردہ ایم۔معاصرین عجم این مصدر را بر زبان ندارند و متروک است (اردو) گلانا۔گلا دینا۔ دیکھو گداختن کے تمام معنے۔

بزاخفش اصطلاح۔بہار گوید کہ گویند (۱) اخفش را بُزی بود کہ مادام کہ او آواز می کرد اخفش او از بر کردن سبق خاموش نمی ماند و آن آواز کردنش را دلالت صدق حفظ خود گمان می برد (سنجر کاشی ۵) قدرتش را قضا بزاخفش ؛ ہر چہ گوید ہم آنچنان باشد ؛ صاحب انند نقل نگار بہار **مؤلّف** عرض کند کہ قصہ این نہ چنانست بلکہ اخفش بقول منتخب لغت عرب و نام سہ کس از ائمہ نحوی کہ یکی اخفش کبیر

استاد سیبویہ بود دوم (اخفش وسط) معاصر سیبویہ
وسوم (اخفش صغیر) شاگرد سیبویہ بود (انتہی م)
معاصرین عجم گویند کہ ازین ہر سہ یکی بود کہ بزی
پا خود داشت وچون درس می خواند وبحث آن
می کرد بز مذکور بر سبیل عادت خود سر را حرکت
می داد چنانکہ بزان می کنند وازین حرکت اخفش
را تسکین می باشد ومی دانست کہ بز ما تصدیق
واثبات بحث ما می کند وابن الہیثم بود از ینجاست
کہ فارسیان در اصطلاح خود (۲) بز اخفش بترکیب
اضافی کسی را گویند کہ بغیر فہم مضمون مخاطب متکلم
سر را حرکت دہد ودرست گوید (ظہوری ــہ)
سر تصدیق بہر حرف تو چون جنبانم ز مدعی را
بطلب تا بز اخفش باشد (اردو) بز اخفش
بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر (۱) اخفش صرفی
کا بکرا (۲) بے سمجھے گردن ہلانے والا ۔ نا فہمیدہ
اقرار کرنے والا ۔ ٹھوکلے دماغ کا ۔ آپ ہی نے
لکھا ہے کہ کہتے ہیں کہ اخفش نے اپنا سبق یاد کرکے
سنانے کے واسطے ایک بکرا پالا تھا جب تک وہ
گردن نہیں ہلاتا یا سنکر بول نہیں اٹھتا یہ اپنے
سبق کا پیچھا نہیں چھوڑتا اور جانتا تھا کہ ابھی
سبق یاد نہیں ہوا جس وقت اس بکرے کو
ذبح کیا تو معلوم ہوا کہ یہ اس کا سارا دماغ چاٹ
گیا تھا (انتہی) **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ غالباً
آپ نے صاحب بہار عجم کا ترجمہ فرمایا ۔ ہم نے اس
حکایت کے متعلق جو کچھ عرض کیا وہ استعمال
شعرائے فارسی کے مطابق معلوم ہوتا ہے ۔

بزاد برآمدہ اصطلاح ۔ بقول سروری
وبرہان وجامع وبحر وسراج زنیکہ بنہایت پیر
باشد وسال بسیار برو گذشتہ **مؤلف** عرض
کند کہ موحدہ اول افادہ معنی آز کند چنانکہ بر
معنی بستمش گذشت وزاد بقول برہان حاصل
بالمصدر زائیدن وسن وسال ہم پس معنی لفظی
این کسی کہ از زائیدن خارج شدہ واز سن وسال
برآمدہ وکنایہ از پیر سالہ کہ بنہایت پیری رسیدہ

باشد (اردو) بہت بڑی عمر کی بڑھیا۔ مؤنث

بزادی | بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بفتح اول وکسر دال لغت فارسی (۱) زبرجد
و (۲) بلور را گویند **مؤلف** عرض کند
کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی
زبان ازین ساکت وسند استعمال پیش
نشد۔ تاہم آنکہ سند استعمال بدست نیاید
اعتبار را نشاید۔ صاحب محیط بر زمرّد گوید
کہ آنرا ہندی پنّا گویند و آن از جملہ سنگہای
شریفۂ نفیسہ۔ و در معدن طلا بہم رسد و
مادّہ آن طلاست و فرماید کہ در ان و زبرجد
اختلاف بسیار است و صحیح تر آنست کہ
زمرّد و زبرجد یک چیز است و متساوی
الطبع و از یک جنس باختلاف رنگ کہ زمرّد
سبز است و زبرجد زرد۔ و ہم او بر زبرجد
گوید کہ قسمی از زمرّد۔ زرد رنگ و ہر دو از
معدن طلا پیدا شود۔ سرد و خشک در سوم
قاطع نزف الدم و رافع عسر البول و شکنندہ
سنگ و منافع بسیار دارد و ہم او بر بلور گوید
سنگے است معدنی سفید و شفاف و نرم تراز
زمرّد و سخت تر از شیشہ۔ قلیل الاستعمال و
رطب و مُصلح آن قند کہنہ و اکتحال باریک
سودۂ آن برای رفع بیاض چشم و سبل و
جرب عین نافع و از خواص آنست کہ
تعلیق آن جہت رعشۂ اطفال و منع فزع
در خواب و درد دندان نافع۔ **مؤلف**
عرض کند کہ اگر این لغت فارسی بہ تحقیق
رسد اسم جامد فارسی زبان دانیم برای زمرّد
و بلور (اردو) (۱) زبرجد۔ بقول منتخب
عربی ایک مشہور جوہر جس کا رنگ سبز ہوتا ہے
مذکر (انتہی) بعض کی رائے میں زمرّد۔ صاحب
آصفیہ نے زمرّد پر فرمایا ہے۔ عربی۔ اسم مذکر
ایک سبز رنگ کے قیمتی پتھر کا نام۔ زبرجد سبز
پنّا (۲) بلور۔ بقول آصفیہ اسم مذکر۔ عربی

ایک چمکدار کانی جوہر کا نام جو نہایت شفاف	ہوتا ہے بعض لوگ اس کو کچا ہیرا خیال کرتے ہیں

بزاریدن بقول بحر و ملحقات برہان بضم اول و بہ رای ہملہ چہارم بمعنی گداختن است و در نسخہ از نسخہ ہای قلمی صاحب مؤید ہم این را بہ رای ہملۂ چہارم نوشتہ و در نسخۂ دیگر قلمی این را ترک کردہ و در نسخۂ مطبوعہ آن بہ ہر دو زای ہوز آوردہ۔ صاحب انند ذکر این با ہر دو زای ہوز کردہ و صاحب ہفت با زای ہوز دوم و رای ہملۂ چہارم آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ بہ تحقیق ما (بزآویزیدن) اصل است بمعنی (برآویختن) کہ حقیقت آن بر (بزاختن) بیان کردہ ایم پس چنانکہ (بزاختن) مخفف (بزآویختن) است ہم چنان (بزازیدن) بر ہر دو زای ہوز مخفف (بزآویزیدن) باشد بحذف واو و تحتانی و تبدیل ممدودہ بہ مقصورہ و معنی مرادف (بزاختن)، کہ گذشت تسامح صاحبان بحر و ہفت است کہ پی بہ ماخذ نبردند و بہ رای ہملۂ چہارم ذکر این کردند این است محاسن تحقیق ماخذ کہ غلطی کتابت و خیال ۲ نہا را ظاہر کرد (اردو) دیکھو بزاختن۔

بزّازستان اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و تشدید ثانی و کسر زای ثانی بمعنی بازار **مؤلف** عرض کند کہ بزّاز لغت عرب است بمعنی جامہ و متاع فروش از بز کہ بعربی جامہ را گویند اگر سند استعمال این بدست آید توانیم قیاس کرد کہ از قبیل گلستان است کہ فارسیان لفظ ستان برای بیان کثرت بر آخر کلمات می آرند معنی لفظی این جایی کہ دران کثرت بزّازان است و کنایہ از بازار (اردو) دیکھو بازار۔

بزازیدن بقول مؤید و انند ہمان بزاریدن است کہ ذکرش بہ رای ہملہ چہارم

گذشت وحقیقت این ہمہ را اینجا مذکور (اردو) دیکھو بزازیدن ۔

بزّاغ | خان آرزو در سراج گوید کہ بتشدید در ذیل لغات فارسی بہ زای معجمہ بمعنی فصاد کنندہ نوشتہ اند و فرماید کہ صاحب برہان بہ رای مہملہ آوردہ و تحقیق آنست کہ بہ زای معجمہ لغت عربی است و آنہا در تصحیف و غلط افتادہ اند **مؤلف عرض کند** کہ ما حقیقت (برّاغ) را بہ رای مہملہ دوم بجایش بیان کردہ ایم کہ مبدّل (بزّاغ عربی است کہ بزای ہوّز) است و اختلاف خان آرزو را ہم ہمدر اینجا ذکر کردہ ایم پس نمی دانیم کہ او چرا این لغت عربی را در ینجا با لغات فارسی ذکر کردہ فضولی بی محل می کند و یاد ندارد کہ بر (برّاغ) بہ رای مہملہ ہر چہ خیالش بود گفتہ شد کہ تصفیہٴ آن ہمہ را اینجا کردہ ایم و می پرسیم از و کہ (بزّاغ را بہ زای ہوّز) دوم کدام محقق فارسی زبان آوردہ است کہ تکذیب آن می کند وای بر و (اردو) دیکھو برّاغ ۔

بزاگدن | بقول شمس بکاف فارسی کنایہ از سحر ہوای کشش کسی **مؤلف عرض کند** کہ ہمہ محققین فارسی زبان عموماً و محققین مصادر فرس خصوصاً و معاصرین عجم ازین مصدر ساکت و غیر از محقق بی تحقیق دیگر کسی ذکر این نکردہ معنی اسم برای مصدر خبر می دہد از نقد معلومانش ۔ تا آنکہ سند استعمال پیش نہ شود اعتبار را نشاید و ما خدا این ہم ہیچ (اردو) نا قابل ترجمہ ۔

بزان | بقول سروری بر وزن رزان باد و نسیم وجہندہ باشد و فرماید کہ حالا بکثرت استعمال وزان می گویند (حکیم انوری ؎) باز چون باد آمد از اقبال ہمون موکبش کُہ تازہ شد چون در سحرگاہان گل از باد بزان کُہ صاحب جہانگیری این را بمعنی وزندہ و مرادف بزانندہ و بزمن گوید (مسعود سعد سلمان ؎) نہ ابر بہارم کہ چندین بگریم نہ باد بزانم کہ چندین بپویم کُہ

صاحبان برہان ورشیدی وناصری وجامع ہم ذکراین کرده اند **مؤلّف** عرض کند که مصدر وزیدن اصل است و(بزیدن) مبدّل آن وہردو بجایش می آید پس بزان بقاعدهٔ فارسی اسم حال بزیدن است چنانکه وزان اسم حال وزیدن از قبیل چمان وکنان محققین با نام و نشان در مشتقات مصادر می روند واین قسم لغات مشتقه را اسم جامد می دانند (اردو) چلنے والی (ہوا کے ساتھ خصوصیت) جیسے چلنے والی ہوا۔ لیکن محاوره اُردو میں چلتی ہوئی ہوا کہیں گے جس سے اسم حال کا مطلب حاصل ہوتا ہے۔

بزانداختن مصدر اصطلاحی۔ بقول شمس بمعنی گداختن **مؤلّف** عرض کند که دیگر محققین مصادر واہل زبان ازین ساکت مقصود شین غیر از (بزاختن) نیست که بجایش گذشت لیکن تحقیقی او آنرا ترک واین را قائم کرد۔ دیگر ہیچ۔ تا آنکه سند استعمال بنظر نیاید اعتبار را نشاید (اردو) دیکھو بزاختن۔

بزانو درآمدن مصدر اصطلاحی بقول بہار وبحر وانند (۱) بزانو نشستن (ملّا عبداللّٰہ ہاتفی در رسیدن ایلچی بحضور صاحبقران ؎)
بزانو درآمد در آن پیشگاه
که کس را نبودی

ازان پیش راه **مؤلّف** عرض کند که معاصرین عجم گویند که (۲) بزانو استاده عرض حال کردن است واین رتبهٔ مخصوصین بارگاه باشد (اردو) (۱) زانو پر بیٹھنا (۲) زانو پر کھڑا ہو کر عرض حال کرنا۔

بزانه بقول سروری وبرہان بزای معجمه بر وزن روانه یعنی وزنده (امیر خسرو ؎) ولایت دارم وگنج وخزانه ٭ سپاہی تیز چون باد بزانه
وبقول جہانگیری ورشیدی وجامع مرادف (بزان) که گذشت وبقول صاحب برہان بمعنی وزنده وجهنده **مؤلّف** عرض کند که جز این نیست که ہای زائد است در آخر (بزان) که بہمین معنی

گذشت و صراحت ماخذش هم در انجا مذکور و
این مزید علیه آنست چنانکه ستمگار و ستمگاره (اردو)
دیکھو بزان۔

(الف) **بزباز** | اصطلاح۔ بقول برهان
بروزن پرواز (۱) معروف که آنرا بعربی بسباسه
خوانند و بعضی دیگر گویند که شگوفه و گل و بهار جوز
است۔ بهار گوید که (۲) قومی است از مصر که
گیران که بز و بوزینه را باهم رقصانند (محسن تاثیر
ﮦ) پهلوان ظاهر بزباز که چند ... زین پیش تو
دهر دون داده بدرش منصب مخلص خانی تو
(ملک الکلام بهاء الدین محمد بن مؤید ﮦ) من
گرگ پیر فضلم و بزباز این فلک تو می رانم به
طرفی همچو گوسپند تو صاحب ناصری بذکر معنی اوّل
نسبت معنی دوم گوید که کسیکه بز را تعلیم بازی و جستن
و رقاصی دهد عامل آن عمل را گویند و فرماید که ...

(ب) **بزبازی** | آن عمل را مانند (مولوی
معنوی ﮦ) ای بسا شیر که آموختنش بزبازی تو
سوی بازار که بر چه هله زیرک هله زود و تو بهار هم
ذکر (ب) کرده (ملا طغرا در معراج ﮦ) قضا
طرح بزبازی جدی کرد تا نشد ملتفت شاه افلاک
گرد تو (امیر خسرو ﮦ) ز عدلت پیش بزبازی
کند با شیر همچون سگ تو ز بهر پاسبانی گرگ نیز با
شبان گیرد تو وارسته و بحر هم ذکر (ب) کرده اند
مؤلف عرض کند که (الف) بمعنی اوّل
همان انگدان است که بجایش گذشت و ما
بحوالهٔ محیط تحریفش کرده ایم۔ صاحب محیط
بر بسباسه ذکر این کرده گوید که آنرا فارسیان
(بزباز) گویند بخیال ما بالفتح مبدّل و مخفف (ابسباسه)
عربی است که فارسیان هاى هوّز آخره را حذف
کردند و هر دو سین مهمله را به زای هوّز بدل کردند
چنانکه سماروغ و زماروغ۔ همین قدر است
ماخذ این و بمعنی دوم بالضم اسم فاعل ترکیبی
و کنایه از کسانی که بزی را با بزی بر سبیل بازی
بجنگانند و معاصرین عجم هم آنرا (بزباز) خوانند

وآنچه محققین بالا ذکر بازی بز با بوزینه کرده اند
معاصرین عجم آنرا پسند نمی کنند و (ب) همان
بازی را نام است که مقابلهٔ بز با بز بر سبیل بازی
شود (اردو) الف ۔ (۱) دیکھو انگدان (۲)
بکرے لڑانے والا (ب) بکروں کی لڑائی ۔ مؤنث

بزبان افتادن مصدر اصطلاحی بقول
بهار و انند (۱) کنایه از رسوا شدن (ابوطالب کلیم
ص) خواهم ز پس پردهٔ تقوی بدر افتم ٭ چندی
بزبان همه کس چون خبر افتم ٭ (شفیع اثر ص)
بزبان جهانی افتاد است ٭ چون سخن هر که آدمی
زاد است ٭ مؤلف عرض کند که (۲) بمعنی
مشهور شدن هم که بامعنی حقیقی قریب است و
هر دو سند بکار معنی دوم هم می خورد و بمعنی اوّل
کنایه باشد ۔ مخفی مباد که بهار معنی دوم بیان کرده
ما را بر (بر زبان افتادن) نوشته است و ساکنین
عجم هم بر زبان دارند موافق قیاس است (اردو) (۱)
رسوا ہونا ۔ (۲) زبان زد ہونا ۔ دیکھو بر زبان
افتادن ۔

بزبان انداختن مصدر اصطلاحی ۔
بمعنی مشهور کردن (آصفی ص) در حسن باد گل
سخن زیر زبان داشت ٭ انداخت ولی زدوش
نسیمش بزبانها ٭ (اردو) مشہور کرنا ۔

بزبان برداشتن مصدر اصطلاحی ۔ بقول
بحر و غیاث (۱) بحرف های ملائم فریب دادن
و (۲) سخنان نالائق گفتن نیز مؤلف عرض
کند که صاحب غیاث بحوالهٔ وارسته ذکر این کرد
و وارسته ازین مصدر اصطلاحی ساکت و صاحب
بحر سندی پیش نکرد بدون سند استعمال تسلیم نکنیم
معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) چرب
زبانی سے فریب دینا (۲) ناشائستہ باتیں کہنا ۔

بزبان داشتن مصدر اصطلاحی بقول
وارسته (۱) بحرف های ملائم فریب دادن و بسخن
پیچانده از سر مقصود باز داشتن بهار گوید که فریب
دادن بحرف و صوت ملائم (صائب ص) محو

دلجوئی پروانہ بود ، دی وش ؛ شمع دارد بزبان گرچہ
ہمہ محفل را ۞ (خواجہ سلمان ؎) زیر لب میدہدم
وعدہ کہ کامست بہم ؛ غالب آنست کہ ما را بزبان
می دارد ۞ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس
است وضرورت ندارد کہ با حرف ہای ملائم مخصوص
کنیم فریب دادن بسخن کافی است (اردو) باتوں
میں اڑانا۔ بقول آصفیہ۔ مغالطہ دینا۔ دھوکا
دینا۔ فریب دینا۔ جھانسا دینا۔

(۲) بزبان داشتن۔ بقول وارستہ در نفرین گرفتن
صاحب انند گوید کہ سخنان نالائق گفتن کسی را **مؤلف**
عرض کند کہ (بر زبان داشتن) بہمین معنی گذشت
وسندش ہم ہمدر انجا مذکور ہیں موافق قیاس و
مرادف آنست (اردو) دیکھو بر زبان داشتن۔

(۳) بزبان داشتن۔ بقول انند کنایہ از زبان
زد و رسوا کردن (محسن تاثیر ؎) بر سر مہر مژہ لخت
دل و جانی دارد ؛ ہر کرا سحر نگاہش بزبانی دارد ۞
مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است۔
(اردو) رسوا کرنا۔ دکن میں زبان پر چڑھانا
کہتے ہیں۔

بزبان دگر داشتن مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر۔ باضافت۔ فریب دادن بحرف ہای
ملائم (ملا وحشی ؎) بلبل گلہ می کرد زگل دوش
بصد رنگ ؛ گل بود کہ ہر دم بزبان دگرش
داشت ۞ **مؤلف** عرض کند کہ متعلق است از ہمان
مصدر عام (بزبان داشتن) کہ گذشت وموافق
قیاس ولیکن ضرورت ندارد کہ حرف ہای ملائم
را داخل معنی کنیم۔ مجرد فریب دادن از سخنان
کافی است (اردو) دیکھو بزبان داشتن
کے پہلے معنے۔

بزبان گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارستہ (۱) بحرف ہای ملائم فریب دادن
مرادف (بزبان داشتن) (رشائی تکلو ؎) آن
لطف کو کہ تا زبرش زود بگذرم ؛ از گرمی سخن
بزبانم گرفتہ بود ۞ صاحب بحر گوید کہ مرادف (بزبان

(داشتن) مؤلف عرض می کند کہ سند بالا متعلق بہ معنی دوم می نماید مشتاق سند دیگری باشیم۔ معاصرین عجم۔ برزبان ندارند (اردو) دیکھو بزبان داشتن کے پہلے معنے۔

(۲) بزبان گرفتن۔ بقول وارستہ کنایہ از سخنان نالائق گفتن (صائب ف) من چون ہدف نی روم از جای خویشتن ؛ مژگان او عبث بزبانم گرفتہ است ؛ بقول بہار سخنان ناسزا گفتن **مؤلف** عرض کند کہ این سند را با معنی سوم متعلق دانیم۔ معاصرین عجم برزبان دارند (اردو) سخت سست کہنا۔ بقول آصفیہ۔ برا بھلا کہنا۔ درشتی اور سختی سے پیش آنا۔ لعنت ملامت کرنا۔ زجر و توبیخ کرنا۔ جھڑکنا۔ آڑے ہاتھوں لینا۔ لتاڑنا۔

(۳) بزبان گرفتن۔ بقول بہار رسوا کردن سند این از صائب بہ معنی دوم گذشت۔ **مؤلف** عرض کند کہ (بر زبان گرفتن) ہم بہمین معنی گذشت و موافق قیاس است (اردو) رسوا کرنا۔

(۴) بزبان گرفتن بہ تحقیق ما۔ گرفتن برزبان چنانکہ سخن برزبان گرفتن و زبان زد کردن سخنی و شہرت دادن و (برزبان گرفتن) ہم بہ ہمین معنی گذشت (صائب ف) چنان گداخت مرا فکر آن دہان و میان ؛ کہ میتوان بزبان چون خبر گرفت مرا ؛ (محسن تاثیر ف) نرمی ز ہر کہ دیدہ گرفتار گشتہ ام ؛ حرفم کہ مردمان بزبانم گرفتہ اند ؛ (طالب آملی ف) عیشم بزبان گرفتہ گوئی ؛ کز خاطر غم شدم فراموش ؛ (اردو) دیکھو برزبان گرفتن۔

(۵) بزبان گرفتن بہ تحقیق ما گرفت سخن کردن۔ (محمد سعید اشرف ف) دیگر بطعن عشق بتانم گرفتہ اند ؛ طوطی نیم چرا بزبانم گرفتہ اند ؛ (اردو) گرفت کرنا۔ بقول آصفیہ۔ اعتراض کرنا۔ حجت لگانا۔ نکتہ چینی کرنا۔ خردہ گیری کرنا۔

بزبانہا افتادن | مصدر اصطلاحی بقول وارستہ و بحر (۱) مشہور شدن و (۲) رسوا شدن۔ (صائب ف) از جام نام جم بزبانہا فتادہ است ؛

زنہار در بساط جہان بے اثر مباش ؎ بہار گوید کہ مشہور شدن بزبونی وعیب (صائب ۱۰ھ) راز اولب خامش بزبانہا افتاد ؎ گرچہ از خامہ بی شق نبز اودسخنی ؎ **مؤلف** عرض کند کہ ہمان (بزبان افتادن) است کہ گذشت وضرورت ندارد کہ بلحاظ جمع این را قائم کردہ عام را خاص کنیم کہ جمع ہم داخل تعمیم واحد است۔ آنچہ بہار در معنی اوّل خصوصیت زبونی وعیب قائم می کند درست نیست کہ از معنی دوم مقصودش حاصل می شود و از تخصیصش معنی اوّل خارج می گردد مخفی مباد کہ بخیال ماسند دوم ہم متعلق بمعنی اوّل است تسامح بہار است کہ آنرا متعلق بمعنی دوم کردہ معاصرین عجم ہم معنی دوم را بر زبان دارند و (بر زبان افتادن) ہم بجایش گذشت (اردو) (۱) مشہور ہونا (۲) رسوا ہونا۔

بزبچہ اصطلاح۔ بقول مؤیّد با جیم فارسی بزغالہ۔ صاحب رشیدی ذکر این بذیل (بزیچہ بہ تحتانی سوم) کردہ می فرماید کہ ہمین را (بزبچہ بہ موحّدہ عوض تحتانی) ہم گویند وصاحب ہفت ہم ذکر (بزیچہ) بہ تحتانی کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی بچۂ بز۔ قلب اضافت وحقیقت (بزبچہ) بجایش عرض کنیم (اردو) بکرے کا بچہ مذکّر۔

بزپوندی بقول جہانگیری در ملحقات بمعنی دہید وفرماید کہ آنرا بجید نیز نامند۔ صاحب برہان بزبجید گوید کہ بفتح اوّل بروزن کشید لغت زند و پا زند است بمعنی بدہید کہ امر بہ دادن است **مؤلف** عرض کند کہ (بزپوشتن) مصدر زند و پا زند بمعنی دادن می آید وصاحب برہان بذیل آن (بزپونید) را بمعنی بدہید می آرد پس ہمان (بزپونید) را محقق بالاتصحیف لفظی بطور اسم جامد نوشتہ است تسامح او یا غلطی کاتب بیش نیست (اردو) تم دیو۔ (دینا) کے امر حاضر کی جمع۔

بزبها بقول خان آرزو در چراغ بضم و زای معجمه بمعنی غلام هندی و فرماید که از زباندانان به ثبوت رسیده. زلّه بردارش بهار بذکر معنی بالا گوید که گویند "ششش قبرغه بزبها" ای سیاه کم بها. صاحب انند نقل نگارش. صاحب بحر بر غلام هندی قانع **مؤلّف** عرض کند که ما هم درین باب از معاصرین عجم گفتگو کردیم می فرمایند که فارسیان مطلقاً هر غلام و سیاه را (بُزْبها) گویند. اسم فاعل ترکیبی است یعنی بهای بُز دارنده که قدر و قیمتش بوجه غلامی بیشتر از بُزی نیست. و این اصطلاحی است برای غلام و همان را سیاه هم گویند بوجه رنگ غلامان که حبشی و سیاه رنگ می باشند (الخ) نمی دانیم که محقّقین بالتخصیص هندی چرا کردند و ندانستند که در هند رسم غلامی نیست و سیاهی هم مخصوص است از غلامان عجم و عرب خیال ما همین قدر است که محقّق اوّل الذکر با عجمی پرسیده باشد و او به (تمسخر با مخاطب) لفظ هندی را بر غلام داخل کرد تا اعتبار غلامان عجم و عرب در نظر سائل قائم باشد خیال نکرد که سائل حقیقت جوی لغت است و این استهزا لغت فرس را نقصان می رساند اگر محقّق هندنژاد بر ماخذ غور می کرد حقیقت را می دریافت (اردو) غلام بقول آصفیه وه زرخرید چهوکرا جو بلا تنخواه گهر کا کام کاج کرتا ہے۔

بزپونیتن بقول برهان با بای فارسی و نون و تای قرشت بر وزن پهلوشکن بزبان زند و پازند بمعنی دادن و فرماید که (بزپونهی) بمعنی می دهم و (بزپونید) بمعنی بدهید. صاحب موارد هم ذکر این کرده و لیکن (بزپونمی) را به میم عوض های هوّز آورده و صاحب ناصری هم با او متّفق **مؤلّف** عرض کند که در بعض نسخ برهان هم (بزپونمی) به میم است و بلحاظ معنی هم موافق قیاس که حال متکلّم است مخفی مباد که (بزپون) بقول دستوران معاصر مذهب زردشت در زند و پاژند

بمعنی حواله۔ حیف است که کتب لغات ازین ساکت پس فارسیان قدیم علامت مصدر تن در آخرش زیاده کرده مصدری ساختند موافق قیاس و حالا در استعمال متروک است و مبدل این به بای فارسی اوّل هم می آید چنانکه تب و تپ (اردو) دنیا۔

بزه جگر اصطلاح ۔ بقول بحر و غیاث دانند (بالضم و بکسر جیم عربی و فتح کاف فارسی) بمعنی ترسان ضدّ بهادر **مؤلف** عرض کند که خلاف قیاس نیست ۔ اسم فاعل ترکیبی است مرادف (بزدل) که می آید (اردو) بزدل ۔ دیکھو اشتردل

بزحمت افتادن مصدر اصطلاحی ۔ کنایه از مبتلای تکلیف شدن ظهوری ؎ ازاختران همه آزادگان کشند آزار ٭ فلک بزحمت تحصیل حاصل افتاد است (اردو) زحمت میں مبتلا ہونا ۔

(الف) **بزداغ** اصطلاح ۔ بقول سروری به زای معجمه و دال مهمله بوزن گستاخ مصقله که بآن زنگ زدایند و فرماید که در نسخهٔ میرزا بالفتح بانیز (منصور شیرازی ؎) دهر ضیا بسه آئینه رخت کانرا ٭ بود ز خاطر شاه فلک محل بزداغ ٭ صاحب جهانگیری گوید که بااوّل مکسور افزاری باشد که بدان زنگ آئینه و تیغ و امثال آن برداشند و آنرا تبازی مصقله خوانند صاحبان رشیدی وجامع دانند و هفت هم ذکر این کرده اند صاحب ناصری گوید که بزدائیدن مصدر این لغت است و (بزداغیدن) و (بزدودن) نیز مشتله ۔ خان آرزو در سراج گوید که بعضی بالفتح اوّل به بای فارسی گفته اند و بعضی بضم اوّل **مؤلف** عرض کند که خان آرزو چه انصفیه نکرد حقیقت اینست که این اسم جامد فارسی زبان است مزید علیه و مبدل (زده) که بالفتح بمعنی آراسته و مزیّن بجایش می آید فارسیان های هوز آخره را بالف بدل کردند چنانکه خاره و خارا و غین زائد

در آخرش آوردند چنانکه چرا و چراغ و موحدهٔ مفتوح در اوّلش زیاده کرده (بزواغ) کردند و اسم جامد قرار دادند برای مصقله که آلهٔ صیقل است و اختلاف اعراب چنانکه بالا مذکور شد تصرّف محاوره باشد وبس و مصدر..........

(ب) **بزداغیدن** که صاحب ناصری ذکرش کرده ازهمین اسم مصدر وضع شد بقاعدهٔ مصادر بزیادت تحتانی معروف و علامت مصدر دن در آخرش ولیکن این مصدر حالا متروک التّصریف است و محقّقین مصادر ازین ساکت و معنی این مصقله کردن و صیقل کردن پس الف و ب هردو باعتبار ماخذ بکسر اوّل است واگر تصدیق فتح وضمّهٔ اوّل در استعمال شود تصرّف محاوره دانیم وآنچه خان آرزو به بای فارسی می نویسد از نظر ما گذشت واگر سند استعمالش بدست آید بجایش ذکر کنیم و مبدّل این دانیم چنانکه تب وتپ (اردو) (الف) مِصقلہ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ صیقل کرنے کا اوزار۔ ریتی (ب) صیقل کرنا۔

بزدائیدن بقول سروری مرادف (بزدودن) که می آید و هردو بمعنی دور کردن زنگ از آئینه و تیغ و امثال آن صاحب موارد هردو را مرادف یکدیگر قرار داده گوید که هرکدام لغتی است در (زدودن) و (زدائیدن) که بجایش می آید صاحب بحر هردو را بالکسر کامل التّصریف گفته و (بزداید) را مضارع هردو قرار داده معنیً با سروری متّفق۔ صاحب برهان هم ذکر این کرده خان آرزو در سراج ندکر قول برهان فرماید که تحقیق آنست که موحّده جزو کلمه نیست پس اصل همان زدائیدن و زدودن است **مؤلّف** عرض کند که زده بقول برهان بفتح اوّل بمعنی آراسته و مزیّن می آید فارسیان های هوّز آخر را بالف بدل کردند چنانکه خاره و خارا و تحتانی زائد زیاده کردند چنانکه پا و پائی و بقاعدهٔ مصادر جعلی تحتانی معروف و علامت مصدر

دن درآخرش آورده مصدری وضع کردند که بمعنی حقیقی آراسته و مزیّن کردن است وکنایه از مصقله کردن و دور کردن زنگ از آئینه وغیر ذلک و در (زدودن) هم اسم مصدر آن همان (زده) است که های ہوّز آخره بدل شده به واو چنانکه آوسه وآوسو وحق آنست که مصدر (زدودن) اصلی است و (زدائیدن) جعلی واطلاق جعلی نه برای آنست که اسم مصدر مالِ السنهٔ غیر فارسی است چراکه (زده) خودمال فارسی زبان است بلکه بنا واقفیت ماخذ وضع شده وضرورت آن نبود ومشتاق سند استعمالش می باشیم مخفی مباد که موحّده در اوّل هر دو زائد است پس بقاعدهٔ فارسی هر دو را بالکسر خواندن صحیح باشد و (زدائد) مضارع زدائیدن که این کامل التّصریف است و (زدودن) رامضارعی نیامده که سالم التّصریف باشد وسالم التّصریف راغیر از ماضی ومستقبل واسم مفعول نیاید۔ تسامح صاحب بحر است که (زدائد) رامضارع هر دو دانست وهر دو را (کامل التّصریف) خیال کرد۔ ماحقیقت مصادر اصلی وجعلی رابرلفظ (اسم مصدر) بیان کرده ایم (اردو) زنگ آئینه یا تلوار وغیرہ سے دور کرنا۔ صیقل کرنا۔

(الف) **بُزدل** اصطلاح۔ الف

(ب) **بُزدلی** بقول انند بحو الۂ فرهنگ فرنگ بمعنی ترسان ونامرد وبیدل وبقول صاحب فدائی ترسو وکم دل وترسان چنانکه بیدل وبیباک ودلیر راشیردل نامیده اند ونسبت (ب) فرماید که ترسو گری وجُبن **مؤلف** عرض کند که (الف) اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی که دل او مثل بُز است ودلی دارنده همچون بُز۔ ضدّ شیردل و (ب) بزیادتی یای مصدری است (اردو) الف

بُزدِل ۔ دیکھو اشترِ دِل ۔ (ب) بُزدلی بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ نامردی ۔ ڈرپوک پن ۔ بُز و بُزدلی | صاحبان نوادر و موارد و بحر	و سروری و جہانگیری و رشیدی و سراج و ناصری ذکر این کردہ اند و ما حقیقت این را بز (بزدائیدن) نوشتہ ایم (ا ر د و) دیکھو بزدائیدن ۔

بِزر \| بقول آصفیہ برہان بفتح اوّل و سکون ثانی و رای قرشت (۱) تخم کتان کہ غذائی است صاحب محیط گوید کہ لغت عرب است کہ تخم نبات را گویند جمع آن بزور و بیونانی افیورو بہندی بیج نامند و بقول گیلانی می فرماید کہ عادت اطبا بران جاری شدہ کہ چون اطلاق بزر فقط نمایند مراد ازان (بزرکتان) باشد و بعدہ اصطلاح مقرر کردند کہ چون اطلاق بزر کنند مراد ازان (۲) روغن کتان بود پس چون لفظ بزر مطلقا در کتب واقع شود مراد ازان روغن کتان باشد (انتہیٰ) البتہ صاحب مؤید ہم این را ذیل لغات فارسی جا دادہ گوید کہ کتان عربی و بزر تازی است بمعنی تخم **مؤلف** عرض کند کہ ما بلحاظ قول صاحب محیط کہ این لغت عرب را بمعنی روغن کتان استعمال می کنند مفرس دانیم بہ تصرف در معنی ازینجاست کہ محققین فارسی زبان این را جا دادہ اند (ا ر د و) (۱) کتان کے بیج ۔ مذکر (۲) کتان کا روغن مذکر ۔

بِزرا \| بقول جہانگیری در ملحقات تخم را گویند صاحبان برہان و ناصری گویند کہ این لغت زند و پازند است بمعنی تخم زراعت مطلقاً یعنی ہر چیز کہ بجہت خوردن حیوانات کاشتہ میشود **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار ناصری می گوئیم کہ مفرس است از لغت عرب (بزر) بزیادت الف در آخرش و تخصیص معنی معاصرین عجم بر زبان ندارند (ا ر د و) وہ تخم جو کاشت زراعت کے لئے رکھا جائے ۔ مذکر ۔

بزراغم جانست وقصاب راغم پیہ مثل — صاحبان خزینہ وامثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت وصاحب محبوب الامثال ذکر این بہ تخفیف کلمہ (است) کردہ وبعوض (پیہہ) (پیشہ وپیسہ) را نوشتہ **مولف عرض** کند کہ حذف است عیبی ندارد وتبدیل لفظ پیہہ غلطی کتابت است فارسیان درین مثل پیہہ را استعمال کنند مقصود شان اینست کہ قصاب را پیہہ بزعزیز است وپروای جانش نیست فارسیان این مثل را در محل اظہار خود غرضی کسی می زنند وبس (**اردو**) بقول صاحب محبوب الامثال "لڑکا روئے بالوں کو نائی روئے منڈائی کو" اس اردو کہاوت میں بھی خود غرضی ہی کا بیان ہے یعنی لڑکا اس لئے روتا ہے کہ میرے بال نہ جائیں یعنی اسکو بالوں کا غم ہے اور حجام کو لڑکے کے بالوں کا کچھ غم نہیں بلکہ اپنی اجرت کا غم ہے۔ دکن میں کہتے ہیں "بکرے کو اپنی جان کی لگی ہے اور قصائی کو اسکی ران کی" یہ کہاوت قریب قریب فارسی مثل کا ترجمہ ہے۔

بزرجمہر بقول اننذ بحوالہ غیاث بضمتین وسکون رای مہملہ وضم جیم عربی وکسر میم نام وزیر اعظم نوشیروان وفرماید کہ این معرب بزرگ مہر است وگوید کہ انچہ در بعض لغات نوشتہ اند کہ بضم جیم نشاید وجیم ورای مہملہ ہر دو را ساکت باید خواند این قول غلط است صحیح ہمانست کہ جیم را مضموم خوانند چرا کہ در عربی دو ساکن بدون مدہ بہم نیایند وفرماید کہ از رسالہ معربات صاحب منتخب چون ضمہ نسبت کسرہ وفتحہ حرکت قوی است پس کلمہ معرب را کہ ضعیف بود باین حرکت قوی قوت دادند وقوت ضمہ بشرح ملا در بحث فعل مذکور (انتہی) صاحب ہفت ذکر اماننا بجیم عربی کردہ گوید کہ بعضی بر آنند کہ وزیر قباد شاہ پدر نوشیروان

بودہ صاحب ملحقات برہان بہ جیم فارسی آوردہ گوید کہ ہمان (بزرجمہر بہ جیم عربی) کہ وزیر نوشیروان باشد صاحب مؤید ہم بہ جیم فارسی آوردہ فرماید کہ (بوزرجمہر) بزیادت واو بعد موحدہ ہم آمدہ کہ آنرا (قباد پادشاہ) گفتندی و در نسخۂ قلمی اتفاق با صاحب ہفت مؤلف عرض کند کہ در فارسی زبان مبدل (بزرگ مہر) است کہ بہ ہمین معنی می آید و وجہ تسمیۂ آن ہمانجا مذکور شود و درین جا ہمین قدر کافی است کہ کاف فارسی بہ جیم عربی بدل شود چنانکہ شنگرف و شنجرف و آخشیگ و آخشیج و رنگ و رنج و بر سبیل تعریب ہم چنانکہ لگام و لجام۔ پس آنانکہ این را بہ جیم فارسی گرفتہ اند خطا کردہ اند کہ کاف فارسی بجیم فارسی و بالعکس آن بدل نشود۔ فارسیان استعمال این معرب ہم کردہ اند و نسبت اعراب عرض می شود کہ ہر گاہ این را معرب تسلیم کردہ ایم نسبت اعراب ہم بقاعدۂ عرب رویم و تصرف در ان نکنیم و آنچہ بہ کاف فارسی می آید ظاہر است کہ بہ ضم اول و دوم و بہ سکون کاف فارسی و مرکب از لفظ بزرگ بالفظ مہر است پس آنانکہ این معرب را بہ ضم جیم گرفتہ اند درست است و کسانی کہ بر خلاف این رفتہ اند از برای آن دلیلی نیست (اردو) بزرجمہر۔ نوشیروان کے وزیر کا نام۔ مذکر۔

بزرحانہ | اصطلاح۔ بقول اننداسجو الہ فرہنگ فرنگ بفتح اول و کسر ثانی و سکون را شکنجۂ عصارہ و چرخ عصار را گویند کہ بعربی معصار و بہ ہندی کولھو نامند مؤلف عرض کند کہ بزر در اصطلاح اطبا روغن کتان قرار یافت چنانکہ بجایش گذشت پس فارسیان آن را بر سبیل مجاز مطلق روغن گرفتند و بترکیب قلب اضافت چرخ عصار را نام

نہادند کہ خانہ ایست برای ہر قسم روغن۔ مشتاق سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند مخفی مباد کہ از لفظ (بزر) کہ بمعنی دومش گذشت باید کہ این را بالفتح صحیح دانیم (اردو) کولھو۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ تیل نکالنے کی کل۔ تیل پیلنے یا رس نکالنے کا آلہ۔ معصارہ (دکن میں اس کو گھانا کہتے ہیں)۔

بزر قطونا اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ ناصر المعالجین بفتح اول و کسر ثانی و ضم قاف و طای حطی لغت فارسی است اسبغول را گویند۔ **مؤلف** عرض کند کہ صاحب مخزن الادویہ این را لغت عرب گفتہ وجا دارد کہ اطبای عرب (بزر القطونا) گفتہ باشند تعریف کامل این بر اسبغول گذشت۔ تسامح صاحب انند بیش نیست کہ این لغت فارسی خیال کرد (اردو) دیکھو اسبغول۔

بزرقی بقول ضمیمۂ برہان یعنی احتیاط تمام و تعمق بسیار **مؤلف** عرض کند کہ دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و بظاہر لغت ترکی می نماید ولیکن محققین ترکی زبان ہم ازین ساکت۔ سند استعمال پیش نہ شد۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند ہیچ ماخذ ہم نمی کشاید مشتاق سند می باشیم (اردو) کامل احتیاط مؤنث اور کامل غور و تعمق۔ مذکر۔

بزرک بقول رشیدی بفتح با و رای مہملہ تخم کتان۔ صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج بحوالۂ قوسی گوید کہ بید انجیر باشد کہ از تخم آن ہم روغن گیرند بمعنی کتان مخصوص خوزستان و بحوالۂ تحفۃ المومنین گوید کہ چون مطلق گفتہ شود ازان کتان مراد است و ازینجا استفادہ می شود کہ کلمۂ عربی است کہ فارسیان تصرف نمودہ اند **مؤلف** عرض کند کہ تصرف ہمین قدر می نماید کہ کاف نسبت در آخر لغت عربی آوردہ مفرس کردہ اند بمعنی تخم کتان کہ بزر بقول منتخب بمعنی تخم است و ازین تخصیص معنی خاص پیدا کردند برلہ

تخم کتان (اردو) کتان کا تخم۔ مذکر۔

بزرکار اصطلاح۔ بقول برہان بروزن شہسوار برزگر و زراعت کنندہ صاحب جامع صراحت کاف فارسی نکرد و صاحب ناصری ہم بلا صراحت کاف آورد **مؤلف** عرض کند کہ (برزکار) بہ رای مہملہ دوم و زای ہوز سوم بہ کاف عربی گذشت بہ ہمین معنی و ما آن را قلب بعض این قرار دادہ ایم و بحقیقت کامل بہ معنی دوم لفظ برز نوشتہ ایم و برز (بذر گر) ہم۔ معنی لفظی این کار تخم کنندہ باشد (اسم فاعل ترکیبی) و کنایہ از کاشتکار و مزارع و متحقق بہ کاف عربی است (اردو) دیکھو (برزکار)

بزرگ بقول سروری (۱) ضد خرد و (۲) نام یکی از دوازدہ مقام و بقول فدائی (۳) مردی کہ از خاندان ناموری باشد (سعدی ۱۳) بزرگش نخوانند اہل خرد ٭ کہ نام بزرگان بزشتی برد ٭ (شاعر در حصر دوازدہ مقام ۵) عشاق مراقد عیینی است چو راست ٭ در پردہ بوسلی رہاوی و نو است ٭ چون گشت بزرگ در صفاہان و عراق ٭ زنگولہ حجاز و کوچک اندر بر ماست ٭ صاحب ناصری ذکر معنی اول کردہ نسبت معنی دوم فرماید کہ نام مقامی است از موسیقی صاحب برہان ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان دانیم و بمعنی سوم مجازاً فارسیان سرد کلان عمر و مرد باخدا و باشوکت و شان را ہم گویند کہ داخل معنی اول باشد و بمعنی دوم ہم مجاز کہ نظر بر بلندی مقام موسیقی آنرا بدین اسم موسوم کردند (اردو) (۱) بزرگ بقول آصفیہ۔ بڑا۔ کلان۔ دیکھو اختیار (۲) فارسیوں نے موسیقی کے ایک راگنی کو بزرگ کہا ہے جس کی سُریں بلند ہیں مؤنث (۳) بزرگ۔ بقول آصفیہ۔ معزز۔ شریف۔ خدا رسیدہ۔

بزرگ استخوان اصطلاح۔ بہار (استخوان بزرگ) است کہ بجاییش گذشت (اردو) دیکھو استخوان بزرگ۔

بزرگ اُمید اصطلاح۔ بقول برہان نام حکیمی کہ استاد و پرورندۂ پرویز بن انوشیروان بود صاحب ناصری فرماید کہ نام دانای فرزانہ از مخصوصان خسرو پرویز۔ صاحب مؤیّد گوید کہ نام استاد خسرو کہ ندیم ہُرمز بن نوشیروان و منجّم حکیم پیشہ بود (نظامی ۵) بزرگ اُمّید خورد اُمّید گشتہ ؎ بلرزانی چو برگ بید گشتہ ؎ **مؤلّف** عرض کند کہ در وجہ تسمیۂ این معنی حقیقی ہر دو لفظ مرکّب داخل است و اسم فاعل ترکیبی است و بترکیب۔ علم شخصی (اردو) (بزرگ اُمّید) ایک حکیم گزرا ہے جو خسرو پرویز کا مصاحب تھا۔ مذکّر۔

بزرگان خردہ بر خردان نگیرند مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محلّ استعمال ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ قریب است بمعنی و محلّ استعمال (از خردان خطا و از بزرگان عطا) کہ بجایش گذشت فارسیان چون بزرگی را بر خورد خردنا راضی ببینند استعمال این کنند (اردو) دیکھو (از خردان خطا و از بزرگان عطا)

بزرگان دربار اصطلاح۔ بقول فدائی
بزرگان درگاہ کہ از علمای معاصر عجم بود چاکران تخت و اعیان دولت **مؤلّف** عرض کند کہ مرکّب اضافی و موافق قیاس است مراد از اکابر سلطنت (اردو) اعیان دولت دربار شاہی کے امرا۔ مذکّر

بزرگ اندیشہ اصطلاح۔ اسم فاعل ترکیبی کنایہ از عاقل و کسی کہ فکر او بلند است (انوری ۵) وز دبیر و پیر دیگر بود دہند و ؎ بزرگ اندیشہ و چونان ممیّز ؎ (اردو) عاقل۔ بلند فکر۔

بزرگان کشور اصطلاح۔ بقول فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بود بمعنی اکابر سلطنت **مؤلّف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است ولیکن کنایہ باشد از اکابر عالم و تخصیص سلطنت

بر سبیل مجاز باشد (اردو) دیکھو بزرگان دربار۔

بزرگ بار خدا استعمال۔ ذات باری تعالیٰ شانہ (انوری ع) بزرگ بار خدائیکہ گر قیاس کنند٭ ہمہ جہان ز بزرگیش نیست عشر عشیر٭ (اردو) ذات باری تعالیٰ شانہ۔ مذکر۔

بزرگ پست اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی بسیار خرد **مؤلف** عرض کند کہ مجازاً پست را بمعنی خرد و بزرگ رابمعنی بسیار گرفتہ اند دیگر ہیچ ترکیب توصیفی است و بس (اردو) بہت چھوٹا۔

بزرگری اصطلاح۔ بقول مؤید و شمس بفتح اول بازای موقوف و کاف فارسی زراعت وکشاورزی **مؤلف** عرض کند کہ یای مصدری بر لفظ (بزرگر) زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) زراعت۔ کھیتی باڑی۔ مؤنث۔

بزرگ زادہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتحتین بمعنی عالی نژاد (شیخ نظامی ع) بزرگ زادہ نادان بشہر وا ماند٭ کہ در دیار غریبش بہیچ نستانند٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بزرگ زادہ بڑے اور شریف گھرانے کا لڑکا۔

بزرگ سال اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ سالخوردہ و مسن و معمر **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی عمر بسیار دارندہ (اردو) بڈھا۔ بقول آصفیہ ہندی اسم مذکر۔ بوڑھا۔ کہن سال۔ مسن۔ عمر رسیدہ۔ سالخوردہ۔ معمر۔

بزرگش نخوانند اہل خرد مقولہ صاحب خزینہ ذکر این **کہ نام بزرگان بزشتی برد** کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بطریق موعظت استعمال این کنند تا اخلاق انسان درست شود و این مثل نیست بلکہ مقولہ ایست (اردو) بزرگو کو ہمیشہ نیکی سے یاد کرو گے بزرگوں کی عیب جوئی

معیوب ہے" بڑوں کی مذمت اپنی فضیحت ہے
یہ سب دکن کے مقولے ہیں۔

بزرگ فرمان اصطلاح۔ بقول ناصری وانند بمعنی فرمان بزرگ و فرماید کہ در سوابق ایام آنرا کہ اکنون بعربی وزیر خوانند و بعد از شاہ حکم او برہمہ روان است بپارسی (بزرگ فرمان) خواندندی و در تاریخ فارس آمدہ کہ کیخسرو چون خدمات گو درز را بدید او را بزرگ فرمان فرمودہ کہ ہیچ منزلت ازان برتر نبودی و نائب شاہ شدی **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی فرمان بزرگ دارندہ وکنایہ از وزیر اعظم حالا معاصرین عجم این را دستور اعظم خوانند (اردو) وزیر اعظم عربی اسم مذکر۔ دستور معظم۔ بڑا وزیر۔ وزیر الملک۔

بزرگ مہر اصطلاح۔ بقول ناصری وانند (۱) بہتر کیمیا" بمعنی آفتاب بزرگ و (۲) صاحب محبت بزرگ و (۳) نام حکیم ہندگوار وعجیب دانش شعار پسر بختگان بودہ۔ سالہا وزارت انوشیروان دادگر کردہ و بہ حکمت معروف است و بتدبیر مشہور و فرماید کہ در اغلب کتب تواریخ و شہنامۂ فردوسی حالات وی مسطور۔ گویند بازی نرد را در بہا برشطرنج کہ از ہند آوردہ بودند اختراع نمود (نظامی ع) بزم نوشیروان سپہری بود و کز جہانش بزرگ مہری بود و گوید کہ عربان این را (بوزرجمہر) کردہ اند و گاہی الفی نیز بدان افزودہ اند مانند این کہ کنیت کسی باشد چہ زبان عرب کاف عجمی ندارد و بجای آن جیم می آرند چنانکہ بزرج معرب بزرگ است **مؤلف** عرض کند کہ ذکر (بوزرجمہر) بجایش گذشت پس بمعنی اول قلب اضافت و بمعنی دوم اسم فاعل ترکیبی ہست و بمعنی سوم ہم قلب اضافت (مہر بزرگ) بمعنی آفتاب بزرگ و علم حکیمی کہ ذکرش بالا گذشت (اردو) (۱)

بڑا آفتاب (۲) بہت محبت رکھنے والا (۳)
دیکھو بزرجمہر

(الف) بزرگوار	اصطلاح۔ بقول ہما
(ب) بزرگواری	وبجہر (الف) (۱)

مزید علیہ بزرگ چون قبہ وتحفہ ودرخت وبخت
(میر معزی ؎) دیدم شبی بخواب درختی بزرگوار ۞
از علم وعقل وعدل بر وشاخ وبرگ وبار ۞
(ولہ ؎) شاہا بساز مجلس ومی نوش کن کہ ہست ۞
امروز نوروزی بہ وامثال نوز پار ۞ دولت ہمی
بہ تہنیت آید کہ کردہ ۞ جشن بزرگوار بروز بزرگوار ۞
شادیم وکامگار کہ شاد است وکامگار ۞ میر
بزرگوار بعہد بزرگوار ۞ (ولہ در تعریف ایوان
؎) از نقش چون خورنق نعمان طرب فزای ۞
وز منظر قبہ چو قبۂ خضرا بزرگوار ۞ (ولہ ؎) ہمہ
سلامت رای جہان فروز تو باد ۞ ہمہ سعادت
بہمت بزرگوار تو باد ۞ (نظامی ؎) تحفہ ہای
بزرگوارش داد ۞ ہر یکی در خصوص ہزارش داد ۞

(انوری ؎) لیکن چو سنتی است قدیمی روا بود ۞
احیای سنت شعرای بزرگوار ۞ صاحب فدائی
کہ از علمای معاصرین عجم بود گوید کہ (۲) بزرگیست
کہ بزرگیش سروش مانی بود (روحانی) و (ب)
بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ عظمت وجلال و
دولت واقبال (شیخ شیراز ؎) خدای راست
مسلم بزرگواری وحلم ۞ کہ جرم بیند ونان برقرار
می دارد ۞ مؤلف عرض کند کہ (الف) مرکب
است از لفظ بزرگ بمعنی خودش وکلمۂ وار بقول
برہان بمعنی صاحب وخداوند (الخ) ما می گوئیم
کہ افادۂ معنی فاعلی کند چون در آخر لفظی ترکیب یابد
چنانکہ (سوگوار) بمعنی سوگ دارندہ و (بزرگوار)
(۱) بمعنی بزرگی دارندہ کہ دریجا بزرگ را بر سبیل
مجاز بمعنی بزرگی گرفتہ اند پس این را مزید علیہ
بزرگ نتوان گفت تسامح محقق ہند نژاد است
کہ از ماخذ خبر ندارد وبلکہ استعمال این برای صفت
ذوی العقول آمدہ چنانکہ مرد بزرگوار وپدر بزرگوار

وہم بزرگی غیر ذوی العقول چنانکه از اسناد بالا منتحق شد و (۲) ذات بزرگ بمعنی حقیقی که ذات بزرگی دارنده را بزرگوار گفتند چنانکه صاحب فدائی ذکرش کرده و (ب) بزیادت یای مصدری در آخر الف بمعنی بزرگی است وبس (اردو) الف (۱) بزرگوار جیسے پدر بزرگوار۔ بترکیب فارسی کہہ سکتے ہیں یعنی وہ شخص جو صاحب بزرگی ہے اور یہاں (بزرگوار) صفت واقع ہے ایک شخص خاص کی اور غیر ذوی العقول کیلئے بڑا۔ بلند۔ عمدہ۔ اچھا وغیرہ بحسب موقع (۲) بزرگ۔ بزرگوار۔ ایک ذات خاص کے لئے جیسے " یہ بڑے بزرگ ہیں اور " اُن بزرگواروں سے یہ ایک ہیں " (ب) بزرگی اور بزرگواری بھی کہہ سکتے ہیں۔

بزرگی | استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ حشمت وعظمت وبقول فدائی که از علمای معاصر عجم بود بمعنی امیری وامارت وجلالت

مؤلف عرض کند که جزین نیست که یای مصدری در آخر لفظ بزرگ زیاده کرده اند چنانکه تونگری وبلندی ودشمنی (گلستان سعدی) " بزرگی بعقل است نه بسال۔ تونگری بدل است نه به مال " (انوری ـــہ) از بلندی اوج گردون زمیبدت سقف خیال۔ ہم وز بزرگی جرم کیوان شایدت میخ طناب ہم (ولہ ـــہ) ای نہان گشته در بزرگی خویش ہم وز بزرگی ز آسمان شده پیش (اردو) بزرگی مؤنث۔ دیکھو بزرگ کے ساتویں معنے۔

بزرگی باکسی کردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول وارسته وبحر خود را بهتر ازو دانستن بہار سندی که بر (بزرگی کردن) می آرد۔ وارسته آنرا برای این نقل کرد وحق آنست که سند مذکور برای (بزرگی کسی کردن) است ومنہج برای (بزرگی کردن) ہم **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) کسی دوسرے

مقابل اپنے آپ کو بزرگ خیال کرنا۔ بزرگ سمجھنا
دکن میں کہتے ہیں اپنی بڑائی کرنا۔

بزرگی بایدت بخشندگی کن مقولہ۔

صاحب خزینۃ الامثال فارسی این را بطور
مثل آوردہ از معنی و محل استعمال ساکت
مؤلف عرض کند کہ مقولہ ایست کہ فارسیان
بطریق موعظت باظہار خوبی و محاسن کرم استعمالش
کنند مقصود ہمین قدر است کہ اگر بزرگی خود
می خواہی کرم کن کہ خلائق۔ کریم و سخی را بزرگ
شمردہ اند (**اردو**) دکن میں کہتے ہیں "سخاوت
انسان کو بزرگ بناتی ہے" اردو میں خود
اس فارسی مثل کا استعمال ہے صاحب محاورات
ہند نے اس کا ذکر کیا ہے۔

بزرگی بعقل است نہ بہ سال مثل

صاحبان خزینۃ الامثال فارسی و محبوب الامثال
ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال سکوت
ورزیدہ اند **مؤلف** عرض کند کہ این فقرہ
گلستان سعدی است علیہ الرحمہ کہ مقبول عام شد
و صورت مثل گرفت فارسیان این مثل را بجائے
زنند کہ بزرگ سالی بہ نادانشمندی کار کند یا خرد
سالے بہ دانشمندی و اکثر استعمال این با لفظ ہمانا
و آری کنند یعنی گویند (آری بزرگی بعقل است
نہ بہ سال) (**اردو**) دکن میں کہتے ہیں "عقل
سے ساری بزرگی ہے" اور یہ فارسی مثل بھی
اردو میں مستعمل ہے۔ صاحب محاورات ہند
نے اس فارسی مثل کا ذکر کیا ہے۔

بزرگی تنخواہ کردن مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ مرادف خواجگی تنخواہ کردن (مرزا
داراب جویا در تعریف کوہ پیر پنجال ۵) کند
بر رہروان این کوہ تنخواہ ز بہر کامی بزرگی ہائے
پیراہ ز صاحبان بحر و بہار عجم گویند کہ نخوت
و غرور کردن است و وارستہ بر (خواجگی
تنخواہ کردن) ہم ہمین معنی نوشتہ **مؤلف** عرض
کند کہ زنہار این معنی را درست ندانیم و تسامح

ہر سہ محققین خوانیم و مدار معنی آفرینی این ہر سہ محققین ہمین یک شعر مرزا داراب است کہ در مصرع اوّلش (تنخواہ) را بصفت کوہ آورد و (بزرگی کردن) را بمعنی تبختر کردن و بزرگ دانستن - می فرماید کہ این کوہ تنخواہ یعنی این کوہ تن پرور و تن پسند در ہر گام بر رہروان بزرگی خود ظاہر می کند بہ بی راہی - مخفی مباد کہ (تنخواہ) بمعنی تن پرور بجای خود پیش می آید بشعر بالا سند آنست - اسم فاعل ترکیبی است بمعنی خواہندۂ تن و کنایہ از کسی کہ تن پرور است و تن خود را حفاظت کند مخفی مباد کہ از ترکیب الفاظ شعر ہم مصدر (بزرگی تنخواہ کردن) پیدا نمی شود - فتامّل - (اردو) غرور کرنا -

بزرگی دادن

استعمال عزت بخشیدن و مرتبہ عطا کردن است (انوری ے) گر ترا یزدان بزرگی داد راضی نیست خصم ٭ خصم را گو دفتر تقدیر باید کرد حک ٭ (اردو) بزرگی دینا - بزرگی عطا کرنا - مرتبہ بڑھانا - عزت بخشنا - رتبہ بڑھانا -

بزرگی طفل از ادب است

مثل - صاحبان خزینۂ امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محلّ استعمال ساکت مؤلّف عرض کند کہ مثل نیست بلکہ مقولۂ فارسیان است کہ بطور موعظت بحق اطفال گویند می فرمایند کہ ” بابا با ادب باش کہ بزرگی طفل از ادب است “ حیف است کہ محققین بالا الفاظ اوّل الذّکر را چرا خارج کردہ اند کہ جان مقولہ شان است (اردو) دکن میں کہتے ہیں ” ہے تو لڑکا مگر بڑا بزرگ ہے “ یعنی آئین ادب سے واقف ہے -

بزرگی کردن

مصدر اصطلاحی بقول بہار کنایہ از خویشتن را بچشم دیگران بزرگ وانمودن (صائب ے) اگر کریم بزرگی کند

(۳۴۹۹)

سجای خود است ؎ ز چرخ سفله بزرگی نمی توان
برداشت ؎ (محمد قلی سلیم ۵) برخاک آبروی
خود ای آسمان مریز ؎ ہرگز نه کرده است بزرگی
بناکسی ؎ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس
است (**اردو**) دیکھو بزرگی باکسی کردن ۔

برسک بقول جہانگیری و برہان و ناصری
و جامع و ہفت و انند با اوّل مضموم و ثانی مکسور
بسین زده عدس را گویند ۔ صاحب رشیدی
بذکر این گوید که این لفظ بنون است نه به بای
موحده و به رای مہمله است نه معجمه ۔ خان آرزو
در سراج گوید که ظاہر ابرنگ است که از کابل
آرند و آن دوایست مشہور پس عدس غلط باشد
و بمعنی عدس (نرسک) است به نون و رای
مہمله پس غیر از تصحیف نباشد ۔ صاحب محیط
بر (نرساک به نون و رای مہمله) می فرماید که
اسم فارسی عدس است و برعدس گوید که در
یمن بلسن و بفارسی نشک و مرجمک و بنو سرخ
و به ہندی مسور گویند (الخ) **مؤلف** عرض
کند که ما حقیقت این غلط را بر (استرار) بیان
کرده ایم و اینقدر متحقق شد که غلطی کتابت صاحب
محیط است که (نسک به سین مہمله) را (نشک
به شین معجمه نوشت و بقول برہان (نرسک و نسک)
ہردو در فارسی زبان نام عدس است پس (برسک)
را باعتبار جامع و ناصری چرا اسم جامد فارسی نگوییم
که ہردو از اہل زبانند و (نرسک) را به نون و
را و سین مہمله چه تخصیص است که آنرا صحیح دانیم
و بسند ہمین یک لغت چرا نگوییم که موحده بدل شد
به نون یا بالعکس و تبدیل رای مہمله به زای ہوز
ہم آمده چنانکه برزغ و بزغ چون سخن در تصحیح لغت
فارسی زبان است جامع و ناصری را گذاشتن
و رشیدی و خان آرزوی ہندنژاد را صحیح گماشتن
شرط عقل نباشد خطای خان آرزوست که تصحیف
گوید و بی غوری اوست که درین لغت ذکر (برنگ)
می کند که بجایش گذشت (**اردو**) دیکھو استرار

برزشتی رساندن مصدر اصطلاحی بقول بہار (۱) درشتی و بی اندامی کردن (اسمعیل ایما ؏) برقع از روی نکویش نکشاید آسان ٭ تا برزشتی نرسانم نه نماید رو را ٭ مؤلف عرض کند که ظاهر است درین شعر همین معنی بنظر می آید که ذکرش بالا شد ولیکن اینقدر محقق است که این معنی را صاحب بہار عجم از همین یک شعر پیدا کرده است و غیر از آنند که نقل نگار اوست دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند و اگر بر معنی شعر غور کنیم درشتی کردن با معشوق کار عاشق نیست و ترک ادب است که استعمال این شعار عاشقان نیست پس (برزشتی رساندن) کنایه باشد از حالت تباه کردن و مبتلا در خرابی و تباه شدن ـ شاعر گوید که تا آنکه خود تباه نمی شوم حالت را برزشتی نمی رسانم یار ـ انقاب از روی نکوی خود جدا نمی کند اندرینصورت معنی این (۲) تباه شدن و مبتلای خرابی شدن است و جا دارد که این معنی را متعدی خیال کنیم و لفظ (خود را) را محذوف گیریم ولیکن اوّل بهتر از آخر است تأمّل (اردو) (۱) سختی کرنا (۲) تباه ہونا ـ مبتلائے خرابی ہونا ـ یا اپنے آپکو تباه کرنا ـ

برزشک بقول جہانگیری با اوّل و ثانی مکسور بشین منقوطه زده بمعنی حکیم و طبیب و جرّاح و فرماید که بعضی از صاحب فرہنگان ببای عجمی نیز تصحیح کرده اند و بجیم عربی نیز درست است چنانکه ناصر خسرو بمعنی حکیم آورده (؏) عرب بر ره شعر دارد سواری ٭ برزشکی گزیدند مردان یونان ٭ و حکیم اسدی بمعنی طبیب استعمال کرد (؏) خورش باید از میزبان گونه گون ٭ به گفتن کزین کم خورید افزون ٭ اگرچه بود میزبان خوش زبان ٭ برزشکی نه خوب آید از مهربان ٭ و حکیم ارزقی بمعنی جرّاح آورده (؏) باده خوار از می چه سنگین دل برزشک و ستمکار ٭ جیب پر خاره دارد آستین پر نیشتر ٭

صاحب رشیدی گوید کہ بر وزن و معنی بجشک است کہ حکیم و طبیب و جرّاح باشد۔ صاحبان برہان و ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید کہ بجشک مبدّل این است و فرماید کہ تحقیق آنست کہ درین زای فارسی است نہ تازی چہ تبدیل آن بجیم دلالت دارد ۔ برین مؤلّف عرض می کند کہ بجشک بجایش گذشت و بمعنی اوّلش مرادف این است و ما حقیقت ماخذ این را ہمدرانجا بیان کردہ ایم و تکملۂ بیان بر (بزشگ) می آید کہ بکاف فارسی است و معنی حقیقی این حکیم است و بس و طبیب و جرّاح مجاز آن دیگر ہیچ و انچہ خان آرزو تحقیق خود را ظاہر می کند بحقیقت آنرا در تحقیق خود بر (بجشک) ظاہر کردہ ایم و لہذا ضرورت اعادہ آن نیست (اردو) (۱) دیکھو بجشک کے پہلے معنے۔ طبیب اور جرّاح اس کا مجاز ہے۔ صاحب آصفیہ نے جرّاح پر فرمایا ہے عربی اسم مذکر۔ چیرا لگانے والا۔ فصّاد۔ سرجن۔ رگ زن (صیغۂ مبالغہ) اور طبیب پر فرماتے ہیں عربی۔ اسم مذکر۔ ڈاکٹر۔ بید۔ حکیم۔ معالج۔ علاج کرنے والا۔ (نیاز ۵) مجھ سے مریض کو طبیب ہاتھ تو اپنا مت لگا ؎ اسکو خدا پہ چھوڑدے بہر خدا جو ہو سو ہو ؎

بزشکی نمودن استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی طبابت کردن مؤلّف عرض کند کہ (بزشکی) بزیادت تحتانی آخرہ کہ افادہ معنی مصدری کند بمعنی طبابت است پس بترکیب فارسی با مصدر نمودن موافق قیاس باشد (اردو) طبابت کرنا۔ حکیمی کرنا۔

بزشگ بقول سروری بہ زای تازی و کاف فارسی طبیب باشد و آنرا بجشک نیز گویند (لبیبی ب ۵) بر روی بزشگ زن بیندیش و چون بود درست بیشبارت ؎ مؤلّف عرض کند کہ در (بزشک) کہ بہ بای فارسی و زای ہوّز و شین معجمہ و کاف عربی) می آید کاف نسبت است

ولفظ (برزش) و (پزش) بالضم حاصل بالمصدر ابن (پزیدن) است کہ بمعنی پختن می آید و مصدر (پزانیدن) متعدی آنست و (پزیدن) وضع شد از لفظ پز کہ بمعنی پخت است پس معنی لفظی (پزش) پختگی است و معنی (پزشک) بالضم کسی کہ نسبت دارد با پختگی و جا دارد کہ کاف آخر را برای تعظیم گیریم چنانکہ مالک پس کسی کہ پختگی دارد کنایہ شد از حکیم کہ پختہ کار می باشد نتیجہ تحقیق ماخذ ہمین است کہ کاف آخر عربی است نہ فارسی و کسرہ اول تصرف محاورہ و استعمال زبان است و بس و ماخذ این

ضمہ اول می خواہد نہ کسرہ سندی کہ صاحب سروری برای کاف فارسی پیش کردہ اگر در قافیہ یا ردیف واقع می شد بکار او می خورد و صاحبان ناصری و جامع کہ ہم اہل زبانند کاف عربی را تسلیم کردہ اند چنانکہ بر (برشک) گذشت پس این را تسامحش صاحب سروری دانیم و اگر سند دیگر موافق مقصود بنظر آید آنرا ابدال (برشک) دانیم کہ کاف عربی بفارسی ہم بدل میشود چنانکہ کند و گند. ما می خواہیم کہ صراحت بالا را بر (پزشک) کنیم کہ اصل ہمہ و در ردیف بای فارسی می آید و لیکن در ینجا بحث کاف متقاضی آن شد کہ ہمینجا ذکرش کنیم (اردو) دیکھو برشک

برشم — بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و جامع و ناصری با اول مضموم و ثانی مفتوح پشم نرمی را گویند کہ از بن موی بز می روید و آنرا بشانہ بر آوردہ بتابند و از آن شال می بافند و آنرا کلغر نیز خوانند (سعدی ؎) یارم ز سفر آمد و دیدم کہ برشم آورد ❊ چون نیک نگہ کردم پیش آمد و پشم آورد ❊ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید کہ اغلب کہ در اصل (بز پشم) است بہ بای فارسی کہ بکثرت استعمال حذف شد و ہر دو کلمہ باہم آمیختہ شد مؤلف عرض کند کہ درست گوید و حقیقت ہم ہمین است چنانکہ معاصرین عجم ہم تسلیمش کنند ولیکن سعدی علیہ الرحمہ در کلام خود این را استعارہ کردہ است باخط عارض یار (اردو) پشم۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ اون۔ بال۔ روان۔ پشم

اس کا ترجمہ ترم پشم۔

بزغ | بقول سروری و رشیدی بفتح با و زای ہوز (۱) وزغ باشد و آنرا غوک نیز گویند صاحب جہانگیری گوید که جانوریست که وزغ و کل و بک نیز نام دارد صاحب برہان گوید بکل بفتحتین غوک نام وزغ است و بکسر ثانی زلو باشد (نظامی ط) اگر خود شود غرقه در زہر مار ٭ نخواہد کسی او بزغ زینہار ٭ (شفرده ما) ماہی از پا فتد و راقی بزغ کم نشنست ٭ کوه از خست آواز ورا خاموش است ٭ صاحبان برہان و جامع گویند که بعربی آنرا ضفدع نام است۔ صاحب ناصری فرماید که ہمان وزغ و بلغت دری بک دوک خان آرزو در سراج ہمین قدر گوید که انچه بواو می آید مبدل این **مؤلف** عرض کند که وزغ به واو وزای ہوز در فارسی نیامده بلکه ورغ به واو و رای مہله بمعنی بند آب می آید که متعلق به معنی چارم این است و صاحب برہان بر غوک گوید که ترجمه ضفدع۔ عربی و صاحب منتخب بر ضفدع گوید که ہمان وزغ و غوک و چغز صاحب انند بر غوک گوید که جانوری که در آب و زمین نمناک می ماند صاحب برہان بر چغز فرماید که وزغ و غوک است و ہم او بر بک دوک گوید که ہمان وزغ است صاحب نفائس اللغات بر (جونک۔ ہندی) فرماید که زلو است و بر (مینڈک۔ ہندی) گوید که بعربی ضفدع و بفارسی غوک و غنجرش و صاحب برہان بر غنجرش فرماید که ہمان وزغ و غوک که بعربی ضفدع خوانند پس نتیجه انہمه تحقیق ہمین قدر است که بزغ ہمان است که بہندی مینڈک نامند بالجمله این اسم پاینده فارسی زبان است و خیال بعض معاصرین عجم آنست که فارسیان این را از لغات ترکی گرفته اند و وضع لغت تائید خیال شان می کند ولیکن محققین ترکی زبان ازین ساکت اند پس چاره نیست که این را لغت فارسی زبان دانیم مخفی مباد که وزغ بقول منتخب و عربی زبان بفتحتین بمعنی آفتاب پرست

است (که نوعی از چلپاسه باشد) و بقول انند در زبان عرب بمعنی پاره پاره کیسر انداختن ناقه بوقت آبستن و مرد بیمار و برجای فرومانده و فرومایه و خوار پس عجبی نیست که فارسیان واو را به بای موحّده بدل کرده (چنانکه آب و آو) این را مفرس کرده باشند برای غوک که نظر بر معانی بالا تعلّقی دارد که همچو بیمار بجای ماند و زود بسر نباشد و خوار هم واللہ اعلم (اردو) مینڈک۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکّر۔ غوک۔ ایک قسم کے آبی جانور کا نام جو اکثر برسات میں پیدا ہو کر تالابوں۔ جوہڑوں وغیرہ کے کناروں پر چلّایا کرتا ہے۔

(۲) برنغ۔ بقول سروری بحوالہ نسخہ حلیمی بسکون زای ہوّز بمعنی شاخی که نشانده باشند و هنوز سبز نگشته **مؤلّف** عرض کند که دیگر محققین فارسی زبان سیّما ناصری و جامع و برهان هم سکوت ورزیده اند پس باعتبار صاحب سروری این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و جا دارد که مجاز ۲ل باشد که شاخ نشانده هم مثل غوک دائما طالب نمی و تری زمین است و بدون آن بیخ پیدا نمی کند واللہ اعلم (اردو) لگائی ہوئی شاخ یعنی وہ شاخ جو زمین میں دابدی جائی تا اس میں جڑیں نکل آئیں اور وہ درخت بنجاسے۔ مؤنّث۔

(۳) برنغ۔ بقول سروری بمعنی مایه کشته باشد و هنوز دمیده باشد **مؤلّف** عرض کند که دیگر محققین و زبان دانان فارسی و معاصرین عجم از این هم ساکت و جا دارد که مجاز معنی دوم دانیم به همان توجیه که بر معنی دوم گذشت و می توانیم مبدّل برنغ گیریم که رای مهمله بدل شود با غین معجمه چنانکه کنار و کناغ واللہ اعلم (اردو) زمین میں بویا ہوا تخم۔ مذکّر۔ جو اُگا ہو۔

(۴) برنغ۔ بقول برهان و ناصری و جامع بفتحتین بندی که پیش آب بندند و بقول مؤید بمعنی

بند رود آب **مؤلف** عرض کند که قیاس قوی است که مجاز معنی اوّل باشد که بند آب هم برکنار
آب دائما قائم باشد چنانکه مخفی که دائما کنار آب رامی پسند و دما صراحت ماخذ دیگر بر (برغ) هم
کرده ایم که به همین معنی به رای مهمله دوم بجایش گذشت و آنرا مبدّل همین قرار داده ایم والله اعلم
بحقیقة الحال (اردو) (دیکھو برغ کے دوسرے معنے)

(۵) برزغ - بقول برهان و جامع بالفتح بمعنی گوی که آب دران جمع شود صاحب ناصری این را هم به تبعیت
آورده **مؤلف** عرض کند که (برغ به رای مهمله دوم) هم بدین معنی گذشت - خیال ما همین قدر
است که همان برزغ را که بمعنی چهارم این گذشت برسبیل مجاز بدین معنی گرفته اند که بند آب را مجازاً
گو آب گفتند و آنچه به رای مهمله گذشت مبدّل این باشد و همین لغت سند این قسم تبدیل است که بظاهر
خلاف قیاس می نماید (اردو) دیکھو برغ کے پہلے معنے -

(۶) برزغ - بقول جامع بالفتح بمعنی رنگ صاحب مؤید بحواله قنیه و لغات خسرو شیرین این را
(رنگ آب) گوید و در نسخه دیگر مؤید که قلمی است مذکور است که سیم رنگ آب و سمه و رنگ آب
مؤلف عرض کند که اختلاف نسخ مؤید که قلمی است اعتباری ندارد و در نسخه مطبوعه رنگ آب و
(سیم رنگ آب) نوشته پس ازین همه اختلاف بیانها قطع نظر کنیم و بر اعتماد صاحب جامع که اهل زبان است
معنی رنگ را قائم داریم و رنگ بمعنی وسمه معانی می آید و هیچ بحث از ماخذ این نمی توانیم کرد جز اینکه
که اسم جامد است و بس معاصرین عجم از حلّ این قاصر و خیال ما این است که صاحب مؤید (برزغ)
را بیان کرده پس ازان (برزغ سمه) را نوشته است که می آید و صاحبان مطبع و کاتبین لفظ سمه
را ترک کرده این خرابی را در معنی لفظ برزغ پیدا کرده اند و دلیل این است تکرار لفظ برزغ در مؤید

(اردو) دیکھو رنگ کے گل معنے۔

بزغاب | اصطلاح۔ بقول سروری ذیل
بزغاب مرادف آن مؤلف عرض کند کہ فکّ
اضافت (بزِ غ آب) باشد بمعنی چہارم و پنجم و آن
مبدل این (اردو) دیکھو بزغاب۔

بزغالہ | اصطلاح۔ بالضم بقول بحر (۱) بز
کوہی۔ فرماید کہ غال بمعنی شگاف و غار کوہ آمدہ
و ہا برای نسبت صاحبان انند و غیاث ہم ذکر
این کردہ اند صاحب مؤیّد این را (۲) بمعنی بچۂ
بز کوہی و مطلق بچۂ گوسپند گفتہ صاحب محیط
بر (جدی) گوید کہ بفارسی بزغالہ گویند و بر بزغالہ
فرماید کہ بچۂ بز است صاحبان ہفت و شمس بمعنی
دوم قانع مؤلف عرض کند کہ غال مبدل
غار است چنانکہ چہار و چہال و گوسپند ان
صحرائی دائما در غارہای کوہ بچہ می دہند پس معنی
ترکیبی این بزی کہ منسوب بہ غار کوہ است۔ و
ہمین است معنی حقیقی کہ صاحب بحر ذکرش کردہ
معنی دوم کنایہ و مطلق بچہ گوسپند مجازش (اردو)
(۱) پہاڑی بکرا۔ مذکّر۔ (۲) پہاڑی بکرے کا بچہ۔ مطلق
بکرے کا بچہ۔ مذکّر۔

بزغالۂ فلک | اصطلاح۔ بقول جہانگیری
(در ملحقات) کنایہ از برج جدی صاحبان رشیدی
و برہان و بحر و سراج ہم ذکر این کردہ اند مؤلف
عرض کند کہ مرکّب اضافی است و معنی لفظی این
بچۂ گوسفند فلک و کنایہ باشد از معنی بالا کہ شکل
او ہمچون بچۂ بز است (اردو) جدی۔ بقول آصفیہ
عربی۔ اسم مذکّر۔ اس کے لغوی معنے بکرا۔ بزغالہ اور
اصطلاح میں وہ آسمانی برج جو بزغالہ کی شکل کا
ہے جسے ہندی میں مکر کہتے ہیں۔

بزغسمہ | اصطلاح۔ بقول سروری بفتح با
و زای معجمہ و سین مہملہ و سکون غین معجمہ سبزہ کہ در میان
آب روید و بر آن غوک باشد در ان پنہان شود
(رفیع دکاتب ۵) مخفی گشتہ تیز در ریشش کہ چون

برغ در برغسمه پنهان شو و فرماید که این از سند سراج الدین
راجی مستحق صاحب جهانگیری فرماید که سبزی باشد مانند
ابریشم که درمیان آب بهم رسد و آنرا شیرازیان (جل بک)
گویند صاحب رشیدی گوید که این را (جامۂ غوک)
هم نامند صاحب ناصری فرماید که این را (جل وزغ)
هم نام است و صراحت کند که سمه بمعنی پنهان و
برسمغ بمعنی غوک یعنی جای پنهان شدن وزغ۔
صاحب جامع هم ذکر این کرده خان آرزو در سراج
گوید که بعربی طحلب بضم طا۔ **مؤلف** عرض کند
که صاحب برهان بر (سمه) بکسر اول و فتح ثانی
گوید که بمعنی سبزی است که بروی آبهای ایستاده
بهم رسد بمعنی پوشیده و پنهان هم آمده پس پنهان

معنی ترکیبی این سبزی غوک است که بر جسمش پیدا
شود۔ قلب اضافت (سمهٔ برغ) و مجازاً بمعنی
مطلق سبزی آب مستعمل شد که در دکن آنرا کنجال
هم است و بماخذ بیان کرده صاحب ناصری
اسم فاعل ترکیبی گیریم یعنی پنهان کنندهٔ غوک
و حق آنست که غوک ازین سبزی پنهان نمی شود
بلکه رنگش سبزی نماید گویا لباس اوست و تائید
همین ماخذ از (جل بک) و (جل وزغ) بمعنی
جل غوک و (جامهٔ غوک) هم می شود که از مرادفات
این بجایش می آید پس ماخذ آخر الذکر بهتر از اول است
مخفی مبادکه حقیقت خواص وطبع این بر معنی دوم برغست
گذشت (اردو) کائی۔ دیکھو برغست کے دوسرے معنے

برغش بقول برهان بضم اول و ثالث و سکون ثانی و شین قرشت لقب یکی از اولیاء الله
و طائفهٔ ایشان را برغشیه خوانند صاحب ناصری فرماید که نام یکی از فضلا و حکما و آن (ابو النجاشی
ظهیر الدین عبد الرحمن برغش) بود و او و قاضی ناصر الدین بیضاوی و قطب الدین علامه شیرازی
در خدمت شیخ عبد الله بن ابی تراب بن بهرام بن زکی بن عبد الله بن خبرکه از فحول فضلا و عدول
حکما و اهل عرفان عهد بود تحصیل و تکمیل کرده اند و آن سلسله علیه در شیراز بفضائل پسندیده و محا

گریدہ معروف و موصوف و آن سلسلہ را (برغشیہ) خوانند **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیہ برغشل البتہ باشد کہ محققین ازان سکوت ورزیدہ اند و قیاس ماہم نیرسد جز نہ کہ مشتاق شکار باشد کہ تائید این از کنیت او می شود و پوستین بز را می پوشید کہ غشار بکسر اوّل بمعنی پوشش لغت عرب است واللہ اعلم (اردو) بزغش ۔ لقب تھا ابو النجاش ظہیر الدین عبد الرحمن کا جو شیراز میں ایک بزرگ گزرے ہیں ۔ مذکر۔

بزغنج بقول سروری بضم با و غین معجمہ و سکون زای معجمہ پستۂ بی مغز کہ پوست را آن دباغت کنند و گوید کہ بزغند نیز گویند بہ رای مہملہ و دال مہملہ عوض جیم عربی ۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ درخت پستہ یکسال میوہ باشد و آورد و یکسال بی مغز پس آن مغزدار را پستہ نام است و بی مغز را بزغنج ۔ صاحبان رشیدی و سراج ہم ذکر این کردہ اند صاحبان برہان و ناصری و جامع بذکر کیفیت بالا می فرمایند کہ این چیزی است کہ بدان پوست را دباغت کنند **مؤلف** عرض کند کہ بخیال ما این مبدّل (بزغند) است کہ بہمین معنی بہ دال مہملہ می آید و آن مرکب از کلمہ بز و غند کہ بز بمعنی اوست معنی گوسفند و غند بمعنی گرد کردہ شدہ و جمع کردہ شدہ پس چیزی کہ برای بزان و پوست بزان جمع کنند ہمین پستہ بی مغز است کہ برای خوراک بزان و برای دباغت پوست شان جمع می کنند دال مہملہ بہ جیم بدل شدہ (چنانکہ زکند و زکنج) بزغنج قرار یافت صراحت خواص وغیرہ بر (بزغنام) کنیم (اردو) بی مغز پستہ ۔ مذکر

برغند بقول برہان (۱) ہمان بزغنج کہ بہ جیم عربی گذشت و (۲) نام درختی است صاحب سروری گوید کہ بضم با و غین معجمہ و سکون زای تازی نام درختی و بحوالہ نسخہ میرزا گوید کہ چیزی است کہ

از درخت پستہ بہم رسد و مغز ندارد و فرماید کہ ببای فارسی نیز آمدہ و بقول جامع و سراج مرادف (برغنج) صاحب محیط نسبت (برغنج و برغند) ہردو گوید کہ اسم فارسی بار درخت پستہ است کہ یکسال ثمرش دانہ نمی بندد و آنرا گل پستہ گویند۔ سرد و خشک و بسیار قابض و مفرح و مفید سرفہ و مصلح قبض آن شکر و بدل آن فوفل و بذکر مکرر گوید کہ اسم قرظ است و ذکر قرظ بجایش نکرد بلکہ (قرغند) بہ قاف عوض موحدہ آوردہ گوید کہ ہمان (برغند و برغنج) است **مؤلف** عرض کند کہ غلطی کتابت باشد کہ (قرغند) را (قرظ) نقل کرد۔ با ئی حال صراحت ماخذ این بر (برغنج) کردہ ایم و نسبت (قرغند) گوئیم کہ مثال تبدیل موحدہ بہ قاف ہمین است کہ صاحب برہان (قرغند) را ہم لغت فارسی گفتہ و مرادف برغند نوشتہ و آنچہ بہ بای فارسی می آید مبدل این کہ موحدہ بہ بای فارسی بدل شود چنانکہ تب و تپ و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ محققین با نام و نشان تعریفے مبہم کردہ اند کہ ترکش برہیچ بیان تفوق داشت۔ صاحب محیط ازین معنی ساکت (اردو) (۱) دیکھو برغنج۔ (۲) ایک درخت کا نام مذکر

برغشہ بقول سروری بزا و غین معجمتین بوزن پلبہ (۱) انچو لیکہ شاخ درخت انگور را بران اندازند کہ بزمین نرسد صاحب برہان صراحت کند کہ بسکون ثانی است صاحبان ناصری و جامع و سراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ برغ بہ نشان دوم بمعنی شاخ درخت گذشت۔ فارسیان در آخرا [illegible] بزیادت ہای نسبت اسم جامد وضع کردہ اند برای معنی مذکور الصدر (اردو) ٹٹی بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ وہ چھت جس پر انگور کی بیل چڑھاتے ہیں۔ اور دکن میں اسکو منڈوا کہتے ہیں (۲) برغشہ بقول جہانگیری باوّل و ثانی مفتوح۔ چلپاسہ را گویند صاحب برہان گوید کہ ہمان چلپاسہ کہ وزغہ ہم گویندش صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج بذکر قول برہان گوید کہ

وریں صورت ہا برای نسبت خواہد بود **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش جز ین نباشد کہ بزّغ راکہ بمعنی غوک گذشت بزیادت ہای نسبت بزغہ بمعنی چلپاسہ مخصوص کردند وانچہ بہ واو عوض موحّدہ می آید مبدّل اینست چنانکہ آب و آو (اردو) چھپکلی۔ دیکھو باشو۔

(۳) بزغہ۔ بقول جہانگیری با اوّل مضموم و بثانی زدہ و غین مفتوح و ہای مختفی دست افزاری کہ شاخ درخت را آن ببرند و آنرا دہرہ نیز نامند صاحب سروری گوید کہ دہرہ باشد صاحب برہان گوید کہ حربہ ایست دستہ دار و سر آن بہ داس ماند کہ بیشتر مردم دار المرز۔ درخت را بدان اندازند صاحبان ناصری و جامع و سراج ہم ذکر این کردہ اند صاحب مؤیّد فرماید کہ انچہ بر وشاخ درخت افگنند و بحوالۂ دستور گوید کہ انچہ از شاخ برافگنند و بحوالۂ فرہنگ قوّاس گوید کہ انچہ از شاخ خرما باشد۔ صاحب انند صراحت مزید کند کہ این را تبر گویند **مؤلف** عرض کند کہ در تبر و بزغہ فرق است تبر سلاحی است برای کارزار و بزغہ آلہ ایست برای بریدن درخت وغیر ذلک بزغہ را از قبیل تبر بستان گفت مخفی مباد کہ پریشان بیانی مؤیّد کہ اصل معنی را دور می کند از برای تائید فضلا باشد للہ العجب چہ خوش تائیدی است بالجملہ دریں ہم ہای نسبت زیادہ کردہ اند بر کلمۂ بزغ کہ بمعنی اوّل گذشت وسر آہنین این آلہ غوکی را ماند از ینجاست کہ فارسیان این اسم جامد بہ تناسب غوک وضع کردہ اند (اردو) تبر بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکّر۔ کلہاڑی ایک قسم کا فولادی آلہ جس سے لکڑی چیرتے اور درخت کاٹتے ہیں۔ نیز ایک ہتیار۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ ہتیار اور آلہ مذکور کی صورت میں فرق ہے۔ دستہ چوب پر لوہے کا جو آلہ لگاتے ہیں وہ تبر کے لئے بیضاوی ہوتا ہے اور کلہاڑی کے لئے دراز پس اس کا حقیقی

ترجمہ کلہاڑی ہے۔ (مؤنث)۔

بزفند | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل وثالث بمعنی سُست و کاہل و نامرد۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد معاصرین عجم برزبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود ببینیم کہ وجہ فتح اوّل چہ باشد قیاس متقاضی آنست کہ بالضم باشد کہ اسم فاعل ترکیبی است کہ فند بقول برہان بالفتح بمعنی سخن ہای بیہودہ می آید پس معنی لفظی این ہیچو بز سخن ہای بیہودہ دارندہ وکنایہ از معنی بالا (اردو) سُست کاہل۔ نامرد۔ جیسے بزدل۔ دیکھو بزدل۔

بز قدم | اصطلاح۔ بقول وارستہ وبحر (۱) حقیر و ناتوان بطی الحرکہ (فوقی یزدی ۵) منم بازوان زاغ طبعان چو عصفور ؎ منم شیر وان بز قدمہا ثعالب ؎ بہار فرماید کہ ظاہر آنست کہ کنایہ از مبارک قدم باشد بحکم (الشاۃ برکۃ) لیکن از کلام فوقی یزدی حقیر و ناتوان بطی الحرکہ مستفاد می شود مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ قدم او ہمچو بز است۔ یعنی او مثل بز قدم خود را بہ ناتوانی بردارد (اردو) وہ شخص جس کا قدم ناتوانی سے پڑتا ہے۔ بکرے کی چال چلنے والا۔ (ناتوان قدم) کہہ سکتے ہیں۔ بترکیب فارسی۔

بزک | بقول رشیدی بضم با وفتح زا (۱) مرغ سیاہ رنگ کہ نول دراز دارد و بیشتر بر کنار آب و بر درخت نشیند و آواز بلند کند (حالی سبزواری ۵) ہر شام گرد نالۂ او دولۂ شغال ؎ ہر صبح گرد خندۂ او نعرۂ بزک ؎ صاحب برہان گوید کہ این پرند منقار زرد دارد صاحب ناصری گوید کہ این را بزرہ نیز خوانند (فلکی ۵) ہر شام گرد قلعۂ او دولۂ شغال ؎ ہر صبح گرد خندق او

نعرهٔ بزک بود و فرماید که ظنّ غالب است که مبدّل وزغ باشد و با خندق شهر و حصار و آب مناسب تر خواهد بود واللہ اعلم۔ صاحب جامع می فرماید که سر این سرخ و منقار این درازمی باشد۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید که (۲) تصغیر بُز که جانوریست معروف و فرماید که اینکه در مثل۔ بسائر است (بزک نمیرد که بهار می آید) اغلب آنست که بمعنی ثانی باشد چه در زمستان بُز و گوسفند بسبب بی علفی و برگ ریز درختان خشک و لاغر می شوند **مؤلف** عرض کند که ما از معاصرین عجم تحقیق کرده ایم که تا این پرند کلان تر از زغن و قریب به بچهٔ بُز است پس عجبی نیست که فارسیان کاف تصغیر بر لفظ بز زیاده کرده برای این پرند اسم جامد وضع کرده باشند و همین باشد ما خذ این دیگر هیچ و قیاس صاحب ناصری هم درست نیست و جز من نباشد که قائم شد بوجه اختلاف بعض الفاظ مصرع اوّل سند که بعوض ناله۔ قلعه قائم کرده و در مصرع ثانی بعوض خندق خندق نقل ساخت و از من (قلعه و خندق) غوک راکه بزغ هم گویندش درین شعر بهتر از بزک خیال کرد این است شاعری محقق زباندان که با وجود وجود لغت خاص که خود آنرا تسلیم کند بشبه تبدیل لفظ قائم می کند وای برو (اردو) (۱) ایک بڑے قد اور بڑے آواز والے پرند کا نام (بزک) جس کی گردن لال اور چونچ زرد اور دراز ہوتی ہے اور اکثر کنارهٔ آب پر رہتا ہے۔ مذکر۔ (۲) دُبلا بکرا۔ مذکّر۔

بزکار اصطلاح۔ بقول شمس یعنی کہنه کار **مؤلف** عرض کند که اصلا بدین معنی در محاورهٔ فارسی زبان نیست معاصرین عجم بر ورشنندی می کنند و محققین فارسی زبان ازین ساکت سند استعمال پیش نه شد اعتبار را نشاید (اردو) تجربه کار بقول آصفیه۔ آزموده کار۔ جهاندیده۔ واقف کار۔

بزکوہی | استعمال۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ
ناصر الدین شاہ قاجار بمعنی حقیقی است یعنی بزی
کہ در کوہ و بیابان باشد **مؤلف** عرض کند
کہ مرکب توصیفی است بہ یای نسبت آخرہ۔ صاحب
محیط بر (بز نر کوہی) گوید کہ اسم و علم است و بر
و علی فرماید کہ بفتح واو و کسر عین و لام بقول گیلانی
و غیرہ اسم (تیس جبلی) یعنی بز نر کوہی حقیقت
بز بجایش گذشت (اردو) جنگلی بکرا۔ مذکر۔

بز کہ گرگین شدہ از گلہ بدر باید کرد | مثل۔
صاحبان خزینہ و امثال فارسی و محبوب الامثال
ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ گرگین در فارسی زبان بقول برہان
بمعنی جرب دار مدہ چہ گر بمعنی جرب است معنی
حقیقی این چنین است کہ چون بز بمرض جرب
مبتلا شد باید کہ آنرا از گلہ بدر کنند تا بزان گلہ
از ان مرض کہ متعدی است محفوظ مانند۔ پس
در سیاق این مثل را حق کسی زنند کہ بدروش یا
مفسد باشد مقصود از استعمال این مثل آن باشد
کہ اینچنین کس را باید کہ از محفل خود دور کنند (اردو)
گندی مچھلی سارے جل کو گندہ کرتی ہے۔" صاحب
محبوب الامثال نے اس کا ذکر کیا ہے۔ دکن میں
کہتے ہیں "کھجلی پالو تو سنگت سے نکالو"

بزگر | اصطلاح۔ بقول بحر و غیاث و انند
کسی کہ بز جنگلی را بجنگاند **مؤلف** عرض کند
کہ معاصرین عجم و محققین فارسی زبان (بز باز)
گویند کہ بہ معنی دوش گذشت و (بزگر) در محاورہ
فرس نیامدہ۔ مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو)
دیکھو (بز باز) کے دوسرے معنے۔

بز گرفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱)
مکر و حیلہ کردن و (۲) دزدی نمودن و (۳)
تمسخر کردن صاحب انند بحوالۂ غیاث بہ معنی سوم
تابع **مؤلف** عرض کند کہ (بزگیری) حاصل
بالمصدر این است کہ بجایش می آید۔ (کمال اسمعیل
ع) آن بز گرفتن تو در روباہ بازیت ہر روزی

ترا نوائۂ شیر زبان کند ۱۲ ما بحث کامل ہمہ را اینجا کنیم و در ینجا ہمین قدر کافی است کہ معنی سوم را بدون سند استعمال بر مجرد قول صاحب بحر کہ از اہل زبان نیست تسلیم نہ کنیم کہ خلاف قیاس است و محققین زباندان و معاصرین اہل زبان ہم ازین ساکت (اردو) (۱) مکر کرنا۔ بقول آصفیہ۔ فریب کرنا۔ دھوکا دینا۔ (۲) چوری کرنا چرانا۔ دیکھو بُردن کے چھٹے معنے (۳) تمسخر کرنا۔ مسخری کرنا۔

بزگلہ استعمال۔ بقول ہفت بضم اوّل و سکون زای ہوز و فتح کاف پارسی و لام و ہای مدوّرہ زدہ۔ گلہ بزرا گویند **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت (گلۂ بز) بمعنی حقیقی صاحبان آنند و ملحقا برہان و مؤید ہم ذکر این کردہ اند (اردو) ریوڑ۔ دیکھو بارہ۔

بزگند اصطلاح۔ بقول سروری بہ زای معجمہ و کاف فارسی بوزن گوسپند۔ ایوان باشد و فرماید کہ بہای فارسی ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت و از وزن (گوسپند) متحقق است کہ این (بوزگند) باشد کہ بجایش بہ ہمین معنی می آید تسامح کاتب سروری باشد کہ تصرف در لفظ کرد و مؤلفش معذور (اردو) دیکھو بوزگند۔

(الف) بزگیری اصطلاح۔ (الف)
(ب) بزگیری کردن بقول وارستہ (۱) مکر و حیلہ و (۲) وزدی (میر یحییٰ کاشی در ہجو کولہ) نیست از ہیچ گلہ اش سیری ۱۲ کہ کند ہمچو گرگ بزگیری ۱۲ (درویش والہ ہروی ؎) ہر چہ بزگیری از اشعار عزیزان کردی ۱۲ خطبۂ دفتر رنگین تو خواہم کردن ۱۲ و فرماید کہ بزعم بعضی (۳) امتحان کردن و (۴) امتیاز کردن است ولیکن از محاورہ دانان و اشعار فصحا ثابت نمیشود خان آرزو در چراغ فرماید کہ بضم و زای معجمہ و کاف فارسی بیار سیدہ عبارت از امتحان و امتیاز۔

زلہ بروایش بہار بمعنی اوّل و دوم قانع و از تلاش مزید استاد خود ساکت و صاحب بحر نقل نگار ہر دو محقق اوّل الذکر بر (ب) فرماید کہ مرادف بزگرفتن بہر سہ معنیش۔ صاحب انند نقل بردار بہار مؤلف عرض کند کہ (الف) حاصل بالمصدر (بزگرفتن) باشد کہ بجایش گذشت واسم مصدر (ب) و بہر دو معنی اوّل الذکر تسلیمش کنیم و (ب) را ہم بہر دو معنی مصادری بالا درست دانیم۔ آنچہ صاحب بحر (ب) را مرادف (بزگرفتن) گفتہ است نسبت آن اینقدر عرض می شود کہ ما ہمدر انجا معنی سوم را تسلیم نکردہ ایم و بدون سند استعمال در ینجا ہم (تمسخر کردن) را تسلیم نہ کنیم کہ خلاف قیاس است و معنی سوم و چہارم بیان کردۂ خان آرزو را ہم خلاف قیاس می دانیم و بدون سند استعمالش ناقابل اعتبار خواہیم (اردو) (الف) (۱) مکر و حیلہ۔ مذکّر۔ (۲) چوری۔ مؤنّث (۳) امتحان۔ مذکّر۔ (۴) امتیاز۔ مذکّر۔ (ب) دیکھو بزگرفتن۔

بزلہ بقول برہان و جامع و ہفت و انند و ناصری بفتح اوّل و لام و سکون ثانی سخنان شیرین و لطیف۔ صاحب ناصری صراحت مزید فرماید کہ (بزلہ گوی) از ہمین است بمعنی خوش صحبت و لطیفہ گوی۔ خان آرزو در سراج بذکر قول برہان گوید کہ این غلط است چہ بدینمعنی بہ ذال معجمہ است بلکہ خود برہان ہم در فصل ذال معجمہ آوردہ و این از عجائب۔ غالب دہلوی در (قاطع برہان) می فرماید کہ این ہیچمدان می داند کہ لغت تازی است بہ ذال معجمہ نہ بہ زای ہوّز اما چون من محقق لغات عربی نیستم درین باب سکوت می ورزم تا دانایان چہ می فرمایند۔ صاحب (قاطع القاطع) در جوابش انکار می کند از لغت عرب بذال معجمہ بدینمعنی۔ مؤلف عرض کند کہ با بز (بذلہ) کہ بذال معجمہ گذشت خوش تعریفی کردہ ایم و صراحت ماخذ ہم و درینجا ہمین قدر کافیست کہ این مبدّل آن است

که ذال معجمه به زای هوز بدل شده و نظر بر اعتبار صاحبان جامع و ناصری این را غلط ندانیم ادّعای
غالب دهلوی بی دلیل و بذال معجمه بدین معنی لغت عرب متحقّق نه شد واگر می شد در استحالت هم ما این را
سفرِ سستش می دانستیم. خان آرزو از غالب دهلوی یک درجه کم است که بر لغت عرب بودن
(بذله به ذال معجمه ـ باین معنی) ادّعا نکرد واسے برخیالش که این را به زای هوّز غلط می داند می پرسیم
از وکه این چه قسم منطق است که نظر بر قول همان محقّقین (بذله بذال) را در فارسی صحیح می دانی و
بلا لحاظ قول شان (بزله به زای هوّز) را غلط می خوانی خیال ما همین قدر که اعتبار صاحبان
جامع و ناصری که از اهل زبانند نسبت زبان شان بالاتر از محقّق هند نژاد است (اردو) دیکھو بذله

بزم | بالفتح بقول سروری (۱) مجلس شراب و جشن (مولانا کاتبی ـه) در گه کین معرکه آرای
رزم ؎ در دم عیش انجمن آسای بزم ؎ صاحب رشیدی گوید که مجلس شراب و مهمانی و شادی
و (۲) دهی است از بوانات که می گویند که یکی از امام زادها دران مدفون است صاحبان برهان
و جامع و جهانگیری بذکر هر دو معنی می فرمایند که در عربی گزیدن بدندان پیش و دوشیدن شیر باشد
صاحبان ناصری و هفت و اند هم ذکر این کرده اند صاحب فدائی که از علمای معاصرین عجم
بود گوید که خانه ایست که برای گرفتن جشن و هر گونه خوشی و شادی و پدرام آراسته کنند چنانکه
(ـه) بزم نگیرد فروغ تا تو نخیزی به رقص ؎ باده نبخشد نشاط تا تو نریزی بجام ؎ خان آرزو در
سراج گوید که تخصیص بمجلس شراب و مهمانی بی جاست ـ مقابل رزم است بمعنی مجلس عیش
و ذکر معنی دوم هم کرده. زلّه بردارش بهار گوید که مجلس است عموماً و مجلس عیش و نشاط خصوصاً
و بزم مخفّف آن و دلفروز و نامور از صفاتش و با لفظ آراستن و انداختن و بهم خوردن و برهم زدن

و به یکدیگر زدن و چسپیدن و در هم شکستن و ساختن و کردن و نهادن مستعمل . **مؤلف** عرض کند
که بزم در فارسی زبان بالفتح بمعنی آیین بر معنی اولش گذشت فارسیان هم تخصیص در آخرش زیاده
کردند چنانکه وهم و تجهم و امثال آن و بزم را که بمعنی آیین خاص است وضع کردند برای محفل
و در استعمال مخصوص شد برای محفل شادی و نشاط و هیچ تخصیص با شراب ندارد و همین است خیال
معاصرین عجم هم و جا دارد که از لغت عرب مفرّس کرده باشند که بزم در عربی بقول دانندهٔ حوالهٔ
منتهی الارب) بمعنی عزیمت بر کاری است و استعمال این با مصادر فرس در ملحقات می آید
انحصار بهار چیزی نیست و فارسیان بترکیب اضافی و توصیفی استعمال این بسیار می کنند چنانکه
(۱) بزم تازه (۲) بزم تخیّل (۳) بزم تعرّض (۴) بزم حسن (۵) بزم خیال (۶) بزم زندگی
(۷) بزم شب (۸) بزم عشرت (۹) بزم غم (۱۰) بزم قناعت (۱۱) بزم گیتی (۱۲) بزم
نشاط (۱۳) بزم وصل (۱۴) بزم هوس (صائب ع) می کشد هر لحظه بزم تازه ای بر روی ما ؛
داغ دارد جام جم را کاسهٔ زانوی ما ؛ (ظهوری ع) چو در بزم تخیّل شمع اقبالش شود روشن ؛ گه
طپد پروانه سان خورشید بر جای شبستانم ؛ (وله ع) گه شتابد بر خوان هدایا لطف او یا خوانی که
که در بزم تعرّض زهره را با دام می رقصید ؛ (وله ع) فی قدرت تغافل و فی زهره نگاه ؛ در بزم
حسن خدمت اظهار نازکست ؛ (وله ع) بزم خیال شان بصد آرایش بهشت ؛ اصل و صفا
فرع تخیّل گرفته اند (وله ع) نغمه در قانون بزم زندگی آخر شود ؛ بگسلد گر رشتهٔ آه و فغان
عاشقان ؛ (وله ع) بود در بزم شب ظهوری فروغ ؛ گر چه بر دم برو نشسته آراسته ؛ گو
(وله ع) دانه می پاشد فریب از شغل بزم عشرتی ؛ شوق قد نشسته انداز ما خوش کرده دام عیش گو

(ولہ ۶۹ه) چنگ بزم غم ظہوری عالمی را ہوش برد ٭ ہر زبان بر تار آہم زخمہ افغان مزن (ولہ ۱ه) گشتی مرید حرص زیادت و کم نگشت ٭ بزم قناعتست کم من زیاده شد ٭ (انوری ۱ه) تا ہمی در بزم گیتی باشد از جنس [illegible] ٭ در دماغش از دل وجان جام وساغر یافته (ظہوری ۱ه) بزم نشاط از دیگران بہر غمی خوش کرده ام ٭ احیای مردن می کنم عیسی دمی خوش کرده ام ٭ (ولہ ۱ه) بر نتابد عشق بالادست تقدیم [illegible] ٭ می بزم خود را بزم وصل ممنون می برم ٭ (ولہ ۱ه) در چیدن بزم ہوس چندانکہ دل زدوست [illegible] ٭ بر سر نکردم این جفا گر فکر سامان بر کنم ٭ (اردو) (۱) دیکھو بزم کے تیسرے معنی (۲) بزم ایک دیہہ ہے جو شہر بوانات میں واقع ہے جو فارس کا ایک شہر ہے۔ مذکر۔

(الف) بزم آراستن
(ب) بزم آرا گشتن

مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر (الف) کرده از معنی [illegible] است مؤلف عرض کند کہ قائم کردن صحبت [illegible] (ظہوری ۵ه) بزم شرح ناتوانیہا چہ آرا ایم [illegible] ٭ زیر دست ناله خیر باد ایم ہمین احوال [illegible] ٭ (حکیم نزاری ۵ه) اسباب طرب جمع کن و بزم بیارای ٭ اطباق سموات چہ گسترده و چہ طی ٭ بہار ذکر (ب) کرده گوید کہ کنایہ از صاحب مجلس مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) (الف) بزم آراستہ کرنا۔ مجلس منعقد کرنا۔ (ب) بزم آرا۔ وہ شخص جو محفل قائم کرے۔ محفل کا بانی۔ بانی محفل۔ مذکر۔

بزم افروختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف بزم آراستن است کہ گذشت و این کنایہ باشد کہ (روشن کردن بزم) بزم آراستن [illegible] (۵ه) خیزد پیر بزم طرب افروز کہ وقت سحر است ٭ [illegible] مشتری بانو عارض گل [illegible] است ٭ (اردو) [illegible] بزم آراستن [illegible]۔

برزمان اصطلاح ۔ بقول ملحقات برہان بالفتح اوّل وضم اوّل ہر دو بمعنی (۱) مخمور و (۲) غمگین و (۳) آرزور اگویند وفرماید کہ بایں معنی با با وزای فارسی ہم آمدہ ۔ صاحب مؤیّد بر ہر دو معنی اوّل الذّکر قانع صاحب ہفت بذکر معنی اوّل و دوم گوید کہ بکسر موحّدہ و بالضّم نیز دیدہ شد و بجای موحّدہ بای فارسی و بجای زای ہوز زای پارسی ہم بنظر آمدہ صاحب انند بر معنی اوّل قانع (حکیم ازرقی ـه) کدام زور بمستی گذارہ خواہد کرد ؏ کسی کہ او بہار چنین بود برزمان ؏ **مؤلّف** عرض کند کہ الف و نون نسبت بر لفظ برزم زیادہ کردہ اند چنانکہ توران و ایران و معنی لفظی این منسوب بہ بزم و کنایہ از مخمور کہ اکثر اہل بزم نشاط مخمور باشند و (۲) و (۳) ہم بمجاز کہ بعض از اہل بزم غمگین و آرزو مند چنانکہ عاشق واز آرزومند مجبور و آرزو گرفتن مجاز مجاز ولیکن برای معنی دوم وسوم مشتاق سند استعمال می باشیم کہ محقّقین اہل زبان ومعاصرین عجم ازین ساکت وجا دارد کہ این را مبدّل پژمان گیریم کہ بہ با وزای فارسی بہمین معنی می آید چنانکہ تپ وتب وژند وزند وآن اسم جامد است مرکّب از پژم کہ بمعنی کوہ می آید والف ونون نسبت یعنی کسی کہ کوہ دارد یعنی بار غم واختلاف اعراب تصرّف محاورہ بیش نیست کہ ناواقفین از ماخذ کردہ اند بالجملہ نتیجہ تحقیق آنست کہ بمعنی اوّل بالفتح صحیح است و این اصل است نظر بہ ترکیب برزم وبمعنی دوم بالفتح وبالکسر ہم کہ این مبدّل پژمان است وآن مرکّب از پژم کہ بالفتح وبالکسر ہر دو آمدہ (اردو) (۱) مخمور بقول آصفیہ ۔ عربی مست ۔ متوالا ۔ بدمست ۔ نشہ میں چور ۔ شراب پیا ہوا ۔ بدہوش (مجروح ـه) وہ مخمور آنکھیں ذرا دیکھنا ؏ یہ مستی کہاں بادۂ ناب میں ؏ (۲) غمگین ۔ دیکھو پژرختہ ۔ (۳) آرزو ۔ دیکھو آرزو ۔

برزم اندا ختن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف**

عرض کند کہ قایم کردن محفل و طرح بزم انداختن و این کنایہ باشد کہ انداختن بر معنی ہنجش بمعنی ترتیب دادن گذشت (رتنہاؔ شیرازی ے) شب کہ از باد لبش بزم شراب انداختم ٭ اہل عالم را در آتش چون کباب انداختم ٭ مرادف (بزم آراستن) (اردو) دیکھو بزم آراستن۔

بزماورد اصطلاح ۔ بقول سروری بفتح بای و واو و سکون زای ہوز و مہملہ گذشت و ترہ و نخاگینہ باشد کہ در نان تنک و مانند آن پیچیدہ کرسیدت آن را نوالہ گوشید و بازآنرا بکارد پارہ کنند و بخورند صاحب برہان فرماید کہ بجای حرف ثانی زای بی نقطہ ہم بنظر آمدہ صاحبان بحر و ناصری و انند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مخفف و قلب اضافت (آوردۂ بزم) است ہای ہوز حذف شد کہ آورد و مخفف آوردہ باشد چنانکہ گیاہ و گیا و ممدودہ بہ مقصورہ بدل شد در ترکیب قلب اضافت چنانکہ آزما و بیازما پس معنی لفظی این آوردۂ بزم و تحفہ بزم و کنایہ از غذای مرکب کہ بالا مذکور شد کہ میخواران با شراب خورند ہمچون کباب و آنرا گزک نامند و آنچہ بارای مہملہ باشد مبدل این چنانکہ بزغ و برغ (اردو) وہ سموسا جس میں گوشت اور ترکاری اور نخاگینہ بھر کر تلتے ہیں اور شراب کے ساتھ بطور گزک کھاتے ہیں۔ مذکر۔

بزمایون بقول سروری بہ زای ہوز و میم و یای حطی بر وزن افلاطون نام گاو یکہ فریدون بشیر او پرورد شد **مؤلف** عرض کند کہ ما صراحت ماخذ این برد بر مایون۔ بہ رای مہملہ کردہ ایم و این مبدل آنست و بس چنانکہ برغ و بزغ (شمس فخری ے) تو رستمی و فریدون و بارگیر ترا ٭ ز احترام بخوانند رخش و بزمایون ٭ صاحبان برہان و ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند (اردو) دیکھو برمایون۔

برہم برافروختن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مزید علیہ ومرادف (برہم افروختن) کہ گذشت وکلمہ بر زائد (ملا جامی ے) برزم کرامت زرخش بر فروخت ؎ ہر کہ زرخش دید بران چشم دوخت ؎ مخفی مبادکہ فروختن مخفف افروختن است وبس (اردو) دیکھو برہم افروختن۔

برمزچ | بقول ہفت بالفتح و فتح میم وسکون زای ہوز وجیم فارسی بمعنی لمس و لامسہ **مؤلف** عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین فارسی زبان ومعاصرین عجم ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود معتبر دانیم واسم جامد فارسی قدیم خوانیم (اردو) دیکھو بپسودان۔

برہم چیدن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف برہم آراستن است وموافق قیاس کہ مصدر (چیدن) بمعنی آراستن می آید (مخلص کاشی ے) بخلوت خوش بود با محرمان برہم طرب چیدن ؎ غزلہای مناسب خواندن وبا یار فہمیدن ؎ (اردو) دیکھو برہم آراستن۔

برہم داشتن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قائم کردن وموجود داشتن برہم آ

(ربیع دہمانی ے) برعم تو بہرام برزم خوشی آن رشک مہ دارد ؎ خدا از آفت طاقت دل ما را نگہدارد ؎ (اردو) مجلس رکھنا۔

بر مردہ شاخ زرین دارد | مقولہ۔ بہار گوید کہ جائیکہ چیزی از دست رفتہ باشد واعادہ آن امکان ندارد وہر قدر کہ او را ستایش کنند بر نقد پر غیر و قدوع چون حاضر نیست پیش می رفت و گنجایش دارد۔ صاحبان خزینہ وامثال فارسی بر (برمردہ وشاخ زرین) قناعت کردہ اند و این را مثل قرار دادہ اند **مؤلف** عرض کند کہ

معنی لفظی این ہمین قدر کہ بزی کہ مردہ است او را شاخ زرین بود محقق اوّل الذکر کہ لفظ (دارد) را در آخر این زیادہ کردہ ذوق زبان ندارد و معاصرین عجم مثل پیش کردہ ہر دو محققین آخر الذکر را پسند کنند مقصود آنست کہ بزی کہ مردہ و الآن پیش نظر نیست نسبت آن آسان است کہ گوئیم کہ شاخش زرین بود زیرا کہ عدم وجودش موقع او عای لغو ہم می دہد پس فارسیان این مثل را بجای زنند کہ ذکر چیزی کہ از دست رفتہ است بمبالغہ

کنند مثلاً کسی گوید کہ " پدرم مرحوم اسپ از افلاک می جہاند یا مسافت دو صد کروہ را در یک روز طی می کرد " سامعین می دانند کہ قائل فضولی می کند و در ہیچ محل این مثل را می زنند دارد و) دکن میں کہتے ہیں " میں بچپن میں انگلیوں پہ چلتا تھا " یہ ایک سفید جھوٹ اور خلاف قیاس بات ہے لیکن بچپن گزر چکا ہے جس کے متعلق ایک ایسا دعویٰ بیان کیا جاتا ہے جب کوئی شخص بعد از وقت کوئی فوقیت کرتا ہو تو اسوقت اس کہاوت کا استعمال کرتے ہیں

(الف) برہمزہ — (الف) بقول صاحب رشیدی بزبان اصفہان بالضم (۱) سوسمار باشد

(ب) برہمزہ — چنانکہ او دو زبان دارد و چون شیر از بزمی مرد بیک زبان می مکد و بزبان دیگر

آواز می کند مانند آواز کسی کہ شیر دوشد و بحوالہ نسخہ سروری گوید کہ (۲) چلپاسہ و بحوالہ فرہنگ (۳) آفتاب پرست و فرماید کہ او زای اوّل را فارسی گفتہ و ہمہ خلاف تحقیق (انتہی) صاحب سروری ذکر (ب) کردہ گوید کہ سام ابرص است و کشتن او بغایت ثواب و بعد از کشتن غسل سنت چہ کشندہ از گناہ پاک میشود (شیخ سودان سہ) ازرق دیو چہرہ برمژہ رنگ بز او بدی منت ذریجی ونگ بز و فرماید کہ در فرہنگ زای اوّل نیز فارسی آوردہ صاحب محیط بر (بزمچہ) فرماید کہ ورل است و بر ورل گوید کہ این را بفارسی و ترکی بزمچہ و بیونانی قوردوسن و بہندی گوہی نامند

و آن حیوانیست بر خلقت سوسمار غلیظ سر ـ سریع الحرکه و پوست آن خاکستری و خشن و ابلق بخطوط
زرد و بقول شیخ الرئیس بزرگ از اشکال وزغ و سام ابرص ـ دراز دم ـ کوچک سر ـ و غیر
سوسمار و ہم او بر سوسمار فرماید که اسم فارسی و بیونانی (انوفو ملانس) و بعربی ضب و بهندی
گوه و گویند شاید که گوه غیر آن باشد و آن حیوانی است کوچک تر از گربه و بقول بعض سوسمار
حیوان مائی است و بعربی ورل و بهندی گوه بالجمله مزاج آن گرم و خشک در سوم و در حدت
و کیفیت میان ورل و حرذون و گوشت آن مقوی باه و استعمال آن گرم مزاجان را جائز نیست
(الخ) و بر چلپاسه گوید که اسم فارسی است و نیز بفارسی کرپس و بشیرازی مانرنگ و باصفهانی فال
مالی و بهندی چهپکلی نامند و در بنگاله تکتکی و باصطلاح اطبا صحرائی آنرا سام ابرص و بلدی را
وزغه نامند و آن حیوانی است معروف و سمیت آن بحد سمیت چلپاسه نیست و بقول گیلانی
فرماید که وزغ اسم عربی سام ابرص و آن حیوانی است شبیه به ورل و عقرب را للچ می کند بالجمله
هر دو نوع آن گرم و خشک در سوم ـ رافع ثآلیل و نمله و مسمار به مسکن درد و منافع دارد (الخ)
صاحب برهان ذکر (بزمژه) بهر دو زای فارسی کرده گوید که (آفتاب پرست) است از جنس
چلپاسه **مؤلف** عرض کند که ظاهرا این مبدل بزمچه می نماید که زای هوز به جیم فارسی و برعکس
آن بدل شود چنانکه پزشک و پچشک و حقیقت بزمچه بالا گذشت و حیف است که صاحب محیط
بر سوسمار و چلپاسه هر دو ذکر (بزمژه) نه کرده است و لیکن (بزمژه) به هر دو زای فارسی لغتی
خاص می آید برای (آفتاب پرست ـ که بجایش گذشت) پس قیاس غالب همین است که الف و
ب هر دو را مبدل بزمژه دانیم که زای فارسی به زای هوز بدل میشود چنانکه ژند و زند نتیجه این

ہمہ تحقیق ہمین قدر است کہ ما این را آفتاب پرست) وانیم و بلحاظ اختلاف صاحبان تحقیق حقیقت سوسمار۔ و چلپاسہ را ہم ذکر کردہ ایم و آفتاب پرست در ممدودہ گذشت (اردو) (۱) دیکھو سوسمار (۲) دیکھو چلپاسہ اور باشو (۳) دیکھو آفتاب پرست۔

بزم ساختن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند قائم کردن بزم و مرادف (بزم آراستن) کہ گذشت (طالب آملی ے) دُردی کشان عشق چو سازند بزم خویش ہم الماس در پیالۂ زہری فرو کنند ہ (اردو) دیکھو بزم آراستن۔

بزم سنگین | اصطلاح۔ بقول وارستہ بزمی کہ مردم کثیر دران جمع باشند (رواراب جویا ے) زحش شد محفل آرا شمع را بر وار ازین محفل ہ کہ باشد چون رگ یاقوت عیب بزم سنگینش ہ بہار بذکر معنی بالا فرماید کہ بزم عالی کہ ہمہ چیز بمراد توان یافت و فرماید کہ این از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ صاحب بحر باوارستہ متفق **مؤلف** عرض کند کہ مقصود محاورہ جز این نیست کہ فارسیان بزم گرانقدر را بزم سنگین گفتہ اند محققین بالا در تعریفش پی بہ نزاکت لفظ و معنی نبردہ اند (اردو) معزز مجلس قابل تعظیم مجلس۔ مجلس عالی بھی کہہ سکتے ہین۔

بزم کردن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف (بزم آراستن) کہ گذشت (رفیع قزوینی ے) بزمی نکرد یار کہ حاضر نگشت غیر ہ ہرگز جدا انگشت ز دوزخ بہشت ما ہ (اردو) دیکھو بزم آراستن۔

بزم کشیدن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف (بزم آراستن) است کہ بجایش گذشت (صائب ے) می کشد ہر لحظہ بزم تازۂ بر روی ما ہ داغ دارد جام جم را

کاسہ زانوی ما ۔ (اردو) دیکھو (بزم آراستن)

بزم گاہ | اصطلاح ۔ بقول برہان و ناصری بروزن رزمگاہ (۱) مجلس شراب و جشن و عیش و مہمانی باشد و (۲) نام کتابی ہم در مقامات صوفیہ بہار نسبت معنی اوّل گوید کہ جائیکہ بزم واقع شود از عالم منزلگاہ و مجلس گاہ ۔ **مؤلف** عرض کند کہ معنی حقیقی این ہمین است کہ بہار ذکرش کردہ لیکن فارسیان بمعنی مطلق بزم استعمالش کنند (ابوطالب کلیم ۔) تو شمع مہر فروغی ببزم گاہ وجود ۔ فلک ہمیشہ چو فانوس پاسبان تو باد ۔ (خواجہ نظامی ۔) چو شاہان نشستند در بزم شاہ ۔ شد آراستہ حلقۂ بزم گاہ ۔ (انوری ۔) جام ساقی بزمگاہ ترا ۔ آسمان کردہ این از زنگار ۔ (ولہ ۔) بنا رگاہ تو حاجب ہزار چون خاقان ۔ بہ بزمگاہ تو چاکر ہزار چون قیصر ۔ (ولہ ۔) مطرب بزمگاہ او ناہید ۔ حاجب بارگاہ او بہرام ۔ (ظہوری ۔) اگرچہ بستہ در بزمگاہ خاص برویم ۔ تماشائے شدہ در بار عام کار ندارم ۔ (اردو) (۱) دیکھو بزم (۲) ایک کتاب کا نام جو سلوک میں ہے ۔ مؤنث

بزم گذاشتن | مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند بحال خودش گذاشتن بزم باشد (ثنائی مشہدی ۔) محتسب میکدہ را با دف و طنبور گذار ۔ بزم ما را بہ ہمین شیوہ و دستور گذار ۔ (اردو) بزم کو اسکی حالت پر چھوڑنا ۔

(الف) **بزم نشستن** | مصدر اصطلاحی ۔ صاحب

(ب) **بزم نشین** | آصفی ذکر این کردہ و از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ الف چیزی نیست بدون حروف جار و بہ بزم نشستن بمعنی حقیقی اوست ۔ محقق بالا بہ سند (ب) کہ اسم فاعل ترکیبی است الف را قائم و غور نکردہ (ب) بمعنی صاحب بزم است (ظہوری ۔) طلب شگفتہ جبین انتظار گوشہ نشین ۔ نشاط بزم نشین غصہ دشت پیما بود ۔ (ولہ ۔) گفت و گو

بزم نشینان دارند؎ گرچہ کردیم بدرمان چہ نزاع؎ ذکرایں کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند

(اردو) الف ۔ مجلس میں بیٹھنا (ب) بزم نشین کہ مرادف (بزم آراستن) است وقائم کردنش

بقاعدۂ فارسی شریک بزم کو کہہ سکتے ہیں ۔ (ظہوری ؎) چون بزم وہیت نہند فردا؎ خونم

بزم نہادن | مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی زدرِ ہدر درآید؎ (اردو) دیکھو بزم آراستن ۔

برزمونہ | بقول جہانگیری وبرہان وناصری وجامع وسراج با اوّل مفتوح نام روز دوم است

از ماہ ہای ملکی **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان درین روز بزم طرب می آرایند ازینجاست کہ

لفظی ازبرای آن وضع کردند کہ بمعنی لائق بزم است از قبیل ماہانہ وجرمانہ وبیعانہ پس اصل

این بزمانہ بود بہ ترکیب لفظ بزم باکلمہ آنہ الف بدل شد بہ واو چنانکہ تاغ وتوغ پس برزمونہ

اسم جامد قرار یافت برای روز دوم ماہ ملکی (اردو) ہرماہ ملکی یعنی فارسی مہینے کی دوسری تاریخ کو

فارسیوں نے برزمونہ کہا ہے جس میں بزم نشاط آراستہ ہوتی ہے ۔ مؤنث ۔

برزمہ | بقول سروری وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع وسراج وبہار بہ زای معجمہ

بروزن بردہ گوشۂ بزمگاہ (خواجوی کرمانی ؎) ارم نقشی از برزمۂ بزم او؎ قیامت نموداری

از رزم او؎ **مؤلف** عرض کند کہ ہای نسبت بر لفظ بزم زیادہ کردند دیگر ہیچ (اردو)

گوشۂ بزم ۔ بزم کا گوشہ ۔ مذکر ۔

بزمین بوس درآمدن | مصدر اصطلاحی ۔ لب از سخن بغیر بافسوس درآید؎ (اردو) زمین بوس ہونا ۔ زمین کو بوسہ دینا ۔ یہ ایک طریقہ

آمادہ زمین بوسی شدن وزمین بوسی کردن (ظہوری ؎) وقت است کہ قلم بزمین بوس درآید؎ ہے مخاطب کی تعظیم کا جو بادشاہان عجم

کے رو برو زمین کو بوسہ دیتے ہیں۔

برزمین خط کشیدن مصدر اصطلاحی۔ (۱۶۲۸)
شرمندہ شدن۔ وخط بر زمین کشیدن۔ عادت
است کہ انسان در حالت شرمندگی نظر بر زمین
کند و خط ہا بر وی کشد (صائب ؎) از شرم گنہ
بسکہ کشیدیم بر زمین خط ٭ مسطر زدہ شد دامن صحرای
قیامت ٭ (اردو) شرمندہ ہونا۔ حالت
شرمندگی میں زمین پر لکیرین کھینچنا جیسا کہ اکثر
شرمندے سر نیچے کرتے ہیں اور زمین پر خطوط
کھینچتے ہیں۔

برزمین نقش بستن مصدر اصطلاحی۔ (۱۶۲۹)
نقش زمین شدن ویارای استادن ونشستن نداشتن
سنگینی باری (ظہوری ؎) بندد بر زمین نقش چہ
قاصد چہ کبوتر ٭ از شرح غم نامہ وطومار گران است ٭
(اردو) فرش زمین ہونا۔ دکن میں مستعمل ہے یعنی
زمین پر پڑ جانا کسی بوجھ یا بار یا اور کسی وجہ سے۔

برزمین نواختن مصدر اصطلاحی۔
بقول وارستہ و بہار وبحر بر زمین زدن
حریف (میر نجات ؎) جان من
چون پدل دشمن بدائین کن ٭ بنوازش
بر زمین یا علی رنگین کن ٭ **مؤلف**
عرض کند کہ معنی لفظی این سر فراز کردن
بر زمین وکنایہ از انداختن بر زمین (اردو)
زمین پر دے مارنا۔ زمین پر گرانا۔
(زمین دکھانا) بقول آصفیہ گرادینا
دے مارنا۔

برزن بقول سروری بحوالۂ تحفہ بموحدہ وزای ہوز (۱) چوبیکہ بآن زمین شیار کردہ
ہموار کنند صاحب رشیدی صراحت کند کہ بفتحتین است صاحب برہان فرماید کہ بروزن
چمن آلۂ برزگران وآن چوبی باشد کہ زمین شیار کردہ را بدان ہموار کنند و (۲)
بکسر اوّل ام برزن صاحبان جامع وناصری وسراج ہم ذکر معنی اوّل کردہ اند **مؤلف**

عرض کند کہ مرکّب است از کلمہ بز کہ بمعنی اوّلش گذشت و نون نسبت چنانکہ جوش و جوشن و معنی لفظی این منسوب بہ آئین وروش (حکیم سنائی ۵) اشتقاقش زچیست دانی زن بمعنی آن تختہ را بہ تیر بزن ۶(اردو) (۱) کاشتکاروں کا وہ آلۂ چوبیں جس سے ہل چلانے کے بعد زمین کی ناہمواری کو درست کیا جاتا ہے جو ایک لانبی لکڑی میں چوڑا تختہ لگا ہوا ہوتا ہے اور اسی تختۂ عریض سے زمین ہموار ہوتی ہے۔ مذکر (۲) مارہ مارنا کا امر حاضر۔

بزن بہادر اصطلاح۔ بقول صاحب فدائی کہ از معاصرین علمای عجم بود بمعنی مرد چالاک و بی باک۔ پُر دلی را گویند کہ بیم جان و اندیشہ از چیزی نکند صاحب بول چال فرماید کہ بمعنی بسیار بہادر است **مؤلف** عرض کند کہ بالتحقیق مخفف (بزدن بہادر) کہ دال مہملہ حذف شد بکثرت استعمال (اردو) بڑا بہادر۔ نڈر۔ مذکر۔

بزہ بزنجیر کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی قید و محبوس کردن است (ظہوری ۵) خلق را مژدۂ آسایش خواب آوردم کہ ضعیف از آہ بزنجیر کشد افغان را ۶(اردو) زنجیر ڈالنا بیڑیاں پہنانا۔ قید کرنا۔

بزندار اصطلاح۔ بقول برہان و ناصری وانند و ہفت بفتح و کسر ثانی و سکون ثالث و دال ابجد بالف کشیدہ و بہ رای قرشت زدہ بلغت زند و پازند بجزہ و مجرّی باشد کہ در پیش آستان درسازند صاحب جہانگیری در ملحقات فرماید کہ این را (دار زین) نیز گویند **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی این آئین دارندہ۔ اسم فاعل ترکیبی کہ کلمہ بز بمعنی اوّلش و نون در آخرش زائد است چنانکہ پاداش و پاداشن و دار امر حاضر داشتن و معنی لفظی این آئین دارندہ و جادارد کہ بزن بمعنی اوست کہ گذشت یعنی تختہ و معنی لفظی این چیزی کہ تہمت بزن دارد و کنا

از قطار چوب ہای متعدده پنجره مانندی که مردمان آنرا حرکت داده داخل خانه شوند و بہائم از ان سعذور مانند۔ حیف است که (دارزین) بجایش مذکور نه شد تا ہئیت این متحقق می شد که چه چیز است و از مجر متصود محققین بالا جزین نباشد که پیش آستان یا در خانه ہای قدیم عوض پنجره قطار سنگ ہای کلان ہم بنظر آمد که انسان از فاصله یکدیگرش داخل در تواند رفت و بہائم ازان نتوانند گذشت باری حالِ ہمین قسم چیزی است که مانع بہائم از دخول خانه می باشد و (دارزین) ہم اسم فاعل ترکیبی است که معنی لفظی آن زینت دہندهٔ خانه است و بس (اردو) وه لکڑی کا چرخه جو دروازه مکان کے روبرو بنایا جاتا ہے جس کو گھما کر انسان داخل ہوتا ہے اور چارپائے داخل نہیں ہوسکتے یا پتھر یا لکڑی کی کڑیاں جو دروازهٔ مکان کے روبرو اس قدر فاصله سے گاڑھی جاتی ہیں که ان میں سے انسان تو گزرسکتا ہے لیکن چارپائے نہیں گزرسکتے۔

برندان سرکشیدن مصدر اصطلاحی۔ خیال و ارادهٔ زندان کردن مخفی مباد که خصوصیت زندان نباشد (بجای سرکشیدن) مصدر عام این است (ظہوری ؎) ریاض ارم آرزو کرده ام ظہوری سری کش بزندان ما (اردو) قید کا خیال کرنا۔ قصد کرنا۔ اراده کرنا۔

برندان کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر محبوس کردن **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (ظہوری ؎) برطرف شد سیر باغ و بوستان ہم باغ و بستان را بزندان کرده ایم ہم تا دگر خیال او نباید (اردو) قید کرنا قید خانه میں بھیجدینا۔ محبوس کرنا۔

برنطیه بقول ملحقات برہان نام شہر روم است که آنرا قسطنطنیه می گویند **مؤلف** عرض کند که ہمه محققین فارسی زبان ازین ساکت و محققین لغات ترک و عرب ہم ہیچ متحقق نه شد۔

کہ لغت کدام زبان است (اردو) قسطنطنیہ۔ مذکّر۔ پای تخت دولت عثمانیہ۔

بزنگ بقول صاحب برہان بروزن پلنگ بمعنی غلق در خانہ وکلید کہ بعربی مفتاح خوانند خان آرزو در سراج گوید کہ این بہ رای مہملہ است صاحب ناصری فرماید کہ بہ میم اوّل مدنگ ہم بہ ہمین معنی می آید۔ صاحب جہانگیری ہم ذکر این کردہ **مؤلّف** عرض کند کہ ما حقیقت این بر (برنگ بہ رای مہملہ دوم) عرض کردہ ایم (اردو) دیکھو برنگ۔

بزنگاہ اصطلاح۔ بقول وارستہ بکسر اوّل (۱) جائیکہ خوف رہزنان داشتہ باشند (سعید اشرف ؎) لب شکوہ را کی دہد راہ حرف ٭ ہجوم سخن در بزنگاہ حرف ٭ و فرماید کہ (۲) مقعد (شفیع اثر در ہجو ؎) ہر کرا شوق صحبتت چسپید ٭ بوصالت چو احتلام رسید ٭ نیست وشوار ازین راہی ٭ کس ندیدہ چنین بزنگاہی ٭ خان آرزو در چراغ بر ذکر معنی اوّل قانع صاحب بحر ذکر ہر دو معنی کردہ و بہار ہم۔ صاحب فدائی کہ از معاصرین علمای عجم است فرماید کہ جای دہنگام درست است برای زدن **مؤلّف** عرض کند کہ طرز بیانش خلاف قیاس دپردہ برحقیقت می اندازد معنی لفظی این جای زدن وکنایہ از ہر دو معنی بالا کہ مذکور شد (اردو) (۱) وہ جگہ جہاں چوروں کا خوف ہو۔ مؤنّث (۲) مقعد۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنّث ہرز۔ کون۔ گانڑ۔

بزوش بقول انند و ناصری بضمّ اوّل وبفتح واو وسکون شین معجمہ (۱) پشم موی و (۱) پشم۔ بزرا گویند **مؤلّف** عرض کند کہ بز بمعنی اوست و وش بقول برہان بالفتح معنی انتخاب کردہ شدہ می آید پس معنی لفظی این انتخاب کردہ شدہ از بز و کنایہ از پشم بز و

بمجاز مطلق پشم موی (اردو) (۱) پشم۔ دیکھو بزپشم (۲) بکرے کے پشم۔ مذکّر۔

بزوشم اصطلاح۔ بقول سروری بضمّ با وسکون زای معجمہ وشین معجمہ وفتح واو پشم بز باشد (کذا فی شرح النصاب) وبحوالۂ فرہنگ فرماید کہ (بزشم) بحذف واو پشم نرمیکہ در تحت موی بزی باشد صاحب برہان ہم ذکر این کردہ وصاحب جامع گوید پشم نرم بز را گویند خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید کہ این دلالت دارد کہ (بزشم) مخفف این است واین مبدّل (بزپشم) وفرماید کہ ولیکن اکثر بای تازی بہ واو بدل شود نہ بای فارسی **مؤلّف** عرض کند کہ بیچارہ ندیدہ باشد (چاروا) را کہ مبدّل (چارپا) است وو آم مبدّل پام۔ حق ہمین است کہ این مبدّل (بزپشم) است وبس (اردو) بکرے کے بال۔ مذکّر۔

بزوشہ بقول برہان وجامع بضمّ اوّل وفتح ثانی ورابع وسکون ثالث رستنی باشد کہ بعربی (لسان الحمل) گویند وتخم آنرا بارتنگ خوانند صاحب محیط ذکر این نکرد وبر (لسان الحمل) گوید کہ اسم (بارتنگ) است وبر بارتنگ ذکر این نکرد **مؤلّف** عرض کند کہ ما ذکر (بارتنگ) بجایش کردہ ایم ووجہ تسمیۂ این جزین نباشد کہ اصل این (بزشہ) بود ومعنی لفظی این چیزی کہ منسوب بہ کراہت بز است کہ کراہت بزان ازین مسلّم بود چون بز دہن بر واندازد وسر از و بکشد وآوازی کند بکراہیت ہمچون عطسہ و(شہ) بالضّم کلمہ ایست کہ در محلّ کراہت و نفرت گویند و واو درمیان دو کلمہ زائد است چنانکہ (تن مند) و (تنو مند) یکی از معاصرین عجم گوید کہ معنی لفظی این منسوب بہ پشم بز است کہ ہای نسبت در آخر (بزوش) مرکّب کردہ اند (بزوش) بمعنی پشم بز گذشت وبارتنگ را بدین اسم بر سبیل کنایہ موسوم کردند کہ رنگ

و گرفتی او همچون پشم نرم است. بر خلاف ابریشم چون دست بر و گذارند محسوس شود و از دو ریشم پشم نرم را مانند والله اعلم (اردو) دیکھو بارتنگ۔

بزدون | بقول رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار، بز کوهی را گویند **مؤلف** عرض کند که محققین فارسی زبان ازین ساکت چادارد که معاصرین عجم از لفظ بز بزیادت کلمهٔ ون بران مرکب کرده باشند که بمعنی صاف و بی غش آمده پس معنی لفظی این بز بی غش و کنایه از بز کوهی که بز اصلی است و حکما دران از علم الحیوانات تصرّفی نه کرده اند چنانکه گویند در بز اهلی و شهری تصرّف هاراه یافته است که بجفت کردن بز کوهی با آهو کارها کرده اند و گویند بزی که در هندی (کوئین چھیلی) نام دارد اکدش است با بز و آهو و بعض اقسام بزرا خصّی کنند که ازان بعض احوالش مخصوص و متغیّر می شود از بز کوهی (اردو) جنگلی بکرا۔ مذکر۔

بزونه | بقول برهان و هفت و انند بر وزن نمونه بلغت زند و پازند بمعنی زانو باشد که بعربی رکبه خوانند صاحب جهانگیری در ملحقات ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم دانیم عجبی نیست که فارسیان ازهمین اسم جامد بحذف و تبدیل بعض حروف زانو وضع کرده باشند که بجای خودش می آید (اردو) گھٹنا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ رکبہ۔ زانو پنڈلی اور ران کے بیچ کا جوڑ۔ زانو۔

بزه | بقول سروری بضم با و فتح زای معجمه (۱) زمین پشته دار و بقول برهان زمین پشته پشته و بقول جامع زمین پشته پشته **مؤلف** عرض کند که های نسبت بر لفظ بز زیاده کرده اند یعنی منسوب به بز و کنایه از زمین پشته دار که هر یک پشته آن بز را ماند یا اینکه بزان را اکثر شائق زمین پشته داری باشند چنانکه

مشتق است ولهذا این را بدین اسم موسوم کردند۔ اسم جامد است ولبس و جا دارد که این را
مبدّل اسم جامد (پزشه) گیریم که بهمین معنی به بای و زای فارسی می آید هر دو بدل شدند بعربی
چنانکه تپ و تب و ژند و زند۔ (اردو) وہ زمین جس پر ٹیلے ہوں۔ مذکر۔

(۴) بُزَه۔ بقول سروری بضمّ با و فتح زا میوه خوشبو و بحوالۂ نسخۂ میرزا و تحفة السعادت
گوید که میوۂ گرد خوشبو و خربزه از همین است بمعنی میوۂ کلان و بزرگ چه چیزهای کلان را خر
گویند چنانکه خربط و خرسنگ صاحب رشیدی بحوالۂ سروری ذکر این معنی کرده و بقول
برهان و جامع نوعی از میوۂ خوشبو و صاحب مؤیّد بر میوۂ خوشبو قانع خان آرزو در سراج
بر نقل قول بعض محققین بالا قانع **مؤلف** عرض کند که اصل این (پزه) به بای فارسی
است بمعنی پخته که بجایش می آید و آن اسم مصدر (پزیدن) است پس چیزی پخته شده
کنایه از میوۂ خوشبو باشد و بعض برآنند که اسم جامد فارسی زبان است بمعنی میوه والله اعلم
بحقیقة الحال (اردو) خوشبو میوه۔

(۳) بزه۔ بقول سروری و رشیدی و برهان و جامع و جهانگیری و سراج بفتحتین گناه و بقول
جهانی گناه و هر کاری که سزاوار کیفر باشد صاحب سفرنگ بشرح دبستان پنجمی فقرۂ دساتیر
آسمانی بفرزآباد و خشوران و خشور) ذکر این کرده گوید که (بزه گر) بمعنی گناهگار از همین است
(شاعر) ای خون دوستانت بگردن مکن بزه ہاکس بر نداشت است بدستی دو خربزه را
(مسعود سعد) پسرش را خدای مزد دهاد پیش ازان کان پلید را بزه داد
(حکیم سنائی) یک گره را خانها پر غیبت و وزر و بزه را یک گروه را کنجها پر طاعت و اعمال اندر

فردوسی ۵) اگرچہ دطم بو وزان با مزہ ۶ اہی کاشتم تخم ورزر وبزہ ۶ مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان دانیم وجا دارد که فارسیان قدیم از لغت عرب (وزر) این را مفرس کردہ باشند که واو بدل شد بموحدہ چنانکه ورتخن وبرتخن وراى مہملہ به ہاى ہوز چنانکه ہہو بر وہوبہ واللہ اعلم بحقیقة الحال (اردو) گناہ - بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - وہ کام جس کے کرنے سے آدمی کیفر کردار کا مستحق ہو -

(۴) بزہ - بقول سروری بفتحتین بمعنی شخص مرحوم ومسکین - صاحب رشیدی گوید که بمعنی شخص مرحوم مسکین وفرماید که بدینمعنی بہ تشدید زا نیز استعمال کنند اما این معنی در کلام قدما بنظر نرسیدہ از مستحدثات نست خان آرزو درسراج نقل این بر داشتہ - صاحبان برہان وجامع گویند که مردم نامراد ومسکین صاحب جہانگیری فرماید که شخص مسکین مرحوم مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم دانیم (اردو) مرحوم بقول آصفیہ - عربی - مجازاً بمعنی مرا ہوا - فوت شدہ - نامراد - بقول بے مراد - ناکام - محروم - بے نصیب -

(۵) بزہ - بفتحتین بقول سروری وبرہان وجامع بمعنی جور وحیف - خان آرزو درسراج گوید که تحقیق بمعنی گناہ است و(بزہ کار) گنہگار را گویند واگر بمعنی ستم می بود بمعنی ستمگار مستعمل می شد مگر آنکه بمجاز بر ستم که سر گناہان است اطلاق آن آمدہ باشد مؤلف عرض کند که شک نیست که مجاز معنی سوم است وباعتبار قول سروری وجامع که از اہل زبانست اینمعنی را تسلیم کنیم (اردو) جور - بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - ظلم - ستم - جفا -

بزہان | بقول ہفت بالفتح بمعنی آرزو مؤلف عرض کند که دیگرکسی از محققین اہل زبان

وزبانداناں فارسی ذکر این نکرده معاصرین عجم ہم برزبان وارند بدون سند استعمال این را تسلیم نہ کنیم (اردو) دیکھو آرزو۔

بزه داوان مصدر اصطلاحی بمعنی تکب گناه کردن است سند این از مسعود سعد بر معنی سوم بزه گذشت (اردو) گناه گار کرنا۔ مرتکب گناه کرنا۔ گناه کرانا۔

بزہش بقول سروری بضمّ با و سکون زای معجمه وکسر ہا (به حوالۂ تحفه) بمعنی مقابله صاحبان برہان وجامع وسراج وہفت وانند ہم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که بمعنی حاصل بالمصدر است که بزیادت شین معجمه بر لفظ (بزه) که بمعنی پنجم گذشت بمعنی ستم گری است وکنایه باشد از مقابله که مقابله ہم غیر از ستمگری نباشد ولیکن نظر برین ماخذ بالفتح خوانیم یا ضمّه اوّل تصرّف محاوره دانیم وجادارد که از لفظ بز بالضّم این را اسم جامد دانیم که بزیادت شین معجمه بمعنی مقابله وضع شد وازینکه بزان رامی جنگانند بزہش را بمعنی مقابله استعمال کردند اندر صورت ضمّه اوّل ہم درست باشد وہای ہوّز زائد (اردو) مقابله بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ آمنا سامنا۔ مٹھ بھیڑ۔

بزه کار اصطلاح۔ بقول برہان وبحر وسروری ورشیدی وسراج (۱) بمعنی گناہگار **مؤلف** عرض کند که بزه بمعنی سوم بمعنی گناه گذشت واین مرکّب است از بزه و لفظ گار که افاده معنی فاعلیّت کند چنانکه آموزگار وسازگار۔ صاحب رشیدی صراحت مزید می کند که (۲) لقب یزدجرد پدر بہرام گور است ولہذا عرب (یزدجرد الاثیم) می گفتندش۔ صاحب برہان بکاف عربی آورده گوید که بکاف فارسی ہم آمده وصاحب سروری ہم صراحت کاف

نکرد بای حالی اگر بزه را با (کار - بکاف عربی) مرکّب وانیم اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی که کار او گناه است وگناه کننده واگر با (گار بکاف فارسی) مرکّب کنیم ہمان که بالا مذکور شد یعنی گناه دارنده وصاحب گناه (حکیم نزاری ؎)
از دل چه لاف می زنم آخر کدام دل کو آخر
چه آید از بزه کار ہو اپرست کو (اردو) (۱) گنہگار - بقول آصفیہ - فارسی - پاپی - عاصی اثیم - فاسق - بدکار - (۲) بزه کار - یزدجرد کا لقب تھا جو بہرام گور کا باپ تھا - مذکّر -

بزه گر | اصطلاح - بقول سفرنگ بفتح کاف فارسی وسکون رای مہملہ گناه گار - **مؤلّف** عرض کند که از قبیل برزگر است که گذشت بزه بمعنی گناه بجایش مذکور وگر بقول برہان بمعنی کننده وسازنده ہمچون کوزه گر وکاسه گر وامثال آن (اردو) گنہگار

بزه مند | اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ مرادف (بزه کار) **مؤلّف** عرض کند که از قبیل برومند که مند بقول برہان بمعنی صاحب وخداوند است چنانکه حاجتمند وبزه بمعنی گناه بجایش مذکور شد (اردو) دیکھو بزه کار -

بزیا بہای بز | مثل - صاحب خزینہ ذکر این کرده از معنی ومحلّ استعمال ساکت **مؤلّف** عرض کند که غلطی کتابتش درغلط انداخته است درحقیقت این بای موحّده سوم است عوض تحتانی سوم یعنی (بز با بہای بز) حیف است که ما این را بجای خودش قائم نکردیم وتصحیح این دراینجا بی محل است ولیکن بغیر آن علاجی نیست فارسیان ہرگاه در بہای چیزی بحث اختلاف کنند وقیمت بیان کرده بایع را گران دانند ودائما این مثل باز زنند مقصود شان ہمین قدر می باشد که چیز زید ہیچ را باید که بہای مناسب حالش باشد نه زائد از آن چنانکه

گویند کہ بز با بہای بز است چرا قیمت این را گران می گوئی (اردو) دکن میں کہتے ہیں گھوڑے کی قیمت گھوڑے کے ساتھ اور چھیلے کی	قیمت چھیلے کے ساتھ یعنی مقصد یہ ہے کہ چھیلے کے لئے گھوڑے کی قیمت کیوں چاہتے ہو یعنی اس قدر بھاری قیمت کیوں بیان کرتے ہو۔

بزبیچہ بقول سروری بجیم فارسی بوزن بریدہ (۱) بزغالہ باشد (مسعود سعد ۵) ازین بزبیچہ بستہ وہن چرا ترسی کہ ہرگزش نہ چرا خور بود نہ آبشخور ۔ صاحبان برہان وجامع وناصری وجہانگیری بذکر معنی اوّل گویند کہ (۲) بمعنی برج جدی ہم و بقول جہانگیری (۳) باوّل مضموم وثانی مکسور ویای مجہول اردہ کنجد۔ صاحب برہان بذکر معنی اوّل ودوم فرماید کہ (۴) سہ پایہ قصّاب وسلّاخ رانیز گفتہ اند صاحب رشیدی ذکر معنی اوّل ودوم وچہارم کردہ (عمید لویکی ۵) مخالفان ترا چون بزبیچہ سلّاخ ۔ سہ پایہ از علمت باد وچار سو مسلخ ۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل نسبت معنی چہارم بیان کردۂ برہان گوید کہ غلط است وفرماید کہ غالباً این معنی از شعر عمید لویکی استنباط کردہ واین از قلّت تدبّر است وگوید کہ کلمہ بزبیچہ دلالت دارد کہ در تصغیر تحتانی وجیم فارسی نیز آید پس لفظ ماہیچہ کہ در عرف عوام بزیادت یا استعمال نمایند نیز وجہ صحّت پیدا می کند واین تحقیق منافاتی با تحقیق سابق دارد کہ در لفظ آتشیزہ نوشتہ آمد صاحب محیط بر (اردہ) گوید کہ در فارسی رہشی وصاحب برہان بر رہشی فرماید کہ اردۂ کنجد است وبہ تحقیق ما کہ گذشت بمعنی آرد کردہ شدہ مخفی مبادا کہ اصل این معنی اوّل (بزبچہ) بہ موحّدۂ سوم گذشت وموحّدہ بدل شد بہ تحتانی چنانکہ بالبوس وبالیوس ومعنی دوم مجاز آن کہ برج جدی را ہم اہل ہیئت بہ شکل بزبچہ می نویسند وماخذ این

بمعنی سوم هیچ متحقق نمی شود و این معنی را غیر از صاحب جهانگیری دیگر کسی ذکر نکرد و بدون سند
استعمال تسلیم نه کنیم که همه محققین ازین ساکت و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند و تحقیق کامل
این بر (بزبیشه) می آید و نسبت معنی چهارم عرض می شود که خیال خان آرزو درست می نماید
که صاحب برهان این معنی را از مجرد کلام عمید لویکی پیدا کرده است و او بدینمعنی استعمال
نکرده بلکه (بزبچه سلّاخ) بمعنی بچهٔ بز است که بدست سلّاخ و قصّاب باشد اگر (بزبچه سلّاخ)
را بمعنی سه پایه گیریم ذکر سه پایه در مصرع ثانی همی شعر را برهم می کند۔ شاعر مخالفان را
(بزبچه) قرار داده که بدست قصّاب باشد و سه پایهٔ علم را برای سلخ او تجویز کرده فتامّل
(اردو) (۱) و (۲) دیکھو بزبچه۔ (۳) تِل کا آٹا سفوف۔ مذکّر۔ (۴) دیکھو بزآویز۔

(الف) بزیدن	(الف) بقول بحر بر وزن و معنی (۱) وزیدن و (۲) بمعنی جستن فرماید
(ب) بزیده	که کامل التّصریف است و مضارع این بزد صاحبان مؤیّد و برهان

و جامع هم ذکر این کرده اند (میر معزّی ☆) با دچو برزلف او بزید جهان رایح داده به پیروزی
و سعادت بشری ٭ مؤلّف عرض کند که باشارهٔ این بر معنی دوم بز هم کرده ایم که
بجایش گذشت و این مبدّل وزیدن است که می آید و او بدل شد به موحّده چنانکه آو و
آب و صراحت ماخذ و اسم مصدرش همدرانجا کنیم و (ب) بقول سروری مرادف وزیده
یعنی باد و نسیم جسته (اثیر الدّین اخسیکتی ☆) ای نقش مهر بر همه دلها نشسته ٭ وی باد لطف
بر همه تنها بزیده ٭ مؤلّف عرض کند که از مشتقات الف است و بس (اردو)
(الف) (۱) چلنا۔ حرکت کرنا جیسے ہوا چلنا (۲) کودنا (ب) چلا ہوا۔ حرکت کیا ہوا۔ کودا ہوا

(الف) **بزیر آمدن** | (ب) **بزیر آوردن** مصادر اصطلاحی۔ الف لازم و ب متعدی است بمعنی مغلوب شدن و مغلوب کردن و زیر کردن و ذلیل کردن و بذلت رسانیدن کسی را معاصرین عجم بر زبان دارند چنانکه گویند ؎ او بزیر نیامد بلکه دشمن خود را بزیر آورد یعنی مغلوب کرد (اردو) الف مغلوب ہونا (ب) نیچا دکھانا۔ دیکھو بچاه آوردن۔

بزیر خاک بردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار وانند مدفون و خاکپوش کردن (محمد قلی سلیم ؎) زرکشی با خود بزیر خاک بخواهد بردن نبرد ؎ این سخن را گل بگوش اہل دنیا می کشد ؎ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) دفن کرنا مٹی کے نیچے چھپانا۔

بزیر خاک سپردن | **بزیر خاک کردن** مصادر اصطلاحی۔ بقول بہار وانند مرادف (بزیر خاک بردن) (ملا نسبتی تھانیسری ؎) جدا از ما دل ما را بزیر خاک کنید ؎ باین ستم زده دریک مزار نتوان کرد ؎ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است و معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) دیکھو بزیر خاک بردن۔

بزیر زنخ دست ستون کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول جہانگیری در ملحقات کنایه از غمگین بودن است (حکیم فردوسی ؎) مرا خوشتر آید بزندان درون ؎ بزیر زنخ دست کردن ستون ؎ صاحبان رشیدی و ملحقات برہان و بحر ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که عادت است که چون کسی غمگین شود بحالت غم دست خود را زیر زنخدان قائم کند از ہمین عادت این اصطلاح قائم شد (اردو) غمگین ہونا۔

(الف) **بزیر زمین آوردن** مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار زمین بستن مرکب را (ع) بزیر زمین در آوردند باوی ؎ **مؤلف** عرض کند که صراحت نکرد که سند بالا مال کدام است علیحده ندارد و لیکن

ہر چہ ازین سند پیدا است۔

(ب) **بزیر زین درآوردن باکسی** بمعنی سوار شدن بر مرکب و مجرّد (بزیر زین آوردن مرکب) کنایہ باشد از زین بستن۔ تسامح بہار است کہ غور بر سند استعمال نکرد و مصدر (الف) کہ قائم کرد ناقص است و معنیش حاصل نمی شود تا آنکہ لفظ مرکب در آخرش اضافہ نہ کنند۔ فتامّل (اردو) (الف) زین کسنا (ب) کسی کے ساتھ سوار ہونا۔

بزیر سر داشتن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت فرماید کہ بمعنی منظور داشتن چیزی و در خیال آن بودن است۔ (سالک قزوینی ۵) روشن بود کہ شمع چہ دارد بزیر سر٭ پروانہ را کہ رخصت پرواز میدہد٭ صاحب بحر ذکر آن بزیادت لفظ (چیزی) در آخرش کردہ **مؤلف** عرض کند کہ خصوصیت (چیزی) داشتن و (کسی) را با این قائم نکردن چرا تسلیم خان آرزو بہتر است ازین تخصیص و معنی صحیح در خیال داشتن چیزی را است (اردو) کسی بات کا خیال رکھنا۔

بزیر قلم داشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند کنایہ از مطیع و منقاد داشتن و مسخّر و محکوم کردن مرادف (بزیر نگین داشتن) (میر معزی ۵) ز قدر و مرتبہ دارد جہان بزیر قلم٭ چنانکہ داشت سلیمان جہان بزیر نگین٭ **مؤلف** عرض کند کہ معنی صحیح این در اختیار و قدرت داشتن چیزی است (اردو) اختیار میں رکھنا۔ امیر نے (اختیار میں ہونا) کا ذکر فرمایا ہے جو اسی کا لازم ہے (حکم میں رکھنا) (مقتدر ہونا)

(الف) **بزیر نگین آوردن** مصدر اصطلاحی
(ب) **بزیر نگین داشتن**

(الف) بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی مطیع و مسخّر کردن و (ب) بقول بہار و انند مرادف (بزیر قلم داشتن) **مؤلف** عرض کند

کہ سند (ب) بر (بزیر قلم داشتن) گذشت و ما خیال خود ہمدر اینجا ظاہر کردہ ایم اگرچہ سند الف پیش نہ شد ولیکن معاصرین عجم بر زبان دارند محقق	قیاس (اردو) الف - قبضہ میں لانا قابض ہونا - فتح کرنا (ب) دیکھو بزیر قلم داشتن -

بزرویست بقول ناصری وانند بر وزن گریست نامی است پارسی و نام منجّمی بودہ پسر پیہیروز نام بزستانی بعد از مہارت درین علم بمامون خلیفہ رسیدہ منجم مخصوص گردید و مامون نام او را از پارسی بعربی ترجمہ کردہ چون زیستن بمعنی حیات است و را یحییٰ خواند چون فیروز بمعنی مظفر و منصور است او یحییٰ بن منصور موسوم کرد **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیہ (بزرویست) متحقق نہ شد (اردو) بزرویست ایک مشہور منجّم کا نام ہے -

بزرویشہ بقول سروری بہ زای شین معجمتین بوزن بریدہ آرد کنجد باشد و فرماید کہ در اکثر نسخ چنین آمدہ و در تحفہ مسطور است کہ کنجد آرد کردہ را گویند کنجارہ و بحوالہ فرہنگ فرماید کہ (آردۂ کنجد) صاحب جہانگیری بر (اردۂ کنجد) قانع و رشیدی ہمزبانش صاحبان برہان و جامع باتفاق جہانگیری گویند کہ ثفل کنجد را نیز گویند کہ روغن او را کشیدہ باشند صاحب ناصری باتفاق برہان فرماید کہ ثفل کنجد روغن کشیدہ را (اردہ) ہم گویند کہ ازان حلوا سازند - خان آرزو در سراج فرماید کہ بخاطر میرسد کہ این لفظ در اصل بزرچہ باشد کہ جیم فارسی بشین بدل شد و تصغیر درین لفظ برای نسبت باشد چنانکہ کاف تصغیر برای نسبت آید و چون آرد کنجد غذای جز است چنین گفتہ اند **مؤلف** عرض کند کہ محقق با نام و نشان کاف تصغیر را برای نسبت از کجا پیدا کرد کاف برای تصغیر ہم می آید و برای نسبت ہم ولیکن کاف تصغیر افادہ

معنی نسبت نمی کند و اینقدر متحقق که (برزیچه) به جیم فارسی عوض شین معجمه به همین معنی گذشته است
و ما هم در آنجا اشارهٔ این کرده ایم و این قدر متحقق که این مبدل آن نیست بلکه آن مبدل این
است که شین معجمه بجیم فارسی بدل می شود چنانکه پاشیدن و پاچیدن - حالا عرض می شود نسبت
(برزیشه) که این مرکب است از برز بمعنی تمیس و یشه ماخوذ از یشت که در زند و پازند نسکی را
گویند که از کتاب زند و مصدر یشتن بمعنی زمزمه کردن و چیزی خواندن در وقت طعام از
همین اسم مصدر است فارسیان بحذف فوقانی (چنانکه راست و راس) یشت را یش کرده
و بزیادت های نسبت یشه شد و برزیشه بمعنی حقیقی نسکی است منسوب به برز که هنگام راتب خوردن
می خواند و کنایه از آوازی که او در وقت راتب خوردن یا بتقاضای آن می کند پس فارسیان
بر سبیل کنایه این را برای آن دکنجد نام نهادند که بزان بروقت سیری بطلب این آواز می کنند
معاصرین عجم گویند که ما درین روزها هم برزیشه آواز بوزرا گوئیم که بتقاضای راتب می کنند
پس ازین هم تائید خیال ما می شود و برزیشه همان است که آنرا به هندی کھل و کھلی و بفارسی
کنجار نام است (اردو) کھلی - بقول آصفیہ - ہندی اسم مؤنث - کھل - کسب - کنجارہ
جیسے ''جب نہیں کھلی کی ڈلی چھیلا پھرے گلی گلی''

برزین بقول جهانگیری و رشیدی که با برزان
ذکر این کرده (۱) مرادف آن صاحب برهان
می فرماید که بمعنی وزنده باشد که از وزیدنست
و (۲) نام آتشکده هم در روستائی نیشاپور
و فرماید که بمعنی بارانی قرشت هم آمده و صاحب
ناصری و جامع هم ذکر این کرده (رستائی ب)
زرین غلامان ماشکی بگزین لکه رود زنها فسا
چو باد برزین لُو صاحب رشیدی برین سند گوید

درین تأمّل است چراکه (باد برین) به زای
مهمله هم آمده که بمعنی باد صبا است خان آرزو
در سراج بذکر معنی اول نسبت معنی دوم
گوید که این تصحیف برزین است به رای مهمله
و فرماید که برزین نیز بمعنی آتشکده صحیح نیست
بلکه صحیح برزین است و برزین نام بانی
آتشکده حقیقةً نه نام آتشکده چنانکه فوسی صراحت
کرده پس صاحب این نسخه را غلط در غلط
واقع بشده (انتهی) **مؤلف** عرض کند
(برزیدن) بجایش گذشت و برزان اسم حاصلش
و برزین آماله آن که الف بدل شده به تحتانی
چنانکه حساب و حسیب و نسبت معنی دوم همین
قدر کافی است که این مبدّل برزین است
که رای مهمله به معجمه بدل می شود چنانکه برغ
و برزغ و آنچه خان آرزو این را تصحیف
نام می نهند غلطی اوست بلکه مبدّل است
و آنچه او نسبت غیر صحت این لفظ اصرار کند
ما او را بمقابلهٔ صاحب جامع و ناصری که از
اهل زبانند نسبت زبان شان معتبر ندانیم
اگر برزین نام بانی آتشکده باشد چه عیب
است که فارسیان آتشکده را به برزین موسوم
کنند خیال نمی کند که هرگاه (برزین) نام بانی
آتشکده مسلّم است چه عیب است که آتشکده
را هم بدین اسم خوانیم چنانکه به معنی دوم ش
گذشت و بزین را مخفف آن دانیم (اردو)
دیکھو برزین ۔

به زینهار آمدن | مصدر اصطلاحی

پناه گرفتن (انوری ۵) تا حشر
منکشف نشود آفتاب اگر که آید بزیر
سایهٔ عدلت بزینهار ۔ **مؤلف** عرض کند
که بخیال ما خصوصیت زینهار نباشد (به پناه آمدن)
هم استعمال می توانیم کرد (اردو) پناه لینا۔
بقول آصفیه ۔ سرن لینا۔ کسی کے پاس دشمنوں سے
بچنے کے لئے جا کے رہنا۔ امن میں جانا۔

(۴۴۳۴)

بزیون بقول مؤیّد (۱) ہمان بر مایون کہ گذشت و بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی اوّل و ثالث (۲) نوعی از ابریشم نفیس **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی اوّل مخفّف (برمایون بہ زای ہوّز) کہ مبدّل (برمایون بہ رای مہملہ) گذشت و بمعنی دوم مبدّل بریون کہ بہ رای مہملہ بمعنی مش مذکور شد کہ رای مہملہ بہ زای معجمہ بدل می شود چنانکہ برتیغ و بزتیغ ولیکن برای ہر دو معنی طالب سند استعمال می باشیم کہ محقّقین اہل زبان و معاصرین عجم ازین ساکت صاحب سوار السّبیل ذکر این در معرّبات کردہ گوید کہ (۳) لغت فارسی است بمعنی پشمی کہ رنگ بز دارد یا مندی کہ از پشم بز ساختہ باشند چہ یون بفارسی بمعنی رنگ و غاشیہ و مند زمن آمدہ **مؤلّف** عرض کند کہ اگرچہ موافق قیاس می نماید ولیکن ہمہ محقّقین فارسی زبان ازین معنی ساکت (اردو) (۱) دیکھو بزمایون (۲) دیکھو (بریون) کے تیسرے معنے (۳) پشم یا دہ مندہ جو بکری کے بالوں سے بنایا جاتا ہے۔ مذکر۔

بای موحّدہ بازای فارسی

باژ بقول سروری ہمان باج کہ گذشت بسہ معنی کہ بر معنی اوّل و دوم و سوم گذشت (فردوسی ۵۵) بہ بیچارگی باژ و ساو گران ٭ پذیرفت باید ترا بیکران ٭ (خاقانی ۵۳) زان این رصدان مقیم راہند ٭ کز قافلہ باژ عمر خواہند ٭ (حکیم فردوسی ۵۳) نشستند با باژ ہر سہ بر اسپ ٭ دوان تا سوی خان آذرگشسپ ٭ و بحوالۂ فرہنگ گوید کہ (۴) نام قریۂ از قری طوس و گویند مولد حکیم فردوسی **مؤلّف** عرض کند کہ حقیقت ماخذ این بر معنی اوّل باج نوشتہ ایم و ذکر معنی چہارم این ہم بر معنی ششم (اردو) دیکھو باج کے پہلے اور دوسرے

اور تیسرے اور چھٹے معنے۔

پژ | بقول سروری و رشیدی و ناصری بضم با۔ (۱) برف ریزه ها که از هوا ریزد در چنین شدت
سرما صاحب برہان بفتح اول و سکون ثانی آورده گوید که برف و دمه و سرما ریزه صاحب
جامع هم بفتح آورده صاحب مؤید فرماید که (۲) بالفتح دک بلند و قیل پژ با بای فارسی هم مؤلف
عرض کند که آنچه به بای فارسی می آید بالفتح بمعنی زمین پست و بلند است و کوه و کتل و بالضم
برف ریزها و دک به دال مهمله و کاف عربی بمعنی کوه و زمین سخت می آید خیال ما این است که
این اسم جامد فارسی قدیم است و آنچه به بای فارسی می آید مبدل این یا این مبدل آن چنانکه
تب و تپ و اسپ و اسب۔ اختلاف محققین در اعراب معنی اول تصرف محاورهٔ زبان
است و غلبه بر ضم اول واضح باد که بمعنی دوم عجمی نیست که مبدل بز باشد که بمعنی لبستش گذشت
چنانکه بزکم و پژکم مقدس از بز عربی که صراحتش همدر انجا کرده ایم و آنچه در معنی دک و پژ
به بای و زای فارسی) و بز (به بای عربی) اختلاف است کم التفاتی صاحب مؤید در تعریف
و ذکر معنی دوم غیر از مؤید دیگر کسی از محققین نکرد و بدون سند استعمال تسلیمش نه کنیم (اردو) (۱)
برف کے ٹکڑے۔ برف مؤنث (۲) دیکھو بز کے بیسویں معنے۔ اور دیکھو دک۔

پژپژ | بقول سروری بضم هر دو با همان (پیچ پیچ) بمعنی دوش (حکیم سنائی ۵) نشود دل
بحرف قرآن پژ نشود بر به پژ پژی قربه پاو الحواله فرهنگ گوید که با بای فارسی۔ به هر دو معنی
(پیچ پیچ) مؤلف عرض کند که حقیقت ماخذ این همدر انجا بیان کرده ایم و بجز این نیست
که این مبدل آنست۔ چنانکه آزند و آژند (اردو) دیکھو پیچ پیچ کے دوسرے معنے۔

بژکم | بقول برہان وناصری وجامع وسراج بفتح اوّل وکاف وسکون ثانی ومیم بمعنی بازداشتن
ومنع **مؤلف** عرض کند کہ این مبدّل برکم بمعنی سوم اوست کہ بہ رای مہملہ عوض زای
عجمی گذشت وما ہمہ اینجا اشارۂ این کردہ ایم (اردو) دیکھو برکم کے تیسرے معنے۔

بژکول | بقول سروری بذیل بشکول بمعنی قوی ہیکل ورنج کش وجلد وحریص درکار
وفرماید کہ تبدیل است صاحبان برہان وجامع وناصری وسراج ہم ذکر این گویند کہ بکسر
اوّل ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ بژ بمعنی حقیقی اوست کہ بر معنی پنجمش گذشت وگول بکاف
فارسی بمعنی ابلہ ونادان ومکر وفریب وغیرہ می آید پس معنی لفظی این بژ ابلہ ونادان وکنایہ
ازکسی کہ بالا مذکور شد کاف فارسی بدل شدہ بہ عربی چنانکہ گند وکند آنچہ بکسر می آید تصرّف
زبان ومحاورۂ مقامی کہ بنا واقفیت از ماخذ باشد ودیگر ہیچ۔ وآنچہ بہ شین معجمہ عوض زای
فارسی می آید ہم مبدّل کہ زای فارسی بہ شین معجمہ تبدیل می یابد چنانکہ باژگونہ وباشگونہ
(اردو) قوی ہیکل۔ رنج کش جلد باز حریص شخص۔

بژم | بقول سروری بحوالہ جہانگیری بہ زای فارسی بوزن چشم شبنم را گویند صاحب
رشیدی ہم ذکر این کردہ گوید کہ بخار یا بداو است کہ روی زمین را پوشد وفرماید کہ صحیح نژم
است بکسر نون وزای تازی نیز گویند کہ بہ ہمین معنی بشناک ہم می آید صاحب جہانگیری ہم نژم
صاحبان برہان وجامع ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی گوید
کہ این محض خبط وخطاست چہ بژم بہ بای وزای فارسی بمعنی شبنم زبدہ است کہ چیزہا را
سفید می نماید ونشم بہ شین مبدّل آن ونژم بہ نون بخاریست کہ صباح روی زمین می پوشد

چنانکه قوسی و برهان تصحیح کرده اند پس رشیدی دو لفظ را یک پنداشته و از تخطیهٔ جهانگیری در خطای فاحش افتاده **مؤلف** عرض کند که بژ بمعنی برف ریزه بجایش گذشت فارسیان بزیادت میم تخصیص در آخرش چنانکه یخم و دوم مخصوصش کردند برای شبنم و آنچه بدین معنی بشک می آید اصل آن بژک است و آن هم تصغیر بژ باشد به کاف آخر صراحت کاملش همدرانجا کنیم (اردو) شبنم - دیکھو اپشک -

بژمان | بقول سروری به زای فارسی بروزن قربان (۱) غبطه باشد بعربی و آن صفتی است در آدمی که چون چیزی نزد کسی بیند آرزو کند که مثل آن چیز او را باشد بی آنکه آنکس ازو محروم شود و این محمود است برخلاف حسد که برعکس این است یعنی خواهد آنکس ازو محروم باشد و او را باشد و این مذموم است و بحواله ادات گوید که بهای فارسی آمده (استاد بهرامی ۵) برچنین زلف تست شب را غیرت ٭ بر تابش روی تست مه را بژمان ٭ صاحب برهان گوید که بروزن افغان (۲) غمگین و غمخور و افسرده و فرماید که بضم اوّل هم آمده صاحب ناصری باتّفاق برهان گوید که ظنّ مؤلف است که تبدیل پشیمان باشد شین به زای پارسی بدل شده چه پژمان و پژمند و پژمرده و پژمریده هر چهار لغت بالکسر و قیل بالفتح بمعنی افسرده و بی رونق و بی قدر آمده (سیف ع) پژمان تر از چراغ بروز نه مان زبان گو یدکه بضم هم گفته اند صاحب جامع بر غمناک و افسرده قانع خان آرزو در سراج نذکر قول برهان می فرماید که صحیح بدین معنی به بای فارسی است **مؤلف** عرض کند که (بزمان به زای هوّز) هم گذشت و حقیقت ماخذ این همدرانجا ذکر کرده ایم و (پژمان) را که به با و زای

فارسی می آید اصل قرار داده ایم و درینجا همین قدر کافی دانیم که این مبدّل آنست به تبدیل
بای فارسی بعربی چنانکه تپ و تب و بحث کامل ماخذ همدر اینجا کنیم۔ نسبت معنی این عرض
می شود که از اسناد پیش شده معنی پژمرده و پژمردگی هردو پیدا می شود و خیال غالب آنست
که معنی پژمرده حقیقی است و معنی پژمردگی مجاز آن و معنی بیان کردۂ سروری از اسناد پیدا
نیست و محقّقین اہل زبان یعنی ناصری و جامع هم با سروری اتّفاق ندارند و ما برغلبۂ قول
هردو در معنی غبطه تامّل کنیم انچه صاحب ناصری این را از پشیمان خیال می کند ما برعکس آن
می گوئیم که پشیمان از پژمان تعلّق دارد چنانکه پشم مبدّل پژم است و ما حقیقت حال را
بر پژمان عرض کنیم که چیست و درینجا همین قدر اشاره کافی است که این اسم حال است
و با (پژمردن) که می آید تعلّق دارد (اردو) (۱) رشک بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مذکّر
کسی کی نعمت پر اس کے زوال کے بغیر رشک کرنا دیکھو (ارشک) (۲) دیکھو پژمان۔

پژمژه | بقول جهانگیری و برہان و جامع با اوّل مضموم بثانی زده و میم مفتوح و زای
عجمی جانوریست شبیه بچلپاسه لیکن از چلپاسه بزرگتر و توجّه به نیّر اعظم دارد و آنرا آفتاب
پرست نیز گویند و بتازی حربا۔ صاحب ناصری فرماید که همان بزمزه **مؤلّف** عرض
کند که سندی که برای این از شیخ سودان پیش شده همان است که بر (بزمژه) مذکور که به زای
هوّز و دوم و زای فارسی چهارم گذشت و ای بر محقّقینے که یک سند را بادو لغت به تبدیل حروف
پیش می کنند و ما صراحت کامل همدر اینجا و نیز بر (آفتاب پرست) و همدر اینجا اشارۂ این
کرده ایم که این اصل است و آن مبدّل این جز این نیست که این اسم جامد فارسی قدیم

است دلیس (اردو) دیکھو آفتاب پرست۔

بژن | بقول سروری بحوالۂ تحفہ بہ زای فارسی بوزن رسن گل سیاہ تہ حوض باشد کہ آنرا لوٹسے نیز گویند صاحب جہانگیری فرماید کہ این را لژن و لجن ہم خوانند صاحب رشیدی گوید کہ ظاہراً صحیح لژن است بلام صاحب ناصری گوید کہ این مبدل لژن است ۔ صاحبان برہان و جامع ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج بحوالۂ قوسی می فرماید کہ صحیح لژن است بلام و کسر زای فارسی و لجن و لشن مبدل آن **مؤلف** عرض کند کہ بیچارہ از حقیقت واقف نیست نمی داند کہ اصل ہمہ لشن است بہ لام و شین معجمہ و نون کہ اسم جامد فارسی زبان است بمعنی چیزی نرم و لغزیدہ و بی خشونت و بی نقش و سادہ و ہموار (کذا فی البرہان) پس چنین نباشد کہ فارسیان بقاعدۂ تبدیل شین معجمہ را بہ زای فارسی بدل کردہ (چنانکہ باشگونہ و باژگونہ) اسم جامد قرار دادند برای گل سیاہ تہ حوض و لای کہ آن ہم نرم و لغزیدہ می باشد و لام بموحدہ بدل شدہ بژن شد و ہمین است سند این تبدیل و زای فارسی بہ جیم تبدیل یافتہ لجن شد چنانکہ کژک و کجک (اردو) تہ حوض کی جمی ہوئی کالی مٹی مؤنث

بژند | بقول برہان بروزن سمند (۱) گیاہی است خوشبو و فرماید کہ بقول بعض (۲) ہمان برغست کہ خود روست شبیہ باسفناج کہ در غلہ زارہا کنارہای جوی آب می روید و در آشہا کنند صاحب ناصری بذکر معنی بالا گوید کہ (۳) بعضی بمعنی چوب بقم دانستہ اند کہ آنرا بپزند و سرخ رنگ کنند و فرماید کہ بہ زای عجمی اشتہ از عربی است (فردوسی طوسی ؎) کہ کرپاس باشد بسان پرند بنیرنگ گلنار پاشیدہ بژند ز نہم اوگوید کہ (۴) بمعنی حنظل نیز گفتہ اند (فخری ؎) بوی خلقت

بهر کجا که گذشت بژ نیشکر آورد بجای بژند بژ صاحب جامع بر معنی اوّل و دوم قانع - صاحب
مؤیّد بر ذکر معنی اوّل قناعت کرده می فرماید که به زای هوّز هم آمده - خان آرزو در سراج بذکر
معنی اوّل و دوم فرماید که بعضی به بای فارسی گفته اند **مؤلف** عرض کند که به زای هوّز
لغتی نگذشت و محقّقین ازان ساکت و به بای فارسی می آید و برغست بجایش گذشت و صاحب
محیط بذیل آن اشارهٔ این کرده پس بمعنی اسم جامد فارسی قدیم دانیم وهم او ذکر بقم کرده
که معرّب بکم است و ما حقیقتش بر دارن بیسر بیان کرده ایم و بر بقم هیچ اشاره بژند نکرد و نسبت
معنی سوم بیان کردهٔ ناصری عرض می شود که فارسیان این را بکم و به کاف فارسی هم گفته اند
که می آید - صاحب محیط بر قنابری می فرماید که برغست است که فارسیان آنرا بژند هم گویند
وهم او ذکر (بژند) نکرد و بر حنظل گوید که بفارسی کبست و کبستو وهندوانهٔ تلخ و خربزهٔ تلخ
وبهندی اندراین نامند و ما ذکر این بر (انجیر بغدادی) کرده ایم و از ینکه نسبت آن خیال
بعض است که ورای حنظل است صراحت مزید کنیم که حنظل بقول محیط گرم در سوم و بقولی در
چهارم وخشک در دوم و فرماید که کندری غلط کرده که سرد دانسته و ثمرش که در سایه خشک کنند
وران قوّت مسهله بلغم وسوداست و منافع بسیار دارد (الخ) بالجمله معنی اوّل را اگر غیر از دوم دانیم
ترکش بر بیان تفوّق داشت که هیچ صراحت آن نکرده اند که چه چیز است و نظر بر معنی دوم
این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و بژند به زای عربی مبدّل آن چنانکه باز و باژ و نسبت
دیگر معانی هم این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) (۱) ایک خوشبو گھانس جس کی کامل
کیفیت معلوم نہ ہوسکی - مؤنث (۲) دیکھو برغست (۳) دیکھو اران پیٹھ (۴) دیکھو انجیر بغدادی -

بژندی | بقول سروری به زای فارسی و نون بمعنی تنگی معیشت و بیچارگی بود و فرماید که حرکتش متحقق نشد صاحب برهان گوید که بروزن لوندی بمعنی نامرادی و دردمندی و بیچارگی و تنگی معیشت صاحب ناصری بذکر قول برهان می فرماید که (نژندی) را که به نون اوّل است (بژندی) دانسته - صاحب جامع که از اهل زبان است متفق با برهان - خان آرزو در سراج گوید که تصحیف نژندی است که بنون به همین معنی می آید صاحبان انند و موارد هم اتفاق دارند با برهان **مؤلف** عرض کند که شک نیست که نژند به نون بکسر اوّل و فتح ثانی بمعنی اندوهگین و غمناک و فرومانده و افسرده و سرفرود افگنده وغیره می آید و بزیادت تحتانی مصدری در آخر نژندی را بمعنی مصدری توان گرفت ولیکن نمی توان قیاس کرد که این تصحیف است خصوصاً بلحاظ قول جامع که از اهل زبانست زیرا که موحّده به نون و بالعکس آن بدل می شود چنانکه بیرنگ و نیرنگ پس توان گفت که این اصل است و آن مبدّل این و جا دارد که بالعکس این هم خیال کنیم ولیکن قیاس صورت اوّل را می پسندد که ژند در فارسی زبان بمعنی پاره پاره و خرقه کهنه می آید اگر موحّده اوّل را بمعنی معیّت گیریم و یای آخر را مصدری - اندرین صورت معنی لفظی این بر سبیل مجاز موافق قیاس است و صورت ثانی هم نادرست نباشد ولیکن تبدیل را تصحیف گفتن خان آرزو را می زیبد (اردو) معیشت کی تنگی - نامرادی - مؤنث -

بژنگ | بقول برهان و جامع و هفت وانند بروزن فرنگ بمعنی کلید صاحب ناصری گوید که تصحیف است و اصل (مانگ) باشد **مؤلف** عرض کند که به زای هوّز و رای مهمله هم به همین معنی گذشت و ما صراحت ماخذ به (برنگ) کرده ایم که به رای مهمله مذکور شد و ما این را

اصل همه دانیم که اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) دیکھو برنگ ۔

بژوال بقول برہان وناصری وجامع بروزن احوال صدای را گویند که برگرد ماننده صدای کوه وگنبد وامثال آن خان آرزو در سراج گوید که این تصحیف است صحیح پرواک بیای فارسی وکاف تازی در آخر است وتعجب می کند بر صاحب برہان که (پرواک) را هم بهمین معنی آورده وگوید که این نیست مگر از کمال بی پروائی یا بی تنقیحی **مؤلف** عرض کند که الحق (بژوال) به بای وزای فارسی وکاف در آخر عوض لام بهمین معنی می آید وصاحب برہان هم ذکرش کرده ولیکن خان آرزو نمی داند که لغات متعدده مرادف یکدیگر است حالا عرض می شود نسبت ماخذ هر دو که بژ بالفتح بمعنی کوه می آید ووال لغت عرب است که بقول منتخب بمعنی پناه است و بقول انند شتافتن بسوی مکان وواک در فارسی زبان نام پرنده ایست کبود رنگ ومعربش واق پس قیاس اهل تحقیق متقاضی آنست که اهل زبان لغت را وضع کردند بترکیب لفظ بژ ولفظ وال ومعنی لفظی این کوه پناه وچیزی که بشتابد از کوه بسوی مکان وکنایه از آواز که در گنبد وبته کوه باز گردد واز سقف آن بسوی صدا کننده وواک مبدل وال که لام بدل شد به کاف چنانکه املاک واکماک پس متحقق شد که (بژوال) به بای فارسی ولام اصل است وپژواک مبدلش وبژوال هم مبدل اصل به تبدیل بای فارسی بموحده چنانکه اسپ واسب حالا عرض می شود که محققین اول الذکر که در آن دو از اهل زبانند چه خطا کردند که لغت زبان خود را بیان کردند که موافق قیاس وماخذ هم می باشد وصاحب برہان چه خطا کرد که در تحقیق خود هم آنها درست خیال کرد بس حقیقت جویان تصفیه این کنند که بی پروائی یا بی تنقیحی

خان آرزو سے ہند نژاد است یا برہان (اردو) گونج۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث
آواز کا دیر تک ہوا یا گنبد وغیرہ میں چکراتا رہنا۔ تصادم آواز۔ آواز کا ٹکرانا۔ آواز گنبد و
کوہ وغیرہ جو تصادم باد سے سرزد ہوتی ہے۔ صدا۔ بقول آصفیہ۔ اسم مؤنث۔ گنبد کی
آواز وہ آواز جو کنوئیں یا پہاڑ سے ٹکرا کے نکلے۔

پژوج | بقول سروری بحوالہ نسخہ میرزا الفتح با وضم زای فارسی بمعنی ابتدا کردن و بقول
برہان و جامع و سراج و ہفت بمعنی پیدا کردن و بہم رسانیدن صاحب ناصری بذکر قول برہان
گوید کہ ہانا پژو است و مصدر آن پژوہش یعنی پیدا کردن و جویا شدن و پژوہندہ یعنی
جوینده و طالب و دانش را دانش پژوه و ہمچنین حکمت پژوه و خرد پژوه و پژوہ بکسر مخفف پژوه
و بر این قیاس می آید صیغہا (انتہی) صاحب انند این را بہ جیم فارسی نوشتہ در تعریفش نقل
قول صاحب ناصری کند کہ بالا گذشت مؤلف عرض کند کہ محقق زباندان یعنی صاحب
ناصری تسامح می کند و از تحقیق قواعد زبان خود کار نمی گیرد پژوہش مصدری نیست اصلا
بلکہ حاصل بالمصدر است از مصدر پژوہیدن و ذکر پژوہنده و امثلہ اسم فاعل ہای ترکیبی
در ینجا ہیچ ضرورت [illegible] نماند۔ اکنون در ینجا تحقیق لفظ پژوج مقصود ماست کہ مبدل (پژوج)
بہ بای فارسی [illegible] چنانکہ اسپ و اسب و (پژوج) را صاحبان تحقیق ترک کردہ اند و این
مبدل پژوہ است کہ ہای ہوز بدل شد بہ جیم عربی چنانکہ ماہ و ماج و ناگاہ و ناگاج و پژوہ
اسم جامد [illegible] زبان [illegible] است بکسر اول و ضم ثانی بمعنی تفحص و تجسس (کذا فی البرہان) و
[illegible] است [illegible] اسم [illegible] (پژوہیدن) کہ ہمچو پیش می آید پس محقق شد کہ لغت زیر تعریف مبدل

پژوه است و معنیٔ مرادفش بتمامه و معانی بیان کرده محققین بالاتیجه پی غوری و تسامح و ناواقفی از حقیقت ماخذ دیگر ہیچ معاصرین عجم تحقیق مارا پسند کنند اختلاف اعراب تصرّف محاوره باشد که ماخذ این تقاضای کسر اوّل کند (اردو) تجسّس بقول آصفیه کھوج تحقیقات جستجو۔ مذکر۔

بژوک بقول مؤید بحواله دستور بالضّم بازای فارسی نارپستان و بحوالهٔ لسان الشعرا گوید که بمعنی پژول بالام و رباب بای فارسی بازای فارسی می آید۔ صاحب ہفت نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که اگر سند استعمال پیش می شد عرض می کردیم که مبدّل پژول است چنانکه اسپ و اسب والماک و الکماک و بدون سند استعمال تسلیمش نه کنیم که معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ازین ساکت (اردو) دیکھو بژول۔

بژول بقول جهانگیری بااوّل مضموم استخوان شتالنگ و آنرا بجول نیز خوانند صاحبان رشیدی و برهان و جامع و سراج این را مرادف بجول گویند که گذشت صاحب ناصری بجول به جیم فارسی را هم مرادف این داند۔ خان آرزو در سراج باتفاق جهانگیری گوید که عوام آنرا قاب گویند و بجول بجیم مبدّل این و فرماید که این لغت را به تبدیل بای تازی و فارسی باهم قائل باید شد اگرچه ہیچ یکی از ارباب فرهنگها نه نوشته و بحوالهٔ مؤید گوید که بمعنی پستان زنان و گلوله که طفلان بدان بازی کنند و بمعنی فندق نیز آورده و قوسی هم بحوالهٔ بعض نسخ بمعنی فندق و صفت پستان گفته چنانکه بژول پستان گویند و غالباً مراد از فندق پستان است و غالب که بمعنی فندق به بای پارسی باشد و بمعنی کعب ببای تازی والله اعلم (انتهٰی) **مؤلف** عرض کند

که بجول بجایش گذشت و بجل بدون واو هم و با صراحت ماخذ هم در انجا کرده ایم و این بدل
پژول است که به بای فارسی اوّل می آید و معانی متعدّده دارد ولیکن فارسیان درین
لغت بدله صرف یک معنی مذکور المصدر را گرفته اند و انچه بعض محققین بژول را بمعنی
ناریستان ـ مرادف این گرفته اند چنانکه اشارهٔ آن هم در انجا کرده ایم نسبت آن عرض نمودیم
که این معنی با دیگر معانی بیان کردهٔ خان آرزو در اصل لغت (پژول) می آید ولیکن محققین بالا درینجا
ترکش کرده اند و انچه صاحب مؤیّد ذکر این بمعانی متعدّده کرده چنانکه خان آرزو گوید با این
فارسی است نه عربی بالجمله این را بمعنی استخوان شتالنگ و مرادف بجول دانیم و بس

(اردو) دیکھو بجل ـ

بژولش | بقول رشیدی مرادف بشولش بالکسر بمعنی ژولش و شولش مرادف ژولیدن و
ژولیدگی و فرماید که موحّده اصل کلمه نیست لیکن چون بسیار مستعمل شده گویا از اصل کلمه
شده بنا برین درینجا مذکور ـ خان آرزو در سراج نقلش کرد و غلطی رشیدی را دور کرد که این را
مرادف بژولیدن نه نوشت زیرا که بژولیدن مصدر است و این حاصل بالمصدر آن
و درست است که مرادف ژولیدگی است ولیکن بای زائد را که در استعمال تسلیم کرده ما این
بدین توجیه تسلیم نکنیم که محققین زبان فارسی این را ترک کرده اند بلکه محققین مصادر فارسی
هم مصدر را (بژولیدن) را نه نوشته اند و بر (ژولیدن) قناعت کرده اند که اصل است
البته (بشولیدن) که می آید با وشیقهٔ آن بشولش را موافق قیاس دانیم با بای زائده (اردو)
دیکھو ژولیدگی جو حاصل بالمصدر ہے ـ مصدر ژولیدن کا ـ

بژهان بقول رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج بضمّ با و سکون ژا ـ غبطہ باشد یعنی خوبئے در دیگر بیند برای خود خواہد بی آنکہ از و زائل شود بخلاف حسد (بہرامی ۵) برہیچش زلف تست شب را غیرت ئ برتابش روی تست مہ را بژہان ئ صاحب جامع فرماید کہ این بہ بای فارسی ہم می آید صاحب موئید فرماید کہ بمعنی آرزو ست **مؤلف** عرض کند کہ صاحب سروری ہمین لغت را بہ میم عوض ہای ہوز آوردہ کہ بجایش مذکور شد و ہمین سند بہرامی را در انجا ذکر کردہ در مصرع دومش بجای بژہان ـ بژمان نقل کردہ حیف است از ین تحقیق لغات ـ خیال ما ہمین قدر ہست کہ در سروری تصرّف کاتب راہ یافت واو بژہان را بژمان نوشت و در نقل سند ہم تصرّف کرد و وجود لغت بژمان بہ میم آنرا در غلط انداخت بای حال در ینجا ہمین قدر کافی است کہ این مبدّل پژہان است کہ بہ بای فارسی بہ ہمین معنی می آید چنانکہ اسب و اسپ و این مرادف رشک است کہ بجای خودش می آید و فرق رشک و حسد ہمین است کہ بالا ذکر شد و آنچہ بعض محققین این را آرزو گفتہ اند تسامح شان است معلوم می شود کہ از بعض محققین زبان عرب ایشان در تسامح افتادہ اند کہ بر معنی غبطہ رشک را گذاشتہ بر آرزو قناعت کردہ اند و ما بر (ارشک) صراحت کافی کردہ ایم کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو ارشک ـ

بژہیر بقول انند بحوالۂ فرہنگ بالفتح و کسر زای فارسی بمعنی (۱) بازو و جناح و (۲) پر و (۳) پشم و (۴) صوف **مؤلف** عرض کند کہ ہمہ محققین زبان فارسی و معاصرین عجم ازین ساکت اگر سند استعمال این بدست آید اسم جامد فارسی قدیم و معنی دوم را حقیقی دانیم و دیگر ہمہ معانی مجاز آن (اردو) (۱) پکھ ـ مذکر ـ دیکھو بر شہی کے دوسرے معنے (۲) پتر

مذکر۔ دیکھو۔ بال کے دوسرے معنے (۳) ابشم۔ مذکر۔ دیکھو بشم (۴) صوف۔ مذکر۔ دیکھو بتات۔

بای موحدہ باسین مہملہ

بس بقول سروری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج بضمّ بار (۱) سیخی کہ کباب بران کشند و بلسک نیز گویند و بعربی سفود خوانند **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبانست وبس (اردو) سیخ۔ مؤنث۔ دیکھو باب زن۔

(۲) بس۔ بقول رشیدی و ناصری و جامع و فدائی و سراج بالفتح بمعنی کافی (حکیم سنائی ع) اوّل وآخر قرآن زچہ بآمد وسین ٭ یعنی اندر رہ دین رہبر تو قرآن بس ٭ صاحب ناصری گوید بسندہ و بسندہ بہمین معنی کافی است وصاحب برہان ہم بذیل این ذکر بسندہ کردہ۔ بہار گوید کہ دراصل بمعنی کفایت است وبمجاز کافی **مؤلف** عرض کند کہ بسندہ کہ بمعنی پسندہ وسزاوار وکافی ہم تمام می آید مرکب است ازہمین وصراحت کالش بجایش کنیم۔ صاحب منتخب گوید کہ در عربی زبان ہم بتشدید سین بہمین معنی آمدہ پس آن مفرّس باشد و دیگر صاحبان لغت ہم ذکر تعریب این کردہ اند مخفی مباد کہ ہمین کلمہ در ترکی زبان بقول صاحب کنز بمعنی لاشاک آمدہ مخفی مباد کہ بعض محققین کہ بس را بمعنی حسب نوشتہ اند مقصود شان ازہمین معنی است کہ حسب ہم در عربی زبان بمعنی کافی آمدہ۔ دیگر ہیچ (اردو) بس۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ کافی۔ بکتفی۔

(۳) بس۔ بقول رشیدی و برہان و ناصری و جامع و فدائی و سراج بالفتح بمعنی بسیار (عسجدی ع) بس کس کہ زدر دشت بگردید وکنون باز ٭ ناچار کند روی سوی قبلہ زردشت ٭ بہار گوید کہ بمعنی بمجاز است **مؤلف** عرض کند کہ بہ تحقیق ما بمعنی کثرت است وبسی وبسا

وبسیار وضع شد از ہمین چنانکہ می آید وازکنز اللغات می کشاید کہ بمعنی مبالغہ لغت ترکی است پس جز این نباشد کہ فارسیان استعمالش کردند ولغات مرکبہ بترکیب خود وضع کردند (اردو) بس بقول آصفیہ۔ فارسی۔ بہت۔ بکثرت۔

(۴) بس۔ بقول برہان وناصری وجامع وسراج بالضم مخفف بوس ہم کہ عرب قبلہ می گویند مؤلف عرض کند کہ نظر بر اعتبار قول صاحبان ناصری وجامع کہ از اہل زبانند بدون سند استعمال ہم این را تسلیم کنیم موافق قیاس ہم کہ واو حذف شد (اردو) بوسہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر۔ چومتی۔

(۵) بس۔ بالفتح بقول برہان وناصری وجامع ترجمۂ فقط مؤلف عرض کند کہ صاحب سوارالسبیل این را بدینمعنی معرب گفتہ۔ پس اسم جامد فارسی زبان ومجاز معنی دوم است (اردو) بس۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ فقط۔ صرف۔

(۶) بس۔ بقول برہان وجامع بالفتح امر بقطع کردن یعنی قطع کن صاحب ناصری گوید کہ این بمعنی خاموش است یعنی امر۔ خاموش شو (ف) چون با دل تو نیست وفا در یک پوست پر در پیش تو یکرنگ بود دشمن ودوست پر رو کہ شکایت تو ناگفتہ بہ است پر بس کہ حکایت تو نشنفتہ نکوست پر خان آرزو در سراج بحوالۂ قوسی گوید کہ بمعنی منع ونہی از قول یا فعل وفرماید کہ این اقرب بتحقیق است مؤلف عرض کند کہ قولش دور از تحقیق کہ منع ونہی اصلا نیست بلکہ این مخفف (بس کن) است یعنی کافی است مارا وزیادہ مگو۔ متعلق باشد بہ معنی دوم کہ گذشت حیف است کہ محققین اوّل الذکر این را امر قرار دادہ اند ونمی دانند

کہ بسیدن یا وسیدن مصدری نیست و (بس کردن) البتہ می آید ولیکن امر حاضرش (بس کن) است و ہمانا این مخفف آنست (اردو) بس۔ بقول آصفیہ۔ ٹھیر۔ دم لو۔ چپ۔ خاموش۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ (بس کرو) کا مخفف۔

(۷) بس۔ بقول صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی دوبارہ مؤلف عرض کند کہ مقام دم زدن نیست کہ معاصرین ہرچہ می خواہند استعمال می کنند و محققین ہرچہ می فہمند حوالۂ قلم می کنند و معاصرین ماکہ عجم زاد بودہ اند سکوت کنند بر قول صاحب روزنامہ و می فرمایند کہ در حل معنی سفرنامہ تسامحی راہ یافتہ باشد بخیال مؤلف جز این نیست کہ ہمان معنی ششم است کہ گذشت طرز تعریف صاحب روزنامہ حقیقت جویان را بغلط می اندازد مقصودش ہمین نباشد کہ معاصرین عجم (بس) را بمعنی بس کن استعمال کنند چنانکہ صراحتش بر معنی ششم کردہ ایم یعنی دوبارہ این کار را لکن محقق کم سواد مقصود لغت را نفہمید و بتعریف آن بر الفاظ (دوبارہ) قناعت کرد۔ معاصرین عجم خیال ما را قبول می کنند و می فرمایند کہ الحق ہمین است و بس (اردو) دوبارہ۔ بقول آصفیہ۔ دوسرے مرتبہ۔ دوسری دفعہ۔ باردیگر۔ مکرر۔ پھر۔

(۸) بس۔ خان آرزو در سراج گوید کہ چون کلمۂ (از) بران داخل شود معنی شرط بہم رساند در صورت جملۂ دیگر کہ حکم جزا دارد بعد از ان می باید و آن با کاف بیانیہ بود و گاہی نبود و گاہی چنانست کہ حکم تشبیہ بہم رساند و شرط و جزا نبود چنانکہ؎ ازبس دیوانگی سر بصحرا زدم؎ رلہ بر دارش بہار نقل ہمین عبارت کردہ مؤلف عرض کند کہ صراحت کامل (ازبس) و (ازبسکہ) بجایش گذشت نمی دانیم کہ محقق نازک خیال چرا این را بر کلمۂ بس قائم کردہ است اگر بیان مرکبات

را در مفردات جا نہیم موضوع لغت بربادمی رود (اردو) دیکھو ازبس ۔ ازبسکہ ۔

بس آمدن باکسی مصدر اصطلاحی بقول بہار (۱) حریف شدن در زور و قوت باکسی صاحب بحر ہمزبانش وصاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید کہ (۲) عہدہ براشدن (امیر خسرو ط) زدست جور نمی خواہمت کہ ببینم روی ٭ ولیک بادل خود کام بس نمی آیم ٭ (صائب ط) آرزو خار و خسی نیست کہ آخر گردد ٭ ورنہ باشعلہ خوی تو کہ بس می آید ٭ **مؤلف** عرض کند کہ من وجہ معنی اول متعلق بمعنی سوم بسّ بتبدیل مجاز است ومعنی دوم متعلق بمعنی دوش ومعنی حقیقی این (۳) (اکتفا کردن وباز آمدن) (اردو) (۱) زور وقوت میں کسی کے ساتھ مقابل ہونا (۲) عہدہ برا ہونا دیکھو (بر آمدن از عہدہ) (۳) اکتفا کرنا ۔ دیکھو اکتفا کردن ۔

بس آمدن بر کسی مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار مرادف (بس آمدن باکسی) بمعنی اوّلش (امیر خسرو ط) خراب گشتم وبر خویش بس نمی آیم ٭ کہ ہیچ باچو توئے ہمنفس نمی آیم ٭ **مؤلف** عرض کند کہ از سند بالا معنی سوم مصدر گذشتہ پیدا است کہ حقیقی است یعنی اکتفا کردن وباز آمدن ۔ مقصود شاعر ہمین قدر است کہ اگرچہ خراب گشتم ولیکن اکتفا بر خرابی خود نمی کنم وجا دارد کہ ولیکن بر خود غالب نمی آیم) گیریم مگر معنیاول اوّل بہتر از آخر است ۔ فتامّل (اردو) دیکھو (بس آمدن باکسی) کے پہلے اور تیسرے معنے ۔

بسا بقول سروری وبرہان وناصری وجامع (۱) ای بس و (۲) نام شہریست از فارس کہ آنرا فسا ہم گویند صاحب فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بود می فرماید کہ چہ بسا ر و بسیار بسیار ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی بسیاری و فرماید کہ غالباً ماخوذ است از بسّ **مؤلف** عرض کند کہ تحقیق ہمین است کہ مرکب شد با بسّ بمعنی سوش وتحتانی با او ولیسی کہ می آید در فارسی

[illegible] در اردو مرادف (بسیا) [illegible]

اندرینصورت ... حدن نسبی که تحتانی بدل شد

به الف چنانکه تازیانه و تازآنه - صاحب ناصری

این را از قبیل خوشا گوید اندرینصورت الف

مبالغه باشد که ذکرش بر (الف مبالغه) گذشت

اندرینصورت قول فدائی تائید خیالش می کند

چنانکه (ع مثل) ای بسا آرزو که خاک شده ذ

مؤلف عرض کند که ما هم ازین اختلاف

نداریم بانی حال این همه اعتبارات است

و بس ماخذ اوّل باشد یا دوم ولیکن مرکب است

از لفظ بس و نسبت معنی دوم عرض می شود که

جا دارد که از کثرت آبادی بدین نام موسوم شده

باشد یا دیگر معانی لفظ بس را در وجه تسمیه این

دخلی باشد والله اعلم (اردو) (۱) بہت

سے بہت زیادہ (۲) فارس کے ایک شہر کا

نام بسا ہے - ذکر -

بسا آسیا کو بغرّد ویوان بود مثل -

چو بیند مزدور دیوان بود صاحب

محبوب الامثال ذکر این کرده از معنی و محل استعمال

ساکت **مؤلف** عرض کند که این مرادف

دبس - قامت خوش که زیر چادر باشد (چون

بازکنی مادر ما در باشد) که می آید - مقصود آنست

که اعتبار بر صورت ظاهری نباید کرد و از حقیقت

حال واقف شدن ضرور است فارسیان این مثل

را در محلے استعمال کنند که مقصود از نصیحت بالا باشد

یعنی بر آواز بلند آسیا نباید که خوف کنند زیرا که چون

حقیقت را دریابند ظاهر می شود که آله ایست و

بس که خود ما - در دیوانش قائم کرده ایم و همچنین

بر قامتی که زیر چادر خوش می نماید اعتبار نباید

کرد ممکن است که داخل چادر جدّه فاسده خود

تو باشد حاصل اینست که بر ظاهر صورت اعتماد

نکنیم و از حقیقت هر کار واقف شده کار کنیم بعض

شارحین سکندرنامه در معنی این شعر کارها کرده اند

و ما هرچه فهمیده ایم حواله قلم کرده ایم (اردو)

دکن میں کہتے ہیں" او پر چادر اندر مادر" ظاہر پہ سنجاب اندر کو پاسے"

بسابس | اصطلاح - بقول شمس لغت فارسی است بالفتح بمعنی (۱) سخن ہای باطل و (۲) جاہای خالی صاحب انند این را لغت عرب گوید بفتح اول وکسر ثانی بمعنی (۳) زمین بی آب وگیاہ و این جمع بسبس صاحب منتخب فرماید کہ بسبس بفتح ہر دو با در عربی بیابان خشک را گویند و بسابس جمع آن و ذکر معنی اول ہم کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بس بمعنی فقط بجایش گذشت - اگر سند استعمال پیش شود قیاس توان کرد کہ فارسیان الف عطف درمیان (بس بس) آوردہ بسابس کردہ باشند از قبیل پیاپی معنی حقیقی این فقط و فقط - صرف وفقط مبالغہ ایست و بس و معنی اول و دوم موافق قیاس است بر سبیل کنایہ و از ہیچ عربان ایں را معرب کردہ بمعنی فقط استعمالش کردہ اند عجبی نیست کہ تکرار این را کنایہ از بیابان خشک گرفتہ باشند کہ متعلق بمعنی سوم است و بسابس بقاعدۂ شان جمع آن واللہ اعلم بحقیقتہ الحال (اردو) (۱) بیہودہ باتیں - مؤنث (۲) خالی جگہ - مؤنث (۳) وہ زمین جس میں گھاس بھی نہ ہو اور پانی بھی - مؤنث -

(الف) **بساحل برون** | استعمال

(ب) **بساحل رسیدن** | الف بمعنی رساندن بساحل و (ب) لازمش ولیکن فارسیان ہر دو را کنایۃً بمعنی بمقصد رساندن و رسیدن ہم گیرند و معاصرین عجم برزبان رانند و موافق قیاس است (صائب ؎)

حقیقت اول ناتوانا نرا بمنزل می برد کو خار و خس

سا دو دو تر دریا بساحل می برد کو (ولہ ؎)

ز چاہ موجہ بساحل نمی رسد صائب کو سبکر و پکہ

بسر منزل رضا نرسد کو (ولہ ؎) زبحر اگر چہ

(۱۷۳۹)

بساحل رسیده ام صائب بؤ همان ملاحظه از موجهٔ خطر دارم ﴿ اردو ﴾ الف کنارے پر پہنچانا۔ ساحل پر پہنچانا (ب) کنارے پر پہنچنا۔ ساحل پر پہنچنا۔

بسار بقول خان آرزو در سراج بکسر و در آخر رای مهمله بمعنی دست سودن که بتازیش لمس گویند **مؤلف** عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم برزبان ندارند و مصدر (بساردن) که می آید بمعنی شیار کردن زمین است و صورت لغت مصدری رانمی ماند پس چطور بمعنی دست سودن را تسلیم کنیم و می پرسیم از محقق هندنژاد که اگر مقصود تو از لمس بود که حاصل بالمصدر است چرا بر لمس قناعت نکردی و چرا (دست سودن) را در معنی این نوشتی۔ بای حال ما این را تسلیم نه کنیم و غلط دانیم در فارسی زبان وانچه در عربی بقول انند بالکسر جمع (بسر بمعنی نو تازه از هر چیزی و آب تازه یا آب باران تازه باریده) است از موضوع ما خارج مخفی مباد که بشاره بشین معجمه بمعنی لمس می آید و خان آرزو هم ذکرش کرده و حواله این هم در انجامی دهد اگر سند استعمال این پیش شود این را مبدل آن توان گرفت بمعنی لمس چنانکه کشتی و کستی ﴿ اردو ﴾ لمس۔ مذکر۔ دیکھو بسپوران۔

(الف) **بساردن** الف۔ بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ (ب) **بسارده** بالفتح و بالکسر بمعنی شیار کردن زمین و (ب) بقول بالفتح زمینی که بجهت کاشتن چیزی آب داده باشند صاحبان سروری و برهان و ناصری و جامع و سراج ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که اگرچه محققین مصادر فارسی زبان غیر از انند و فرهنگ فرنگ ذکر الف نکرده اند ولیکن وجود (ب) که اسم مفعول آنست تصدیق (الف) می کند و مرکب باشد از بسار و علامت مصدر (دن)

با موحّدہ در بسار زائد و سار بقول برہان بمعنی جا و محل عموماً و جای افشردن انگور خصوصاً گویند پس از معنی خاص فارسیان جای افشردن ہر قسم غلّہ و محل و مقام زراعت را بسبیل مجاز ارادہ کردند	و ازان مصدری وضع کردند کہ بمعنی حقیقی درست کردن جای افشردن غلّہ و شیار کردن است (اردو) (الف) کاشت کی زمین کا درست کرنا (ب) وہ زمین جو بغرض کاشت درست کی گئی ہے ۔ مؤنث ۔

بسارہ بقول سروری بحوالہ تحفہ بہ سین و رای مہملتین بوزن کنارہ (۱) صفّہ باشد صاحب جہانگیری صراحت کند کہ بااوّل مکسور است بمعنی (۲) بام صفّہ و بقول بعض صفّہ و صاحب رشیدی متّفق با او و بقول برہان و ناصری بالفتح و بالکسر ایوان و صفّہ صاحب جامع بر صفّہ و ایوان قانع ۔ خان آرزو ہم در سراج ذکر این ہر دو معنی بالا کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ایوان و بام بجای خودش گذشت و صفّہ بقول منتخب لغت عرب است بالضم و تشدید فا بمعنی ایوان خانہ و فرق ایوان و بام از تعریفاتش ظاہر است کہ گذشت بای حال این را ہر دو معنی بالا اسم جامد فارسی زبان دانیم و عجبی نیست کہ فارسیان لغت عرب بسر را کہ تعریفش بذیل بسار گذشت بزیادت الف و ہای نسبت در آخر مفرّس کردہ باشند برای این دو معانی واللہ اعلم معاصرین عجم این را بر زبان ندارند و بام و ایوان را استعمال کنند (اردو) (۱) دیکھو ایوان (۲) دیکھو بام ۔

بساز آمدن مصدر اصطلاحی ۔ بساز داری آمدن است یعنی بخوبی و خوش اسلوبی و خوش وضعی و باساز و سامان آمدن (صائب ؎) در	بغل شیشہ و در دست قدح در بر چنگ ٭ چشم بد دور کہ یار بساز آمدہ ٭ (اردو) ساز و سامان کے ساتھ آنا ۔ خوبی اور خوش اسلوبی کے ساتھ آنا ۔

(۱۳۶۴)

(۵۷۶)

بساز ماندن	مصدر اصطلاحی ۔ بہ ساز و سامان و بحالت درست ماندن است (ظہوری ۵) اگر ز غمکدۂ ماخبر داین شیون ؏ چنین	بساز ماندطرب سرای کسی ؏ (اردو) اچھی حالت میں رہنا ۔ ساز و سامان کے ساتھ رہنا ۔

بساط بقول وارستہ (۱) معروف (۲) نطعی کہ جوہری جواہر را بران ریختہ در نظر مشتری عرض دہد یا برشتہ کشد (ظہوری ۵) زین نشار خرد طرح نشاط افگند است ؏ جا برا اثر ش در انبساط افگند است ؏ گر دید دل از ادویہ اش کیسہ نفع ؏ سینہ ز جواہرش بساط افگند است بہار نسبت معنی اوّل گوید کہ فرش و گستردنی چون بساط قمار و بساط شطرنج و متاع خانہ و اثاث البیت درخت و قماش و سرمایہ و دستگاہ و (تہ بساط) از مایہ اندکی باقی ماندہ (نظامی ۵) فراخ افگند بارگہ بر بساط ؏ باندازہ خندد چو یابد نشاط ؏ و فرماید کہ (۳) از بساط آن سفرہ چرمین ہم ارادہ میتوان کرد کہ در وقت طعام کشیدن می گسترند و ذکر معنی دوم ہم کند و فرماید کہ بہر تقدیر با لفظ آراستن و افشاندن و افگندن و انداختن و برچیدن و برہم پیچیدن و بہم پیچیدن و بریک دیگر زدن و چیدن و در نوردیدن و ریختن و طی شدن و طی کردن و کشادن و کشیدن و گستردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است و بقول منتخب بالفتح زمین فراخ و ہموار و بالکسر گسترونی و حصیر و قالین و بستر۔ فارسیان استعمال این بقاعدۂ خود بترکیب لغات فارسی می کنند کہ در ملحقات می آید و انحصار مصادر بالا و تخصیص با معانی بالا ضرورت ندارد (صائب ۵) نہ زر و سیم نہ لعل و نہ گہر خواند ماند ؏ در بساط تو ہمین گرد سفر خواہد ماند ؏ (اردو) بساط ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر۔ بستر۔ فرش ۔ بچھونا ۔

(الف) **بساط آرا** استعمال - (الف) بتول
(ب) **بساط آراستن** بحر صاحب صدر -
(ج) **بساط آرائی** صاحب آصفی ذکر
(ب) کردہ از معنی ساکت و (ج) را مرادف
(الف) گوید و بہار بر ذکر (ج) قانع (نظامی
ہ) بساطی چہ باید بر آراستن ٭ کز و ناگزیر است
برخاستن ٭ **مؤلف** عرض کند کہ (ب) کنا
یہ باشد از نشستن بر فرش مسند و (الف) اسم فاعل
ترکیبی است یعنی کسی کہ بر فرش مسند نشیند و
(ج) بزیادت تحتانی در آخر - ہمان چنانکہ
پا و پای - مخفی مباد کہ سند نظامی برای (بساط
بر آراستن) است کہ می آید - عیبی ندارد کہ
کلمۂ بر دران زائد است (اردو) الف -
مسند نشین (ب) مسند پر بیٹھنا (ج) مسند نشین -

(۳۴۳۶) **بساط آسیا** استعمال - مرکّب اضافی باضافت
تشبیہی فارسیان آسیا را بہ بساط تشبیہ دادہ اند
کہ بساط آسیا آسیا باشد دگر ہیچ (صائب ہ)
یک دل آسودہ نتوان یافت در زیر فلک ٭ در
بساط آسیا یکدانۂ نشکستہ نیست (اردو) بساط
آسیا بترکیب فارسی آسیا کو کہہ سکتے ہیں - مذکّر -

(۳۴۳۷) **بساط آفرینش** استعمال - مرکّب اضافی
باضافت تشبیہی - فارسیان آفرینش را بہ بساط
تشبیہ دادہ اند کہ بساط آفرینش آفرینش باشد
دیگر ہیچ (صائب ہ) گوہر شہوار عبرت گر نمی
آید بدست ٭ از بساط آفرینش من چہ بر بستہ ام
(اردو) بساط آفرینش بترکیب فارسی -
آفرینش کو کہہ سکتے ہیں - مذکّر -

(۳۴۳۸) **بساط آئینہ فام** استعمال - مرکّب توصیفی
فارسیان آئینہ فام را بہ صفت بساط آوردہ اند
و بساط استعارہ از لوح و این کنایہ باشد از آسمان
(انوری ہ) بی قلم بر بساط آئینہ فام ٭ صورت
آفتاب بنگارد (اردو) دنیا مؤنث -

بساط افشاندن مصدر اصطلاحی -
صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت -

مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد از گستردن بساط وازسند او (بساط فشاندن) پیدا است پیغمبی مدار د کہ فشاندن مخفف افشاندن است (طالب آملی ؎) فشاندی بر رقم پیرایہ حسن ٭ بساط حسن بر خرمن فشاندی ٭ (اردو) فرش کرنا۔ بقول آصفیہ۔ بستر بچھانا۔ بچھونا کرنا۔

(۱) **بساط افگن** اصطلاح۔ (۱) بقول
(۲) **بساط افگندن** بہار و بحر فرّاش را گویند (میر خسرو ؎) فرش کشادند بساط افگنان ٭ پیش ستادند سماطین زنان ٭ صاحب آصفی ذکر (۲) کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فرش کردن باشد و (۱) اسم فاعل ترکیبی است (ظہوری ؎) بہ گزارش افگندہ عشرت بساط ٭ گنجیدہ در پوست گل از نشاط ٭ (اردو) (۱) فرّاش۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ فرش بچھانے والا۔ جھاڑو۔ بہار و دینے والا۔ وہ شخص جس کے سپرد فرش و فروش کی خدمت ہو (۲) فرش بچھانا۔

بساط انداختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ سامان فروخت را در بازار یا پیش نہادن بر فرش (ثنائی مشہدی ؎) طبع جادو فہم بساط سخن ٭ باز بر طرز دیگر انداز د ٭ (ظہوری ؎) تا ہوس ہر سونیند از د بساط خیرگی ٭ عشق دکاندار بازار حیا را گرم کرد ٭ (اردو) بازار میں سر راہ دوکان لگا کر بیٹھنا۔ صاحب آصفیہ نے بساطی پر لکھا ہے۔ بازار میں سر راہ دوکان لگا کر بیٹھنے والا۔ خردہ فروش۔ لیکن فارسی ہیں (دوکان لگانا) کے معنے عام ہیں۔

بساط بارگاہ اصطلاح۔ خیمہ بارگاہ شاہ است و این استعارہ باشد کہ فارسیان بساط را بمعنی خیمہ بر سبیل مجاز استعمال کردند (انوری ؎) بر بساط بارگاہست جای ہیچ است آفتاب ٭ چرخ گفتش خویشتن را چند بر جائی بری ٭

(اردو) شاہی خیمہ۔ مذکر۔

(۴۳۸۴) **بساط بحر** اصطلاح۔ مرکب اضافی است (۱) فارسیان بحر را بہ بساط تشبیہ داوند و بساط بحر بحر باشد و (۲) کنایہ از (قبضۂ بحر) کہ بساط را استعارۃً بمعنی قبضہ وحیطۂ اقتدار و وسعت استعمال کردہ اند (صائب ؎) نیست صائب در بساط بحر بااین دستگاہ ٭ آنقدر گوہر کہ دارد دیدۂ ما در صدف ٭ (اردو) (۱) سمندر کو بہ ترکیب فارسی بساط بحر کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔ (۲) سمندر کا قبضہ مذکر۔ سمندر کا حیطۂ اقتدار مذکر۔ سمندر کی وسعت۔ مؤنث۔

(۴۳۸۵) **بساط بر آراستن** مصدر اصطلاحی۔ مزید علیہ ہمان (بساط آراستن) است کہ گذشت بزیادت کلمۂ بر بر مصدر آراستن و سند این ہم ہمدرانجا مذکور (اردو) دیکھو بساط آراستن۔

بساط برچیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف عرض کند کہ برداشتن و طی کردن بساط باشد ہمان است کہ بر (برچیدن بساط) گذشت۔ (دانش مشہدی ؎) بذوق آشتی از دوستان رنجیدنی دارد ٭ بساط دوست داری چیدن و برچیدنی دارد ٭ اسنادِ ما واضح تر ازین سند است (ظہوری ؎) گو ملال دائمی از سینۂ ام برچین بساط ٭ بہر دلہا انبساط جاودان آوردہ ام ٭ (ولہ ؎) کنجی بنشین بساط برچین ٭ ہر چیز جز او زدل بہ برچین ٭ (اردو) بساط لپیٹنا۔ دیکھو (برچیدن بساط)

(۴۳۸۶) **بساط برہم پیچیدن** مصدر اصطلاحی مرادف (بساط برچیدن) است سند این بر (بساط پیچیدن) می آید (اردو) دیکھو بساط پیچیدن۔

(۴۳۸۷) **بساط برہم چیدن** مصدر اصطلاحی۔ مرادف (بساط برچیدن) است کہ گذشت (ظہوری ؎) تا بساط آرزوی وصل برہم چیدہ ام ٭ آن سروسامان ندارد بی سروسامان توئی ٭

(اردو) دیکھو (بساط برچیدن)

بساط برکید گر زدن | مصدر اصطلاحی۔
تعریف این باشدش بر (بساط زدن) می آید
(اردو) دیکھو بساط زدن۔

بساط پیچیدن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آنندی ذکرا ہن کردہ از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ بمعنی نوردیدن بساط و مرادف
جہان (بساط برچیدن) است (صائب ؎)
مکن با خاکساران سرکشی در روزگار خط ٭ کہ می
پیچد بساط حسن را برہم غبار خط ٭ مخفی مبادکہ
سند صائب برای (بساط برہم پیچیدن) است
کہ گذشت محقق ہند نژاد از نزاکت کار گرفت
ولیکن این مصدر خلاف قیاس نیست معاصرین
عجم ہم زبان وارند (اردو) دیکھو (بساط برہم
پیچیدن و برچیدن۔

(۱) بساط جہان | استعمال۔ ہر دو مرکب اضافی
(۲) بساط چمن | است کہ از بساط جہان
جہان مراد است واز بساط چمن ۔ چمن ۔ این ہر دو
در تشبیہات بساط داخل (صائب ؎) صائب
چو در بساط جہان برگ عیش نیست ٭ در داغ
غوطہ زن کہ گلستان کند ترا ٭ (ولہ ؎) تقصیر
سادہ لوحی آئینہ دل است ٭ نقشی گر از بساط
جہان دلپذیر نیست ٭ (ولہ ؎) حسن برشتہ
کہ نگہ راکند کباب ٭ امروز در بساط چمن غیر لالہ
نیست ٭ (اردو) (۱) بساط جہان (۲) بساط
چمن ۔ فارسی ترکیب کے ساتھ جہان اور چمن کو کہہ سکتے ہیں

بساط چیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر عرض تجمل دادن و فرمایدکہ بساط برچیدن
برعکس آن است (صائب ؎) چون غنچہ این بساط
کہ برخوانش چیدہ ٭ تا میکشی نفس ہمہ را باد بردہ
است ٭ (نظیری نیشاپوری ؎) حریف ہیں
چہ براحت بساط می چینند ٭ ز زیر پای افلاک
غافل افتادہ است ٭ (ظہوری ؎) گریہ خونین
بساطی چیدہ در بازار شوق ٭ می چکد یاقوت تر

از پنجۂ مژگان ما ؎ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دوکان لگانا۔ دوکان سجانا۔

(الف) **بساط خاک** اصطلاح۔ بقول بحر و (ملحقات برہان) و مؤید و ہفت و انند زمین باشد صاحب شمس ....

(ب) **بساط خاکی** را بہ ہمین معنی آوردہ (صائب ؎) من آن لعل گران قدرم بساط خاک را صائب ؎ کہ بوسد دست خود ہر کس مرا از خاک برگیرد ؎ مؤلف عرض کند کہ (الف) مرکب اضافی است بہ اضافت تشبیہی (ب) مرکب توصیفی است و کنایہ از زمین ... خاک ہمان است (اردو) بساط خاک ... فارسی زمین کو کہہ سکتے ہیں۔ زمین دیکھو اردتا۔

بساط خانہ اصطلاح۔ بقول (خان آرزو در چراغ) و بقول بحر و انند بمعنی متاع خانہ (رضی دانش ؎) بساط خانہ چندان در رہ سیلاب اندازم ؎ باحسان می کنم از خود خجل غارتگر خود را ؎ مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است بمعنی فرش خانہ و بہ سبیل مجاز بمعنی متاع خانہ مستعمل شد دیگر ہیچ (اردو) متاع خانہ۔ گھر کا اسباب۔ مذکر۔

بساط خوبی استعمال۔ مرکب۔ اضافی باضافت تشبیہی بمعنی خوبی کہ فارسیان خوبی را بہ بساط تشبیہ دادہ اند (انوری ؎) ماہ را بر بساط خوبی تو ؎ عقل بر ہیچ گوشہ بنشاندہ نہ دید (اردو) بساط خوبی۔ فارسی ترکیب ہے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔

بساط داشتن استعمال۔ بمعنی حقیقی است یعنی بساط در قبضۂ خود داشتن۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (ابو البرکات بیہقی ؎) فی محل نہ مال وارم و نی فرش و نی بساط ؎ نی زر نہ زر دارم و نی رحل و نی عطن (اردو) بساط رکھنا (حقیقی معنوں میں) فرش رکھنا۔

بساط در نوردیدن استعمال۔ صاحب آصفی

بساط درنوشتن | ذکر این کرده از معنی ساکت
مؤلف عرض کند که در هر دو کلمه در زائد است
و بمعنی حقیقی نوردیدن فرش و بساط مستعمل (طالب
آملی ؎) بساط عیش یاران در نوردید ٭ طرب در
خانه ها بدشگون است ٭ (نظامی ؎) بر شکستند
هنوز این رباط ٭ در نوشتند هنوز این بساط ٭
(اردو) فرش اٹھا دینا۔

بساط دست بر یکدگر زدن | مصدر اصطلاحی
تعریف این باسندش بر (بساط زدن) می آید
(اردو) دیکھو بساط زدن۔

بساط روزگار | استعمال - مرکب اضافی
باضافت تشبیهی - که روزگار را باشد - فارسیان روزگار
را به بساط تشبیه داده اند (صائب ؎) زور
بازوی حوادث در بساط روزگار ٭ آنقدر باشد
که صرف پیچ و تاب من شود ٭ (اردو) بساط
روزگار فارسی ترکیب کے ساتھ کہہ سکتے ہیں نرد

بساط ریختن | مصدر اصطلاحی - مرادف
بساط چیدن باشد که گذشت صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت وسند (دانش
مشهدی) که او برای این مصدر مرکب پیش کرده
همان است که بر (بساط خانه) بالا گذشت مؤلف
عرض کند که درین سند (بساط خانه) بمعنی مال و
اسباب خانه باشد و ریختن بمعنی افگندن مقصود
ازین صراحت آنست که از سند بالا معنی (دکان
چیدن) پیدا نیست (اردو) دیکھو بساط بچھانا

بساط زدن | مصدر اصطلاحی - صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که از سند پیش کرده اش (۱) (بساط
بر یکدگر زدن) پیدا است که بجایش گذشت
و آن مرادف (بساط برچیدن) و نوردیدن
بساط است (زلالی خوانساری ؎) بساط
دست را بر یکدگر زد ٭ جگر را بر دم تیغ قدر زد ٭
و از همین سند (۲) (بساط دست بر یکدگر زدن)
هم پیدا می شود که بجایش ذکر کرده ایم و این

کنایہ باشد از (باز ماندن از تدبیر و دست بر روت نہادہ خاموش ماندن) (ار دو) (۱) دیکھو بساط برچیدن (۲) ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنا۔ بقول آصفیہ خالی اور بیکار رہنا (حالی ؎) کماتے تھے دولت جو دن رات بیٹھے ٭ وہ ہیں اب دھرے ہاتھ پر ہاتھ بیٹھے ٭

(۳۳۹۴) (۱) **بساط زلف** | استعمال۔ ہر چہار

(۳۳۹۵) (۲) **بساط زمانہ** | مرکب اضافی است

(۳۳۹۶) (۳) **بساط زمین** | کہ فارسیان باضافت

(۳۳۹۷) (۴) **بساط زندگانی** | تشبیہی استعمال این

کردہ اند واز (۱) زلف مراد است واز (۲) زمانہ واز (۳) زمین واز (۴) زندگانی۔ ہر چہار را بہ بساط تشبیہہ دادند (صائب ؎) خط عیان شد تا بساط زلف او برچیدہ شد ٭ فتنہا بیدار گردد چون علم خوابیدہ شد ٭ (انوری ؎) بکام بساط زمانہ را بسپر ٭ کہ پای ہمت تو چون فلک سیر است ٭ (ولہ ؎) روشنم شد کہ در بساط زمین ٭ نیک عہدی فرید خدای ٭ (صائب ؎) ہر کہ در مد نظر نازک میانی نیستش ٭ در بساط زندگانی نیم جانی نیستش ٭ (ار دو) فارسی ترکیب ہے (۱) زلف کو (بساط زلف) (۲) زمانے کو (بساط زمانہ) (۳) زمین کو (بساط زمین) (۴) زندگانی کو (بساط زندگانی) کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

بساط ساختن از رخسار | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و ملحقات برہان (۱) کنایہ از سر بسجدہ گذاشتن و (۲) بمراقبہ رفتن۔ صاحب ہفت ذکر (بساط سازی از رخسار) و صاحب مؤید (بساط سازی بسر از رخسار) بمعنی امر حاضرش کردہ اند و در نسخ قلمی مؤید لفظ (سر) از متن خارج است **مؤلف** عرض کند کہ غلطی کاتب مطبع نولکشور باشد و خلاف قیاس ہم۔ مخفی مباد کہ در سجدہ رخسار متصل می شود با فرش زمین گویا رخسار را فرش زمین قرار دادند

وہمچنین در مراقبہ چون میلان سر بسوی قلب می شود گویا فرش رخسار است از ہمین عادت این مصدر اصطلاحی قائم شد بہر دو معنی بالا۔ (اردو) (۱) سجدہ کرنا (۲) مراقبہ کرنا۔

بساط سپردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ سپردن بمعنی حوالہ کردن آمدہ پس معنی مجازی این گستردن بساط باشد (حسن نیشاپوری ؎) مقام عزل خوانی گرفتہ نوائح ؏ بساط عنادل سپردہ عناکب ؏ (اردو) فرش بچھانا۔

بساط سجدہ گستردن مصدر اصطلاحی کنایہ باشد از سجدہ کردن و سند این از طالب آملی بر (بساط گستردن) می آید موافق قیاس است (اردو) سجدہ کرنا۔

بساط سوختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی سوختن فرش و آتش زدن در بساط (صائب ؎) سوختت بساط ہستیم ریخت بنای طاقتم ؏ چند پر از نفس دہم آہ شکستہ پای را ؏ (اردو) فرش جلا دینا۔

بساط شطرنج اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی عرصۂ شطرنج **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است مراد از بساطی کہ برای بازی شطرنج درست کنند کہ در آن شصت و چار خانہ باشد یعنی از ہر جانب ہشت اغلب از از کاغذ سازند یا پارچہ یا چوب و امثال آن۔ مہرہ ہای شطرنج را برہمین بساط قائم می کنند و می بازند (انوری ؎) پیش شطرنجی تدبیر چہ بر نطع امور ؏ از پی نظم جہان کرد بساط شطرنج ؏ (اردو) بساط۔ بقول آصفیہ تذکیر شطرنج کا کپڑا۔ وہ چیز جس پر شطرنج کے مہرے رکھے جاتے ہیں۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ (بساط شطرنج) بترکیب فارسی کہہ سکتے ہیں۔

(۱) بساط عالم | استعمال - ہرسہ مرکب
(۲) بساط عشق | اضافی است باضافت
(۳) بساط عیش | تشبیہی کہ فارسیان عالم
وعشق وعیش را تشبیہ دادہ اند با بساط (صائب
ع) سیر چشمی در بساط عالم ایجاد نیست مارشتہ
را گوہر - گہر رابستہ اینجا می خورد ؎ (ظہوری ع)
از ہر دو تاخت کینہ نکردند گنج سوز ؎ تا بر بساط
عشق قماری نکردہ اند (ولہ ع) بساط خوردہ
عیش از بزرگان ؎ دماغ چیدن و برچیدہ نم
نیست ؎ (اردو) فارسی ترکیب سے عالم
کو (بساط عالم) اور عشق کو (بساط عشق)
اور عیش کو (بساط عیش) کہہ سکتے ہیں - مذکر -

بساط فلک | اصطلاح - بقول ضمیمہ
برہان وبحر وہفت ومؤید کنایہ از کرہ زمین
است **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی
است وموافق قیاس - مخفی مبادکہ انچہ
زمین را (بساط زمین) گویند باضافت تشبیہی
است کہ بساط زمین - زمین باشد و (بساط خاک)
کنایہ از زمین و در ینجا اضافت تشبیہی نیست بلکہ
فلک را کہ در اطراف زمین است مکانی قرار
دادہ زمین را بساط و فرش او قرار دادہ اند
واین کنایہ باشد (اردو) زمین - مؤنث -

بساط کردن | استعمال - بمعنی حقیقی فرش
کردن است (صائب ع) بر آستان تو نقش
مراد فرش شود ؎ بساط خود اگر از بوریا توانی
کرد ؎ (اردو) فرش کرنا -

(۱) بساط کشادن | مصادر اصطلاحی
(۲) بساط کشیدن | ہر دو بمعنی فرش
کردن است موافق قیاس - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت (طالب آملی ع)
لبم چون بساط شکایت کشاید ؎ توان در درِ
انا دادی کلام ؎ (خسرو ع) در رہ بساط
لعل ز خون جگر کشم ؎ کان نازنین چو سرو خرامان
رسیدنی است ؎ (ظہوری ع) بساط خویش

بصحرا اگر کشد در عشق ۶ هزار سینه فزون لاله زار
می باز دی مخفی مباد که کشادن بمعنی باز کردن
است و کشیدن بمعنی حرکت دادن و این هر دو
آئین فرش کردن است که بساط را برای گستردن
می کشانید و می کشند پس این کنایه باشد۔
(اردو) فرش بچھانا۔ فرش کرنا۔

(۱) بساط کمال استعمال۔ فارسیان
(۲) بساط گداز کمال و گداز را به بساط
تشبیه داده اند و هر دو مرکب اضافی است
به اضافت تشبیهی (انوری ۵) زمان و زمین
با بساط کمالت ۶ چو خورشید بالا و پنها گرفته ۶
(ظهوری ۵۳) غازی آنانکه در بساط گداز ۶
سینهٔ سمت در غزا ندهند ۶ (اردو) فارسی
ترکیب ہے (۱) بساط کمال۔ کمال کے لئے اور
(۲) بساط گداز۔ گداز کے لئے کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

بساط گستردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که بمعنی حقیقی فرش کردن است (طالب آملی
۵) بساط سجده از بیرون در بر خاک ره گستر
بس است ای جبهه بر تصدیع دادی آستانش
را ۶ مخفی مباد که ازین سند مصدر (بساط سجده
گستردن) بمعنی سجده کردن پیدا می شود و آنها
کنایه باشد که بجایش گذشت (اردو) فرش
بچھانا۔ فرش کرنا۔

بساط گل فروشان اصطلاح بقول
بهار و بحر و انند پارچه که گل فروشان در دکانها
بر سر تختهٔ چوبی گسترده و آب بران زده گلها را
بران می گذارند تا زه و پژمرده نشوند (میرزا
رضی دانش ۵) چنین صبح بهار باده نوشان ۶
کفل روی بساط گلفروشان ۶ مؤلف
عرض کند که مرکب اضافی است و اصلا تخصیص
پارچه نیست معاصرین عجم با ما اتفاق دارند که
همان تختهٔ گل فروشان است که گلها برای بیع
بران کشند و آن را از آب تر دارند (اردو)

گل فروشوں کے دوکان کا وہ تختہ جس پر پھول بغرض فروخت رکھتے ہیں۔ مذکر۔

بساط گیتی استعمال۔ مرکّب اضافی است باضافت تشبیہی۔ فارسیان گیتی را با بساط تشبیہ دادہ اند مرادف بساط جہان و بساط عالم کہ بجایش گذشت (انوری ے) انوری بر بساط گیتی کیست ہٰ کہ انا باختہ ہمی ماند ہٰ (اردو) فارسی ترکیب سے بساط گیتی۔ دنیا کو کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

(۵۰۰)

بساط مقراضی اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان بساطی باشد کہ آنرا بامقراض بریدہ وبطرح دوختہ باشند بہار بحوالۂ ملحقات گوید و صاحب بحر نقاش کند کہ بساطی منقّش را نام است کہ بمقراض تراشیدہ و بطرح دوختہ باشند صاحبان ہفت وانند و موید ہم ذکر این کردہ اند مؤلّف عرض کند کہ مرکّب توصیفی است و ما این بساط را دیدہ ایم کہ پارہ ہای پارچہ رنگارنگ را از مقراض بریدہ باہم بآئین نقش ونگار می دوختند وقالین نما وشی بنظر می آمد کہ خیلی خوشنما بود حالا فروغ صنعت این نقش ونگار را در بافت قائم می کند و بساط مقراضی را الوداع گفتہ اند (اردو) وہ فرش جس میں رنگ برنگ کپڑوں کو قینچی سے کتر کر اس طرح سیا جاتا تھا کہ اس میں مثل قالین کے بیل بوٹے ہوتے تھے اور اب یہ نقش ونگار خود بافت میں ہوا کرتا ہے مذکر۔

(۴۸۰)

بساط ناز استعمال۔ مرکّب اضافی است بہ اضافت تشبیہی۔ فارسیان ناز را بہ بساط تشبیہ دادہ اند کہ بساط ناز۔ ناز باشد وبس۔ (ظہوری ے) خوش بساط ناز در بازار عجز چیدہ بود ہٰ باز خواہد چید نی تقریب بر چیدن نداشت ہٰ (اردو) بساط ناز۔ بترکیب فارسی کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

بساط نوردیدن استعمال بمعنی حقیقی

است یعنی تہ کردن بساط - معاصرین عجم این را بر زبان دارند وصاحب جامع اللغات	هم ذکر این کردہ (اردو) بساط لپیٹنا - فرش اٹھانا -

بساک بقول سروری وجہانگیری وناصری وجامع بسین مہملہ بروزن ہلاک تاجیکہ از ریاحین کنند و در روز عشرت و دامادی برسر نہند (شمس فخری ؎) ہمچو خاک جناب شاہجہان از خاک پایت مراست تاج بساکم (اوستاد ابوالفرج ؎) ہمہ امیدش آنکہ خدمت او ش بسر برنہد ز بخت بساک ؛ صاحب برہان فرماید کہ بابای فارسی ہم می آید صاحب تحقیقات الاصطلاحات فرماید کہ در ہندی آنرا مور گویند و در ہند والا رائج است - خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید کہ این رسم در ہندوستان بکتخدائی مخصوص کہ روز دامادی از برگ خرما تاج مانندی ساختہ برسر گذارند و گاہی از کاغذ وغیرہ نیز سازند و فرماید کہ این در ملک شرقی رویۂ ہند مرسوم **مؤلف** عرض کند کہ بساکھا بقول ساطع در زبان سنسکرت بکسر منزل شانزدہم را گویند از منازل قمر پس عجبی نیست کہ فارسیان از ہمین لغت سنسکرت بحذف دو حرف آخرہ این اسم جامد را بمعنی خاص وضع کردہ باشند واللہ اعلم (اردو) وہ تاج جو ہندوستان میں ہنود دولہا دولہن کے لئے کاغذ وغیرہ سے بناتے ہیں جس کو سہرے اور پھولوں سے آراستہ کرتے ہیں - فارس میں جشن کے دن ایسے تاجوں کا استعمال ہوتا تھا صاحب ساطع نے مور پر فرمایا ہے - ہندی میں سہرے کو کہتے ہیں - صاحب آصفیہ نے (مَوْر) پر لکھا ہے - ہندی - اسم مذکر - مکٹ - تاج - افسر - وہیم -

بسالت کردن استعمال - بقول صاحب مؤید بمعنی سودن - دیگر کسی از محققین فارسی

زبان ذکر این نکرد وجهش است که سند استعمال پیش نه شد **مؤلف** عرض کند که بسالة در عربی زبان بقول منتخب بالفتح بمعنی دلیری کردن است نمی دانیم که صاحب مؤید الفضلا برای تائید فضلا این معنی خلاف قیاس را از کجا پیدا کرد مشتاق سند می باشیم که سودن بقول بحر در فارسی زبان بمعنی مساس کردن وسائیدن وریزه کردن وکهنه ساختن وشدن و بدست و پای مالیدن وآس کردن وصلا به نمودن عطر وگیاه می آید پس ازین مصدر مرکبه معنی سودن اصلا پیدا نمی شود خیال ما قرین بقیاس است که (بسالة کردن) که بهمین معنی می آید کاتب مؤید آنرا به تحریف (بسالت کردن) نوشت و در صحت (بسالة) هم گفتگو است که هانجا بحثش کنیم (اردو) دیکھو بسالہ کردن -

بساله کردن مصدر اصطلاحی بقول ملحقات برهان و بحر بمعنی سودن وصلا به کردن **مؤلف** عرض کند که (بسالة) در عربی زبان به تای مدوّره بمعنی دلیری کردن آمده کذا فی المنتخب و به هاى هوّز در آخرش لغتی نیست و در فارسی زبان هم نیامده وسال که بدو موحده بقول برهان در فارسی لشکری را گویند که در پس. سر قلب نگاه دارد وسال در فارسی بقوله حرکت یک دوره که آفتاب از نقطهٔ اوّل برج حمل تا نقطهٔ آخر برج حوت - پس خیال ما جزین نیست که فارسیان از لفظ سال بزیادت موحّده زائد در اوّلش و هاى هوّز پنجم در آخرش وترکیب آن با مصدر کردن مصدری وضع کرده بمعنی سودن مخفی مبادکه معنی لفظی این حرکت کردن و سودن مجاز آن باشد والله اعلم (اردو) دیکھو سودن -

بسامان بردن مصدر اصطلاحی -

برون کسی با ساز و سامان (انوری ه) از سر
زلف تو سامان رهائی نبود ما هیچ دل را که
همی سمت بہ سامان ببرد ما (اردو) ساز و
سامان کے ساتھ لے جانا۔

بسامان پرسیدن | مصدر اصطلاحی

بقول بہار و انند بطرز دلخواه پرسیدن (خواجہ
شیراز ه) بسامانم نمی پرسی نمیدانم چه سر داری
ما بدرمانم نمی کوشی نمیدانی مگر دردم ما
و بحوالہ سراج المحققین (کہ مقصودش از
صاحب سراج است) می فرماید کہ غالباً
(زسامانم) بہ زای تازی باشد چراکہ صلہ پرسیدن
همی می آید و این ترجمہ متن باشد **مؤلف**
عرض کند کہ آفرین بر سراج المحققین خوب
صراحتی کرده است تا حقیقت جویان زای ہوز
را زای فارسی دانستہ در غلط نیفتند و ترجمہ متن
هم ضرور بود تا زای ہوز را فارسی دانان ترجمہ
علی ندانند و ای برو و برما کہ از بیان بلبہ کار
کار گرفت و گرفتیم۔ مخفی مباد کہ در ینجا چیزی
لائق بیان نیست جزاین کہ موحده بمعنی از باشد
و معنی این دریافت احوال کردن است و
بس (اردو) حالت دریافت کرنا۔ دریافت
حال کرنا۔

بسامان شدن | مصدر اصطلاحی ساز
و سامان کردن است (انوری ه) روز دو
از عشق پشیمان شوم ما توبہ کنم باز بسامان شوم ما
(اردو) ساز و سامان کرنا۔

بسان | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح بمعنی مانند و مشابہ و فرماید کہ این یکی از
حروف تشبیہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ حیف است از ترک محققین کہ ہمچو کلمہ معروف
را ترک کرده اند بخیال ما مزید علیہ سان است کہ بہ ہمین معنی بجایش می آید و موحده اول
زائد فرق استعمال در سان و بسان ہمین قدر است کہ سان در آخر کلمہ می آید چنانکہ (از ین سان)

وبسان دراوّل کلمہ مضاف واقع بشود چنانکہ (بسان او) (عرفیؔ) گراز باد خلاف
آتش قہرش علم گیرد۔ براندام فلک ہر مو بسان خیزران بینی۔ (اردو) مثل ۔ مانند۔
بسانج بقول جہانگیری با اوّل مفتوح وبقول برہان بہ نون بروزن ایارج گیاہی
است کہ برہئیات ہزار پای باشد و بر پوست آن گرہا بود ورنگش بر وناس ماند دچون
او را بشکنند در ونش زرد بود۔ صاحب جامع ہم ذکر این کردہ صاحب ناصری بذکر
این فرماید کہ اصح بسابج است وبسفایج معرّب آن اصل اسم او (بس پایہ) یعنی بسیار
پایہ وگوید کہ این خطای برہان است کہ بسانج بروزن ایارج۔ نوشتہ صاحب محیط
ذکر این نکرد وبر بسفایج فرماید کہ معرّب (بست پایہ) فارسی است وگویند کہ اسم سریانی
است وگویند یونانی وبحوالہ صاحب صیدنہ گوید کہ بسفایج اسم رومی است وبلغت
بربری (بشنان) وبیونانی (بولوخوریون) بمعنی بسیار پای و (بولوذیون) و (فولودین)
و (قولوفوذیون) و (قمی) وبسریانی (قولوقندرون) و (فولوس) وبلغت مصری
(اشبتون) وبعربی (اخراس الکلب) و (کثیر الارجل) و (ثاقب الحجر) و (نشیمز) نیز
گویند و در مصر معروف بہ (اشتران) وبہندی (کہنگالی) وآن بیخی است یا چوبی
ذی شعب مثل حیوانی کہ بفارسی چلپاسہ مشہور است بالجملہ گرم در دوم وخشک در سوم
مقوّی قلب ومفرّح بالعرض بجہت استفراغ مواد سوداوی از قلب ودماغ وجملہ
بدن ومنافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ بسفایج بتفاقی غنیمن نون در
برہان بجایش می آید ولیکن درانجا اشارہ این نشد صاحب ساطع برکہنگلی گوید کہ ترجمہ ہندی

بسفائج است و آن داروی است انچه صاحب ناصری بسانج را تحریف برہان خیال می کنند
ما آنرا درست ندانیم ازینکه صاحب جہانگیری ہم ذکرش کردہ و صاحب جامع که از اہل
زبان و معتبر تر از صاحب ناصری است این را آوردہ و انچه صاحب ناصری اصل
(بسبایج) (بس پایہ) قرار می دہد علیحی نیست که ہای ہوز بجیم بدل شود چنانکه ماہ و ماج
پس چه عیب است که بسانج را مخفف و مبدل (بسبایج) گیریم که موحدہ حذف شد و تحتانی
بدل شدہ بنون چنانکه آویج و آونج و چه خطا شد که صاحب برہان ذکر نعتی کرد که صاحبان
جہانگیری و جامع ہم ذکرش کردہ اند۔ اسم جامد فارسی زبان است و بس۔ مخفی مباد که بسپایج
بسپایجی خودش می آید و (بسپت مایہ) ہم ولیکن قیاس ما اوّل الذکر را پسند میکند و صراحت
ماخذ ہریکی بجایش کنیم (اردو) کہنگالی۔ کہنگلی۔ مؤنث۔ ایک دوا کا نام ہے جس کا
مشہور نام معلوم نہ ہو سکا سوا اس کے کہ صاحب محیط نے ہندی نام کہنگالی لکھا ہے
اور صاحب ساطع نے کہنگلی۔

بسانی | بقول سفرنگ در ہفدہمی فقرہ نامۂ شت ساسان نخست۔ بکسر بای ابجد
و سین مہملہ با الف و نون با تحتانی معروف بمعنی متکثرہ و بسیار **مؤلف** عرض کند که
بس بمعنی بسیار بجایش گذشت و الف و نون زائدتان در آخر اوست پس بسان مرید علیہ
بس و تحتانی آخرہ را مجہول دانیم که یای وحدت است چنانکه بسیار و بسیاری۔ فارسیان
ہر یکی یا را معروف خوانند ازینجاست که محقق مذکور صراحت تحتانی معروف کردہ دیگر
ہیچ (اردو) دیکھو بس۔

بسانیج بقول شمس ہمان گیاہی کہ ذکرش بر بسانج گذشت **مؤلف** عرض کند کہ محقق بی تحقیق حلیۂ لفظ را بیان نکرد عجبی نیست کہ کاتبش تحتانی بر لغت بسانج زیادہ کردہ باشد کہ گذشت یا بسانیج را کہ بہ تحتانی عوض نون می آید بزیادت نون نوشت کہ تحریف کتابت در قلم اوست دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکردہ وحقیقت این بالمعنی بر بسانج گذشت (اردو) دیکھو بسانج ۔

بسانیدن بقول شمس بفتح ہاب کردن **مؤلف** عرض کند کہ این مصدریست قائم کردۂ صاحب شمس بدون حوالہ وسند کہ محققین مصادر فرس ازین ساکت ومعنی بیان کردۂ او غیر صحیح ولغو کہ ہاب کردن چیزی نیست وہاب ہم در السنۂ فارسی وعربی یافتہ نمی شود جز این کہ صاحب انند بر ہاب گوید کہ زجری است اسپ را اگر بربنای قیاس این را قائم کنیم بمعنی مشابہ کردن با چیزی درست می شود چرا کہ بسان بمعنی مثل ومانند بجای خودش مذکور شد وتحتانی معروف با علامت مصدر دن موافق قاعدۂ فارسی است ولیکن بدون سند استعمال این را تسلیم نہ کنیم (اردو) ناقابل ترجمہ ۔

بساوند بقول سروری بہ سین مہلہ وواو بر وزن دماوند (۱) بمعنی قافیۂ شعر باشد (لبیبی ے) ہمہ باد وہمہ خام وہمہ سست ز معانی بازگونہ با بساوند ہا صاحب برہان مذکر معنی بالا گوید کہ (۲) ہر دو چیز کہ با یکدیگر مناسبتی داشتہ باشد صاحب ناصری بر معنی اوّل قناعت کردہ گوید کہ چون در دنبال شعر است پساوند بہ بای فارسی گفتن بہتر است صاحبان جامع ومؤید باتفاق برہان ذکر ہر دو معنی کردہ اند وصاحب

قدائی کہ از علمای معاصر عجم بود بر معنی اوّل قانع وگوید کہ با بای فارسی ہم آمدہ ۔ خان آرزو
در سراج بذکر قول برہان می فرماید کہ رشیدی بہ بای فارسی تحقیق کردہ ومعنی ترکیبی این نسبت بتاآخر دارد
چہ (اوند) کلمۂ نسبت است وگوید کہ ببای فارسی مناسب است وبمعنی بس کن وکافی
نیز درست بیشود الاآنکہ بمعنی اوّل درست تر است لیکن تغلیظ ثانی بی جاست (انتہی)
مؤلف عرض کند کہ (پساوند) کہ بہ بای فارسی می آید اصل است واین مبدّل
آن بہ تبدیل بای فارسی بعربی چنانکہ اسپ و اسب ومعنی حقیقی (پساوند) پس آئندہ
یعنی چیزی کہ پس ردیف می آید وکنایہ از قافیہ ومعنی دوم مجاز آن کہ چنانکہ قافیہ با
ردیف تعلّق ومناسبت دارد ہر دو چیز بایکدیگر مناسبت دارندہ را ہم فارسیان بدین
اسم خوانند ۔ مخفی مباد کہ آوند کلمۂ نسبت نیست چنانکہ خان آرزو نوشتہ بلکہ مبدّل و
مخفّف (آیندہ) کہ اسم فاعل مصدر آمدن است و (آیند) مخفّف آن و (آوند)
مبدّلش کہ تحتانی بہ واو بدل شود چنانکہ انگیل وانگول ۔ الف ممدودہ در ترکیب بہ
مقصورہ بدل شد وانچہ صاحب ناصری (دنبالہ و بنال شعر) را ذکر کردہ نسبت آن عرض
بیشود کہ قافیہ دنبال ردیف می آید نہ دنبال شعر وانچہ خان آرزو معنی (بس کن و
کافی) را ذکر کند آن متعلق بمعنی ششم لفظ بس است کہ ہیچ تعلّق با این ندارد و فتأمّل ۔
(اردو) (۱) قافیہ ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ لغوی معنے پیچھے چلنے والا ۔
ردیف سے پہلے کا لفظ (۲) وہ دو چیزیں جن میں باہم مناسبت ہو ۔ مؤنث ۔

بسایہ گریختن	استعمال ۔ خود را در سایہ	آوردن و از تمازت آفتاب محفوظ شدن ۔

(صائب ره) ور آفتاب قیامت چو کار خواهی کرد، اگر بسایه گریزی ز آفتاب این جا

(اردو) سائے میں بھاگنا۔ جانا۔ دھوپ سے بچنا۔

بسابس | اصطلاح۔ بقول مؤید در زبان فارسی بالفتح (۱) سخن های باطل و (۲) جای های خالی را گویند ما این لغت را غیر از نسخهٔ مطبوعه در دیگر نسخ قلمی نیافتیم خیال ما همین است که همان بسباس است که می آید۔ تصرّف مطبع موحّدهٔ سوم را زیاده کرده است دیگر هیچ ولیکن عجب آنست که هم او بسباس را هم بمعنی هرزه و بمعنی قائم کرده و بسابس هم به همین معنی گذشته است جا دارد که تصرّف دران خیال کنیم (اردو) دیکھو بسباس۔

(الف) **بسباس** | الف۔ بقول برهان
(ب) **بسپاسا** | بر وزن کرپاس (۱) هرزه
(ج) **بسباسه** | و بمعنی را گویند و فرماید که (۲) در عربی (بزباز) را گویند (حکیم مختاری ره) بسر من که چون بخوانی شعر، این بدل بر نویسی از قرطاس، ای گران جان قلتبان ٹ بس بس، زین فضولی و حکمت بسباس، و صاحبان جهانگیری و جامع بذکر این می فرمایند که در عربی بزباز را گویند صاحبان ناصری و رشیدی و سروری و مؤید هم ذکر معنی بالا کرده اند خان آرزو

در سراج بذکر معنی بالا گوید که دوای خوشبو و لغت عربست معرب بزباز و (ب) بقول برهان بسین دوم بالف کشیده بسریانی نوعی از حرمل عربی است و آن دوائی باشد که برگ آن مانند برگ بید بود ولیکن کوچک تر از آن و گل آن مانند یاسمن سفید و خوشبو صاحب ناصری گوید که بپارسی صندل دانه و بعربی حرمل نام دارد و اصل این لغت سریانی است و (ج) بقول صاحب سوار السبیل نوعی از حرمل و بفارسی برآز باشد و بقول غیاث

معرب بزباز و بہندی جاوتری باشد مؤلف عرض کند کہ (بسابس) بمعنی اوّل بجایش گذشت وصراحت ماخذش ہم ہمدرانجا کردہ ایم واین قلب بعض است وبس کہ الف سوم بسابس موخر شد و موحدہ چہارمش مقدم وصاحب محیط بر معنی دوم (الف) گوید کہ اسم مغربی بادیان است وہم فنجنگشت را نامند۔ ماعرض می کنیم کہ بادیان بجایش مذکور شد و بر (اقوماروثون) صراحت کامل گذشت وہمدرانجا اشارۂ بسباس ہم کردہ ایم کہ رازیانہ ہم نام دارد باہمہ حالِ این لغت مغربی است نہ فرس و ذکر فنجنگشت بر اثلق وارتد گذشت کہ ورای بادیان است حالا عرض می شود نسبت (ب) کہ بقول صاحب محیط لغت عربست کہ بشامی وریسیہ و بیونانی ماقن ولائن والماقن والائن۔ و برومی عوسیا وفرسیا وبفارسی بزباز وچارکون و بہندی جاوتری گویند وما اشارۂ این بر معنی اوّل (بزباز) وصراحت کافی بر انگدان کردہ ایم ومتحقق است کہ این ہم لغت فارسی نیست ونسبت (ج) عرض می شود کہ ہمان (ب) باشد کہ الف آخر بدل شد بہ ہای ہوز چنانکہ یاسا ویاسہ و ذکر رازیانہ بر اقومارثون گذشت کہ مرادف معنی دوم انگدان است دیگر ہیچ واینقدر متحقق کہ این ہم لغت فارسی نیست (اردو) (الف) (۱) دیکھو بسابس کے پہلے معنے (۲) دیکھو اقومارثون۔ بادیان اور اثلق بر آرتد (ب) اور (ج) دیکھو انگدان کے دوسرے معنے

بسباخ این ہمان است کہ ذکر این معہ صراحت ماخذ بر بساخ مذکور شد (اردو) دیکھو بساخ

بسبجہ بقول مؤید یعنی قصد واراده کند وکارسازی واستعداد نماید مؤلف عرض کند کہ موضوع صاحب مؤید الفضلا باکتابت مطبع نولکشور جمع شدہ متقاضی آنست کہ محققین در دریافت حقیقتش جگر کاوی کنند وشک نیست کہ فضلا این را در یابند حقیقت

جویان کم سواد در بحر مغالطہ غوطہ ہا خورند ہمانا این نسخۂ ایست مؤید الفضلا۔ قیاس می خواہد کہ صاحب مؤید بسنجد را بہ نون سوم قائم کردہ کاتب مطبع نون سوم را بموحدہ بدل کردہ بسنجد بہ نون سوم ہم در نسخ قلمی مؤید یافتہ نمی شود پس عجبی نیست کہ این لغت از اضافۂ مطبع باشد وضرورت نداشت کہ آنرا قائم کنند وبشکل اسم جامدی بیان کنند زیراکہ اصل این سنجد است وموحدۂ اوّل زائد وسنجد مضارع مصدر سنجیدن کہ بجایش می آید۔ آری این بہترین تائید فضلاست کہ از مضارع خبردار شوند واین بدترین کار محققین است کہ مشتقات مصادر را بصورت اسم جامد ذکر کنند (اردو) دیکھو سنجیدن یہ اس کے تمام معنوں کے ساتھ مضارع ہے۔

بسبل | بقول شمس در فارسی زبان بقیۂ شراب شب است **مؤلف** عرض کند کہ غیر ازین محقق بی تحقیق دیگری ذکر این لغت نکردہ واین بدینمعنی لغتی در فارسی وعربی وترکی یافتہ نمی شود وسند استعمال پیش نہ شد معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ اعتبار را نشاید (اردو) رات کی بچی ہوی شراب بیہوشی۔

بس بودن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی کافی بودن است وسندی کہ پیش شدہ است برای (بس باشیدن) (ذوقی اردستانی ؎) من چراغم کشتنم را حاجت زنجیر نیست ؛ می توان افشاند دامانی کہ بس باشد مرا (اردو) بس ہونا۔ کافی ہونا۔

بسبیل استمرار | بقول صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار بمعنی علی الدوام **مؤلف** عرض کند کہ

موافق قیاس و مرکب فارسی زبان است از لغات عربی	(اردو) علی الدّوام دیکھو بردوام۔

بسپاتج بقول سروری بالفتح مرادف بسپایه که می آید و بساتج که گذشت **مؤلّف** عرض کند که مبدّل بسپایه که های هوّز ش به جیم عربی بدل شد چنانکه ماه و ماج (اردو) دیکھو بسپایہ۔

بسپایه بقول برهان و ناصری و جامع و سراج و رشیدی با بای فارسی بر وزن همسایه همان که معرّب آن بسفایج است **مؤلّف** عرض کند که ما حقیقت این بر بساتج بیان کرده ایم معنی لفظی این چیزی که پای بسیار دارد کنایه از گیاهی و این اصل است و بسانج و بسباتج و بسپائج و بسفائج همه مبدّل این (اردو) دیکھو بسانج۔

بسپوز بقول سروری بسین مهمله و بای فارسی بر وزن بهوز امر باشد بفرو بردن و بسپوزیدن (سوزنی ؎) ولی راگاه نه بر گاه بنشان؛ عدو را چاه کن در چاه بسپوز؛ **مؤلّف** عرض کند که سپوزیدن مرادف سپوختن مصدریست که بجایش در ردیف سین مهمله بی آید و جز این نیست که بسپوزیدن۔ مزید علیه آنست بزیادت بای موحّدهٔ زائد در اوّلش و همچنین بسپوز مزید علیه سپوز که امر حاضر سپوزیدن است۔ صراحت ماخذش همدر آنجا کنیم و در اینجا همین قدر کافی است که ترک این بر بیان تفوّق داشت (اردو) دیکھو سپوزیدن یہ اس کا امر حاضر ہے بای زائد کے ساتھ۔

بست بقول جهانگیری و برهان و ناصری و جامع با اوّل مضموم (۱) گلزار و (۲) جای را گویند که میوهٔ خوشبو در آنجا بسیار باشد مرادف بستد و بستان۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل و دوم فرماید که معلوم می شود که معنی بو را در کلمهٔ بوستان دخلی است یعنی جائیکه در آن

بوی گلہا و میوہ ہا باشد پس این عام تر بود از گلستان و مرادف باغ بود کہ شامل گل و میوہ
است و نسبت بسد بدال فرماید کہ مبدل آنست دلالت دارد کہ الف و نون بستان از اصل
کلمہ نیست درین صورت بست و بستان از عالم شاد و شادان خواہد بود کہ الف و نون
مزیدہ محض پس لفظ بوستان علیحدہ است مرکب از بو و ستان از عالم گلستان و سنبلستان
و لفظ بستان علیحدہ و معرب ہمین است کہ بساتین جمع آن است و فرماید کہ ہذا
نہایۃ التحقیق بحد لا مزید علیہ مؤلف عرض کند کہ محقق با نام و نشان
پی بحقیقت نبردہ و بر معنی (بحد لا مزید علیہ) غور نکردہ۔ ضرورت نداشت کہ از تنقید
مبالغہ کار گیرد حالا عرض می شود از تحقیق مزید کہ اصل این بوستان است کہ از کلمۂ بو و ستان
مرکب باشد بو بمعنی او ست کہ شمیم باشد و ستان بقول برہان جای انبوہی و بسیاری چیزہا
چنانکہ شبستان و گلستان و بوستان و بوستان کنایہ است از باغ و بستان مخفف
آن بحذف واو چنانکہ ہوشیار و ہشیار و الف و نون این اصلا از عالم شادان نیست
کہ در شادان و آبادان الف و نون زائد تان است و در ستان الف و نون اصلی است
اگر این ہر دو را زائد تان گیریم بعد از انکہ آنرا دور کنیم مجرد سین مہملہ چیزی نیست و تعریفی
کہ در معنی ستان بالا گذشت شامل است بر مجموعۂ لفظ ستان بالجملہ چون متحقق شد کہ
بستان مخفف بوستان است پس بست را مخفف بستان گیریم کہ الف و نون آخر از بستان
حذف شدہ بست باقی ماند و معنی دوم حقیقی است یعنی جائے کہ دران خوشبو بکثرت است
و کنایہ از باغ پس میوہ را ازین معنی حقیقی ہیچ تعلق نیست محققین بالا بنا و اقفیت ماخذ ذکر

میوه ہم کرده اند۔ مخفی مباد که مجرد بو در اصطلاح فرس بمعنی خوشبو مستعمل است بر سبیل مجاز وہمین است استعمال معاصرین عجم وچون با لفظ خوش یا آید استعمالش کنند لفظ بو در اینجا تعمیم وارد۔ باقی حال ہمین است حقیقت این لفظ باعتبار ماخذ موافق قیاس ومحاوره واستعمال ہمین حقیقت جویان پیه تحقیق خان آرزو ودعوای آخرنیش که در عربی زبان می کند غور کنند۔ واگر بر عکس این ماخذ رویم وتحقق می شد که بُست بالضم اسم جامد فارسی زبان بمعنی باغ است اندر ان صورت می گفتیم که بستان بزیادت الف ونون زائد تان مزید علیه آنست وبزیادت واو بوستان مزید علیه مزید علیه ولیکن معاصرین عجم می فرمایند که بست بمعنی باغ اسم جامد فارسی زبان نیست جز آن که شعرا از بستان تخفیفش استعمال کرده اند وہمین پسند قیاس است ولبسد ہمین معنی که به دال مہمله می آید مبدل این که فوقانی به دال بدل شود چنانکه زرتشت و زردشت وانچه بستان در عربی مستعمل شد معرب بستان فارسی است (اردو) (۱) باغ۔ مذکر و [illegible] باغ (۲) وہ جگہ جہاں خوشبو کثرت سے ہو۔ مؤنث۔

(۳) بُست۔ بقول برہان وناصری وجامع بضم اول وسکون ثانی وفوقانی نام ولایتیست مشہور صاحب ناصری صراحت مزید کند که این ولایت در خراسان واقع وازانجاست ابوالفتح بستی وزیر سلطان محمود (انوری ؎) مه از پخته شد وگرنی نه پانه تو در بصره نه من در بست ؎ مؤلف عرض کند که بادارد که نظر به شادابی این مقام آنرا به بست موسوم کرده باشند والله اعلم (اردو) بُست۔ خراسان میں ایک ولایت کا نام ہے۔ مؤنث۔

(۴) بُست۔ بقول برہان وناصری وجامع بالضم نام قلعه ایست مشہور صاحب ناصری

صراحت مزید کنند کہ در خراسان است (فرخی - ع) بد و بخشید مال و خطۂ بست را خان آرزو در سراج گوید کہ این قلعہ در نواح قندہار واقع و فرماید کہ درین قلعہ ہم میوہ ہای خوشبو و گلہای خوب باشد **مؤلف** عرض کند کہ جا دارد کہ ہمین باشد وجہ تسمیۂ این مگر قیاس ما تقاضای آن می کند کہ این را بالفتح دانیم و متعلق قرار دہیم با معنی ششم کہ می آید - استعمال این بالضم تصرف محاورہ بیش نیست **(اردو)** ایک قلعہ کا نام بست ہے جو خراسان میں واقع ہے - مذکر -

(۵) بست - بقول ناصری بالکسر نام دیہی است بگروستان سنہ از ولان **مؤلف** عرض کند کہ جا دارد کہ وجہ تسمیۂ این ہم ہمان باشد کہ ذکرش بر معنی سوم کردہ ایم اندرین صورت کسر اول تصرف محاورہ باشد - **(اردو)** بست - فارسی زبان میں ایک دیہہ کا نام ہے جو گروستان میں واقع ہے - مذکر -

(۶) بست - بقول برہان و ناصری بفتح اول ماضی بستن خان آرزو در سراج بذکر ایں معنی گوید کہ مصدر آن نیز چنانکہ بند و بست **مؤلف** عرض کند کہ حاشا کہ مصدر باشد بلکہ اسم مصدر است و مصدر بستن وضع شد از ہمین اسم کہ علامت مصدر تن در آخرش زیادہ کردہ اند و معنی حقیقی ہمان سد است کہ می آید و آنچہ بر معنی ہفتم این صراحت مزید می شود بر سبیل مجاز است وبس **(اردو)** سد بقول آصفیہ عربی - اسم مذکر - اوٹ - پردہ - دیوار - روک - دو چیزوں میں حائل اور مانع چیز -

(۷) بست - بالفتح بقول برہان بمعنی سد و بقول سروری سد نمودن و فرماید کہ درین زمان اصطلاح شدہ کہ مردی کہ از بیم با صطبل بادشاہ گریزد یا در مرقد امام زادہ پناہ جوید

بنشینند تا بحقیقت امر او برسند » گویند بست نشسته « صاحب جامع فرماید که ستہ پیش نہر و آستہ گویند که بر در مزار حضرات بفاصلۂ یک کرده کما بیش از جهت منع در آمدن دواب چوب بست کنند. هر گنہ گاری یا داد خواهی که درون بست در آید کسی مزاحم حال نتواند شد و خزینہ مزارات حضرات مقدسات بحمایت داد خواه فراہم آمده و داد و را از بیداد گر ستانند و ہم او گوید که بجای چوب بست زنجیر ہم کنند (شفیع اثر ۵) زبست عشق اگر عاقلی میا بیرون « حصار عافیتی نیست بہتر از زنجیر « صاحب بحر بذیل مصدر بستن ذکر این کرده ـ خان آرزو در سراج گوید که این معنی متعلق بمعنی ششم است (محسن تاثیر ۵) دزدیدی ای نسیم چو از کوی او غبار « خود را بہ بست دیده مایتوان فگند « مؤلف عرض کند که قول خان آرزو درست است معنی حقیقی این ہمان است که بر نشان ششم بست گذشت فارسیان بر سبیل مجاز استعمال این بمعنی بالا کرده اند که ہم متعلق بہ ستہ باشد یعنی آن حلقۂ محدود را که در اصطبل شاہی یا مزار بزرگان کنند ستہ نام نہادند. و انچہ صاحب سروری این را بمعنی سد نمودن نوشتہ تسامح اوست که این اسم مصدر ہست نہ مصدر و نہ حاصل بالمصدر (اردو) درگاہوں یا طویلۂ شاہی کے حصار محدود اور زمین محصور کو فارسیوں نے بست کہا ہے (چار دیواری) مؤنث

(۸) بست ـ بالفتح بقول برہان و ناصری و جامع بمعنی قسمت آبی که برزیگران در میان خود کرده باشند صاحب ناصری صراحتہ مزید کند که گویند فلان شاخ آن بستن و کشادن آب بوده خان آرزو در سراج ذکر این معنی کرده گوید که ظاہرا بر نسبت بمعنی حصہ رسد از ہمین معنی ماخوذ است مؤلف عرض کند که (آب بستن در چیزی) بمعنی آب دادن و سیراب کردنش بجا لیش

گذشت وازہمین اصطلاح فارسیان مجرد بست را بمعنی قسمت آبی استعمال کردند و آنچہ (بر بست) بجایش گذشت از مصدر (بربستن) است کہ مزید علیہ (بستن) باشد و بربست را ازین ہیچ تعلق نیست (اردو) پانی کی تقسیم۔ مؤنث۔ جو کاشتکار بقدر ضرورت و بقدر گنجایش باہم کر لیتے ہیں۔

(۹) بست۔ بالفتح بقول برہان وجامع بمعنی کوہ صاحب بحر بذیل مصدر بستن ذکر این کردہ خان آرزو در سراج ہم مؤلف عرض کند کہ کوہ ہم مثل سدّ بست پس این ہم بمعنی ششم است وبس (اردو) کوہ۔ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ پہاڑ۔ جبل اچل۔ پربت۔ گر۔ وہ سنگلاخ قلعہ جو سطح زمین سے بلند ہو (ظفر ے) تمام بادہ کشی خاک میں ملی ساقی کو پس اپنے حق میں یہ اک کوہ ہے گراں ٹوٹا کو۔

(۱۰) بست۔ بقول جامع و برہان بمعنی گرہ و عقدہ خان آرزو در چراغ گوید کہ آنچہ صاحب برہان بدینمعنی نوشتہ تصحیف گرہ باشد مؤلف عرض کند کہ صاحب برہان این معنی را ورای معنی کوہ نوشتہ پس نہ تسامح است نہ تصحیف و صاحب جامع کہ از اہل زبان است تصدیق این معنی می کند پس قول محقق تصحیف گو درست نباشد و گرہ و عقدہ را سد گفتن بر سبیل مجاز درست است حاصل اینست کہ این مخفف بستہ باشد وبس (اردو) گرہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ گانٹھ۔ بندھن۔ عقدہ (ذوق ے) ہے بسکہ رکھتا عقدہ کشائی کا دل میں شوق کو دیکھا جو نیشکر میں کہ ہیں جا بجا گرہ کو۔

(۱۱) بست۔ بقول جامع بفتح سین مشدد مرجان = بیخ مرجان مؤلف عرض کند کہ

نظر باعتبار محقق اہل زبان مجاز معنی وہم دانیم کہ از گرہ۔ مرجان و بیخ مرجان را استعارہ کردہ اند۔ صاحب محیط بر بسد بدال مہملہ آخر (کہ مبدل بست است) گوید کہ بقول صاحب جامع بحوالہٗ ارسطاطالیس بسد و مرجان مجرّد احد است غیر آنکہ بسد بیخ متخلخل سوراخدار است و مرجان منبسط میشود چنانکہ شاخہای درخت منبسط می گردد و مثل شاخہا متفرّع می شود و بر مرجان فرماید کہ لغت عرب است و بفارسی نیز مشہور بداں و کامہ و خروتک نیز گویند و بہندی مونگہ۔ پروالا۔ پروال نیز نامند۔ و آن حجری است حجری شبیہ بساق و شاخ درخت و سرخ و سفید و سیاہ می باشد و در بحرین در زیر آب از زمین می روید و تا بقدر یک دراع و زیادہ نیز۔ بہتر آن سرخ و رنگین و بعد آن سپید و سیاہ آن زبون و مزاج آن سرد و خشک در دوم و گویند سرد در اوّل و آشامیدن نیم درم آن قابض و مجفف و حابس سیلانات و مقوّی اجفان و تعلیق آن بر معدہ جہت امراض آن بالخاصہ نافع (الخ)

(اردو) مرجان۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ مونگا۔ حجر البحر۔ ایک قسم کا سوراخدار بحری درخت جسے سمندر کے کیڑے بناتے ہیں یہ اکثر سرخ یا سفید رنگ کا ہوتا ہے اور بحر روم۔ ساحل سسلی جنوبی اٹلی میں پایا جاتا ہے یہ درخت نبات اور سنگ میں شامل ہے فارسی میں اسکو خُردھک کہتے ہیں۔ آپ ہی نے مونگا پر فرمایا ہے۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ مرجان خُردھک۔ حجر البحر۔

(۱۲) بست۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ بفتح طنابیکہ در اصطبل پادشاہ ایران بندند و رسم آنجاست کہ ہر واجب التعزیریکہ تا سر بست برسد در امان باشد و ہر داد خواہی کہ

درانجا بر سد داد خود بیابد (تاثیر ۵) گریزگاه دل خستہ زلف چون شست است ؎ ستم

رسیده علاجش نشستن بست است ؎ (میر نجات ۵) بستہ است بمردم سرره چشم

سیاهش ؎ خون کرده و در بست نشست است نگاهش ؎۔ وارستہ فرماید کہ بست را بمعنی طناب

اصطبل سلاطین ایران گفتن بقول ثقات آنجا غلط است بلکہ آن سرکند است **مؤلف**

عرض کند کہ از هر دو اسناد بالا ظاهر است کہ مقصود ازین همان معنی هفتم است و بس نمی دانیم

کہ خان آرزو معنی طناب را از کجا پیدا کرد شاید در اصطبل شاهی اسپے را در طناب بستہ

دیده و بست را بمعنی طناب دانست (اردو) دیکھو بست کے ساتوین معنے

(۱۳) بست ۔ بقول بحر (بذیل مصدر بستن) بمعنی منجمد ضدّ کشاده **مؤلّف** عرض کند

کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و بدون سند استعمال این معنی را تسلیم نہ کنیم کہ

معاصرین عجم برزبان ندارند اگرچہ موافق قیاس است یعنی مجاز معنی دهم (اردو) منجمد

بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ سردی سے جما ہوا ۔ بستہ ۔

(۱۴) بست ۔ بقول بحر (بذیل مصدر بستن) بمعنی حریر منقش **مؤلّف** عرض کند کہ

جیف است کہ سند استعمال این پیش نہ شد ۔ دیگر محققین و معاصرین عجم ازین ساکت و

خلاف قیاس هم جزین کہ حریر نقش بستہ را بست گفتہ اند بدون سند استعمال از تسلیم این

قاصریم (اردو) وہ حریر جس پر نقش ونگار رہو ۔ بذکیر ۔

(۱۵) بست ۔ بقول غیاث بالضم و فتحتین را گویند کہ منحوس است بمقدار دوازده ساعت

کہ بعد از سہ شبانہ روز بسبیل دوری آید مبدا آن از هنگام ابتدای اجتماع شمس و قمر است

وبهندی آنرا بهدرّا نامند **مؤلّف** عرض کند که بدون سند استعمال اهلِ‌عجم این معنی را تسلیم نه کنیم که معاصرین عجم ومحقّقین فارسی زبان ازین ساکت. طالب سند می‌باشیم (اردو) بهدرا بقول ساطع سنسکرت میں نامبارک وقت کو کہتے ہیں ۔ نامبارک وقت مذکّر. جیسے یہ ساعت منحوس ہے۔ مؤنّث (۱۶) بست ۔ بالکسر بقول غیاث مخفّف بیست که ترجمه عشرین است۔ **مؤلّف** عرض کند که بعض فارسیان بیست را به زیادت تحتانی دوم اصل دانند واین را بحذف تحتانی مخفّف آن وبعض بر آنند که این اصل است و بیست مزید علیه این بزیادت تحتانی برای اظهار کسره بخیال ما بیست به تحتانی دوم اصل است ماخوذ از بیس که بقول ساطع در سنسکرت ترجمه عشرین عربی است فارسیان فوقانی زائده در آخرش زیاده کرده بیست کردند چنانکه پاداش و فرامش را پاداشت و فرامشت پس مفرس باشد واین مخفّف آن بحذف تحتانی. ازینجاست که تمام محقّقین بست را ترک کرده اند و بیست را باتحتانی دوم ذکر کرده واین دلیل اصلیت است (اردو) بیس بقول آصفیه. هندی بیست کا ترجمہ آپ ہی نے اس پر فرمایا ہے ممتاز۔ ایک درجہ بڑھا ہوا (معلوم ایسا ہوتا ہے کہ چونکہ بیس کا رتبہ عشرات میں دس سے ایک درجہ بڑھا ہوا ہے اسکو بیس کہا گیا۔ مؤلّف)

بستان پیرا اصطلاح۔ بقول شمس باغبان۔ **مؤلّف** عرض کند که مخفّف (بستان پیرا) باشد بضمّ اوّل و فتح بای فارسی۔ اسم فاعل ترکیبی از (بستان پیراستن) که باغبان به قطع برگ و شاخ بیکار پیرایش بستان کند۔ نون بستان حذف شد چنانکه ابشان وابشا و این وای اگرچه صاحبان تحقیق ازین ساکت ولیکن ما از زبان معاصرین عجم شنیده ایم (اردو) باغبان۔ دیکھو باغبان

بستاخ | بقول سروری بروزن و معنی استاخ که گذشت و بحوالهٔ فرهنگ گوید که بیستاخ بزیادت تحتانی هم می آید صاحب جهانگیری فرماید که مرادف گستاخ و استاخ (امیر خسرو ؎) بزرگی کردن ارچه نارواییست ٭ نه کبر است این که فر پادشاهیست ٭ اگر نبود بچشم خاصگان نازش ز بستاخی که دارد عام را باز ٭ (کلامی اصفهانی ؎) بعهد عدل تو بستاخ ننگرد بلبل ٭ بسوی عارض گلبرگ و طرهٔ شمشاد ٭ صاحب رشیدی فرماید که بالکسر است صاحب برهان این را بروزن گستاخ گوید و مرادفش ـ صاحبان ناصری و جامع و هفت هم ذکر این کرده اند ـ خان آرزو و سراج به نقل قول برهان می فرماید که بروزن گستاخ غلط است که اهل فرهنگها بکسر آورده اند و فرماید که بیستاخی بزیادت تحتانی (که می آید) دلالت صریح دارد که بکسر اول است چنانکه نشتر و نیشتر و افتاد و اوفتاد **مؤلف** عرض کند که ما بر استاخ عرض کرده ایم که اصل است و گستاخ مبدل آن و حالا عرض می شود که این مبدل گستاخ است که کاف فارسی به موحده بدل می شود چنانکه گلغونه و بلغونه صاحب جامع القواعد هم ذکر این تبدیل کرده و ازین سلسلهٔ تبدیل متحقق است که این هر سه لغت بالضم باشد و کسر اول تصرف محاورهٔ استعمال فارسیان و آنچه خان آرزو بالکسر را صحیح داند و بالضم را حکم غلط می دهد بر صاحب برهان اعتراض می فرماید و بر دعوای خود بیستاخ به تحتانی را دلیل گیرد ـ مقتضای عادت اوست هرگاه تسلیم کردیم که فارسیان (لغت بالضم) را در محاورهٔ خود بالکسر هم خوانند درین چه عیب است که باظهار کسره تحتانی زیاده کردند و این دلیل آن نیست که بستاخ را بالضم نگیریم و اگر بستاخ را بالکسر بنفسه اسم جامد دانیم امر دیگر است ولیکن وجود

گستاخ و استاخ بالضم و وجود قاعدۂ تبدیل کاف فارسی بہ موحدہ تقاضای آن می کند کہ این را مبدل گستاخ دانیم چنانکہ گستاخ مبدل استاخ است۔ فتامل (اردو) دیکھو استاخ کے دوسرے معنے اور گستاخ۔

بستار | بقول سروری و رشیدی و برہان و جامع و سراج و ہفت و اننند با اول مکسور و ثانی زدہ (۱) سست۔ و (۲) نا استوار را گویند (حکیم ناصر خسرو ؎) عروۃ الوثقی حقیقت مہر فرزندان اوست ، ہر شبہہ است آنکس کہ اندر عہد او بستار نیست ؛ صاحب ناصری گوید کہ اصل این بی استوار بود **مؤلف** عرض کند کہ خیال ناصری درست است کہ از (بی استوار) تحتانی والف اول و واو حذف شدہ۔ بستار باقی ماند و لفظ سست کہ در تعریف این داخل شد اگر آنرا قائم داریم و سند استعمال بدست آید مجاز معنی دوم دانیم با حق حال معنی اول و دوم را باعتبار سروری و ناصری و جامع کہ از اہل زبانند قائم کردہ ایم (اردو) (۱) سست بقول آصفیہ کمزور۔ کم طاقت۔ عاجز (۲) نا استوار۔ غیر مضبوط۔ کہہ سکتے ہیں۔

بستاک | بقول شمس بالفتح نام تاجی کہ از گلہا بافند و اہل ہند سہرہ خوانند **مؤلف** عرض کند کہ این ہمان (بساک) می نماید کہ ذکرش بالاگذشت محقق بی تحقیق یا کاتبش در کتابت دو نقطہ زائد کردہ تصحیف کرد۔ دیگر ہیچ محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو بساک۔

بستام | بقول جہانگیری و برہان و جامع و ہفت و مؤید و شمس و موارد با اول مکسور و ثانی زدہ (۱) بسد باشد کہ آنرا تباری مرجان خوانند (امیر خسرو ؎) جہان کہ نزد خردمند

دفتر ضحک است پر به نیم خنده نیز زد از آن لب بستام پر صاحب رشیدی گوید که خطای صاحب فرهنگ است که این را بمعنی مرجان نوشت و در شعر خسرو بستام است بمعنی تبسم کننده نه بستام - صاحب ناصری تائید خیال رشیدی می کند و می فرماید که مرزا مهدی خان استرابادی منشی نادرشاه در تالیف خود که درهٔ نادره نام دارد غلط می نویسد که "اسپ سواری شاه را به بستام آراسته بیاوردند" و فرماید که این خطا از اشتباه صاحب جهانگیری بدو دست داده است - خان آرزو در سراج بذکر معنی الا و اختلاف رشیدی هیچ تصفیه نکرد و گوید که (۳) نام شهری از ولایت قومس که اول خراسان است و فرماید که قومسی این را بطای مطبقه نام خال پرویز و نام شهر مذکور گوید ولیکن بتای منقوطه صحیح است چراکه طا در فارسی اصل نیست و ظاهرا بسطام به طای مهمله معرب آنست نیز فرماید که دور نیست که بانی این شهر خال پرویز باشد که بنامش مشهور شد مؤلف عرض کند که صاحب جامع که محقق اهل زبانست با جهانگیری و برهان و غیرهم متفق است و جهی نباشد که این را بمعنی اول صحیح ندانیم بتماید نیز وجه که بست بدینمعنی هم گذشت و قیاس ما این است که فارسیان بستان را که بمعنی باغ می آید به تبدیل نون با میم (چنانکه کبین و کبیم) بمعنی جای گرفته باشند که دران مرجان بکثرت باشد و بمجاز مرجان را هم گفته باشند و جا دارد که بر بستا که مخفف بستان است میم تخصیص آورند چنانکه نوزده و نوزدهم و استعمال این در تالیف مرزا مهدیخان استرابادی تائید قول جامع کند - صاحب ناصری که باتباع رشیدی سند خان استرآبادی را خطای او قرار می دهد بیجاست اگر تسلیم کنیم که در کلام میر خسرو بستام است اندرینصورت هم تکذیب بستام نمی شود

بلکہ سند مذکور برای بستام نباشد پس اعتراض رشیدی مبنی برین است کہ او تصحیح نقل کلام سیر خسرو کردہ بر جہانگیری اعتراض می کند اگر جہانگیری سند غیر متعلق را بوجہ غلطی کتابت نقل کردہ باشد لازم می آید کہ تحقیق لغت را غیر معتبر دانیم خصوصاً بحالتے کہ خان آرزو و صاحب جامع تائیدش می کنند کہ اہل زبانند (اردو) (۱) مرجان دیکھو بست کے گیارھویں معنے (۲) بستام۔ ولایت قومس کے ایک شہر کا نام۔ اور خال پرویز کا نام۔

بستان بقول جہانگیری و جامع و ناصری و برہان مرادف معنی اوّل و دوم بست بمعنی (۱) گلزار و (۲) جای کہ میوہ ہای خوشبو در انجا باشد (منوچہری و امنافی ـــہ) بوستان بانا۔ حال و خبر بستان چیست ؏ اندرین بستان چندین طرب مستان چیست ؏ صاحب سوار السبیل این را معرّب بوستان گوید۔ بہار گوید کہ این فارسی معرب است و می فرماید کہ بالفظ خوردن کنایہ از رستنی و نباتات باغ خوردن مؤلف عرض کند کہ (بوستان خوردن) در ملحقات بوستان بجایش می آید و ما از ماخذ این براوّلین معنی بست بحث کافی کردہ ایم (اردو) دیکھو بست کے پہلے اور دوسرے معنے

بستان آرای اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی باغبان مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست کہ اسم فاعل ترکیبی است و کنایہ باشد کسی کہ بستان را بیاراید و بپیراید ہمان باغبان است (اردو) باغبان۔ دیکھو بستان پیرا

بستان ابروز | **بستان اپروز** اصطلاح۔ ہر دو ہمان (بستان افروز) کہ می آید و این ہر دو مبدل آن است کہ فا بہ موحّدہ و بای فارسی بدل شود چنانکہ فرزیدن و بروزیدن و فام و بام (اردو) دیکھو بستان افروز۔

(۱) **بستان افروختن** مصدر اصطلاحی۔ صاحب

(۲) بستان افروز | اصطلاح صاحب آصفی مذکر (۱)
بمعنی ساکت و۰۰ر (۲) فرماید که گل تاج خروس
است صاحب سروری بحواله نسخه میرزا نسبت
معنی دوم گوید که گلی باشد که سرخ مردش نیز
گویند و بوی ندارد و بعضی گویند که سرخ مرد نوعی
از بستان افروز است (سیف اسفرنگی ۵)
گر بخواهی بدم سرد صبا در گیرد ٭ در شبستان
چمن شعله بستان افروز ٭ و بحواله نسخه حلیمی
می فرماید که (بستان ابروز) نیز بنظر رسیده که
بجای فا - موحده باشد وگفته اند که آنرا (گل
یوسف) نیز گویند صاحبان جهانگیری و رشیدی
و برهان و ناصری و جامع و سراج و بحر هم ذکر
این کرده اند صاحب برهان اینقدر صراحت
مزید کند که بعضی اسپرغم را که ضیمران باشد
گفته اند و بجای فا - بای فارسی هم آمده
صاحب محیط بر (بستان افروز) فرماید که اسم
فارسی است و معربی (حبق بستانی) و (بنفشة البر)
و (درج الامیر) و (حماحم) و بفارسی (تاج خروس)
و (گل حلوا) و (گل یوسف) و بهندی (کلغا)
و (مهورا) خوشبوئیست و بهترین آن که در سایه
خشک شود - جمیع اجزای آن سرد و خشک
در اول وگویند در دوم - قابض و رادع
و برای معده وکبد حار ملتهب نیکو و مسکن حرارت
و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف عرض**
کند که اسم فاعل ترکیبی است وکنایه از
گلی که تعریفش بالا گذشت و آنچه صاحب آصفی
بر بنیاد (۲) مصدر (۱) را قائم کرده است
ضرورت نداشت (سعدی ۵) خطمی و خیری
و نیلوفر و بستان افروز ٭ نقشهای که در و
خیره بماند ابصار (اردو) کلغا - بقول
آصفیه هندی - اسم مذکر - ایک سرخ رنگ کے
پھول کا نام جس میں خوشبو مطلق نہیں ہوتی -
تاج خروس - بستان افروز -

بستان بان | اصطلاح - بقول بحر

باغبان **مؤلف** عرض کند کہ ترکیب باغبان
ہموافق قیاس است وصراحت ماخذ این
ہمہ را انجا کردہ ایم ولیکن مشتاق سند استعمال
می باشیم کہ از نظر ما نگذشت (اردو) دیکھو باغبان

(۱) **بستان بخت** | استعمال۔ (۱) مرکب اضافی

(۲) **بستان بیان** | است باضافت تشبیہی

کہ فارسیان بخت را بہ بستان تشبیہ دادہ اند
پس مراد از بخت است وبس (ظہوری ؎)
دمد از شورہ زار طالع من خار گلہائے٭ کہ رنگا
رنگ در بستان بخت دیگران باشد٭ و (۲)
ہم مرکب اضافی باضافت تشبیہی ومراد از
بیان (ولہ ؎) رود بہ لفظ را خار بلای عاشقی
در پاکی گل تعریف سنت چون ز بستان بیان
روید٭ (اردو) (۱) بستان بخت۔ قسمت کیلئے
(۲) بستان بیان۔ بیان کے لئے۔ ہر کیب
فارسی کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

بستان پیرا | اصطلاح۔ بقول جہانگیری

ورشیدی وبرہان وجامع وبحر باغبان۔ بہار ذکر
(بستان پیرای) بزیادت تحتانی کردہ کہ مزید علیہ
ہمین است (انوری ؎) بردہ رضوان بہشت
از پی پیوندگری٭ از تو ہر فضلہ کہ انداختہ بستان
پیرای٭ صاحب ناصری درست گوید کہ باغبان
پیرایش دہندہ باغ است کہ گیاہ ہا وشاخ ہای
خشک را زدہ از باغ بیرون می ریزد خان آرزو
در سراج فرماید کہ مجاز است وبحوالۂ رشیدی
گوید کہ حقیقتے کہ از رشیدی معلوم می شود خطاست
مؤلف عرض کند کہ حقیقت طلبان مشتاق
علم خطای رشیدی باشند وما تسکین شان می کنیم
کہ انچہ رشیدی بمعنی باغبان لفظ مجاز را شامل
خان آرزو نہ نوشت ہمین خطای اوست۔ ما می گوئیم
کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی پیرا ایندۂ بستان
وکنایہ از باغبان کہ کار او پیراستن باغ است
واین کنایہ قریب بمعنی حقیقی است۔ پس باصول
خان آرزو خطای اوست کہ صراحت حقیقت

ہمچو مانکرد وای برین طرز تحقیق او (اردو) دیکھو باغبان ۔

بستان پیراستن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت وسندی که پیش کرد همان است که بر (بستان پیرا) گذشت مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی صاف و پاک کردن بستان از خس وخاشاک وشاخهاے خشک درختان است وبس (اردو) باغ میں کاٹ چھانٹ کرنا ۔ صاحب آصفیہ نے (کاٹ چھانٹ کرنا) پر فرمایا ہے قطع و برید کرنا ۔

بستان خوردن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده و از سند ش (بوستان خوردن) پیدا است که بجایش می آید و آن بقولش کنایه باشد از خوردن نباتات و رستنی های باغ چنانکه (سعدی ے) نه در کوه سبزه نه در باغ شخ ؎ ملخ بوستان خوردو مردم ملخ ؎ مؤلف عرض کند که خوردن

درین جا بمعنی چریدن است وبس (اردو) باغ چر جانا ۔

بستان زاده اصطلاح ۔ بقول وارستہ وبهار مرادف گلستان زاده وبقول بحر گل و سبزه ومحققین اوّل الذّکرهم بر (گلستان زاده) بامعنی بحر اتّفاق دارند این کنایه موافق معنی حقیقی است یعنی گل وسبزه که پیدا می شود در باغ گویا زادهٔ بستان است ولیکن بهر نبات و درخت راهم درین تعریف داخل توان کرد وخیال نازک می خواهد که این را مخصوص داریم باثمر درختان ثمره دار وگل درختان بی ثمر که تولّد این در علم نباتات از نر وماده درختان ثابت است (میر الهی همدانی ے) در باغ خوش است آسمان گون زنبق ؎ کز بوی دهد دماغ راهم رونق ؎ این طفل کبود پوش بستان زاده ؎ از صفحهٔ دشت بادیش واد سبق ؎ مخفی مبادکه ازین سند هم گل ثابت است

و در اسناد (گلستان زادہ) ہم مقصود از سبزہ بنظر نیامد پس بقیاس عام اگر سبزہ را داخل معنی کنیم لازم می آید کہ درختان را ہم و اگر بقیاس نازک گل را گیریم باید کہ میوہ را ہم (اردو) پھول سبزہ ۔ میوہ ۔ مذکر ۔

بستان سرا اصطلاح ۔ خان آرزو در سراج می فرماید کہ باغی کہ در صحن خانہ سازند و آن قلب سرا بستان است زلہ بردارش (بہار) ہمزبانش و صاحب بحر ہم ذکر این کرد (صائب ؎) ہست تا دامن کشان سرو درین بستان سرا ٭ از گریبان دست ما کوتاہ کردن مشکل است ٭ (ولہ ؎) تا مگر داغی بدست آرم درین بستان سرا ٭ ہمچو برگ لالہ سرتا پا جگر گردیدہ ایم ٭ مؤلف عرض کند موافق قیاس است (اردو) خانہ باغ ۔ مذکر ۔ دیکھو باغ خانہ

بستان شیرین اصطلاح ۔ بقول سروری و برہان و جامع و سراج و بحر نام نوائیست کہ مطربان نوازند ۔ بہار گوید کہ این را باغ شیرین نیز خوانند مؤلف عرض کند کہ نظر بر اعتبار صاحبان سروری و جامع کہ از اہل زبانند این را کنایہ دانیم و مرکب توصیفی است و (باغ) شیرین بجای خودش گذشت و حقیقت آن با صراحت ماخذش ہم در انجا مذکور (اردو) دیکھو باغ شیرین ۔ جس کا اردو نام معلوم نہ ہو سکا ۔

بستان غم استعمال ۔ غم باشد کہ فارسیان غم را بہ بستان تشبیہ دادہ اند (ظہوری ؎) در اقلیم عشق است باد و بہاری ٭ کہ از بید بستان غم برگرفتند ٭ (اردو) غم ۔ مذکر ۔ فارسیون نے غم کو (بستان غم) کہا ہے اور بستان کے ساتھ تشبیہ دی ہے ۔

بستان کردن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی درست کردن و ساختن بستان است (باقر کاشی ؎) اگر ہنگام باغ و راغ

نبود ؎ میان خانہ بستان می توان کرد ؎ (اردو) باغ بنانا۔ باغ تیار کرنا۔ باغ لگانا۔

(الف) **بستان گرد** اصطلاح۔ صاحب
(ب) **بستان گردیدن** بحر ذکر (الف) کرد گوید کہ (۱) بمعنی نظارگی و تماشای باغ است صاحب آصفی بذکر معنی اوّل فرماید کہ معنی ترکیبی این (۲) گردندہ در بوستان وہم او (ب) را قائم کردہ از معنی ساکت **مؤلف عرض** کند کہ سیر باغ کردن وگشت کردن در باغ ولیکن (الف) را بمعنی اوّلش بدون سند استعمال تسلیم نکنیم کہ خلاف قیاس است و بمعنی دومش اسم فاعل ترکیبی است موافق قیاس (طغرای مشہدی ﷺ) ایا غی باین بوستان گردہ ؎ گل سرخ بستان می زرد دہ ؎ مخفی مباد کہ درین سند بیش کردہ آصفی استعمال (بوستان گرد) است نہ بی ندارد کہ بستان مخفف بوستان باشد (اردو) (الف) (۱) باغ کا تماشا۔ مذکر۔ باغ کی سیر۔ مؤنث۔ (۲) باغ کی سیر کرنے والا (ب) باغ میں سیر کرنا پھرنا۔

بستانی استعمال بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالضم وکسر نون (۱) منسوب بہ بستان و (۲) بمعنی باغبان و (۳) بقول رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی بقول **مؤلف عرض** کند کہ معنی اوّل حقیقی است بزیادت یای نسبت بر لفظ بستان ومعنی دوم کنایہ باشد کہ کسی کہ بہ باغ منسوب است باغبان باشد معنی سوم ہم ازہمین قبیل است (ظہوری ﷺ) بستانیان گلشن کوی تبسّم ؎ خاشاک خشک را گل تر نام کردہ اند ؎ (اردو) (۱) وہ چیز یا شخص جو باغ سے منسوب ہے۔ مؤنث۔ مذکر۔ (۲) مالی۔ مذکر۔ دیکھو باغبان

(۳) ترکاری۔ بقول آصفیہ ۔ مؤنث ۔	بھاجی ۔ ترہ ۔ ساگ پات ۔ بقلہ ۔

بستاوند | بقول جہانگیری ورشیدی وجامع بااوّل مضموم وثانی زدہ زمینی راگویند که پشتہ پشتہ باشد صاحب برہان گوید که بفتح دال وزمین ناہموار رانیز گفتہ اند صاحب ناصری می فرماید که اصل این (پشتہ وند) بودیعنی پشتہ مانند شین معجمہ بہ مہملہ بدل شدہ فرماید که بضمّ اوّل بہتراز فتح است ۔ خان آرزو درسراج گوید که این ظاہرا مرکّب است از بست که بمعنی کوہ گذشت وآوند کلمۂ نسبت است پس بفتح اوّل باید مؤلّف عرض کند که ضمّ اوّل که در استعمال ومحاورۂ فارسی است تقاضای آن می کند که ماخذ بیان کردۂ ناصری رابہتراز خان آرزو دانیم ۔ پشتہ رابستا کردند که بای فارسی بدل شد بہ عربی چنانکه اسپ واسب وشین معجمہ بہ مہملہ چنانکه کشتی وکستی وہای ہوّز بہ الف چنانکه خارہ وخارا ومرکّب کردند باوند ووند بقول برہان بمعنی صاحب وقتیکه درآخر کلمہ درآوردند چنانکه (دولت وند) معنی لفظی این پشتہ دارندہ وکنایہ از زمین ناہموارو پشتہ پشتہ (اردو) ناہموار زمین جس میں ٹیلے ہوں ۔ مؤنث

بستاہ | بقول سروری بوزن درگاہ بمعنی سازسفر مطلقاً مؤلّف عرض کند که سکوت دیگر محقّقین تعجب خیز است ومعاصرین عجم بر زبان ندارند جزین نیست که فارسی قدیم باشد واسم جامد واگر از قیاس کار گیریم وضع شد از بستہ که سازوسامانی که برای سفری بندند والفی زیادہ کردند پیش از ہای ہوّز برای سہولت استعمال وتخصیص معنی چنانکه مہار ومہارہ وگیج (اردو) سفر کا سازوسامان ۔ مذکّر ۔

بست پایہ اصطلاح ۔ این ہمانست که ذکر این بر (بساتج) بحوالۂ صاحب محیط کردہ ایم که بر بستایج نوشته است و او ذکر این ۔ بطور مستقل ہم بجایش کردہ حوالۂ بستانج می کند این جہان (بس پایہ) است که بجایش گذشت که عربی آن (کثیر الارجل) است از لفظ بست ہم کثرت مراد است دارد و دیکھو بسانج و بس پایہ ۔

بستج بقول برہان بضم اوّل وسکون ثانی وفتح فوقانی وجیم ساکن معرب بستک است که می آید و آن صمغی که کندر گویندش وبقول بعض گوید که صمغ درخت پسته است صاحب ناصری گوید که معنی آخر الذکر درست معلوم می شود زیرا که بستج معرب پسته باشد امّا بکسر اوّل وصاحب سوار السبیل گوید که (۲) بالکسر معرب پسته فارسی است که میوۂ درخت برغند است وہم صاحب برہان بر کندر گوید که بضم اوّل وثالث صمغی است که آنرا مصطکی نامند صاحب محیط بر بستج گوید که معرب پسته فارسی وگویند اسم عربی کندر است بر کندر فرماید که بضم کاف وسکون نون وضم دال مہمله اسم فارسی بستج عربی است ولبان نامندش که بیونانی طیسردن وسیغروس وبسریانی لبانون وبرومی سیفروس ۔ وبہندی کندر وگوند وسالیکا ودر انگلیسی بنجمن خوانند صمغ درختی است خاردار ۔ گرم وخشک در اوّل ودوم وبقول شیخ خشک در اوّل باقوّت مجففه وقابضه ومنقّحه وجالیه اندک و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند که حقیقت لبان بر معنی پنجم بآن نوشته ایم وہم او بر پسته فرماید که اسم فارسی ومعرب آن فستق وبسریانی بستقی وبیونانی بستاقیا و بفرنگی بستیا وبہندی معروف به پسته وآن ثمر درختی است که بفارسی بسعر نامند بقول

شیخ الرئیس گرم در آخر دوم و دران قبض و تحلیل وجلا و تنقیہ و تفتیح است و بوجہ خوشبو مقوی (اردو) (۱) دیکھو بان کے پانچویں معنے (۲) پستہ بقول آصفیہ فارسی مذکر ایک میوے کا نام ہے جس کا پوست بادامی اور مغز رنگ میں سبز ہوتا ہے۔ فستق۔

بستر | بقول سروری انچہ گسترانند بجہت خوابیدن و بعربی فراش گویند (حکیم فرخی ے) مست گشت و زبہر خفتن ساخت ٭ خویشتن را کنار من بستر ٭ صاحب ملحقات برہان ہم ذکر این کردہ و بقول فدائی کہ از علمای معاصر عجم است جای درخت خواب بہار گوید کہ گاہے مضاف میشود بطرف خواب و بالفظ آرام و آسایش و آسودگی و راحت و بامصادر افگندن و انداختن مستعمل صاحب سخندان فرماید کہ (بسترت) در سنسکرت بمعنی گستردہ شدہ و ہم او گوید کہ بستر را بزبان سنسکرت بستار نام است صاحب ساطع بر بستار می فرماید کہ بمعنی گستردن و بسط است و بر بستر فرماید کہ بزبان سنسکرت پارچہ را گویند کہ فرش و بساط باشد و بستر را ہم مؤلف عرض کند کہ فارسیان لغت سنسکرت را تقریبا استعمال کردہ اند و استعمال این بالغات فرس در ملحقات می آید (اردو) بستر بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ بچھونا۔ فرش۔

بستر آسودگی | استعمال۔ مرکب اضافی بستر راحت است و بستری را گویند کہ بران راحت نصیب شود مقابل بستر غم (ظہوری ے) پہلوی دل ریش شد بر بستر آسودگی ٭ خار صحرای مشقت غیرت سنجاب باد ٭ (ولہ ے) ظہوری آن زمان بر بستر آسودگی غلطد ٭ کہ دل از شوق مژگان ہر زمان بر نیشتر غلطد ٭ (صائب ے) شمع را بالین بر بال و پر پروانہ

است ۱۲ بستر آسودگی خاکستر پروانہ است ۱۲ (اردو)
فارسی ترکیب سے بسر راحت۔ بستر آسودگی کہہ سکتے
ہیں۔ مذکر یعنے وہ بستر جس پر آرام اور راحت ملے

بستر آہنگ | اصطلاح۔ بقول جہانگیری
(۱) لحاف باشد صاحب رشیدی فرماید کہ (۲)
چادری کہ بالای بستر کشند و بگسترند (لبیبی ع)
خوشا حال لحاف و بستر آہنگ ۱۲ کہ می گیرند ہر شب
در بر تنگ ۱۲ و فرماید کہ بعضی بمعنی چادر شب
گفتہ اند کہ برای گرد نشستن بر بستر و لحاف
گسترند۔ صاحب برہان گوید کہ لحاف و نہالی
بقول بعض چادر شبی۔ صاحب ناصری گوید کہ
بمعنی دوم اصل است چہ آہنگ بمعنی کشیدن
است صاحب جامع بر معنی اول قانع۔ صاحب
بحر ہمزبان برہان۔ خان آرزو در سراج گوید
کہ مطلق رخت خواب است کہ بگسترانند و بقول
بعض چادری کہ محافظت بستر کند۔ زلہ بردارش
بہار ۱۲ کرامت ذیل بستر کردہ گوید کہ مثلہ و نیز ذکر
معنی دوم کند **مؤلف** عرض کند کہ لحاف
در عربی زبان جامہ کہ از پنبہ و قز آگندہ باشد
از ہمین است کہ صاحب برہان در معنی این نہالی
را آوردہ انچہ صاحب ناصری اشارۂ ماخذ کردہ
است مقصودش ہمین قدر باشد کہ قلب اضافت
آہنگ بستر باشد یعنی بستر کش و بستر پوش کہ حفاظت
بستر کند پس معنی دوم حقیقی است و سند لبیبی تائید
معنی اول کند و ذکر لحاف کہ در کلام اوست مطلق آید
باشد و بس حاصل اینست کہ معنی دوم اصل است
و معنی اول مجاز آن (اردو) (۱) لحاف
اسم مذکر۔ دیکھو بالاپوش کے پہلے معنے (۲) پلنگ پوش
بقول آصفیہ اسم مذکر۔ بالاپوش۔ وہ بڑا کپڑا جو
پلنگ پر بستر کی حفاظت کے واسطے ڈالتے ہیں
یہ کپڑا اکثر چھپا ہوا ہوتا ہے۔

بستر افتادن | مصدر اصطلاحی۔ گستردہ
شدن بستر باشد (ظہوری ع) خوش آنکہ پیش
درت بسترم چنان افتد ۱۲ کہ بالشی بہ سر آستانہ

بگذارم ٭ (اردو) بچھونا ہونا۔

(۱۰۵۱۵) **بستر افسانہ** استعمال۔ مرکب اضافی است باضافت تشبیہی کہ فارسیان افسانہ را بہ بستر تشبیہ دادہ اند (ظہوری ؎) گاہی کہ داد نرگس شوخت سری بخواب ٭ از ناز و عشوہ بستر افسانہ پہن شد است ٭ (اردو) افسانہ کو فارسی نے بستر افسانہ کہا ہے۔ مذکر۔

بستر افگندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ گستردن بستر باشد و بس (دانش مشہدی ؎) درمیان خلق نتوان بستر راحت فگند ٭ سر نہم بر دامن صحرا چو خواب آید مرا ٭ مؤلف عرض کند کہ از سند بالا (بستر فگندن) پیدا است عجبی نباشد کہ فگندن اصل است و افگندن مزید علیہ آن (اردو) بستر بچھانا۔ دکن مین بچھونا کرنا۔

بستر انداختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف بستر افگندن است کہ گذشت (نظرت مشہدی ؎) بہر وادی کہ شوقم بستر آسایش انداز ٭ رہ خوابیدہ پہلوی زند بر خواب مخملہا ٭ (ظہوری ؎) بستر بیماری انداختیم ٭ آتشی در استخوان تب زدیم ٭ (اردو) دیکھو بستر افگندن۔

(۱۰۵۱۶) **بستر اندازان کردن** مصدر اصطلاحی بمعنی بستر انداختن است و بستر اندازی کردن و بظاہر الف و نون (اندازان) زائد می نماید (ظہوری ؎) ناتوانان سنگ کوہت بہر بالین چیدہ اند ٭ خار می چینند شاید بستر اندازان کنند ٭ (اردو) دیکھو بستر انداختن و افگندن۔

(۱۰۵۱۷) **بستر برچیدن** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی گستردن بستر باشد (ظہوری ؎) برنچیدم بستر آہ ای دریغ ٭ درد بیدردی بدرمان برنخورد ٭ (اردو) دیکھو بستر افگندن۔

(۱۰۵۱۸) (۱) **بستر بیتابی** استعمال (۱) مرکب اضافی
(۱۰۵۱۹) (۲) **بستر بیماری** است کہ فارسیان باضافت

تشبیہی بیتابی را بہ بستر تشبیہ دادہ اند و (۲) مرکب
اضافی بمعنی خورش (ظہوری ۵) گستر انم بہر طاقت
بستر بیتابیے کہ بالش بیماری زیر سر صحبت نہیم
سند (۲) بر (بستر انداختن) از ظہوری گذشت
(اردو) (۱) فارسیوں نے بیتابی کو بستر کے ساتھ
تشبیہ دی ہے۔ بستر بیتابی۔ بیتابی کو کہہ سکتے
ہیں۔ مذکر۔ (۲) بیماری کا بستر۔ مذکر۔

بستر پرست | اصطلاح۔ اسم فاعل ترکیبی
کسی کہ دائما بر بستر خود افتادہ باشد و کنایہ از
سست و اوشنگن (ظہوری ۵) ز بیماری چہ
راحت پہلو بستر پرستان را کہ مبادا از زخم مرہم
سینۂ خنجر پرستان را کہ (اردو) بستر پرست
بہ ترکیب فارسی اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو
سست اور کاہل ہو اور رات دن اپنی سستی
سے بچھونے پر پڑا رہے۔ کاہل۔ دیکھو اوشنگن۔

بستر خواستن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرد
و معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی
طلب و خواہش بستر کردن معاصرین عجم بر زبان دارند۔
(خان آرزو ۵) بہر صورت کہ در کوی بتان افتادم افتادم
نخواہم بستر و بالین برنگ خون خوابیدہ ام (اردو) بستر چاہنا

(الف) **بسترد** | (الف) بقول شمس دور کردن و حک کردن و محو صاحب مؤید در
(ب) **بستردن** | نسخۂ مطبوعہ بحوالہ قنیہ گوید کہ بالضم دور کرد و محو ساخت و بحوالہ شرح
مخزن گوید کہ بمعنی ستردن و حک و محو کردن و نزدیک ستردن بمعنی حلق کردن مدی۔ ودر
نسخ قلمی دور کردن (کذا فی القنیہ) و بحوالہ شرح مخزن بمعنی حل کردن و محو ساختن است
و فرماید کہ اما مشہور بمعنی حلق کردہ است۔ صاحب ہفت گوید کہ دور کردن و حک کردن و محو
ساخت و حلق کرد **مؤلف** عرض کند کہ کم التفاتی و بی تحقیقی صاحب شمس کہ بر الف معنی
مصدری و اسم جامد بیان کرد و مؤید الفضلا از برای تائید فضلا۔ پہ ۵ از حقیقت نبرداشت

وہمچون صاحب شمس توجہ خود بسوی معنی مصدری گماشت ما حقیقت این بذیل (ب) بیان بیان کنیم و (ب) بقول جہانگیری با اوّل مکسور بمعنی ستردن یعنی (۱) پاک کردن و (۲) محو ساختن صاحب رشیدی گوید کہ استعمال بہ با بسیار است صاحبان برہان و جامع و سراج ذکر این کردہ اند و صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید کہ (۳) تراشیدن صاحب بحر این را کامل التصریف گوید و مضارع این بسترد بہ فتح رای مہملہ وہم او بر ستردن بدون بای زائد بذکر معنی اوّل و سوم قانع و فرماید کہ بیشتر معنی سوم در اوارہ مو بہا مستعمل و گوید کہ بضم اوّل نیز آمدہ صاحب موارد فرماید کہ مرادف استردن مؤلف عرض کند (استردن) کہ در مقصورہ گذشت اصل است و حقیقت ماخذش ہمہ را نجا مذکور و ستردن کہ می آید مخفف آن بحذف الف اوّل و بستردن مزید علیہ آن بہ زیارت موحدہ و صراحت ہمہ معانی بر (استردن) گذشت و (الف) بہ سکون رای مہملہ ماضی مطلق و بہ فتح رای مہملہ مضارع (اردو) الف - ماضی مطلق اور مضارع ہے (ب) کا اور (ب) دیکھو استردن -

بستر ساختن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ قرار دادن و کردن بستر است (ارزقی ہروی ع) ز آب روشن سازیم بستر و بالین ہا ز خاک تیرہ برآریم لولوی شہوار ہا (اردو) بچھونا بنانا

بستر سمندر اصطلاح - بقول رشیدی و برہان و جامع و بحر و سراج و جہانگیری در محقق کنایہ از آتش مؤلف عرض کند کہ این کنایہ باشد کہ آتش آرامگاہ سمندر است (اردو) دیکھو آتش -

بستر شب خواب استعمال - بقول انند بحوالہ غوامض سخن - بستری کہ شب بر و خواب

کنند (شانی تکلو ؎) تا بر سرِ خاکستر گلخن نہ نشینم ٭ خورشید من از بستر شب خواب نخیزد ٭
مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و (شب خواب) قلب اضافت خواب شب (اردو) وہ بستر جس پر رات میں سوئیں۔ مذکر۔

بستر شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی قرار یافتن بستر است (امامی ہروی ؎) تا گلش را نافہ مشک ختن بستر شود ٭ سنبلش را تودہ برگ سمن بالین کند ٭ (اردو) بستر ہونا بچھونا قرار پانا۔

بستر شناختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی تمیز بستر کردن و دانستن بستر را (صائب ؎) ہیچ عضوی بی بصیرت نیست در ملک جنون ٭ ورنہ چون پہلو شناسد بستر بیگانہ را ٭ (اردو) بستر پہچاننا۔

بستر عدل استعمال۔ مرکب اضافی است بمعنی عدل۔ فارسیان باضافت تشبیہی عدل را بہ بستر تشبیہ دادند (انوری ؎) پہلوی ملک بستر عدل انگہی نبود ٭ کاقبال کرد بالش عالیت آشکار ٭ (اردو) فارسیوں نے عدل کو (بستر عدل) کہا ہے عدل بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ برابری۔ نصفت مساوات۔ انصاف معدلت۔ دادگستری۔

(۱۸۱۴)

بسترغ بقول مؤید (مطبوعہ مطبع نولکشور) بفتح یکم وضم سوم بحوالہ لسان الشعرا و ادات بر وزن افشردہ و فرماید کہ بضم با نیز و بقول بعض بفتح۔ رستنی است کہ آنرا اسپرک گویند و قیل گیاہی است کہ رنگ سبز بدان رزند و آن رنگ را اسپرکی خوانند و بحوالہ دستور گوید کہ (۲) پارہ از خوشہ انگور و خرما و در نسخہ قلمی ہمین معنی بر بسترغ مرقوم کہ بہ موحدہ و بہ شین معجمہ و دوم زای ہوز و غین معجمہ می آید و در دیگر نسخ قلمی خلاف حروف این است بالجملہ اسپرک کہ بجای خود ذکر کند [illegible]

بران اشارۂ این نیست وانچہ از اسپرک حوالۂ (ارحیقنہ) بدست می آید در انجا ہم ہیچ اشارۂ
این حاصل نمی شود۔ صاحب محیط (بسترع) را بموحّدہ بہ سین مہملہ و فوقانی و را و عین مہملتین در
آخر نوشتہ گوید کہ ہمان اسپرک و بدیل ہمین گوید کہ بہ شین معجمہ عوض مہملہ ہم باشد کہ آنرا در عربی
اکلیل الملک گویند و اشارۂ (اکلیل الملک) بر (ارحیقنہ) کردہ کہ گذشت و ہمدرانجا (استرغ)
را بالف اوّل لغت سریانی گفتہ مؤلف عرض کند کہ (بشترغ) بہ موحّدہ و شین معجمہ و
فوقانی و رای مہملہ و غین معجمہ بہمین ہر دو معنی بیان کردۂ موئیدمی آید پس معلوم می شود کہ این
لغت فارسی زبان نیست بلکہ سریانی است و اصل این ہمان بسترع و بشترع بہ سین مہملہ و
معجمہ و عین مہملہ در آخر ہر دوست کہ صاحب محیط ذکرش کردہ و تعریف این بر اسپرک و ارحیقنہ
گذشت اختلاف بعض حروف در تعریف محقّقین بالانتیجہ تصرّف اہل مطابع و کاتبین باشد
دیگر ہیچ۔ ما قول محیط را کہ محقّق مفردات طب است معتبر دانیم (اردو) (۱) دیکھو اسپرک اور
ارحیقنہ (۲) انگور اور کھجور کے خوشے کا ایک حصّہ۔ مذکّر۔

بستر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف بستر ساختن است کہ گذشت (قاسمی گونابادی ے) گستان ریش ایشان تو تا ساختہ بگہ کہ وہ بستر از ان گہ لحاف کرد (اردو) دیکھو بستر ساختن۔

بستر گستردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است (جمالی اصفہانی ے) از ہر ان جانب کہ رو آری و بس نقش بدیع تو جبرئیل آنجا بگستردہ است گوئی بستری تو (ظہوری ے) کہ بستر گستر دیمہرا سیری ہا کہ جز بازوی خود بالین

نداردہ (اردو) بستر لگانا یا جمانا۔ بقول آصفیہ کسی کا جگہ رات بسر کرنے کے واسطے بچھونا کرنا۔ خصوصاً شب میں

بستم بقول ضمیمۂ برہان بضمّ اوّل وثالث (۱) جوشش ودمیدگی اعضا باشد وبکسر اوّل (۲) بمعنی بزاشم وپاک سازم وفرماید کہ بمعنی اوّل باشین منقوطہ ہم می آید۔ صاحب موید نسبت معنی اوّل صراحت مزید کند کہ دمیدگی اندام راباد گویند صاحب ہفت گوید کہ ترجمۂ معنی اوّل در عربی شر است کہ دمیدگی وجوشش اعضا است باخارش **مؤلف** عرض کند کہ آنچہ بہ شین معجمہ بمعنی اوّل می آید مبدل این باشد چنانکہ کستی وکشتی وماخذ این جز این نمی نماید کہ بیماران مرض صاحب فراش می شود پس فارسیان بزیادت (میم تخصیص ہمچون دہم ودوازدہم) این را بمعنی (مخصوص بستر) برای این مرض وضع کردند وبمعنی دوم مضارع متکلم مصدر (بستردن) کہ گذشت (اردو) (۱) دیکھو از وب (۲) دیکھو مصدر بستردن یہ اسکا مضارع متکلم ہے

بستر نشین اصطلاح۔ بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) از قبیل مسند نشین **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است ومعنی لفظی این کسی کہ نشست او بر بستر است و (۲) کنایہ از بیمار کہ دائما بر بستر می باشد معاصرین عجم تصدیق ہمین معنی می کنند وفرق در بستر نشین وصاحب فراش این است کہ آن بمعنی مجرد بیمار است واین بمعنی بیماری کہ نشستن نتواند ودائما بر بستر افتادہ ودراز کشیدہ باشد بوجہ ناتوانی (اردو) (۱) بستر یا بچھونے پر بیٹھا ہوا۔ (۲) بیمار۔ مذکر۔

بستر وبالین نہادن استعمال۔ بستر کردن وبالین بر بستر نہادن است (ظہوری ؎)

در خور لیلی ومجنون بستر وبالین نہد
تو تودہ ہای گل از این رو تودہ ہای خار داشت

(اردو) بچھونا کرنا۔ اس میں بستر بچھانا اور اسپر تکیے رکھنا دونوں داخل ہیں۔

بستری بودن اصطلاح - بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار کنایہ از صاحب فراش و بیمار بودن است **مؤلف** عرض کند کہ یای نسبت را بر لفظ بستر زیادہ کردہ اند و بس **(اردو)** صاحب فراش ہونا - بیمار ہونا - دکن میں (فریش ہونا) کہتے ہیں جیسے "وہ دو مہینے سے فریش ہے" یعنی بچھونے پر پڑا ہے اور بیمار رہے -

بست شکستن مصدر اصطلاحی - بقول وارستہ و بہار و بحر از حد تجاوز کردن (خان خالص ۵) بردہ از دل کہ خیال بت بہست مرا ، کہ شکست است غدائم دگر این بست مرا **مؤلف** عرض کند کہ بست بمعنی حد بر نشان ہفتم گذشت و این مرکب از ہمانست **(اردو)** حد سے تجاوز کرنا - حد سے بڑھنا (دیکھو از جا برآمدن)

بستک بقول رشیدی بالفتح مرتبان کوچک سفالین وچینی - فرماید کہ (۱) مرادف بستو است کہ می آید صاحب برہان می فرماید کہ (۲) بروزن اُردک صمغ درخت پستہ وبقول بعض (۳) کندر است وبقول بعض صمغی است کندر نام کہ بعربی لبان خوانندش - صاحب ناصری اندکر معنی دوم گوید کہ (۴) نام ولایتی از پارس قریب بہ بحر عمان و لار و خاک کرمان کہ حاکمی خاص دارد در انجا کلا اہل سنت اند و ذکر (بستو و بستک) را ہم کردہ تصدیق معنی اول کند و فرماید کہ بستو معرب آنست وہم او فرماید کہ (۵) چربی را نیز گویند کہ بدان ماست برہم زنند تا کرہ و دوغ از یکدیگر جدا شود و آن را آتین ہم نامند - صاحب جامع بر معنی دوم وسوم قانع **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول مرکب است از بست بمعنی ہفتم و کاف تصغیر بمعنی چیزی کوچک کہ محدود است و کنایہ از مرتبان و بمعنی دوم وسوم اسم جامد است مرکب از ہمان بست کہ بمعنی سیزدہمش گذشت و کاف تصغیر بمعنی چیز کوچک کہ بستہ شدہ است ومنجمد و اشارہ این بر تسخ کردہ ایم کہ معرب

ہمین است نسبت معنی چہارم خیال ما این است کہ ہمان بست باشد کہ بمعنی سومش مذکور شد بزیادت کاف تعظیم یا زائدہ چنانکہ ماک و ناوک و وجہ تسمیہ آن ہم ہمدرانجا گذشت یا ولایتی دیگر باشد کہ تعریفش زائد از بیان بالا معلوم نشد ۔ حالا عرض می شود نسبت معنی پنجم کہ این مرکب است بابست کہ بمعنی دہمش گذشت و کاف تصغیر یا تخصیص بمعنی گرہی کوچک یا مخصوص و کنایہ از آلہ کہ سرش گرہ مدور دار د کہ بدان ماست را برہم زدہ مسکہ جدا کنند (اردو) (۱) چھوٹا مرتبان مذکر ۔ (۲) درخت پستہ کا گوند ۔ مذکر (۳) کُندر ۔ دیکھو باآن (۴) ایک ولایت کا نام بستاک ہے جو پارس میں بحر عمان کے قریب واقع ہے ۔ مونث (۵) متھنی ۔ بقول آصفیہ ۔ ہندی ۔ اسم مونث ۔ بلونی ۔ رئی ۔ وہ لکڑی جس سے وہی بلوتے ہیں ۔

بستگان اصطلاح ۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار با کاف فارسی بمعنی وابستہ مولف عرض کند کہ مزید علیہ بستہ باشد کہ اسم مفعول بستن است بمعنی بستہ شدہ و کنایہ از وابستہ و متعلق چون خواستند کہ باالف و نون زائد تان مرکب کنند بقاعدہ فارسی ہای ہوز آخرہ را بہ کاف فارسی بدل کردند ۔ چا دارد کہ الف و نون را برای جمع گیریم چنانکہ بچگان اندرین صورت معنی این (۲) وابستگان باشد بمعنی متعلقان چنانکہ ؎ ما ہم از وابستگان یاریم ؎ خیال ما این است و معاصرین عجم با ما اتفاق دارند کہ صاحب رہنما در تعریف این جمع را واحد نوشت (اردو) (۱) وابستہ بقول آصفیہ متعلق ۔ دیکھو باآن (۲) وابستگان ۔ (۱) کی جمع ۔ بقاعدہ فارسی ۔ اردو میں مستعمل ہے جیسے ؎ ہم وابستگان در دولت سے ہیں ؎

بست گہوارۂ فنا اصطلاح ۔ بقول شمس اسیر و گرفتار محبت دنیا مولف عرض کند

اگر بست را مخفف بسته و مراد از بندی و گرفتار
گیریم - مرکب اضافی و کنایه از معنی بالا موافق
قیاس می شود ولیکن استعمال این از نظر ما نگذشته
و دیگر محققین اصطلاحات هم ساکت - بدون
سند استعمال تسلیم نه کنیم - معاصرین عجم هم بر زبان
ندارند (اردو) محبت دنیا میں گرفتار - دنیا دار۔

بستگی | اصطلاح - بقول فدائی که از علمای
معاصرین عجم بود بمعنی (۱) قید و نسبت است -
مؤلف عرض کند که حاصل بالمصدر بستن
بمجاز است بمعنی حقیقی این بندش و مجازاً
بمعنی تعلق چنانکه (ندا بستگی) (صائب ۵)
بستگی کفر است در آئین ما اهل گشادگان ؎
از کمر زنار رو سبحه می باید گشود ؎ (۲) بمعنی بندش
و مسدودی چنانکه بستگی گوش (واله ۵) تا دل
نباشد نتوان شرح نمودن ؎ از بستگی گوش زبان
لال بر آید ؎ (اردو) (۱) مانند حصہ کا حاصل بالمصدر
بندش - اور بستگی نہیں کہہ سکتے ہیں جیسے دل بستگی -
لیکن مجرد بستگی اردو میں مستعمل نہیں ہے اسکی جگہ
تعلق کا استعمال ہے (۲) بند ہونا کا حاصل بالمصدر

بستگی داشتن | مصدر اصطلاحی - بند بودن
(صائب ۵) قفل روزی در جوانی بستگی هرگز
نداشت ؎ ریخت تا دندان کلید رزق را دندانه
ریخت ؎ (اردو) بند ہونا -

بستم | بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بالکسر (۱)
ترجمه عشرین است **مؤلف** عرض کند هیچ
تخصیص بر بست نه باید کرده اند که بر معنی شانزدهم
گذشت و ترجمه این در سنسکرت بشتم است چنانکه
صاحب سخندان آورده و این اتحاد قاعده باشد
مخفی مباد که آنچه صاحب انند ترجمه این محض
عشرین نوشته درست نباشد چرا که در عربی
زبان از برای دهم عاشر می آید چنانکه (هذا
الیوم العاشر) و از برای دیگر عشرات باید که
عشرات را مضاف الیه قرار دهیم که (یوم العشرین)
بمعنی روز بستمی (اردو) بیسواں یعنی بیس سے

نسبت رکھنے والا ۔

(۲) بستم ۔ بقول مؤید بمعنی لذت ـ مؤلف عرض
کند کہ این را بجز نسخہ مطبوعہ مطبع نولکشور در دیگر
نسخ قلمی نیافتیم واین دست تصرف مؤلفین مطبع
باشد کہ ہمین قسم کارہا در فرہنگ ہا کردہ اند معاصرین
عجم برزبان ندارند و محققین فارسی زبان ازین
ساکت ۔ بدون سند استعمال اعتبار را نشاید

(اردو) لذت ۔ مؤنث ۔

بستن | بقول بحر بالفتح (۱) نقیض کشودن
وکشادن و فرماید کہ کامل التصریف است ومضارع
این بندد ۔ نیز فرماید کہ اسم فاعل این نیامدہ
وگوید کہ تبدیل سین بنون وازدیاد دال ابجد
در صیغہ ہای غیر سالم این مصدر سماعیست ۔
صاحب موارد ہم ذکر ایمعنی می کند و فرماید کہ
حاصل بالمصدر این بست و بند وامر این ہم
بند ۔ لازم ومتعدی ہر دو آمدہ مؤلف عرض
کند کہ مقصودش جز این نیست کہ بمعنی بندیدن
وبستہ شدن ہر دو باشد ۔ بہ تحقیق ما اسم مصدر
این ہمان بست است کہ بر معنی ششمش گذشت
فارسیان آنرا با علامت مصدر (تن) مرکب کردہ
مصدری وضع کردہ اند از دو فوقانی یکی را حذف
کردند و بمعنی در چیزی را با رسن وامثال آن
بستن است) مخفی مباد کہ بندیدن ہم بہمین
معنی می آید ومحققینے کہ ملحقات (بندیدن) را
با مصدر بستن متعلق کردہ قواعد تبدیل حروف
را بکار بردہ اند سکندری خوردہ اند حاصل این
است بند کہ بقول بحر مضارع بستن است و
بہ تحقیق ما مضارع بندیدن باشد کہ می آید
وصاحب موارد کہ بند را حاصل بالمصدر بستن
قرار می دہد ما آنرا حاصل بالمصدر بندیدن
خیال می کنیم و عرض میشود کہ بستن سالم التصریف
است نہ کامل التصریف چنانکہ صاحب بحر
خیال می کند وآنکہ اورا در غلط انداخت ہمان
مضارع وانچہ صاحب موارد بند را امر حاضر

بستن خیال می کند تسامح اوست کہ آن امر حاضر
بند بدن است نہ بستن وحقیقت ہمان است
کہ بستن را بوجہ سالم التصریفے امر حاضر نیامدہ
وبند و بہ بند امر حاضر بند بدن است کہ در محاورہ
مستعمل است بہار ہم ذکر این معنی کردہ (اردو)
باندھنا۔ بقول آصفیہ کھولنے کے خلاف۔ بندش
کرنا۔ کسنا۔ جکڑنا۔ گرہ لگانا۔ گانٹھ دینا۔

(۳) بستن۔ بقول بحر بمعنی منجمد شدن و گرد و
فراہم آمدن چنانکہ (بستن شکر در چیزی) صاحبان
موارد و بہار ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف**
عرض کند کہ اسم مصدر این را با معنی سیزدہم
لفظ بست تعلق است کہ بمعنی منجمد آمدہ و سند
این بر (مصدر مرکب) مذکورہ بالا می آید (اردو)
منجمد ہونا۔ دیکھو بربستن کے پانچویں معنے۔

(۴) بستن۔ بقول بحر نشو و نما نکردن و
نیفزودن از آنچہ ہست حیف است کہ سند
استعمال پیش نہ شد و دیگر محققین فارسی زبان
و معاصرین عجم ازین معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ موافق قیاس است ولیکن بدون
سند استعمال تسلیم نہ کنیم اگر سند استعمال بدست
آید مجاز معنی اول دانیم کہ چون چیزی بستہ شود
نشو و نمای آن بند شود (اردو) ٹھٹرنا۔ بقول
آصفیہ درخت یا پودے یا انسان وغیرہ کا بڑھنے
سے رہجانا۔ قوت نامیہ کا زوال ہوجانا۔

(۵) بستن۔ بقول بحر صورت خیال و نقش
را بستن **مؤلف** عرض کند کہ ما این را تعلق
بہ معنی دہم دانیم کہ بستن در (بستن نگار) بمعنی
کردن نگار است و بستن بمعنی کردن بر نشان
و بہش می آید۔ پس ہیچ ضرورت ندارد کہ از
مجرّد بستن۔ معنی خیال و نقش را بستن پیدا
کنیم معاصرین عجم و محققین زبان فرس ازین معنی ساکت
اند معلوم می شود کہ صاحب بحر از مصدر مرکب
(بستن خیال) کہ می آید تسامح کردہ است (اردو)
نقش کرنا۔ خیال کرنا۔

(۵) بستن ۔ بقول بحر بمعنی پیوند کردن و پیوند
گرفتن چون (بستن آئینہ) و (بستن خضاب) بہار
ہم ذکر این معنی کردہ صاحب موارد ہمین معنی را پیوستن
نوشتہ و بسند آن (بستن سخن بہ کسے) و (بستن
مصرع بیکدیگر) را آوردہ ۔ بخیال ما (بستن آئینہ)
متعلق بہ معنی ہجدہم است کہ مراد از قائم کردن آئینہ
باشد و (بستن سخن بہ چیزی) متعلق بہ معنی بست و
دوم کہ موزون کردن و گفتن باشد و (بستن مصرع
بہ یکدیگر) بمعنی متعلق کردنش بہ یکدیگر ۔ تعلق دارد
با معنی شانزدہم کہ علاقہ دادن چیزی بچیزے
است و برای ایمعنی البتہ (بستن خضاب و حنا)
سند است ولیکن طرز بیان محققین خوب نیست بہتر
آنست کہ عوض پیوند کردن و پیوند گرفتن (مالیدن
و چسپاندن) قائم کنیم (اردو) لگانا ۔ ملنا ۔

(۶) بستن ۔ بقول بحر بمعنی پیدا شدن و کردن
چون (بستن شگوفہ) و (بستن آبلہ) و آنچہ
صاحب موارد (بستن میغ) را بسند این معنی آورد
کہ می آید و آنچہ صاحب موارد و بہار معنی (برآوردن
و آوردن) را بوثیقۂ (آبلہ بستن) جدا قائم کردہ
ضرورت آن ندانیم کہ تعریف بحر حاوی بر ہمہ
معانی است (اردو) پیدا ہونا ۔ پیدا کرنا ۔

(۷) بستن ۔ بقول بحر و بہار بمعنی بنا کردن
چون (بستن حصار) صاحب موارد این را
باستناد بالا ساختن و ساز کردن نوشتہ مؤلف
عرض کند کہ تسامح اوست کہ از غور کار نگرفت
ما با صاحب بحر اتفاق داریم کہ (بستن حصار)
بمعنی بنا کردن حصار است یا قائم کردنش کہ
بر معنی ہفدہم می آید (اردو) بنا ڈالنا ۔ بقول
آصفیہ ۔ بنیا ورکھنا ۔ تعمیر کرنا ۔ عمارت بنانا بھی
کہہ سکتے ہیں ۔ لیکن ایں معنی تعمیر مستعمل ہے جیسے "
مکان باندھنا "

(۸) بستن ۔ بقول بحر بمعنی بند کردن و بند شدن
چون (بستن رخنہ) صاحب موارد بر متعدی
قانع مؤلف عرض کند کہ (بستن در) و

(بستن دکان) بجای خودش می آید که متعلق بہین
است ـ مجاز بمعنی اوّل باشد (اردو) بند کرنا ـ بند ہونا
(۹) بستن ـ بقول بحر و موارد و بہار بمعنی پوشیدن
چون (بستن پیرایه) و (بستن زنّار) صاحب
موارد صراحت مزید کند که بمعنی متعدّی هم آمده
و سند این بر (بستن پیرایه و زیور و کلاه) می
آید مؤلّف عرض کند که مجاز معنی اوّل است
(اردو) پہنا ـ پہنانا ـ
(۱۰) بستن ـ بقول بحر و موارد بمعنی کردن چون
(بستن ورم) مؤلّف عرض کند که مجاز معنی
اوّل است (اردو) کرنا ـ
(۱۱) بستن ـ بقول بحر و موارد و بہار بمعنی بار
کردن چون (بستن بارگاه) و (بستن خم) مؤلّف
عرض کند که مجاز معنی اوّل است (اردو) لادنا
بقول آصفیه کسی جانور پر بوجھ رکھنا ـ بہار رکھنا
دکن میں بار کرنا بھی مستعمل ہے ـ
(۱۲) بستن ـ بقول بحر بمعنی لازم کردن چون
(باز بستن) مؤلّف عرض کند که دیگر کسی از
محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و (باز بستن)
هم نمی آید و سند استعمال پیش نه شد و معاصرین
عجم هم برزبان ندارند پس طالب سندی باشیم
(اردو) لازم کرنا ـ
(۱۳) بستن ـ بقول بحر و موارد و بہار بمعنی آراستن
و ترتیب دادن چون (بستن تحفه) مؤلّف عرض
کند که در ینجا اسم مصدر این بست بمعنی اوّل
اوست که بمعنی باغ گذشت و آراستگی را منوچهر
متعلق بدان توانیم کرد (اردو) دیکھو آراستن ـ
ترتیب دینا کرنا) بقول آصفیه سلسله وار رکھنا
سجانا ـ ٹھکانے سے چننا ـ
(۱۴) بستن ـ بقول بحر بمعنی ریختن چون (بستن
آب) صاحب موارد (بستن آب) را بمعنی دادن
آب آورده مؤلّف عرض کند که هر دو صحیح
است و مجاز معنی اوّل بستن و بہار بسند ریختن
(بستن توپ) را آورده و ما این را با معنی بست و بہم

متعلّق کنیم بای حالِ دریجا ہمین قدر کافی است که بستن بمعنی ریختن و دادن برای آب می آید۔ (اردو) دینا جیسے پانی دینا دکن میں انہیں معنوں میں پانی باندھنا مستعمل ہے جیسے " اس کھیت میں تو آج پانی نہیں باندھا گیا " یعنی پانی نہیں دیا گیا۔

(۱۵) بستن۔ بقول بحر و موارد و بہار بمعنی رسانیدن چون (بستن آب در جوی) مؤلّف عرض کند که مجاز معنی اوّل است وبس (اردو) پہنچانا جیسے " کھیت میں پانی پہنچانا "

(۱۶) بستن۔ بقول موارد۔ علاقه دادن چیزی را بچیزی چنانکه (بستن وسمه و خضاب و حنا) و (بستن دل) مؤلّف عرض کند که تعلّق با چیزی پیدا کردن و متعلّق کردن چیزی بچیزی و سند (بستن دل) موافق آنست۔ امّا سند اوّل الذکر بااین تعلّق ندارد بلکه ما آنرا متعلّق دانیم با معنی پنجم که وسمه و خضاب و حنا را بر ریش و سر و دست و پا پیوست می کنند۔ مجاز معنی اوّل باشد (اردو) ایک چیز کو دوسری کے ساتھ متعلّق کرنا۔ دکن میں (باندھنا) انہیں معنوں میں مستعمل ہے جیسے " دل باندھنا " بمعنی دل لگانا۔ تعلّق خاطر پیدا کرنا۔

(۱۷) بستن۔ بقول موارد و بہار بمعنی مطیع کردن و رام کردن چنانکه (بستن مار) مؤلّف عرض کند که مجاز معنی اوّل است (اردو) مطیع کرنا۔ دیکھو ادب کردن۔

(۱۸) بستن۔ بقول موارد بمعنی ساختن و ساز کردن مؤلّف عرض کند که همه اسناد شش که در ملحقات می آید متقاضی آنست که بمعنی عاید و قائم کردن یا وضع کردن یا قرار دادن یا قرار گرفتن و قائم شدن گیریم نه ساز کردن و ساختن و نهادن را هم داخل همین معنی دانیم چنانکه (بستن تقصیر) و برای معنی بیان کرده اش سندی نیافتیم (اردو) کرنا۔ ساز کرنا بقول آصفیه۔ سازش کرنا۔ میل جول کرنا۔

(۱۹) بستن - بقول موارد بمعنی داشتن چنانکہ (بستن روزہ) مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) رکھنا۔

(۲۰) بستن - بقول موارد بمعنی پاشیدن چون (بستن نمک) مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) چھڑکنا۔

(۲۱) بستن - بقول موارد بمعنی ریختن بر قالب چنانکہ (بستن توپ) مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) ڈھالنا۔ دیکھو با قالب ریختن۔

(۲۲) بستن - بقول موارد بمعنی گفتن و موزون کردن چنانکہ (بستن شعر و مصرع) مؤلف عرض کند کہ نقل سخن کردن ہم داخل ہمین است چنانکہ (بستن خبر از زبان کسی) و گفتہ شدن ہم کہ مجہول گفتن است چنانکہ (بستن حرف) (اردو) کہنا۔ موزون کرنا۔ نقل کرنا۔ کہا جانا۔

(۲۳) بستن - بقول موارد بمعنی پنہان کردن چنانکہ (بستن رو) (اردو) چھپانا۔

(۲۴) بستن - بقول موارد بمعنی باز داشتن چنانکہ (آب بستن از چیزی) وکسے مؤلف عرض کند کہ مقصودش غیر از دریغ کردن نباشد (اردو) باندھنا۔ بقول آصفیہ پانی باندھنا۔ یعنی پانی روکنا۔ بند لگانا۔

(۲۵) بستن - بقول موارد بمعنی ازالہ کردن و دور کردن چنانکہ (بستن تپ) (اردو) زائل کرنا۔ دور کرنا۔ دفع کرنا۔

(۲۶) بستن - بقول موارد بمعنی سرودن چنانکہ (بستن ترانہ) (اردو) گانا۔

(۲۷) بستن - بقول موارد بمعنی افگندن و انداختن چنانکہ (بستن زنجیر) و (بستن شورش) مؤلف عرض کند این را متعلق بہ معنی ہجدہم ہم توان کرد کہ قائم کردن ہم انداختن و نہادن است (اردو) دیکھو افگندن و انداختن اور بستن کے اٹھارویں معنے۔

(۲۸) بستن - بقول موارد بمعنی شورانیدن
چنانکه (بستن خواب) **مؤلف** عرض کند که
بمعنی مانع شدن و حائل شدن است (اردو)
روکنا -

(۲۹) بستن - بقول موارد بمعنی کشیدن چنانکه
(بستن بدار) (اردو) کھینچنا -

(۳۰) بستن - بقول موارد بمعنی جمع کردن
چنانکه (بستن ذخیره) (اردو) جمع کرنا -

(۳۱) بستن - بقول موارد بمعنی روان کردن
مؤلف عرض کند که مقصودش غیر از جاری
کردن نباشد. چنانکه (بستن سیاست) (اردو)
جاری کرنا -

(۳۲) بستن - بقول موارد - خوردن چیزی
بر چیزی چنانکه (بستن سیلی) **مؤلف** عرض
کند مقصودش غیر از واقع شدن و عائد شدن
نیست (اردو) کھانا - جیسے مار کھانا -

(۳۳) بستن - بقول موارد بمعنی خوابانیدن
یا نشاندن چنانکه (بستن فرزند در مهد) (اردو)
سلانا - لٹانا - بٹھانا -

بستن آب مصدر اصطلاحی - بقول موارد
(ذیل بستن) بمعنی دادن آب و سیراب کردنش
مؤلف عرض کند که متعلق بمعنی چهارم وهمش
(ظهوری ؎) نمیدانم چه آبست این که بر کشت
جگر بستم ز گریان جز خوشهای دانه اخگر برنمی خیزد ز کشت
(وله ؎) در چمن از طراوت حسنش ز آب بر
روی ارغوان بستم ز (قدسی ؎) آن نهالی که
نبود آب گهر لایق او ز بست دهقان اجل
آب بپا از تبرش ز (ظهوری ؎) کسی گشته
از نخل جان بهره یاب ز که از جوی مهرت برو
بسته آب ز **مؤلف** عرض کند که (آب بچیزی
بستن) در مصدر وده بجایش گذشت (اردو) کچھ
آب بچیزے بستن -

بستن آب از چیزی و کسی مصدر
اصطلاحی - بقول موارد و بهار (ذیل بستن)

بمعنی باز داشتن آب از چیزی و برکسی **مؤلف**
عرض کند کہ متعلق بمعنی بست و چہارم بستن است
(محتشم کاشی ؎) گراز خمار وہم جان عجب ملال
ایدل ۞ کہ ساقی از لب من آب زندگانی بست ۞
(فغانی ؎) بعمر دادہ راضی باش و ملک جاودان
کم خواہ ۞ کہ آب زندگانی برسکندر زین گنہ بستند ۞
(شفیع ؎) آب برروی امام خویش بستند آن
سپاہ ۞ پس با آب تیغ شستند از جنبش گرد راہ ۞
مخفی مبادکہ (آب از چیزی بستن) و (آب برچیزی
بستن) در ممدودہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو
(آب از چیزی بستن)۔

بستن آب در جوی | مصدر اصطلاحی۔
بقول موارد و بحر (ذیل بستن) رساندن آب در
جوی باشد **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی
پانزدہم بستن است و خصوصیت جوی نباشد
بعوض آن حوض یا نہر و امثال آن ہم استعمال
توان کرد (صائب ؎) اگر نہ روی تو آئینہ را
دہد پرواز ۞ دگر کہ آب درین جویبار می بندد ۞
مخفی مبادکہ بخیال ما سند بالا متعلق بہ (بندیدن
آب در جوی) باشد۔ واضح بادکہ (آب بستن در
جوی) بجایش گذشت (اردو) دیکھو آب بجو بستن

بستن آبلہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد
(ذیل بستن) برآوردن آبلہ باشد **مؤلف**
عرض کند کہ پیدا کردن آبلہ و متعلق بہ معنی ششم
بستن است (محمد میرک نظمی ؎) دی وعدہ
وصلش چو زبان گلہ بست ۞ جانم ز صبوری کمر
حوصلہ بست ۞ چندان رہ انتظار را پیمودم ۞
کز اشک پیاپے مژہ ام آبلہ بست ۞ (اردو)
آبلہ پیدا کرنا۔ اردو محاورے میں اس کے لازم
کا استعمال ہے یعنی (چھالا پڑنا) بقول آصفیہ
آبلہ کا نمودار ہونا۔

بستن آدمیت را برکسی | مصدر اصطلاحی
بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی قرار دادن آدمیت
برکسی **مؤلف** عرض کند کہ آموختن آدمیت بکسی

باشد و این مجاز است و معنی حقیقی چسپاندن آدمیت
بکسی و این متعلق است با معنی پنجم بستن (شفیع اثر ۵)
برنگی عاری انداز قابلیت مردم دنیا ٭ که نتوان
چون حنا بستن برایشان آدمیت را ٭ (اردو)
کسی کو آدمیت سکھانا۔

بستن آئین | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی زینت دادن مؤلف
عرض کند که بمعنی آئین قائم کردن است متعلق
بمعنی ہجدہم بستن و کنایہ باشد از معنی بیان
کردہ موارد (عثمان بخاری ۵) ماہ فروردین
دیبای بہشت آوردہ است ٭ تا بہ بندد ہمہ
اطراف جہان را آئین ٭ مخفی مباد که آئین بستن
بہ ہمین معنی در مدوودہ گذشت (اردو) دیکھو
آئین بستن۔

بستن آئینہ | مصدر اصطلاحی۔ بہار ذکر
این (بذیل بستن) بمعنی بخشش کردہ مؤلف
عرض کند که متعلق است بہ معنی ہجدہم (بدر
چاچی ۵) ماہ سر بخوق کمانش ز رخ خویش ٭
آئینہ زر بست برین طاق مقرنس ٭ مخفی مباد
کہ آئینہ بستن بجایش گذشت و این شامل است
بر ہر دو معنیش (اردو) دیکھو آئینہ بستن۔

بستن اثر | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد
(بذیل بستن) بمعنی دادن اثر مؤلف عرض
کند که اثر قائم کردن است و متعلق بہ معنی ہجدہم
بستن۔ مخفی مباد که (اثر بستن) بجایش گذشت
و سند این ہم ہمدرر انجا مذکور (اردو) دیکھو اثر بستن

بستن اساس | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی قائم کردن اساس و
تعمیر کردن مؤلف گوید که متعلق بمعنی ہجدہم
بستن است (نظامی ۵) زمینی که دارد بر و
بوم سست ٭ اساسی بر و پست نتوان درست ٭
مخفی مباد که (اساس بستن) بجایش گذشت
(اردو) دیکھو اساس بستن۔

بستن اشعار | مصدر اصطلاحی۔ بقول

موارد (بذیل بستن) بمعنی گفتن اشعار و موزون
کردنش مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی بست و
دوم بستن است (تاثیر ۵) قسمت بنظم روزی
ما را حوالہ کردہ اند حق بہ بستن اشعار بستہ ام آن
صاحب بحر و وارستہ ہر دو این را (بستن شعر)
قائم کردہ اند (اردو) اشعار موزون کرنا۔ شعر کہنا۔

بستن افسانہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی ترتیب دادن افسانہ
باشد مؤلف عرض کند کہ متعلق است بمعنی
سیزدہم بستن مخفی مبادکہ (افسانہ بستن) بجایش
در مقصورہ گذشت و سند این ہم در آنجا مذکور
(اردو) دیکھو افسانہ بستن۔

بستن اندازہ | مصدر اصطلاحی۔ صاحب
موارد بذیل بستن گوید کہ بمعنی آراستن و ترتیب
دادن اندازہ باشد متعلق بمعنی سیزدہم بستن۔
مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی دہم ش یا
بیا... معنی اندازہ کردن یا قیاس قائم
کردن مخفی مبادکہ (اندازہ بستن) در مقصورہ
بجایش گذشت و سند این از فغانی بر معنی دوم
اندازہ مذکور (اردو) دیکھو اندازہ بستن۔

بستن بار | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد
(بذیل بستن) بمعنی بر آوردن بار مؤلف
عرض کند کہ پیدا کردن بار متعلق بہ معنی ششم
بستن است و مرادف (بستن ثمر) سند این
از صائب بر (بستن غنچہ) می آید۔ مخفی مبادکہ
اگرچہ (بار بستن) بجایش گذشت ولیکن در آنجا
بمعنی تہیہ سفر است متعلق بہ معنی اول بار و آن
متعلق بمعنی دہم بار است (اردو) ثمرہ پیدا کرنا
باروار ہونا۔ باردار ہونا۔ دکن میں ثمردار ہونا۔
(بار لانا) کہتے ہیں۔

بستن بارگاہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بارگاہ زدنش مؤلف گوید
کہ بارگاہ بمعنی چہارمش بمعنی عمارت گذشت پس
بستن عمارتی بر پہلی یا قائم کردنش بر وہ باشد۔

استعلق بمعنی اوّل یا ہیچدہم مثل ہمان (بارگاہ بریل بستن) است کہ بجایش گذشت وسند این ہجدہم نجا مذکور (اردو) دیکھو (بارگاہ بریل بستن) عماری باندھنا۔

بستن بخود وبرخود مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی قرار دادن بخود (جویا ؎) سرشک ودیدۂ گریان نہ شد نسیدانم کہ بستہ است بخود این قدر چرا گوہر (سالک یزدی ؎) من درین دریا دلی بر خود ببستم چون حباب کہ گر شکستی می خورم در بند تا وان نیستم کہ مؤلف عرض کند کہ علاقہ دادن ومتعلّق کردن چیزی بخود باشد متعلّق بہ معنی شانزدہم بستن چنانکہ (بستن دل) کہ می آید۔ مخفی مباد کہ (بخود بستن) بجایش گذشت بہ اختلاف نازک در معنی کہ نتیجہ تقدیم وتاخیر الفاظ است در محاورہ۔ وہمچنان (برخود بستن) ہم (اردو) اپنی جانب متوجّہ کرنا اپنے سے متعلّق کرنا۔ کسی چیز کا تعلّق اپنے ساتھ پیدا کرنا۔

بستن بدار مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی کشیدن بردار مؤلف عرض کند کہ بمعنی بست ونہم بستن است (سائی ؎) بی خطا شحنۂ ملک ستمم بستہ بدار کہ آنکہ بازم کند از دار کدام است امروز کہ (اردو) کھینچنا۔

بستن برقع مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد (ذیل بستن) گوید کہ بمعنی برقع افگندن وانداختن است مؤلف عرض کند کہ متعلّق بہ معنی بست وہفتم وجا دارد کہ با معنی ہیجدہم ہم متعلّق کنیم (سید حسین خالص ؎) برقع برخ زدیدن ما از خدا ببند کہ بر روی باغبان درِ این باغ را ببند کہ مخفی مباد کہ این سند (بستن برقع) باشد۔ واضح باد کہ (برقع بستن) بجایش گذشت (اردو) دیکھو برقع بستن۔

بستن برکار کسی را مصدر اصطلاحی۔

بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی مقرر کردن کسی را بکاری **مؤلف** عرض کند کہ متعلق است بمعنی ہجدہم بستن (صائب ؎) موم گردد سنگ خارا گوشش چون کوہکن ٭ روی گرم کارفرما ہر کرا برکار بست ٭ معنی نہادن (برکار بستن کسے را) بجای خودش گذشت (اردو) دیکھو برکار بستن کسی را۔

بستن پارسائی بر خود مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر خود را پیکلف پارسا وانمودن **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی ہجدہم بستن است کہ خود را پارسا قرار دادن وظاہر کردن باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) اپنے آپ کو پارسا ظاہر کرنا۔

بستن پیرایہ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی پوشاندن پیرایہ **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی نہم بستن است (مصنف نامعلوم) حریف مجلس ما خود ہمیشہ [illegible] کہ پیرایہ بر و بستند ٭

(اردو) لباس اور زیور پہنانا۔ آراستہ کرنا۔

بستن تار و پود مصدر اصطلاحی۔ قائم کردن تار و پود است متعلق بمعنی ہجدہم بستن صاحب موارد ذیل بستن این را بمعنی ساختن وساز کردن تار و پود نوشتہ بر سند خود غور نکرد (صائب ؎) تار و پود مخمل از خواب پریشان بستہ اند ٭ دست و بالین کین شکر خواب پریشان بستہ اند ٭ **مؤلف** عرض کند کہ در مصرع دوم۔ بستن بمعنی اول است (اردو) تار و پود قرار دینا۔ تانا بانا قرار دینا۔

بستن تازگی مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی تازگی دادن **مؤلف** عرض کند کہ قائم کردن تازگی است متعلق بمعنی ہجدہم بستن (ظہوری ؎) بر و تازگی آنچنان بستہ آب ٭ کہ لغزید در سایہ اش آفتاب ٭ (اردو) تازگی قائم کرنا۔ تازگی بخشنا۔

بستن تپ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد

(ذیل بستن) بمعنی ازالۂ تپ است **مؤلّف** عرض کند کہ متعلّق باشد بمعنی بست و پنجم بستن (صائب ۵) چہ می لرزی ز بیم مرگ بر خود بادہ پیش آور ٭ کہ این تپ لرزہ را یک ساغر سرشار می بندد ٭ (مقیما ۵) نمی آید ز کس این کار جز بادام چشم او ٭ تب آزدل بیمار را از یک نظر بستن ٭ مخفی مباد کہ سند اوّل برای (بندیدن تپ) است نہ بستن (اردو) بخار کو دفع کرنا۔ زائل کرنا۔ روکنا۔

بستن تحفہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی آراستن و ترتیب دادن تحفہ باشد متعلّق بمعنی سیزدہم بستن **مؤلّف** عرض کند کہ قرار دادن تحفہ متعلّق بہ معنی ہیجدہم بستن (والہ ہروی ۵) تحفہ زجان بستہ ام نثار ہری را ٭ وزدم روح القدس بہار ہری را ٭ (اردو) تحفہ قرار دینا۔

بستن ترانہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی سرودن ترانہ **مؤلّف** عرض کند کہ متعلّق بہ معنی بست و ششم بستن است (محمد حسن خان حسن ۵) زگل ببینہ بلبل ہزار خار شکست ٭ کنون ترانہ بوصف بہار می بندد ٭ ہم او گوید کہ درین شعر بستن را بمعنی سیزدہم توان گرفت **مؤلّف** عرض کند کہ تعلّق بمعنی بست و ششم بہتر از سیزدہم است۔ مخفی مباد کہ سند بالا برای (بندیدن ترانہ) باشد نہ بستن (اردو) گیت گانا۔

بستن تقصیر | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی نہادن تقصیر **مؤلّف** عرض کند کہ متعلّق است بمعنی ہیجدہم بستن (علی خراسانی ۵) طبع تو جاہل اگر باشد گناہ بادہ چیست ٭ بر گلوی شیشہ نتوان بست تقصیر ترا ٭ (اردو) قصور قرار دینا الزام رکھنا۔

بستن تمنّا | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد

(بذیل بستن) بمعنی تمنا کردن مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی دہم بستن (فغانی ے) ہر دل کہ ز دار الثمر حسن و فاجست ؎ سودای خطا کرد و تمنای تہ بست ؎ (اردو) تمنا کرنا۔

بستن توپ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بستن ریختن توپ بر قالب مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی بست و یکم بستن است (محمد طاہر نصیر آبادی در احوال محمد بیگ فرصت نثر) او تصرفات مرغوب در بستن توپ کردہ (اردو) توپ ڈھالنا۔

بستن تہمت مصدر اصطلاحی۔ بمعنی تہمت کردن است متعلق بہ معنی دہم بستن و سند این از تاثیر بر (بستن سخن) می آید (اردو) تہمت جوڑنا۔ دھرنا۔ دینا۔ لگانا۔ دیکھو اندختن تہمت۔ اتہام دینا۔ رکھنا۔ لگانا۔ بقول آصفیہ تہمت لگانا۔ بہتان لینا۔

بستن ثمر مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی برآوردن ثمر است مؤلف عرض کند کہ پیدا کردن ثمر متعلق بہ معنی ششم بستن (صائب ے) سنگ می بارد از افلاک ندانم دیگر نخل امید کہ امروز ثمری بندد ؎ مخفی مباد کہ این سند (بندیدن ثمر) باشد نہ بستن (اردو) بار آور ہونا۔ دیکھو بستن بار۔

بستن جاروب مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد بذیل (بستن) گوید کہ بمعنی جاروب کشیدن است و او بستن را بمعنی کشیدن قائم کردہ (ظہوری ے) در کنج غم ظہوری جاروب آہ بستم ؎ از سینہ پاک رفتم فکر خیال مردم ؎ مؤلف عرض کند کہ حقیقۃً این متعلق بمعنی اول است یعنی درست کردن جاروب از شاخ ہای باریک و رسن باشد و لیکن متعلق بہ معنی دہم ہم توان کرد کہ جاروب کردن بمعنی جاروب کشیدن محاورہ زبان است و ضرورت ندارد کہ بوثیقہ این بستن را بمعنی کشیدن قائم کنیم (اردو) جھاڑو دینا دیکھو (برداشتن جاروب)۔

بستن جاگه | مصدر اصطلاحی - بقول سوارد (بذیل بستن) آراستن جاگه متعلق به معنی سیزدہم بستن **مؤلف** عرض کند که با معنی ہسجدہم ہم متعلق بتوان کرد (فغانی ؎) به تخت جم نبی گنبد ذات قہرمان الحق ٭ بعزت خاتم عرش مہیدش جاگه بستند ٭ (اردو) جاے قائم کرنا۔ جاے آراستہ کرنا۔

بستن جمع | مصدر اصطلاحی - بقول سوارد (بذیل بستن) بمعنی مقرر کردن جمع **مؤلف** عرض کند که متعلق بمعنی ہجدہم است که قرار دادن و مقرر کردن ہر دو یکی است (تاثیر ؎) کسی که از دل عاشق قرار می طلبد ٭ زمال جمع بملک خراب می بندد ٭ مخفی مباد که این سند (بذیل جمع) است نه بستن (اردو) جمع مقرر کرنا۔ قائم کرنا۔

بستن چاک در چیزی | مصدر اصطلاحی صاحب سوارد (بذیل بستن) ذکر این کرده گویا که بمعنی چاک انداختن در چیزی **مؤلف** عرض کند که متعلق به معنی بست و ہفتم وجا دارد که متعلق بمعنی ہجدہم کنیم (ظہوری ؎) اجل را توان چاک در جیب بست ٭ اگر دامن دل برآمد بدست ٭ (اردو) شگاف ڈالنا۔

بستن حجله | مصدر اصطلاحی - بقول سوارد (بذیل بستن) بمعنی آراستن حجله باشد **مؤلف** عرض کند که متعلق به معنی سیزدہم بستن است (عالی ؎) عقد بکر فکر را با عالی امشب بسته اند ٭ حجله باید از صفای خانه دامم بست ٭ (اردو) حجلہ آراستہ کرنا۔

بستن حرف | مصدر اصطلاحی - بقول سوارد (بذیل بستن) بمعنی ساخته گفتن ظہور عرض کند که نقل حکایت کردن است متعلق به معنی بست و دوم بستن و معنی ساخته گفتن از لفظ تازه پیدا میشود متعلق بمعنی بست و دوم بستن که مجهول گفتن است (قدسی ؎) از زبان من

غرضنگو گر بہ حرف تازہ بست ؎ پا یا را اوراق تغافل
را اچرا شیرازہ بست ؎ (اردو) کسی کی زبانی سے
نقل حکایت کرنا یعنی یہ کہنا کہ فلان شخص
نے یہ کہا ہے۔

بستن حصار | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (ذیل بستن) بمعنی ساختن و ساز کردن
حصار است متعلق بمعنی ہیچ ہم بستن مؤلف
عرض کند کہ ما ہمد را انجا اختلاف خود ظاہر کردہ
ایم و قطع نظر ازان می گوئیم کہ بستن بمعنی بنا کردن
بر نشان ہفتمش گذشت و بخیال ما این متعلق
بآن نیست (صائب ؎) عکس رخ تو آینہ را
چون نگار بست ؎ بر گرد شہر حسن ز آہن حصار
بست ؎ (اردو) حصار قائم کرنا یا تعمیر کرنا۔

بستن حکایت | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد ترتیب دادن حکایت مؤلف عرض
کند کہ متعلق بمعنی سیز وہم بستن است (حافظ
شیراز ؎) جملہ وصف عشق من بود است
وحسن روی تو ؎ آن حکایت ہا کہ از فرہاد و
شیرین بستہ اند ؎ (اردو) حکایت مرتب
کرنا۔ قصہ وحکایت کا ترتیب دینا۔

بستن حنا | مصدر اصطلاحی بقول موارد
(ذیل بستن) بمعنی علاقہ دادن حنا بر دست و پا
مؤلف عرض کند کہ حنا بر دست و پا مالیدن
و چپاندنش تا دست و پا رنگ گیرد متعلق بمعنی
پنجم بستن است (اشرف ؎) از دلم بسکہ گیگی
تو خون می آید ؎ پنجہ شانہ حنا بستہ برون می آید
(صائب ؎) بہ بیداری نمی آید ز شوخی پیرہن
پایش ؎ اگر مشاطہ در خواب آن پری رو را حنا بندد
؎ مخفی مباد کہ سند صائب متعلق بہ (مہندی بدن حنا)
است کہ می آید و مصدر بستن را ازان ہیچ تعلق
نیست (اردو) مہندی لگانا۔

بستن خارچین | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (ذیل بستن) بمعنی ساختن و ساز کردن خار چین
است مؤلف عرض کند کہ قائم کردنش متعلق

بمعنی بجد ہم بستن (ملا نیر ؎) نیابد تا کف
گلچین بر و دست ٭ زمژگان باغبانش خار چین
بست ٭ (اردو) خار بست قائم کرنا۔ کانٹوں کی
باڑھ قائم کرنا۔ لگانا۔

(الف) **بستن خبر** | مصدر اصطلاحی۔
بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی ساختہ گفتن
مؤلف عرض کند کہ نقل خبر کردن من وجہٍ
متعلق بمعنی بست و دوم بستن است (ظہوری
؎) مژدۂ وصل ضرور است تو ہم باور کن ٭
از زبان تو ظہوری خبری خواہم بست ٭ مخفی مبادکہ

(ب) **بستن خبر از زبان دیگری** | نقل کردن
خبری کہ از زبان دیگری شنیدہ شد و سندش
ہم ہمان کہ گذشت پس مجرد (الف) را بامعنی
نگیریم (اردو) (الف) نقل کرنا۔ کہنا (ب)
کسی خبر کو کسی کی زبان سے نقل کرنا۔

بستن خضاب | مصدر اصطلاحی۔ مرادف
(بستن وسمہ) کہ می آید و متعلق بامعنی پنجم بستن
(دالہ ہروی ؎) بکہکشان کہ کہن چرخ راست
ریش سفید ٭ زکون خصم چو رمح تو کس خضاب
نبست ٭ **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل (بستن
حنا) کہ گذشت (اردو) خضاب لگانا۔ کرنا۔

بستن خم | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد
(ذیل بستن) بارکردن خم باشد **مؤلف** عرض
کند کہ متعلق است بمعنی یازدہم بستن (فردوسی
؎) بفرمود تا بر ورش گاو دم ٭ زدند و بہ
بستند برپیل خم ٭ (اردو) خم لادنا۔

بستن خواب | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (ذیل بستن) بمعنی شوراندن خواب
مؤلف عرض کند کہ بمعنی حائل و مانع شدن
است متعلق بمعنی بست و ہشتم بستن (حیاتی
گیلانی ؎) زبسکہ بیتو نشینم دو چشم حیرت باز
٭ گمان برم کہ مگر خواب بستہ اند مرا ٭ (اردو)
نیند کا مانع ہونا۔ نیند آنے نہ دینا۔

بستن خود را | مصدر اصطلاحی۔ بہا باین

بدیل معنی پنجم بستن آوردہ یعنی پیوند کردن۔
مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی ہجدہم اوست
یعنی قائم کردن خود را (محسن تاثیر ؎) بعشق
خوش قماشان سوزن دوزندہ را مانم ٭ کہ گر
صدرہ کنندم دور خود را بازمی بندم ٭ (اردو)
اپنے کو قائم کرنا۔

بستن خوشہ دانہ را | مصدر اصطلاحی
بقول صاحب موارد (بدیل بستن) بمعنی برآوردن
خوشہ دانہ را مؤلف عرض کند کہ پیدا کردن
خوشہ دانہ را متعلق بہ معنی ششم بستن (رقام
مشہدی ؎) خوشہ من دانہ گر بندد دل پروانہ
است ٭ برق را در خرمن من رنگ روکاہی
شود ٭ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بمصدر (بندیدن
است نہ بستن (اردو) خوشہ کا دانہ کو پیدا کرنا۔

بستن خون | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بدیل بستن) بمعنی بستہ شدن خون
مؤلف عرض کند کہ بمعنی بند شدن خون است
متعلق بمعنی ہشتم بستن (کلیم ؎) جز خاک کوی دوست
کہ نتوان ازان گذشت ٭ از چاک سینہ بستن
خونم دوا نداشت ٭ (اردو) خون کو روکنا۔

بستن خویش را | مصدر اصطلاحی۔ بہار
این را بدیل معنی ششم بستن آوردہ کہ برآوردن
است مؤلف عرض کند کہ بخیال ما متعلق
بہ معنی شانزدہم اوست کہ متعلق کردن باشد (نصیبای
ہمدانی ؎) چو دریا خشک لب باشد ز بخت
شور اگر صدرہ ٭ چو کشکول گدائی خویش را بہ پا
خدا بندم ٭ مخفی مباد کہ این سند (بندیدن
خویش را) است نہ بستن (اردو) اپنے کو متعلق کرنا

بستن خیال | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بدیل بستن) بمعنی خیال کردن مؤلف گوید کہ مقصود
ہمین قدر است کہ متعلق بہ معنی دہم بستن است
(صائب ؎) خیال بوسہ آن گردن بلند بند ٭
لبی کہ می رسد اینجا لب گریبان است ٭ مخفی مباد کہ
ما این سند را متعلق بہ (بندیدن خیال) دانیم

باقی حال ازین سند (خیال بستن بچیزی) پیدا
می شود که متعلق بامعنی شانزدهم است یعنی
خیال را متعلق کردن است بچیزی، انچه صاحب
بحر معنی (خیال بستن) بر نشان چهارم بستن
قائم کرده است معنی نیست که ازهمین سند
تسامح کرده حقیقت اینست که مجموعه (بستن
خیال) را بمعنی (خیال کردن) گرفتن غلط
نباشد ولیکن ترکیب الفاظ شعر در سند
بالا تقاضای آن می کند که این را متعلق
بمعنی شانزدهم کنیم که (خیال بوسه بگردن
بلند بستن) مراد از خیال بوسه گردن
کردن است پس معنی بیان کرده موارد
حاصل آن است (اردو) خیال کرنا، خیال
کو کسی چیز سے متعلق کرنا۔

بستن داغ | مصدر اصطلاحی
موارد نهادن داغ مؤلف عرض کند
که قائم کردن داغ و داغدار کردن متعلق
بمعنی نحیه هم بستن است (مفید بلخی ع)
بدل صد داغم از هر تار کاکل می توان بستن کو
با این تار محبت دسته گل میتوان بستن کو
مخفی مباد که جا دارد که در هر دو مصرع بستن
را بنظر معنی لفظی بامعنی اولش متعلق کنیم
که وجود لفظ تار تقاضای آن می کند
فتائل (اردو) داغ قائم کرنا۔

بستن دانه خوشه را | مصدر اصطلاحی
بقول صاحب موارد بر آوردن دانه خوشه
را (صائب ع) زبان شکوه بود حاصل
برومندی کو زخوشه بستن هر دانه می
توان دریافت کو (دله ع) فیض بادبهار
کم نیست ازابر بهار کو خوشه بندد دانه زنجیر
دندان ما کو مؤلف عرض کند که
پیدا یا قائم کردن دانه خوشه را باشد متعلق
به معانی ششم یا نحیه هم بستن (اردو) انا
کا خوشه پیدا کرنا۔

بستن در | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد نذیل بستن بمعنی مسدود و بند کردن
در باشد **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی
ہشتم بستن است (صائب ؎) بجز چشم
کہ چشم از دیدن من از حیا بندد ہ کدامی
آشنا دیدی کہ در بر آشنا بندد ہ مخفی مباد
کہ این سند (بندیدن در) باشد نہ بستن
(اردو) دروازہ بند کرنا۔

بستن دروغ | مصدر اصطلاحی بقول
موارد (نذیل بستن) دروغ نہادن بر
کسی **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ باشد
از قائم کردن الزام دروغ بذمہ کسی و تہم
کردن آنرا متعلق بمعنی ہجدہم بستن۔
(شیخ اوحدی ؎) دل چون بدید موی
میان تو در کمر ہ گفتا دروغ بین کہ برین
راست بستہ اند ہ (اردو) جھوٹ قرار دینا

بستن دستہ گل | مصدر اصطلاحی۔
دستہ گل درست کردن و این متعلق است
بمعنی اول کہ حقیقی است وسند این از مفید
بلخی بر بستن داغ گذشت (اردو) گلدستہ
باندھنا۔ بنانا۔

بستن دکان | مصدر اصطلاحی بقول
موارد (نذیل بستن) بمعنی بند و مسدود
کردن دکان باشد **مؤلف** عرض کند
کہ متعلق بمعنی ہشتم بستن است از قبیل
(بستن در) (تاثیر ؎) کمر بناز تو آن پرتو چا
می بندد ہ دکان جلوہ گری آفتاب می بندد ہ
مخفی مباد کہ این سند (بندیدن دکان)
است نہ بستن (اردو) دوکان بند کرنا۔

بستن دل | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد تعلق دل با کسی و چیزی پیدا کردن و شدن
مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی شانزدہم
بستن است (سعدی ؎) نباید بستن اندر
چیز و کس دل ہ کہ دل برداشتن کاریست

مشکل (فردوسی ؎) دل رزم جویش ببست
اندران ٭ که لشکر کشد سوی مازندران ٭ (صائب
؎) منعم از دل بستگی آزار دنیا می کشد ٭ تا گهر
دارد صدف تلخی ز دریا می کشد ٭ (وله ؎)
همه که دل بطرهٔ طرار بسته اند ٭ اول کمر بکشتن
زنار بسته اند (اردو) لفظی معنی۔ دل باندھنا
دکن میں مستعمل ہے اور محاورۂ اردو میں دل
لگانا۔ بقول آصفیہ تعلق خاطر پیدا کرنا۔ دل
بستن کا ترجمہ۔ دل لگانا۔ دل مشغول کرنا۔

بستن دم | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد
(ذیل بستن) بمعنی بند کردن دم باشد۔
مؤلف عرض کند که متعلق است بمعنی
ہشتم بستن یعنی حبس دم کردن (واله هروی
؎) دیده را مژگان زبانست ونگه عرض
نیاز ٭ بسته ام از گفتگو خاموش اگر دم بسته ام ٭
(حکیم شفائی ؎) دم بسته اند گر نکنم شان
نوازشی ٭ بی زخمه ام سرود نخیزد ز تارشان ٭
(اردو) دم بند کرنا۔ دیکھو بر انداختن دم۔
(حبس دم کرنا) سانس روکنا۔

بستن دیوار | مصدر اصطلاحی۔ بنا
کردن وقائم کردن دیوار باشد متعلق
بمعنی ہفتم یا ہجدہم بستن۔ صاحب موارد
(ذیل بستن) این را بمعنی ساختن وسا
کردن دیوار آورده (ناصر خسرو ؎)
ریزم ز عشقت آبرو تا خاک راهست گل شود ٭
در پیش چشم دلبران دیوار بندم عاقبت
٭ مؤلف گوید که ناصر خسرو برای (بندیدن
دیوار) است نه بستن (اردو) دیوار اٹھانا
دیکھو (برداشتن دیوار)

بستن ذخیره | مصدر اصطلاحی بقول
موارد (ذیل بستن) بمعنی جمع کردن ذخیره
باشد مؤلف عرض کند که متعلق بمعنی
سی ام بستن (سنجری کاشی ؎) تا سال
دگر ذخیره بندم ٭ هر سال نثار مخان تنها ٭

جادارو که این را متعلق بمعنی دهم کنیم که ذخیره کردن هم محاورهٔ زبان است ـ مخفی مباد که سند بالا متعلق به (بندیدن ذخیره) باشد نه بستن (اردو) ذخیره جمع کرنا۔

بستن راه مصدر اصطلاحی ـ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی بند و سد و کردن راه باشد **مؤلف** عرض کند که متعلق به معنی هشتم بستن (حافظ شیرازی ؎) فریاد که از شش جهتم راه به بستند ؎ آن خال و خط و زلف و رخ و عارض و قامت ؎ (اردو) راسته بند کرنا۔

بستن رو مصدر اصطلاحی ـ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی پنهان کردن روی باشد **مؤلف** عرض کند که متعلق به معنی بست و سوم بستن است (حافظ شیرازی ؎) شیدا از آن شدم که نگارم چو ماه نو ؎ ابرو نمود و جلوه گری کرد و رو به بست ؎ (اردو) منه چھپانا۔

بستن روزه مصدر اصطلاحی بقول موارد بذیل بستن بمعنی روزه داشتن است **مؤلف** عرض کند که متعلق بمعنی نوزدهم بستن (امیر خسرو ؎) من بیقرار مانده و تو برقرار خویش ؎ درویش روزه بسته و حلوا هنوز خام ؎ (اردو) روزه رکھنا۔

بستن زبان مصدر اصطلاحی ـ بند کردن زبانست متعلق به معنی هشتم بستن و سند این از (محمد میرک نظمی) بر دست آبله گذشت (ظهوری ؎) ز عرض حال بکارم چه عقدها افتاد ؎ به برکشادن آن بستن زبان نادر است ؎ (اردو) زبان بند کرنا۔

بستن زنار مصدر اصطلاحی ـ بقول موارد (بذیل بستن) به معنی پوشیدن زنار در گلو یا کمر (ظهوری ؎) ظهوری دگر راه الفت زلف کیست ؎ که زنار می بند و ایمان ما ؟ گوید که این سند (بندیدن زنار) است بستن

ومتعلق بہ معنی نہم بستن (اردو) زنّار پہننا دکن
میں زنّار باندھنا مستعمل ہے۔

بستن زنجیر | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد
(بذیل بستن) بمعنی انداختن زنجیر **مؤلف**
عرض کند کہ متعلق بہ معنی بست و ہفتم بستن است
(بدر چاچی ؎) پروین زچہ پنہان شد در
لعل شکر بارش ہو زنجیر کہ بست از شب گرد مہ
رخسارش ہو بخیال ما این متعلق بمعنی اوّل ہم
توان کرد (اردو) زنجیر ڈالنا۔

بستن زیور | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد
(بذیل بستن) پوشانیدن زیور **مؤلف** عرض
کند کہ متعلق بمعنی نہم بستن است (غزنوی ؎)
کشاد صورت دولت بشکر شاہ و ہان ہو چو بست
زیور اقبال بر عروس جہان ہو (اردو) زیور
پہنانا۔

بستن سخن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی ساختہ گفتن **مؤلف**
عرض کند کہ نقل سخن کردن و سخن را بہ دیگری
متعلق کردن متعلق بمعنی شانزدہم و بست و
دوم بستن است (تاثیر ؎) بیجا سخن از زبان
جانان بستن ہو باشد تہمت بسر پنہان بستن تا
با آن دو لب از سخن نگوید چہ عجب ہو ما بین دو
عید عقد نتوان بستن ہو (اردو) نقل سخن کرنا

بستن سخن بچیزی | مصدر اصطلاحی۔
بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی پیوستن سخن
بچیزی **مؤلف** عرض کند کہ این متعلق
است بہ معنی بست و دوم یعنی گفتن و
موزون کردن سخن (فیضی ؎) دانا سخن
بکند او بست ہو ہر کنگر شعلہ تار مو بست ہو (اردو)
شعر کہنا۔ شعر لکھنا۔ مضمون باندھنا۔ سخن موزون
کرنا (شعر باندھنا) صاحب آصفیہ نے (باندھنا)
کے ذیل میں اس کا ذکر کیا ہے۔

بستن سد | مصدر اصطلاحی۔ بنا کردن
و قائم ساختن سد باشد متعلق بمعنی ہفتم یا ہجدہم

بستن صاحب موارد بذیل بستن این را بمعنی ساختن و ساز کردن سد نوشته مؤلف عرض کند که ما با او اتفاق نداریم (صائب ؎) خاکیانی که بهماری تن کوشیدند ٭ در ره آب بقا سد سکندر بستند ٭ (وله ؎) بمهر خامشی مسدود کردم رخنۂ دل را ٭ که این سد مهر که می بندد سکندر می تواند شد ٭ هنیال ماسند و دم برآر بند بدین سلم باشد نه بستن (امیر خسرو ؎) رفت و باد زنگ سکندر نشست ٭ از صف پیلان سد یاجوج بست ٭ (اردو) سد قائم کرنا۔ بند باندھنا۔ صاحب آصفیہ نے (باندھنا) کے ذیل میں اس کا ذکر کیا ہے۔

بستن سر بر دار مصدر اصطلاحی۔ قائم کردنش بر دار است متعلق بمعنی ہجدہم بستن سند اندن بر (بستن گل بر سر دستار) می آید (اردو) دار پہ لٹکانا۔ دار پر چڑھانا۔

بستن سیاست مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی روان کردن سیاست یعنی جاری کردنش مؤلف عرض کند که متعلق بمعنی سی و یکم بستن است و جا دارد که متعلق کنیم بمعنی ہجدہمش (ابو الفرج رونی ؎) فلک سیاست او بستہ بر شهور و سنین ٭ زمانہ طاعت او بستہ بر قلوب و رقاب ٭ (اردو) سیاست جاری کرنا۔ سیاست قائم کرنا۔

بستن سیلی مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد خوردن سیلی بر رخ مؤلف عرض کند که واقع شدن و عائد شدن سیلی متعلق بمعنی سی و دوم بستن (ظهوری ؎) سیلی باد بر رخ او بست ٭ که چراغ از چراغ چشمش جست ٭ (اردو) طمانچہ۔ تھپڑ۔ لگنا۔ صاحب آصفیہ نے اس کے متعدی کا ذکر کیا ہے۔

بستن نشستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب فدائی که از علمای معاصر عجم بود می فرماید که گناه گاری در پرستش گاه یا در خانه بزرگی

ہر پناہ می رود وہانجا می ماند تا کسی را براو دستی نرسد
و کارش درست شود **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت
اینست را بمعنی ہفتم بست عرض کردہ ایم۔ پس
معنی لفظی این در پناہ آمدن است و بس (اردو)
پناہ میں آنا۔

بستن شعر | مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ
و بحر از عالم (معنی بستن) **مؤلف** عرض کند
کہ این ہمانست کہ بر (بستن اشعار) مذکور شد
(اردو) دیکھو بستن اشعار۔

بستن شکر در چیزی | مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر منجمد شدن شکر است **مؤلف** عرض
کند کہ متعلق بمعنی دوم بستن و جا دارد کہ بمعنی پیدا
شدن شکر گیریم متعلق بمعنی ششم (صائب ے)
ندانم کہ لعل او بشکر خندہ باز شد ٭ در نیشکر
ز رشک غیرت شکر نہ بست ٭ (اردو) شکر جمنا۔
شکر پیدا ہونا۔

بستن شگوفہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول
سوارد (ذیل بستن) بمعنی بر آوردن شگوفہ
بہار این را بمعنی ایجاد کردن گفتہ **مؤلف**
عرض کند کہ پیدا کردن شگوفہ باشد متعلق
بمعنی ششم بستن (فیضی ے) فیض تو
برد باد شبگیر نہ بست ٭ از گل خون شگوفہ شیرازہ
(اردو) شگوفہ پیدا کرنا۔

بستن شورش | مصدر اصطلاحی۔
بقول سوارد (ذیل بستن) بمعنی شورش
افگندن **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی
بست و ہفتم بستن است و جا دارد کہ با معنی
ہمیدہم متعلق کنیم (ظہوری ے) در بہار حسن
دور خرمی از سر گرفت ٭ شوق بر انجام عالم
شورش آغاز بست ٭ (اردو) شورش قائم
کرنا۔ پیدا کرنا۔

بستن شیرازہ | مصدر اصطلاحی۔ درست
کردن شیرازہ و جمع کردن اوراق متعلق
بمعنی اول است و سند این از قدسی بر (بستن

حرف) گذشت (اردو) شیرازہ باندھنا۔

بستن طاعت مصدر اصطلاحی۔ بمعنی قائم کردن طاعت متعلق بمعنی دوازدہم بستن وسند این بر (بستن سیاست) گذشت (اردو) طاعت لازم کرنا۔

بستن طاق مصدر اصطلاحی۔ بنای طاق کردن یا قائم کردن طاق متعلق بمعنی ہفتم یا ہجدہم بستن است صاحب موارد بذیل بستن این را بمعنی ساختن وساز کردن گفتہ نوشتہ۔ سندش تائید ما می کند (صائب ؎) طاق ابروی ترا تا بست معمار قضا ؎ روی من از قبلۂ اسلام برگردیدہ ماند ؎ (اردو) طاق بنانا۔ تعمیر کرنا۔ قائم کرنا۔

بستن طراز مصدر اصطلاحی۔ مرادف (بستن نگار) است کہ می آید متعلق بمعنی دہم بستن آنچہ صاحب موارد بذیل بستن این را بمعنی طراز ساختن وساز کردن آوردہ قابل نظر است (جامی ؎) یکی گفتا ہمانا سحر سازی ؎ زسحرش بستہ بر دامان طرازی ؎ (نظامی ؎) طراز آفرین بستم قلم را ؎ زدم بر نام شاہنشہ رقم را ؎ (اردو) نقش قائم کرنا۔ نقش کرنا۔

بستن طلسم مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بستن بمعنی ساختن وساز کردن طلسم است مؤلف عرض کند کہ قائم کردن ووضع کردن آن است (سلیم ؎) ہیچکس معرکہ شہرت بجنون نشکست ؎ این طلسمی است کہ بر نام سلیمان بستند ؎ (اردو) طلسم قائم کرنا۔ (طلسم باندھنا) دکن میں کہتے ہیں۔

بستن طمع مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی طمع کردن مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی دہم بستن است (رشا ہی ؎) با دل بچین زلف دل آرام بستہ ایم ؎ در بادہ لبش طمع خام بستہ ایم ؎ (اردو) طمع کرنا۔

بستن عقد مصدر اصطلاحی۔ بمعنی لغوی

عقد کردن متعلّق به معنی دهم بستن وکنایه از متصل کردن ووصل کردن دو چیز باشد سند این از تاثیرهم (بستن سخن) گذشت (اردو) عقد باندھنا۔

بستن علم مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی نصب کردن علم مؤلف عرض کند که قائم کردن علم است متعلّق به معنی هجدهم بستن (میرخسرو ے) وزیر چتر سیاه آید آفتاب برون ۔ علم بکنگر نیلی حصار بربندد ۔ مخفی مباد که سند بالا متعلّق به (بندیدن علم) است نه بستن (اردو) علم قائم کرنا۔ کھڑا کرنا۔

بستن غنچه مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی برآوردن غنچه مؤلف عرض کند که پیدا کردن غنچه متعلّق به معنی ششم بستن (صائب ے) به تکلیف بهاران شاخسارم غنچه می بندد ۔ اگر در دست من می بود اوّل بار می بستم ۔ (حافظ شیراز ے) جان فدای دهنت باد که در باغ وجود ۔ چمن آرای جهان خوشتر از این غنچه نه بست ۔ مخفی مباد که سند اوّل برای (بندیدن غنچه) باشد نه بستن۔ (اردو) غنچه پیدا کرنا۔

بستن فال مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی قرار دادن فال است مؤلف عرض کند که متعلّق است بمعنی هجدهم بستن (نظامی ے) نکی سا نشان کرد بر نام خویش ۔ برو بست فال سرانجام خویش ۔ (اردو) فال قرار دینا۔

بستن فرزند در مهد مصدر اصطلاحی بقول موارد (ذیل بستن) وبقول وارسته بمعنی خوابانیدن یا نشاندن فرزند در مهد مؤلف عرض کند که متعلّق به معنی سی وسوم بستن است (تاثیر ے) از و در مهد این گردون اخضر ۔ نه بسته عشق فرزندی خلف تر ۔ صاحب بحر برمجرد (بستن فرزند) معنی بالا را ذکر کرده ما می گوئیم که الفاظ (در مهد) را داخل مصدر

اصطلاحی کردن لازم است و مجرد (بستن فرزند) چیزی نیست۔ قائل (اردو) فرزند کو گھوارے میں بٹھانا یا سلانا۔

بستن فرہنگ مصدر اصطلاحی بقول موارد بذیل بستن بمعنی فرہنگ ساختن است مؤلف عرض کند کہ قائم و وضع کردن و قرار دادن فرہنگ است متعلق بمعنی ہجدہم بستن (علی خراسانی ـہ) از کتاب عشق و رسم فقرہ دیوانگی است ٭ من نمی دانم کدامین عاقل این فرہنگ بست ٭ عرض می شود کہ مقصود علی در این شعر از وضع فرہنگ است کہ بسبیل مجاز از معنی ہجدہم حاصل می شود (اردو) فرہنگ وضع کرنا۔

بستن فریاد مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی فریاد کردن مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی دہم بستن است (ظہوری ـہ) رازداری ہای دل چون صبر من بیہودہ باد ٭ اقتضای شوق صد فریاد برنہم ناز بست ٭ (اردو) فریاد کرنا۔

بستن قرار مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب موارد (بذیل بستن) بمعنی پیمان کردن مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی دہم بستن است (خواجہ شیراز ـہ) قراری بستہ ام با میفروشان ٭ کہ روز غم بجز ساغر نگیرم ٭ (ولہ ـہ) خدارا چون دل ریشم قراری بست با زلفت ٭ بفرما لعل نوشین را کہ جان را با قرار آرد ٭ (اردو) اقرار کرنا۔

بستن قلم مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد (بذیل بستن) بمعنی ساختن و ساز کردن قلم آوردہ مؤلف عرض کند کہ قرار دادن و وضع کردن قلم باشد (ظہوری ـہ) کم چون در فن صورت گری بست ٭ قلم از طرہ حور و پری بست (اردو) قلم بنانا۔ قلم قرار دینا۔

بستن قیمت مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب

(ذیل بستن) مقرر کردن قیمت است مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی ھجدہم بستن باشد (ظہوری ؎) چین مویش قیمتی بر بوی بست ؎ نرخ خاک و قدر مشک چین شکست ؎ (اردو) قیمت قائم کرنا۔

بستن کلاہ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی پوشاندن کلاہ مؤلف عرض کند کہ متعلق است بمعنی نہم بستن (غنی ؎) تا دید سر برہنگی طفل اشک ما ؎ در یا بہ بست موج کلاہ حباب بست ؎ (اردو) ٹوپی پہنانا۔

بستن کمر مصدر اصطلاحی بمعنی (۱) پرتلہ بر کمر بستن و (۲) آمادہ شدن بکاری معنی اوّل این متعلق است بامعنی اوّل بستن و معنی دوم کنایہ باشد۔ سند این بر (بستن قلم) از ظہوری گذشت و سند دیگر از (محمد میرک نظمی) بر (بستن آملہ) و سندی از صائب بر (بستن دل) ہم (اردو) (۱) کمر باندھنا۔ بقول آصفیہ کمر سے دوپٹہ یا پٹکا کسنا۔ پیٹی باندھنا (۲) مستعد ہونا۔ آمادہ ہونا۔ دیکھو بر بستن میان۔

بستن گل بر سر دستار مصدر اصطلاحی بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی استوار کردن گل بر سر دستار مؤلف عرض کند کہ قائم کردنش بر سر دستار باشد متعلق بہ معنی ھجدہم بستن (صائب ؎) ز شور عشق اگر گل بر سر دستار می بستم ؎ سر شوریدہ منصور را بر دار می بستم ؎ (اردو) پھول پگڑی میں لگانا۔ قائم کرنا۔

بستن گمان مصدر اصطلاحی بقول موارد (ذیل بستن) گمان کردن مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی دہم بستن است (امیر خسرو ؎) گمان بر اعتقادش بستہ بیمار ؎ کبوتر ناوک و شاہین ستمگار ؎ (اردو) گمان کرنا۔ شبہ کرنا۔

بستن لب مصدر اصطلاحی۔ بند کردن

لب وکنایہ از خاموش شدن متعلق بہ معنی
ہشتم بستن (صائب ؎) آہ کز نازک مزاجی
پیش این بیدادگر، بستن لب مشکل و فریاد
کردن مشکل است۔ (اردو) زبان بند کرنا۔
دیکھو (از زبان افتادن) صاحب آصفیہ نے
(لب بند ہونا) بمعنی خاموش ہونا لکھا ہے جو
اسی کا لازم ہے۔

بستن مار | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (ذیل بستن) بمعنی رام کردن مار است
مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی ہفدہم
بستن است (مخلص کاشی ؎) زبان خصم
نتوان کرد کوتہ جز بخاموشی، بافسونی دگر
این مار را کی می توان بستن۔ (اردو) مطیع
کرنا دیکھو (ادب کردن) صاحب آصفیہ نے
(رام ہونا) پر لکھا ہے۔ اثر روکنا جیسے کا جادو
کے زور سے دہار وغیرہ کو بیکار کرنا کے بس
رسا سانپ کو باندھنا۔ مطیع کرنا۔ اسکا ترجمہ ہے۔

بستن مصرع بہکیدیگر | مصدر اصطلاحی۔
بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی پیوستن یک دو
مصرعہ بہکیدیگر۔ **مؤلف** عرض کند کہ چنین
باشد بلکہ متعلق کردن مصرع بہ یکدیگر متعلق
بہ معنی شانزدہم بستن است (حزین ع)
نہ ہر کہ یک دو سہ مصرع بہ یکدگر بندد، دگر مخفی
مبادکہ این سند (بندیدن مصرع بہکیدیگر)
است نہ بستن۔ (اردو) ایک مصرع کو دوسرے
سے متعلق کرنا۔

بستن مغز در استخوان | مصدر اصطلاحی
بقول موارد و بہار (ذیل بستن) بمعنی گرد
فراہم آمدنش **مؤلف** عرض کند کہ پیدا شدن
مغز در استخوان، متعلق بمعنی ششم بستن (صائب
؎) شود رزق ہما گر استخوان من زبیتابی، دگر
عجب دارم دگر در استخوان مغزہا بندد، دگر
(خواجہ شیراز ؎) بی طلعت تو جان نگراید
بکالبدی، بی نعمت تو مغز نہ بندد در استخوان، دگر

مخفی مبادکہ ما ہر دو سند بالا متعلق بہ (بندیدن مغز در استخوان) دانیم نہ بستن (اردو) ہڈیوں میں مغز پیدا ہونا۔

بستن می | مصدر اصطلاحی۔ بہار نذیل معنی پانزدہم بستن این را آوردہ کہ رسانیدن است مؤلف عرض کند کہ بمعنی ریختن می می باشد متعلق بمعنی چہاردہم (علی خراسانی ؎) می بہ پیمانۂ ما از غم دیگر بند ہد ؎ بادۂ گر ہمہ از خون کہ تو بندید ؎ مخفی مبادکہ این سند (بندیدن می) باشد نہ بستن (اردو) شراب ڈالنا (ساغر یا قدح میں)۔

بستن میغ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (نذیل بستن) بمعنی پیدا شدن ابر است مؤلف عرض کند کہ متعلق است بہ معنی ششم بستن (نظامی ؎) زتاب نفس بہ ہوا بستہ میغ ؎ جہان سوختہ از آتش برق تیغ ؎ (اردو) ابر آنا۔

بستن نسق | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (نذیل بستن) بمعنی جاری کردن نسق متعلق بہ معنی سی و یکم بستن مؤلف عرض کند کہ بمعنی قائم کردن نسق گیریم کہ متعلق است بمعنی ہجدہم (ظہوری ؎) کہ بہ رنگ گلنار بندد نسق ؎ کہ گردید مجموعہ دار شفق ؎ (اردو) انتظام قائم کرنا۔

بستن نطفہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (نذیل بستن) بمعنی قرار گرفتن آن مؤلف عرض کند کہ قائم شدن حمل است متعلق بمعنی ہجدہم بستن (والہ ہروی ؎) بغیر خطبۂ تزویج عقد بشکست ؎ درون بطن صدف نطفۂ سحاب بہ بست ؎ (اردو) نطفہ قرار پانا۔ حمل قائم ہونا۔

بستن نقص | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (نذیل بستن) بمعنی نقصان نہادن مؤلف عرض کند کہ متعلق است بہ معنی

هچو هم بستن (میرزا هجری ه) هزار نقص که
بر سرو بست لائق بست // هزار طعنه که برباد
کرد در غرور کرد // (اردو) نقصان عائد کرنا۔

بستن نکاح | مصدر اصطلاحی بقول مولف
موارد (بذیل بستن) بمعنی نکاح کردن مؤلف
عرض کند که متعلق بمعنی دهم بستن است۔
(سلیم ه) دختر تاک حلال آمده در خانهٔ ما //
این نکاحیست که در عالم بالا بستند // (اردو)
نکاح باندھنا۔

بستن نگار | مصدر اصطلاحی۔ صاحب
موارد (بذیل بستن) ذکر این بمعنی ساز کردن
وساختن نقش نوشته مؤلف عرض کند
که بستن بمعنی کردن بر نشان دهم گذشت
پس هیچ ضرورتی ندارد که این را بدان متعلق
بکنیم سند این از صائب بر (بستن حصار) گذشت
(اردو) نقش کرنا۔

بستن نمک | مصدر اصطلاحی بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی پاشیدن نمک مؤلف
عرض کند که متعلق بمعنی بستم بستن (ظهوری ه)
در دکن بخت بر خراش دلم // نمک لولیان
کابل بست // (اردو) نمک چھڑکنا۔

بستن ورم | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی ورم کردن مؤلف
عرض کند که متعلق به معنی دهم بستن است
(زلالی ه) گردید درین بحر گهر چشم حسودان //
مانند حبابی که بنظاره ورم بست // (اردو) ورم
کرنا۔ متورم ہونا۔ پھولنا۔

بستن وسمه | مصدر اصطلاحی مالیدن و
چسپاندن وسمه بر ریش یا موی سر تا رنگ گیرد
متعلق بمعنی پنجم بستن مرادف (بستن خضاب)
(سنجر کاشی ه) در پس پرده زبهر ما دایم //
چون سر زلف خویش بی آرام // ...
برابرو // سرمه ناز شسته از بادام // ...
ه) نی توان ... گل را ...

بست ؎ بسکه رنگ چهرهٔ آن ماه سیما نازک است ؎
(اردو) خضاب لگانا۔

بستن وطن مصدر اصطلاحی بمعنی
قرار دادن وطن است متعلق بمعنی هجدهم
بستن صاحب موارد و بذیل بستن این را بمعنی
وطن ساختن و سازکردن آورده قابل نظر
است (سلمان ؎) زگوشهای سریر تو بخت
بسته وطن ؎ بخانهای کمانت ظفر گرفته وثاق ؎
(اردو) وطن قرار دینا۔

بستنی بقول رهنما سوای سفرنامه ناصر الدین
شاه قاچار (۱) بمعنی چیزی که آنرا در برف
منجمد کرده باشند صاحب روزنامه (۲) برمجرد
برف قانع و صاحب بول چال فرماید که (۳)
معاصرین عجم بقول را گویند صاحب خندان
بامعنی بیان کرده رهنما متفق مؤلف عرض
کند که بست بمعنی منجمد بجایش گذشت پس
یای نسبت در آخرش زیاده کردند معنی لفظی این
منسوب به منجمد و کنایه از معنی اول و دوم و این
بالفتح باشد و بمعنی سوم به همین ترکیب متعلق
باشد بالفظ بُست بالضم که بمعنی باغ است
و منسوب به باغ کنایه باشد از بقول اندرین صورت
باید که بالضم خوانیم (اردو) (۱) برف کی
قلفی و قلفی مؤنث (۲) برف مؤنث (۳)
ترکاری۔ مؤنث۔

بستو بقول سروری (۱) خمچه کوچک
که روغن و دوشاب وغیرها دران کنند و
بستوقه معربش (نظامی ؎) چو گردون
بادلم تا کی کنی حرب ؎ به بستوی تهی می کن
سرم چرب ؎ (۲) چوبی باشد که بدان ماست
را بشورانند تا مسکه از دوغ جدا شود صاحب
جهانگیری بهر دو معنی همزبانش صاحب رشیدی
این را بمعنی اول مرادف بستک گوید و ذکر
معنی دوم هم صاحب برهان بذکر هر دو معنی
گوید که معرب معنی اول بستوق باشد صاحبان

جامع و ناصری بذکر ہر دو معنی می فرمایند کہ
بمعنی دوم مرادف آئین - خان آرزو در
سراج - بذکر ہر دو معنی بحوالۂ قوسی گوید کہ
(۳) چمچہ کہ روغن و دوشاب بدان کشند
و فرماید کہ آنچہ رشیدی سند نظامی را متعلق بہ
معنی اول کردہ محل تامل است چرا کہ درین
صورت (زبستوی تہی) می باید نہ (بہ بستوی
تہی) **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول
مبدل بستک دانیم کہ کاف بدل شدہ بہ واو
چنانکہ پوپک و پوپو و جادارو کہ بر کلمۂ بست
کہ بمعنی ہفتمش گذشت واو نسبت زیادہ کردہ
اند چنانکہ ہندو و ہندو و بس معنی لفظی این
منسوب بہ محیط یا ظرف بمعنی سیزدہم بست منسوب
بہ پنجہ و کفچہ و از ہر دو تا آنکہ دران روغن یا دوشاب
مستفید و جمع است یا ظرفی است کہ
روغن یا دوشاب دران منجمد مرادف آئین
کہ در مجلد دوم گذشت و بمعنی دوم ہم ہمان

قاعدۂ تبدیل کہ ذکرش بالا گذشت مبدل
بستک دانیم کہ بمعنی پنجمش گذشت و ماخذش
ہمدرانجا مذکور - نسبت معنی سوم عرض می شود
کہ ماخذش ہم ہمان باشد کہ برای معنی دوم
مذکور شد صاحب انند معرب معنی اول را بستوغ
بغین معجمہ گفتہ - ما سند نظامی را متعلق بہ معنی
اول کنیم کہ صفت تہی برای بستو تقاضای
آن می کند خان آرزو و سکندری خوردہ کہ بر
صاحب رشیدی اعتراض کردہ اگر در سند نظامی
تحریف کنیم و موحدہ معیت (بہ بستوی) را بہ زای
ہوز بدل کردہ (زبستوی) خوانیم اندرین صورت
سند نظامی بہ معنی سوم متعلق خواہد شد پس ہیچ
ضرورت تحریف و اشکال نیست (اردو) (۱)
دیکھو بستک کے پہلے معنے (۲) دیکھو بستک کے
پانچویں معنے اور آئین (۳) چمچہ بقول آصفیہ
فارسی - اسم مذکر - شوربہ یا شربت یا اور کوئی
رقیق چیز پینے کا ظرف -

بست وبند اصطلاح - بقول جہانگیری ورشیدی وبرہان وبہار وبحر (۱) کنایہ از استحکام وضبط وربط است (ظہوری ؎) درنگاہ تغافلش بست است کہ دلی زیادہ از آن بست وبندی خواہد کہ صاحب ناصری فرماید کہ (۲) بمعنی بستن جلو آب وسیل (مظفر کرمانی ؎) سیل از کہسار آمد باشتاب کہ بست وبند پشتہ وپل شد خراب کہ خان آرزو در سراج بمصراع معنی اول گوید کہ استحکام وضبط وبند وبست - قلب آن مؤلف عرض کند کہ گرار حاصل بالمصدر بستن وبندیدن است وہمین معنی اول درست ومعنی دوم ہیچ کس نشد ہم متعلق بمعنی اول است - کم التفاتی صاحب ناصری این را قائم کرد فتأمل (اردو) بند وبست بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - نظم ونسق - انتظام - انضباط - اہتمام - ضابطہ -

بست وکشاد اصطلاح - بقول بہار وبحر ترجمہ حل وعقد صاحب فدائی کہ از علمای متأخرین عجم بود می نویسد کہ بمعنی نظم وانتظام کارہاے لشکری وکشوری است از آنچہ بستہ بہ شہریار است ہم او فرماید کہ کشاد وبست ہم ہمانست - (صائب ؎) نیست دربست وکشا دخویش ز کار را اختیار کہ بہلہ وست قضا سر پنجہ تدبیر ست ز مؤلف عرض کند کہ صاحبان بہار وبحر خوش تعریفی کردہ اند (اردو) حل وعقد بقاعدہ فارسی کہہ سکتے ہیں (نظم ونسق) بقول آصفیہ - اسم مذکر - ترتیب وانتظام - بندوبست -

بستوہ بقول جہانگیری وجامع مرادف بستہ باؤل مکسور (۱) بمعنی ستوہ وستہ صاحب رشیدی ہم این را بمعنی ستوہ گوید صاحب برہان گوید کہ بمعنی ستوہ وملول وتنگ - صاحب ناصری فرماید کہ این را بحذف واو بستہ وستہ نیز گفتہ اند - خان آرزو در سراج فرماید کہ اصل این

ستوه است بقیاس بستردن مؤلّف عرض کند که قیاس بستردن مثال زیادت موحّده باشد وبس۔ (استوه) به همین معنی در مقصوره گذشت وما همدر انجا حقیقت ماخذ این بیان کرده ایم اگر آنرا اصل دانیم ستوه مخفّف آن بحذف الف وبستوه مزید علیه ستوه بزیادت موحّده زائد واگر بقول خان آرزو ستوه را که اسم جامد باشد اصل دانیم استوه بزیادت الف وصلی وبستوه هم مزید علیه آن باشد (اردو) عاجز۔ بتنگ۔ ملول۔

بست ویک پیکر نور در ایوان شمال صاحب انند بحواله غیاث گوید که اهل هیئت از کواکب مرصووده همگی چهل وهشت صور بر فلک قرار داده اند۔ از انجمله دوازده صور بر نفس منطقة البروج واقع اند که دوازده بروج مشهور عبارت از آنست واز ان جمله بست ویک صور بجانب شمال از منطقة البروج اند۔ یکی ازان (دب اصغر) بصورت خرس استاده وکواکب آن هفت ودوم (دب اکبر) وآن نیز بصورت خرس کلان است وکواکب آن بست وهفت وسوم تنین بصورت اژدهای بزرگ با شکنهای بسیار وکواکبش سی وهفت وچهارم کیقاوش به شکل مثلثی بزرگ وکواکبش یازده وپنجم عوا بصورت مرد ایستاده ودستهای کشیده وبدست راست عصا گرفته واین را (حارس السما) نیز نامند وکواکبش بست ودو وششم فکّه وآنرا کاسهٔ درویشان نیز گویند چراکه در استدارت آن خرخه افتاده است گویا که کاسهٔ لب شکسته است وستارهٔ آن هشت وهفتم (جاثی علی رکبته) بصورت مردی برزانو درآمده ای برزانو نشسته ستارهٔ آن بست وهشت وهشتم شلیاق وآن بصورت سلحفاة است یعنی باخه وکواکبش ده وازانجمله کوکبی است ازقدر اوّل۔ آنرا (نسر واقع) گویند ونهم وجاجه وآن بصورت ماکیان

است و کواکبش هفده و دهم (ذات الکرسی) بصورت
زنی است بر کرسی نشسته و پاها فروگذاشته و کواکبش
سیزده و یازدهم از کواکب آن (کف الخضیب) است
از قدر ثالث و یازدهم (حامل راس الغول) بر مثال
مردی است بر پای چپ خود استاده و پای راست
برداشته و دست راست بر سر نهاده و بدست
چپ سر دیو خونچکان بموی سر گرفته و کواکبش
بست و شش و دوازدهم (ممسک العنان)
بصورت مردی ایستاده به یکدست تازیانه و بدست
دیگر عنانی و کواکبش چهارده - از انجمله عیوق
از قدر اول و سیزدهم عقاب آنرا (نسر طائر)
نیز گویند و کواکبش نه و چهاردهم - دلفین
بصورت حیوان بحری است که بمشک پرباد
کرده مشابهت دارد و کواکبش ده و پانزدهم
سهم بصورت تیر و کواکبش پنج و شانزدهم حوّا
بصورت مرد مارافساست (یعنی جادوگر) و
کواکبش بست و چهار و هفدهم حیّة بصورت

مار که بدست همان مارافساست و کواکبش هجده
و هجدهم قطعة الفرس و کواکبش چهار و بحواله لطائف
الفنون) گوید که بجای (قطعة الفرس) فرس تام
که بصورت اسپ خوش شکل است و کواکبش
سی و نوزدهم (فرس اکبر) بصورت اسپی که اورا
سر و دو دست باشد و کفل و دو پای نبود و
کواکبش بست و بستم (مرأة مسلسله) بصورت
زنی استاده دستها کشیده و زنجیری بر دو پای او
نهاده و بحواله بعض گوید که زنجیری بر دستهای او
و کواکبش بیست و بست و یکم مثلث و آن مثلثی
است که در وی طول باشد و کواکبش چهار و فی
فرماید که پانزده صور که بجانب جنوب از منطقة
البروج واقع شده اوّل آن قنطس و آن بر
شکل حیوان بحری است که اورا دو دست بود
و بال و دُم چون مرغ و کواکبش بست و دو و
دوم جبّار بر شکل مرد قائم بد و کرسی و در دست
عصا گرفته و کمر بسته شمشیری حمائل کرده و این را

جوزا نیز گویند وکواکبش سی وہشت وسوم نہر بر
شکل جوی باریک باگروش ہای بسیار وکواکبش
سی وچہار وچہارم ارنب بصورت خرگوش و
کواکبش دوازدہ وپنجم کلب اکبر بصورت سگ و
کواکبش ہجدہ ومنجملہ آن شعری یمانی از قدر
اوّل وششم کلب اصغر از کواکب او یکی شعری
شامی ودیگر مرزم وہفتم سفینہ بشکل کشتی وکواکبش
چہل وپنج ومنجملہ آن سہیل است از قدر اوّل و
ہشتم شجاع بصورت مار بزرگ ودراز باشکنہای
بسیار بہ برج اسد پیوستہ وکواکبش بیست ونہم
باطیہ وآنرا کاس نیز گویند شکلی است مستدیر
وکواکبش ہفت ودہم غراب بصورت زاغ و
کواکبش ہفت ویازدہم قنطورس بصورت حیوانی
مرکب از اسپ وآدمی از سرتا پشت چون مقدّم
آدمی از کمر تا پا مثل اسپ وکواکبش سی وہفت
ودوازدہم سبع بصورت حیوانی درندہ وکواکبش
نوزدہ وسیزدہم مجمرہ بصورت منقل وکواکبش
ہفت وچہاردہم (اکلیل جنوبی) بشکل صنوبری
وکواکبش سیزدہ وپانزدہم حوت جنوبی بشکل
ماہی بزرگ وکواکبش یازدہ (اردو) اکیس
ستارے جو شمال میں واقع ہیں ۔ ذکر ۔

بست ویکشاق

اصطلاح ۔ بقول
شمس بست ویک پیکر از جملہ سی وشش پیکر
دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد مؤلف عرض
کند کہ (بست ویک وشاق) بجایش می آید و
بقول انند وغیاث کنایہ است از ہمان (بست ویک
صورت شمالی) کہ تعریفش بر (بست ویک
پیکر نور در ایوان شمال) گذشت ۔ مخفی مباد
کہ (وشاق) بقول غیاث بضم بمعنی خدمتگار
وغلام پیادہ رو وفرماید کہ این ترکیب [illegible]
کنند کہ محقق ترکی است این را بمعنی حیوان [illegible]
صاحب انند گوید کہ [illegible]
است بمعنی روندہ و[illegible] ہم ذکر
(وشاق) بمعنی غلام مقبول [illegible] سادہ [illegible]

خدمتگار، فقیراں وکنیزک گروہ واشاق کہ در مقصورہ گذشت مبدّل این باشد۔ اگر سند استعمال (بست ویکشاق) پیش شود توانیم قیاس کرد کہ شاق مخفّف آں باشد و درینصورت این اصطلاح را مخفّف (بست ویک شاق) دانیم کہ می آید واللہ اعلم بالصواب کاتب شمس پیش نیست (اردو) دیکھو بست ویک پیکر نود درایوان شمال۔

بست ویک قران اصطلاح صاحبان انند وغیاث گویند کہ ترتیبش اینست کہ زحل را باشش کوکب کہ زیر اوست ومشتری را با پنج کوکب کہ زیر اوست ومریخ را با چہار کوکب کہ زیر اوست وشمس را با سہ کوکب کہ زیر اوست وزہرہ را با دو کوکب وعطارد را با قمر قران شود مؤلف عرض کند کہ مجموعہ این ہمہ قرانہا بست ویک است وفارسیان ہمین مجموعہ را (بست ویک قران) نام کردند (اردو) اکیس قران۔ یہ مجموعہ ہے اون کل قرانوں کا جو زحل کو چھہ ستاروں کے ساتھ اور مشتری کو پانچ اور مریخ کو چار اور آفتاب کو تین اور زہرہ کو دو اور عطارد کو صرف قمر کے ساتھ واقع ہوتے ہیں۔ مذکر۔

بست ویک وشاق اصطلاح۔ ہمان کہ تعریفش در (بست ویک شاق) گذشت (اردو) دیکھو (بست ویک شاق)

بستہ بقول سروری وجہانگیری ورشیدی وبرہان وناصری وجامع وسراج بروزن دستہ (۱) حریر منقش کہ در تختہای مشبک بندند ورنگ در نقشہا زنند چنانکہ درنگ براورد کہ دستہ آباد گرگان سازند بہار نگر این از ملا قاسم مشہدی سندی آوردہ (ف)
عشق مفلس از کجا جاہ وجلالش از کجا ٭ ہردو عالم از متاع حسن او یک بستہ است ٭

(ملّا مفید بلخی ے) برنگ غنچه زکوی تو رخست می بندم ٭ زداغ بسته بره بشت بخت می بندم ٭ **مؤلّف** عرض کند که مخفّف (رنگ بسته) باشد وبس یا بمعنی حقیقی آویخته وکنایه از پرده که درتخته های مشبک آویزند دیگر هیچ (اردو) وه ریشمی پرده جس پر رنگ برنگ نقش ونگار هوتا هے اور مشبّک دریچوں میں لٹکاتے هیں - مذکر۔

(۲) بسته - بقول جهانگیری ورشیدی وبرهان وجامع وسراج بااوّل مکسور وثالث مضموم مرادف بستوه بمعنی ستوه که ستم هم آمده **مؤلّف** عرض کند که بستوه مزید علیه ستوه است بزیادت موحده وبسته مخفف آن بحذف واو چنانکه هوشیار وهشیار وخاموش وخامش (اردو) دیکھو بستوه۔

(۳) بسته - بقول رشیدی بمعنی معروف بهار گوید که مقابل کشاده چنانکه در بسته وکار بسته وامید بسته ونظر بسته (صائب ع) خانهٔ دل بصفا از نظر بسته بود ٭ (سعدی ے) امید بسته برآمد ولی چه فائده زانکه ٭ امید نیست که عمر گذشته باز آید ٭ (وله ے) زکار بسته میندیش دل شکسته مدار ٭ که آب چشمهٔ حیوان درون تاریکی است ٭ (ذوقی ے) می کنم تدبیر گوناگون ولی ٭ بسته تقدیر نکشایم همی ٭ **مؤلّف** عرض کند که مقصود رشیدی از معروف معنی حقیقی اسم مفعول بستن است که برمعنی اوّلش مذکور شد - مخفی مبادکه بر همه معانی مجازی بستن شامل باشد که بجایش گذشت (اردو) باندھا هوا۔

(۴) بسته - بقول رشیدی وبرهان وناصری وجامع وسراج بمعنی آهنگی است از موسیقی که آنرا (بسته نگار) نام است وآن مرکّب است از حصار وحجاز وسه گاه **مؤلّف** عرض کند که بستن بمجاز بمعنی سرودن برمعنی بست وششمش گذشت وهمین معنی اسم مفعولش بسته بمعنی سروده

شدہ وکنایہ از آہنگے است وبس (اردو) راگنی مؤنث۔

(۵) بستہ۔ بقول برہان وناصری وجامع وسراج شخصے راگویند کہ آنرا بسحر بستہ باشند ووا داد نتواند شد۔ بہار بصراحت مزید گوید کہ کسی کہ بسحر برعروس قادر نشود وفرماید کہ ظاہرا فارسی ہندوستان است واللہ اعلم بحقیقۃ الحال مؤلف عرض کند کہ مخفف (سحر بستہ) و نظر بر قول ناصری وجامع کہ از محققین اہل زبانند ایں را فارسی ہندوستان نتوان گفت (اردو) وہ شخص جو جادو کے اثر سے اپنی عورت پر قادر نہ ہو سکے۔ مذکر۔

(۶) بستہ۔ بقول برہان وجامع وسراج بضم اول وفتح فوقانی فندق راگویند وآں مغز باشد کہ خورند۔ صاحب محیط ذکر بستہ نکرد وبر فندق گوید کہ ہماں بندق است وصاحب منتخب ہم بر فندق بضم دال فرماید کہ میوۂ معروف کہ آنرا بندق نیز گویند وصاحب محیط بر بندق می فرماید کہ بالضم معرب از فندق فارسی وبعربی طبوز نامند وگویند بندق بکسر اول اسم فارسی جلوز است کہ بادام کشمیری وسہ گوشہ وبادام کوہی نیز وبیونانی فیطیفیا و (قرودماثا) نامند وآں ثمر درختی است۔ گرم ودر آخر اول وخشک۔ در آوائل آں۔ از ان صفرا پیدا شود وقابض مزید جوہر دماغ ومقوی آں ومنافع بسیار دارد مؤلف عرض کند کہ اشارہ فندق بر (بادام کوہی) گذشت وایں متعلق بجثی وہم بست است ہای نسبت بر وزیادہ کردہ اند وبس (اردو) فندق بقول آصفیہ اسم مؤنث۔ ولایت کے ایک مشہور میوے کا نام جو نہایت سرخ اور جھاڑی کے بیر کے برابر ہوتا ہے۔ دیکھو (بادام کوہی)

(۷) بستہ۔ بقول ناصری بمعنی ستودہ است دستہید لے ---- آنست مؤلف عرض

کند کہ نظر براعتبار ناصری کہ از اہل زبانست تسلیم کنیم و بہ مجاز متعلق دانیم بامعنی بست و دوم بستن و اسم مفعول آنست و معنی ستایش بمجاز است و جادارد کہ متعلق بمعنی سیزدہمش کنیم و ایہم مجاز باشد و بستن بمعنی ستودن نیامدہ و جادارد کہ (ستہ) را مخفف (ستائیدہ) گیریم و موحدہ اول را زائد ولیکن اول بہتر از آخر است (اردو) تعریف کیا ہوا۔

(۸) بستہ - بقول ناصری بمعنی ستیزہ کردن ہم و فرماید کہ در نسخ از ستیزہ بفتح میم و کسرہا درست است (مولوی معنوی ع) مستہ صنما چند بن سے وہ بطرب با من پر مؤلف عرض کند کہ ستہیدن بمعنی ستیزہ کردن می آید و اسم مصدر آن ستہ بمعنی ستیزہ و این بزیادت موحدہ باشد و بس - پس باید بالفتح خوانیم - تسامح صاحب ناصری است کہ معنی مصدری بیان کرد مخفی مباد کہ استہ در مقصورہ بہ ہمین معنی بر نشان چارمش گذشت و فروگذاشت ماست کہ درانجا بر حاصل بالمصدر اکتفا کردہ ایم و اسم مصدر را ذکر نکردہ ایم و ما از ماخذش ہم آنجا بحث کردہ ایم (اردو) دیکھو استہ کے چوتھے معنے۔

(۹) بستہ - بقول سوار السبیل بند آب نہر را گویند کہ آنرا کشادہ آب ہر جا کہ خواہند می برند و جمع آن بستان است مؤلف عرض کند کہ معنی مفعولی این بستہ شدہ و تعمیر کردہ شدہ متعلق بہ معنی ہفتم یا ہجدہم بستن و کنایہ از بند آب - تسامح محقق بالاست کہ بستان جمع این نوشتہ - جمع این بستہ ہاست و خصوصیت با نہر ہم نباشد (اردو) بند - دیکھو برغ

بستہ چیزی بودن	بمصدر اصطلاحی بقول	مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال
بحر (۱) دل نہادن و (۲) اعتماد کردن بر وے		پیش نکرد اگرچہ خلاف قیاس نیست بلحاظ معانی

بستن ولیکن بنظر سکوت معاصرین عجم و محققین فارسی مشتاق سندمی باشیم (اردو) (۱) دل لگانا (۲) اعتماد کرنا۔

بستہ رحم اصطلاح بقول سروری و رشیدی و برہان و جامع و سراج و بہار زن عقیم را گویند (رکن الدین کرانی ﴿) ای در نظر جود تو بہ قید درم ﴾ وزن زادن شبہ تو جہان بستہ رحم ﴾ صاحب جہانگیری در ملحقات گوید کہ مرادف استرون۔ صاحب بحر بذکر معنی بالا گوید کہ زنی کہ از زادن باز ماندہ باشد آنرا ہم بدین اسم موسوم کنند **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی این زنی کہ رحم او بند است و حاملہ نشود و تعمیم معنی اجازت آن می دہد کہ معنی بیان کردۂ صاحب بحر را ہم درین داخل کنیم ولیکن محاورۂ زبان چیز دیگر است صاحبان سروری و جامع کہ اہل زبانند ذکر این معنی نکردہ اند ولہذا بر عقیم اکتفا کنیم (اردو) بانجھ استرون۔

بستہ زبان اصطلاح۔ بقول بہار و بحر آنکہ بر سخن گفتن قادر نباشد (صائب ﴿) زبان شکوۂ من چشم خون فشان من است ﴾ چو طفل بستہ زبان گریہ ترجمان من است ﴾ (اردو) وہ شخص جو بات نہ کر سکے جیسے کمسن بچہ یا گونگا۔

بستہ گہوارۂ فنا اصطلاح۔ بقول بحر و سوید اسیر محبت دنیا و گرفتار دنیا **مؤلف** عرض کند کہ بستہ درین اصطلاح اسم مفعول بستن است بمعنی سی و سوم آن و مرکب توصیفی است و گہوارۂ فنا بترکیب اضافی کنایہ از دنیا صاحبان انند و ہفت تعریف این در جمع کردہ اند تسامح شان است (اردو) اسیر محبت دنیا اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو دنیا دار ہو۔

(الف) بستہ لب اصطلاح (الف) کسی کہ خاموش و ساکت باشد

(ب) بستہ لبی اسم فاعل ترکیبی است و (ب) بزیادت یای

(باقی دارد)

مصدر بمعنی خاموشی وسکوت (ظهوری ب)
فتاده در قفس از گفتگوی خود طوطی ٭ گشود کار
سخنور رهین بسته لبی است ٭ (اردو) (الف)
خاموش ۔ ساکت ۔ بسته لب ۔ بھی کہہ سکتے ہیں
(ب) خاموشی ۔ مؤنث ۔ سکوت ۔ مذکر ۔

بسته میان | اصطلاح ۔ بقول بهار و
انند مستعد و آماده خدمت **مؤلف** عرض
کند که اسم مفعول ترکیبی است (میر معزی ب)
ثنا و خدمت او واجب است از بهمنی ٭ قضا
کشاده زبان است و بخت بسته میان ٭ چنانچه
بسته میانست بخت در خدمت ٭ همیشه هست
قضا بر ثنا کشاده زبان (اردو) کمر باندھا ہوا
مستعد ۔ آماده ۔ تیار ۔

بسته نگار | اصطلاح ۔ بقول رشیدی
وبحر و بهار آهنگی است در موسیقی که ذکرش
بر بسته گذشت ۔ خان آرزو در چراغ هدایت
گوید که نوعی از سرود (طغرا ب) از مین ره
حور بر صوتش نثار است ٭ که نقش حیرتش بسته
نگار است ٭ **مؤلف** عرض کند که اسم مفعول
ترکیبی است و معنی لفظی این نقش بسته و کنایه
از آهنگی که سامعین از حیرانی نقش دیوار شوند
همین است وجه تسمیه این (اردو) بسته نگار
فارسی میں ایک راگنی کا نام ہے جس کا اصطلاحی
نام اردو میں معلوم نہ ہوسکا ۔

بسته نیشکر | اصطلاح ۔ بقول (خان
آرزو در چراغ هدایت) و بحر و بهار نیشکرهای
بسیار بهم بسته که آنرا بهندی بهاندی و لوگی
گویند (کلیم ب) قلم می شدی ترکش اندر کمر ٭
بیک ضرب چون بسته نیشکر ٭ **مؤلف** عرض
کند که اگرچه بمعنی لفظی مرکب اضافی است
ولیکن در محاوره فرس بسته را گویند که شرط
بازان نیشکر را به تعدادی مخصوص می بندند
و بران شمشیر می زنند هر که بسته را در یک ضرب شمشیر
قطع کرد بازی برد (اردو) پهاندی بقول آصفیه

هندی - اسم مؤنث - گنّوں کا بنڈل - پونڈ و نگا بوجھا - پشتارهٔ نیشکر - سو پچاس گنّوں کا بوجھ مؤلف عرض کرتا ہے کہ دکن میں (بولی) اسی بستۂ نیشکر کے لئے مستعمل ہے جس پر شرط باندھ کر تلوار چلاتی ہیں

بستی | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم باغبان و منسوب بباغ مؤلف عرض کند کہ بزیادت تحتانی نسبت بر لغت بست کہ بمعنی اوّلش گذشت موافق قیاس است ولیکن طالب سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ازین ساکت (اردو) دیکھو باغبان -

بستیاج | بقول برہان و ہفت بفتح اوّل و سکون ثانی و فوقانی بہ تحتانی رسیده و بای ابجد بالف کشیده و بجیم زده بلغت رومی خسک را گویند و بلغت اہل مغرب (حمص الامیر) خوانند طبیعت وی سرد است باعتدال و ضماد کردن آن بر ورمهای گرم نافع صاحب محیط تبرک موحده ذکر بستیاج کرده گوید کہ بفارسی درسنه ترکی و (خلال مکه) و بعربی سدی و حشیشة القراد و بزبان مصری اخله و حسکه نامند و آن نباتی است خار دار گویند گیاه آن گرم و خشک در اوّل و دوم و باندک عطریت خلال کردن آن جهت تقویت دندان و طلای آن جهت تحلیل اورام نافع و منافع وارد و تخم آن گرم و خشک در آخر دوم - جهت سرفه و خواق و ریاح و سنگ و تفتیح سده جگر و ادرار بول نافع مؤلف عرض کند کہ اگرچه اسم فارسی این بالا مذکور شد ولیکن فارسیان همین لغت رومی را بر زبان دارند ازینجاست کہ صاحب برہان در لغات مستعمله فرس ذکر این کرده مخفی مباد کہ بخیال ما این همان درخت پیلو باشد کہ مسواک آن از مکه معظمه می آرند صاحب محیط بر (پیلو) گوید کہ بهندی اسم راک است و بسنسکرت

کرپچل ۔ درخت صحرائی است ونزد ہندیان گرم وسبک وملیّن ومشتہی طعام و دافع قی و مضمضہ آب جوشیدۂ آن دافع درد دندان ومقوی باہ حیف است کہ از اسامی السنہ غیر مطابقت خیال مانمی شود واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) ایک نبات کا نام ہے خوخار دار ہوتا ہے جس کو فارسیوں نے (خلال مکہ) کہا ہے ہمارے خیال میں وہی درخت ہے جسکو دکن میں پیلو کہتے ہیں اور حجاج بطور تحفۂ مکۂ معظمہ سے جو مسکواکین لاتے ہیں وہ اسی درخت کی ہوتی ہیں صاحب آصفیہ نے پیلو پر کہا ہے اسم مذکر وہ درخت جس کی جڑ اور شاخوں کی اکثر مسواک بناتے ہیں ۔ صاحب محیط نے (درمنہ) کا ترجمہ اجوائن لکھا ہے ۔

بسجتہ بقول ناصری وانند بفتح با وضم جیم بمعنی (۱) محبوب ومعشوق است وآنرا بس خواستہ نیز گفتہ اند و (۲) بمعنی مطلوب و تمنّا نیز آمدہ و فرماید کہ این لغت از دساتیر نقل شد **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان قدیم این را مرکب کردہ باشند بالفظ بس بمعنی بسیار وجستہ کہ اسم مفعول جستن است یعنی چیزے کہ تلاش او بسیار کردہ شد کنایۂ معشوق وتمنّا اسم ۔ نظر باعتبار ناصری این را لغت مرکب ثرند و پاژند دانیم ۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند وسکوت دیگر محققین بے توجہی وسرومہری شان است بافارسی قدیم دیگر ہیچ (اردو) (۱) محبوب معشوق ۔ مذکر ۔ (۲) تمنّا ۔ دیکھو آرزو ۔

بسخن در شدن مصدر اصطلاحی ۔ متفق الرائے ومتفق الکلام شدن ۔ (انوری ع) بسخن در شدیم ہر سہ بہم کہ چون سہ یار موافق ومشتاق بگو (اردو) متفق الکلام ۔ متفق الرائے ہونا ۔

(۵۴۴)

بسخندن بقول اننذ بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح و فتح خای معجمہ و سکون نون بمعنی خمیر ساختن
مؤلف عرض کند کہ محققین مصادر و معاصرین عجم ازین ساکت اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد کہ این مصدر مرکب است از لفظ بس و خندہ بس بمعنی بسیار و خندہ بمعنی شگفتگی کہ اسم مصدر (خندیدن) است کہ بجایش مذکور شود۔ فارسیان بخندہ را بجای بخندہ بزیادت علامت مصدری ون و حذف یک دال مہملہ مصدری ساختند کہ معنی لفظی این بسیار شگفتہ کردن و کنایہ از خمیر ساختن (اردو) خمیر کرنا۔

بس خواستہ اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و بحر و ہفت کنایہ از مطلوب و معشوق **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل (بس خستہ) کہ بالا گذشت یعنی چیزی کہ خواہش آن بسیار است مطلوب و معشوق است وبس (اردو) دیکھیو بس خستہ۔

بسد بقول سروری بحوالہ عجائب البلدان بضم با و فتح سین مہملہ شدہ و بتخفیف سین (۱) مرجان و فرماید کہ آنرا کامہ نیز خوانند و ضبط آن قعر دریاست۔ رسنی افگنند و برکشند چون باد برو وزد و آفتاب تابد سرخ گردد (انوری ہ) فروگست بعتاب عنبرین سنبل ۔۔۔ فروشکست بخوشنا بسدین شکر ۔۔۔ صاحب جہانگیری این را (۲) مرادف بست بمعنی اوّل و دومش نوشتہ و ذکر بستان ہم با او کردہ صاحب برہان ذکر معنی اوّل و دوم وگوید کہ بمعنی اوّل بکسر اوّل ہم آمدہ صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب سوار السبیل فرماید کہ بتشدید دال معجمہ آخر معرب بستد فارسی است کہ مرجان باشد **مؤلف** عرض کند کہ اشارہ این بمعنی یازدہم نست کردہ ایم و آن مبدل این است و قول صاحب محیط را نسبت مزاج و خواص این ہمہ سا انجا

نقل کردہ ایم صاحب سروری این لغت فارسی را بہ ذیل لغاتی آوردہ کہ آخرش ذال معجمہ ست
تسامح او بیش نباشد کہ محققین فارسی زبان باتفاق این را بہ دال مہملہ آخر آوردہ و آنچہ صاحب
سواد السبیل گوید درست کہ بہ تشدید سین و ذال معجمہ معرب است ولیکن تسامح او می نماید کہ در فارسی
بستد بہ فوقانی سوم گفتہ کہ لفظ بدیں معنی در فارسی نیست غلطی کتابت او می نماید کہ بستد فارسی را بہ تبدیل
فوقانی بستد فارسی نوشت (اردو) دیکھو بست کے پہلے اور گیارھویں معنے -

بسدک | بقول سروری بحوالہ نسخہ میرزا و بقول رشیدی - بفتح با و سین مہملہ و سکون ثالث
مہملہ (۱) بمعنی دستہ جو و گندم درودہ باشد صاحب برہان بذکر معنی اول فرماید کہ (۲) بسکون
ثانی بروزن زردک دارو ییست کہ آن را (اکلیل الملک) خوانند صاحب ناصری بذکر معنی
اول بہ زبان اختلاف اعراب ذکر معنی دوم کردہ و صاحب جامع ہمزبان برہان - خان آرزو
در سراج بذکر معنی اول قانع و فرماید کہ بسک مخفف این باشد **مؤلف** عرض کند کہ قیاس
می خواہد کہ اصل این بستک بودہ بمعنی چیزی خورد کہ بستہ شدہ و کنایہ از دستہ جو و گندم تای
قرشت بدل شدہ بہ دال مہملہ چنانکہ زرتشت و زردشت پس تصرف در اعراب تصرف
محاورہ باشد و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ حقیقت این بر (ارحقیقتہ) گذشت و ماخذ
این جز این نباشد اصل این ہم بہ فوقانی عوض دال مہملہ بود و معنی لفظی این بستان خرد
و کنایہ از (اکلیل الملک) فوقانی بدل شدہ بہ دال مہملہ - دیگر ہیچ تصرف محاورہ باشد کہ ضمہ
اول را بہ فتح بدل کردند (اردو) (۱) درخت جوا ور گندم کا پولا - دستہ - مذکر (۲) دیکھو حقیقتہ

بسدین | بقول انند و غیاث منسوب بہ بسد کہ مرجان است مراد از سرخ **مؤلف**

عرض کند که یا و نون نسبت موافق قیاس و بمعنی سرخ ہم کنایہ است موافق قیاس ولیکن طالب سند استعمال می باشیم (اردو) سرخ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ لال۔ احمر۔

بسر آمدن (۱۹۹۷) مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی حقیقی واقع شدن و آمدن بسر است چنانکہ (بسر آمدن سنگ) (صائب ـــہ) آمد کار من در رشتہ تسبیح یکی است ٭ کز صد رہ گزم سنگ بسرمی آید ٭ و (۲) بمعنی پیش آمدن و این کنایہ باشد چنانکہ (بسر آمدن بخت) (انوری ـــہ) ای شاہ جہانی کہ ز عدل تو جہان را ٭ در وصف نیاید کہ چہ بختی بسر آمد ٭ وارستہ گوید کہ (۳) از حیز بر آمدن و جوش کردن **مؤلف** عرض کند کہ بسر بر شدن ہم داخل ہمین معنی است صاحب بحر این را مخصوص کند بہ دیگ بخیال ما با جام و ساغر ہم میتوان (صائب ـــہ) چرخ رہ آہ شرر بار من از جا بر داشت ٭ دیگ کم حوصلگان زود بسری آید ٭ و بقول بحر و بہار (۴) آخر شدن چنانکہ (بسر آمدن گیتی و روز) (انوری ـــہ) بر دل نفسی آمدہ گیتی بسر آید ٭ گیر بد کہ گیتی ہمہ یکسر بسر آمد ٭ (ولہ ـــہ) ہیچ روزی سر ابسر نامد ٭ تا دلم عشق او ز سر نگرفت ٭ و (بسر آمدن کار) (ولہ ـــہ) **آصف** کہ زبیم قلمش تیغ سکون یافت ٭ حاتم کہ زدست کرمش کار بسر آمد ٭ و (بسر آمدن درد) (ولہ ـــہ) درد سر دل بسری آید ٭ پا از گل عشق بر نمی آید ٭ و بقول بحر و بہار (۵) بمعنی بر باد رفتن **مؤلف** عرض کند کہ این مجاز معنی چہارم است کہ از سند (بسر آمدن کار) من وجہ این معنی ہم پیدا می شود کہ آخر شدن کار بر باد شدن آنست (اردو) (۱) سر پر واقع ہونا (۲) پیش آنا (۳) اُبلنا۔ جوش کرنا۔ (۴) آخر ہونا۔ ختم ہونا (۵) برباد ہونا۔

بسر آوردن (۱۹۹۸) مصدر اصطلاحی متعدی بسر آمدن

است سندی از انوری) بمعنی چهارمش گذشت (وله ۵) ای هجر توافتهٔ بریزم خونت ز وقت آمد خون بریزد و عمرم بسر آید (اردو) بسر آمدن کے

تمام معنوں میں اس کا متعدی جیسے (۱) سر پر لانا (۲) واقع کرنا (۳) ابلانا۔ جوش دلانا (۴) ختم کرنا (۵) برباد کرنا۔

بسراق بقول وارسته بضم اوّل و رای مهمله یاقوت زردی که در هندش پکھراج گویند (با قاف قرشی ف) زرد گوشت آنکه از بن گوش پر کرده ابسراق نار سیکو یا پز آم اد گوید که پیکو بیای عجمی و یای حطی مجهول ملکی است بجانب زیرباد۔ بهار گوید که این ظاهرا (هندی معرّب) است و اصلش پکھراج یا پکھراگ۔ صاحب انند این را لغت عرب گوید و لیکن صاحب سوار السبیل که محقق معرّبات است ازین ساکت و صاحب منتخب هم نیاورده و صاحب محیط بر پکھراج گوید که یاقوت زرد را و پکھراگ را نوشت و بر یاقوت ذکر همه اقسامش باعتبار رنگ آن کرده و همانجا گفته که زرد آن را بعربی بسراق و بهندی پکھراج و بانگریزی و توپس گویند۔ بقول گیلانی خشک است و مائل بسردی اندک و بقول شیخ الرئیس معتدل۔ مفرح و مسکّن۔ قاطع خون۔ نافع اورام و رافع صرع و امّ الصّبیان و منافع بیشمار دارد۔ صاحب ساطع بر پکھراج گوید که زبرجد باشد و آن جوهریست سبز رنگ **مؤلف** عرض کند که سکندری خورده است که زرد را سبز نوشت و آنچه در ترجمهٔ آن زبرجد را قائم کرده نسبت آن عرض می شود که زبرجد سبز و زرد هر دو می باشد و لیکن دیگر لغات زبان هندی پکھراج را زرد رنگ گفته اند نه سبز بالجمله به تحقیق ما (پسراگ) لغت فارسی است به بای فارسی و سین مهمله و رای مهمله و الف و کاف فارسی۔ جا دارد که این را مفرس دانیم از پکھراج که کاف را حذف کردند و های هوّز بدل شد به سین مهمله چنانکه راه و راس و جیم

بہ کاف فارسی چنانکہ اخشیج و اخشیگ و پس ازان عربان فارس بہ تبدیل ہای فارسی بعربی و کاف فارسی بہ قاف بسراق کردند و شعرای فرس استعمال ہمین کردند چنانکہ سند با قرکاشی تصدیق آن می کند ولیکن این تعریب از محققین معربات تصدیق نیافت و آنچہ مفرس از فرہنگ ہا ترک شد وجہ آن جزین نیست کہ صاحبان تحقیق از تحقیق ماخذ سروکاری نداشتند و عجب آنست کہ ہمہ محققین اہل زبان (بسراق) را ہم گذاشتہ اند (اردو) بچھراج بقول آصفیہ۔ ہندی)۔ اسم مذکر۔ زبرجد کی ایک قسم جس کا رنگ عموماً زرد اور نہایت روشن ہوتا ہے۔

بسراک بقول سروری۔ مخفف بیسراک کہ می آید بحذف یا بروزن امساک بمعنی شتربچہ یک و دو سالہ (پوربہای جامی ۵) شافی زبہرکون تو ترتیب کردہ ام پر خرطوم پیل و گردن بسراک و دست لک پر مؤلف عرض کند کہ صراحت ماخذ بر بیسراک می آید (اردو) اونٹ کا بچہ ایک دو سال کی عمر کا۔ مذکر۔

بسراگ این ہمان است کہ ذکرش بر (بسراق) گذشت و صراحت ماخذہم ہمدرانجا مذکور (اردو) دیکھو (بسراق)۔

(۴۷ الف)

بسرباری اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالہ قنیہ باری بر سر آن و فرماید کہ باری کہ بر سر بود و صاحب ہفت گوید کہ باری کہ بر سر ہوا سے علاوہ بود و مؤلف عرض کند کہ سبحان اللہ چہ خوش اصطلاحی برای تائید فضلا قائم شدہ است تا فضلا این مرکب را کہ بمعنی لفظی اوست اسم جامد نفہمند و صراحت صاحب ہفت شایان اوست (اردو) سر پر بوجھ۔ مذکر۔

بسربر اصطلاح۔ بقول مؤیدا بی بر سر مؤلف عرض کند کلمہ بر زائد است

چنانکہ (س ه) بسر بربند کا فوری عمامہ را بتن در پوش عنبر بوی جامہ را چہ خوش تائیدی است برای فضلا تا کلمۂ بر را جزو اسم جامد دانند (اردو)

بسر بردن مصدر اصطلاحی۔ بقول سروری در ملحقات (۱) کنایہ از گذراندن و باتمام رساندن و وفا کردن و (۲) سازگاری نمودن (سعدی ط ه) در اقصای عالم بگشتم بسی بسر بردم ایام با هر کسی (محتشم کاشی ط ه) زلف مشکین را کمند گردن عشاق کن ای پری تا کی بسر تنها شب دیجور را (سنجر کاشی ط ه) سنجر زسخت جانی یک هفتہ هیچ زیست مارا گمان نبود کہ یک شب بسر برد (سعدی ط ه) وان دگر بخت هیچنان هوسی در این عمارت بسر نبرد کسی صاحب جهانگیری هم در ملحقات ذکر هر دو معنی کردہ۔ صاحبان رشیدی و ناصری و بہار ذکر این کنند۔ بہار بمعنی دوم موافقت کردن می گوید۔ عیبی نیست هر دو کلیت صاحب برہان بذکر معنی اوّل و دوم گوید کہ (۳) غمخواری کردن هم۔ صاحبان جامع و بحر و مؤید هم خان آرزو در سراج بذکر هر دو معنی اوّل گوید کہ (۴) بسر برداشتہ بردن هم (ظهوری ۳ ه) عشق لیلی برد مجنون را بسر در داغ دل از لالہ بر صحرا گریست در مؤلف عرض کند کہ معنی چهارم حقیقی است و شک نیست کہ کلام سعدی کہ بسند اوّلین گذشت سند معنی چهارم است و دیگر معانی بمجاز (اردو) بسر کرنا۔ بقول آصفیہ (۱) گذارنا اوقات گزاری کرنا۔ انجام کو پہونچانا۔ پورا کرنا (۲) نباهنا۔ دوسرے معنے کا ترجمہ (موافقت کرنا) بھی ہو سکتا ہے (۳) غمخواری کرنا۔ بقول ہمدردی کرنا۔ شریک رنج و راحت ہونا (دیکھو بدرد دیگران رسیدن (۴) سر پر اٹھا لیجانا۔

بسر برزدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بسر کردن و موافقت کردن (انوری س ه) از عشقت ای شیرین پسر گرچہ بسر بر میزنم شادی دیگر می کنم فی رای دیگر می زنم (اردو) بسر کرنا

موافقت کرنا۔ گزارنا۔

بسر برزدن بار | مصدر اصطلاحی بار
بر سر نهادن است (انوری ۵) درد هجرت
گرم اشکی می دهد ز عشق صد۔ بارم بسر بر می زند تو
(اردو) بوجه سر پر رکهنا۔ زیر بار کرنا۔

(الف) **بسر پا آمدن** | مصدر اصطلاحی۔
بقول وارسته و بهار و بحر از مرض شفا یافتن۔
(سفید بلخی ۵) عمرها بود که ضعف از شکن راحت
تو داشت ز زهن شکست آمده اکنون بسر پا ز زنجیر تو
مؤلف عرض کند که (بر سر پا آمدن) بجایش
گذشت و این همه معانیش مرادف آن است
و در بجا همین قدر کافیست که از سند مفید بلخی.....

(ب) **بسر پا آمدن زنجیر** | بمعنی وقت
آن رسیدن که زنجیر از پا بر آید و رستگاری نصیب
شود یعنی زنجیری که در پا افتاده بود بسر پا رسیده
و قریب است که از پای بیرون شود پس معنی این
مصدر مرکب (آثار نجات پیدا شدن) است
دشمن و در است که برای این معنی زنجیر را دخل
اصطلاح کنیم و بودن آن جزء نیست که مراد
(بر سر پا آمدن) باشد و بس۔ پس محققین
بالا سکندری خورده اند که این را بمعنی (از مرض
شفا یافتن) نوشته اند و این معنی از سند بالا
اصلا حاصل نمی شود فتامل۔ شاعر گوید که عاشق از
مدت دراز بوجه شکن زلف تو ضعف می داشت
و مبتلای قید عشق بود ولیکن بوجه آنکه زلف تو
شکست داشت اکنون آثار نجات پیدا شد۔
(اردو) (الف) مرض سے شفا پانا اور بیمار
خیال کے لحاظ سے دیکهو (بر سر پا آمدن) (ب)
آثار نجات پیدا هونا۔

بسر پا نشستن | مصدر اصطلاحی بقول
خان آرزو در چراغ مهیا بودن برای رفتن صاحب
بحر هم زبانش (سلیم ۵) تیر هوائیم که زبس بی
تعلقی ز هر جا نشسته ام بسر پا نشسته ام ز **مؤلف**
عرض کند که مراد بمعنی اول و سوم (بر سر پا نشستن

است و بس (اردو) دیکھو (برسر پا نشستن) کے پہلے اور تیسرے معنے۔

بسر پردازیدن مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی گرفتن سر و آویختن بسر سند این از ظہوری بر (برسر پا نهادن) گذشت معاصرین عجم گویند که (۲) مرادف معنی دوم (بسر پیچیدن) هم که می آید (اردو) (۱) سر سے لپٹ جانا (۲) دیکھو (بسر پیچیدن) کے دوسرے معنے۔

بسر پیچیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار و بحر (۱) پیچیدن دستار و مانند آن بمعنی حقیقی و (۲) مسموع است که باصطلاح لوطیان فعل بد کردن باشد (میر نجات ـــه) پر کر شده دستار زری کو ساده باشد بسرش می پیچم کو (میرزا امان الله امانی ـــه) غیر پندارد بسر دستار زر پیچیده ام کو این نه دستار است درد سر بسر پیچیده ام کو **مؤلف** عرض کند که (بسر پیچیدن درد سر) بمعنی درد سر پیدا شدن ابلسبت و درد سر را بسته سر کردن و (بسر پیچیدن دستار) بمعنی نهادن و درست کردن دستار بسر پس معنی اوّل خصوصیتے دارد و آن را پسند نکنیم۔ بخیال ما معنی اوّل پیچیدن چیزی بسر و متعلّق شدن چیزے بسر باشد و معنی دوم بیان کردهٔ بهار برای لواطت مخصوص است که لوطیان عجم صراحتش می کنند که فاعل در لواطت دست ها را بر سر مفعول می پیچد چنانکه در جماع با زن دست های فاعل در بغلش (اردو) (۱) سر پر لپٹنا۔ جیسے دستار سر پر لپیٹنا۔ باندھنا۔ اور سر مارنا (دیکھو افگندن بر کسی) اور سر ہونا۔ (۲) اغلام کرنا۔

بسر تازیانه بخشیدن مصدر اصطلاحی بقول بهار و انند چیزی را سهل و فرومایه دانسته باشاره سر تازیانه عطا فرمودن مرادف (بسر تازیانه دادن) (انوری ـــه) خسرو بسر تازیانه بخشد کو چون ملک عراق ار هزار باشد کو **مؤلف** عرض کند که کنایه ایست لطیف که تازیانه در دست

شاہان می باشند و بی پروائی بدان اشارہ کنند برای دادن چیزی بکسی (اردو) اشارہ سے عطا کرنا۔

بسر تازیانہ بستانم مقولہ۔ بقول مؤید ای بغیر تیغ بید رنگ بزخم تازیانہ فتح کنم صاحب ہفت ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند (بسر تازیانہ ستاندن) مصدریست اصطلاحی بمعنی گرفتن بآسانی یعنی بدون استعمال شمشیر حاصل کردن چیزی نمی دانیم کہ ہر دو محققین بالا چرا این را مقولہ قرار دادہ اند و چرا ذکر مصدر ترک کردہ اند (اردو) آسانی سے لینا۔ بغیر جنگ کے حاصل کرنا۔

بسر تازیانہ دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند مرادف (بسر تازیانہ بخشیدن) کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (نظامی ے) آوریدی جہان بہ تیغ فراز بسر تازیانہ دادی باز (اردو) دیکھو بسر تازیانہ بخشیدن۔

بسر تازیانہ ستاندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بی تیغ و شمشیر بسر سواری گرفتن (مرادف بسر تازیانہ گرفتن) **مؤلف** عرض کند کہ ما صراحت این تبدیل (بسر تازیانہ بستانم) کردہ ایم کہ گذشت (اردو) آسانی سے بغیر جنگ و جدل کے لینا۔

بسر تازیانہ گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار و ملحقات برہان مرادف (بسر تازیانہ ستاندن) **مؤلف** عرض کند کہ ہمانجا صراحت کردہ ایم (اردو) دیکھو بسر تازیانہ ستاندن۔

(الف) **بسر جنگ آمدن** مصدر اصطلاحی بقول بحر قریب بقبض و تصرف آمدن بہار گوید کہ کنایہ از کمال قرب یا در قبض و تصرف خود آمدن (خواجہ آصفی ے) دست در زلف سیاہت من بہ روز زدم کہ آمدم سوی تو چو بہ شب بسر جنگ آمد کہ و فرماید کہ میتوان گفت کہ ....

(ب) **بسر جنگ آمدن شب** کنایہ از قریب بآخر رسیدن شب گیریم چنانکہ از سند بالا معلوم می شود صاحب بحر ذکر (ب) بتوثیق سند خواجہ آصفی بجای خودش کردہ بامعنی بیان کردہ بہار متفق

مؤلف عرض کند کہ ارسد بالا تصدیق (ب)
می شود و این کنایہ باشد و الف بمعنی حقیقی است
و بس ولیکن ضرورت ندارد کہ قرب قبض و تصرف
گیریم بلکہ بمعنی بچنگ آمدن است مطلقاً کہ چنگ
و سر چنگ ہر دو یکی است مخفی مباد کہ آنچہ بہار لفظ
خود را در معنی الف داخل کردہ سکندری خوردہ ہیچ
ضرورت تخصیص بہ خود نیست فتامل (اردو) (الف)
قبضہ میں آنا (ب) رات کا قریب الختم ہونا۔

بسر چیزی نہادن | مصدر اصطلاحی بقول
بحر و بہار بمعنی صرف چیزی کردن (محمد قلی سلیم
ع) از طمع خسیس خویش چون ناف ہر کون را
بسر شکم نہادی ہر د (ولہ ع) از سر تا پای تن تو چون
آیینہ صاف و چون تیغ مژہ بر آمدی خوش زغلاف
زشتی بضیافت حریفان آخر ہر کون را بسر شکم نہادی
چون ناف ہر **مؤلف** عرض کند کہ (چیزی را
بسر چیزی نہادن) بمعنی حقیقی است یعنی چیزی
را بالای چیزی نہادن و تسلیم در مہر و سند (کون
بر سر شکم نہادن) آوردہ و معاصرین عجم گویند کہ اسپ
بمعنی آمادہ شدن مفعول است برای مفعولی کہ
گونش سر شکم فاصل می رسد و این مصدر عام ہر اکہ
بالا مذکور شد بہ حرف لفظ چیزی کہ در اول او ست تحقیق
کردن و بیشہ کی کار گہ فرق کند بادورن اختصار است
کار بہار باشد حیف است کہ صاحبان بحر و انند
نقاش کردہ اند معلوم نباشد کہ نظر بر کجا گشت معنای
این اصل مقصود را گذاشتند دامن او از شمار تحقیق
دور است (اردو) کسی چیز کے لئے صرف کرنا یا کسی
تحقیق کے لحاظ سے کسی چیز کو کسی چیز پر رکھنا۔

بسر چیزی یا کسی رسیدن | مصدر اصطلاحی
حملہ کردن بران و تاختن آوردن بر و (انوری ع)
گفتم جانی بسر آمد مرا ز عشق تو آخر بسر آن رسید ز
(اردو) سر پر آ چڑھنا۔ بقول آصفیہ۔ چھاتی
پر آ موجود ہونا (عارف ع) شامت ہے کسی کی
منہ جو ترے ناصحا چڑھے ہے ز جو شخص یوں بلا کی طرح
سر پہ آ چڑھے ہے ز

بسر خامہ سخن گفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند سخن شائستہ گفتن وفرماید کہ از عالم بزبان قلم حرف زدن است (فرہنگ) باعطار (بسر خامہ سخن باید گفت پیش ہر دبیری کہ بدیوان کند آغاز تقریر) مؤلف عرض کند کہ با تعریف صاحب انند اتفاق ندا ریم سندش تقاضای آن می کند کہ این کنا یہ باشد از مراسلت و خط وکتابت کردن (اردو) شائستہ گفتگو کرنا اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے مراسلت کرنا خط وکتابت کرنا۔

(الف) **بسر خود** اصطلاح۔ بقول وارستہ وبہار مرادف بر سر خود وآن بجایش گذشت (شمسی بدخشی فرہنگ) کاکلت چند بگردم تابان گردد پا بسر خود مگذارش کہ پریشان گردد؛ مؤلف عرض کند کہ بای موحدہ بمعنی بر می آید واز ہیچ توجیہ نتوانیم کہ این را مرادف (بر سر خود) گیریم وخیال خود نسبت معنیش ہمدر انجا بیان کردہ ایم ولیکن دریجا ہمین قدر کافی است کہ از سند بالا مصدر ....

(ب) **بسر خود گذاشتن کسی را** بمعنی بحال خود گذاشتن کسی را پیدا یشود پس اگر ہمچو (الف) را از ہمین سند گیریم (بسر خود) بمعنی بحال خود باشد وبس (اردو) الف۔ اپنے حال پر (ب) اپنے حال پر چھوڑنا۔

بسر خوش اصطلاح۔ بقول شمس بفتحتین وکسر سوم یعنی استقلال خود ودر نسخہ مؤید مطبوعہ مطبع نولکشور ہم ہمین لفظ است وہمین معنی ولیکن در دیگر نسخ قلمی مؤید (بسر خویش) بہ تحتانی ششم نوشتہ وہمین است موافق قیاس نظر بر معنی۔ مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این بالای سر خود است وبرای معنی بیان کردہ مؤید طالب سند استعمال می باشیم۔ سند استعمال این از نظر ما نگذشت ومعاصرین عجم برزبان ندارند ومحققین فارسی زبان ازین ساکت بہار این را مرادف (بر سر خویش) نوشتہ کہ بجایش گذشتہ (اردو) اپنا استقلال۔ اور ہمارے معنوں کے

لحاظ سے اپنے سر پر (دیکھو بسر خویش)

بسر در آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار رو افتادن پیش پا خوردن است (ظہوری ؎) از غاشیہ داری تو خورشید ؎ از گرم روی بسر در آید ؎ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) سر کے بل گرنا۔

بسر دست آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف (بسر چنگ آمدن) بہار گوید کہ کنایہ از کمال تقرب یا در قبض و تصرف خود آمدن **مؤلف** عرض کند کہ ہمین معنی بقول بہار (بسر چنگ آمدن) مذکور شد و ما با و اختلاف کردہ ایم و در ہمانجا ہم ماان (فخر الدین علی ؎) کو بخت کہ بگیہ من مست در آید ؎ زلفش کشم و شب بسر دست در آید ؎ (اردو) دیکھو بسر چنگ آمدن۔

بسر دستی | اصطلاح۔ بقول مؤید بمعنی بسر پنجگی واندک سعی صاحب شمس گوید کہ بمعنی سرسری واندک دستی۔ صاحب ہفت باتفاق مؤید گوید کہ بکسر زای مہملہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ مقصود ش غیر از اضافت بسوی دستی نباشد و محققین فرس ازین ساکت و سند استعمال پیش نہ شد ولیکن موافق قیاس است و ذوق زبان می می خواہد کہ بدون اضافت خوانیم و می توانیم گفت کہ "ما درین کار بسر دستی کامیاب شدیم" باقی حال مشتاق سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) تھوڑی سی کوشش سے۔ سرسری طور پر۔

بسر دویدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱) دویدن بکمال سرعت و مبالغہ کردن در آن (بوستان سعدی شیرازی ؎) پیادہ بسر بر در بارگاہ ؎ دویدند و برتخت دیدند شاہ ؎ وہم او بقول بعض محققین فرماید کہ (۲) در محل تعظیم مستعمل صاحبان اند و بحر نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ بہر دو معنی کنایہ باشد و بہ تحقیق ما معنی اول متحقق کہ بہ طوع و رغبت و مسرت و بامتثال حکم حاکم و معشوق دویدن است سند سعدی ہم بدای آہین

معنی است و استعمال این معنی دوم از نظر ما نگذشت بدون سند استعمال تسلیمش نکنیم (اردو) (۱) سرعت کے ساتھ دوڑنا (۲) رغبت اور خوشی کے ساتھ دوڑے جانا جیسے (سر سے چلنا) یعنی سر کو پاؤں بنا کر راستہ طے کرنا۔ دیکھو (از سر قدم ساختن) مگر اردو میں (سر سے دوڑنا) مستعمل نہیں ہے۔ مخاطب کی تعظیم یا امتثال حکم میں دوڑے جانا۔

(الف) بسر رسانیدن

مصدر اصطلاحی بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات بمعنی بسر آوردن (محمد مسیح فسائی ؁) بسر نتوان رسانیدن با حیات تن رہ دل را زچشم نقش پا در خواب نتوان دید منزل را **مؤلف** عرض کند کہ لازم این....

(ب) بسر رسیدن

بقول بہار بمعنی (۱) آخر شدن و (۲) برباد رفتن (قاضی احمد ؁) خنجر بدست بر سرم آن سیمبر رسید گفتم کہ چیست گفت کہ عمرت بسر رسید صاحب بحر بمعنی (آخر شدن) قانع۔ بخیال ما معنی اول موافق قیاس و کنایہ است و معنی دوم ہیچ۔ کہ بدون سند استعمال تسلیمش نکنیم (اردو) (الف) آخر تک پہنچانا۔ ختم کرنا (ب) (۱) آخر ہونا۔ ختم ہونا۔ (۲) برباد ہونا۔

(الف) بسر رشتہ رفتن

مصدر اصطلاحی بقول جہانگیری در ملحقات کنایہ از آمدن بسر سخنی باشد کہ در اثنای گفتن سر رشتہ را از دست داده و گم کرده باشد (مولوی معنوی ؁) ذلا ولا بسر رشتہ مشکل بشنو تا کہ آسمان زکجا پست و ریسمان زکجا گو صاحب رشیدی نقل نگارش صاحب برہان گوید کہ کنایہ از آمدن بسر سخنی بود کہ در اثنای گفتگو جملہ معترضہ بیان کنند تا فاصلہ واقع نشود و بقول صاحب بحر بر سر مطلب آمدن بعد ذکر جملہ معترضہ بقول جامع کنایہ از آمدن بسر سخن و مطلب اول بعد از جملہ معترضہ۔ بہار ہم ذکر این کرده و سند بالا را با اختلاف خفیف بذیل (آسمان از کجا و ریسمان از کجا) نقل کرده و ما ہم بجای خودش نقل کرده ایم کہ لفظ بشنو بعد لفظ رشتہ می باشد یعنی (ذلا ولا بسر رشتہ شو مشکل بشنو) پس از تمہید سند مصدر ....

(ب) **بسر رشته شدن** باضافت رای مهمله اوّل بمعنی سلسلهٔ سخن را نگاه داشتن پیدا میشود تا از جملهٔ معترضه سلسله بیان قطع نه شود و دیگر هیچ و مولوی معنوی استعمال همین مصدر کرده است نمی دانیم که محققین بالا این را بسند (الف) چطور آورد و اگر عوض (شو) (رو) باشد همین سند البته (الف) را بکار می خورد باقی حال حقیقت معنی این مصدر اصطلاحی (الف باشد یا ب) همین قدر است که ذکرش کرده ایم طرز بیان محققین بالا و سیما صاحب جهانگیری کشف حقیقت نمی کند (اردو) (الف و ب) سلسلهٔ کلام کو باقی رکھنا اور کسی جملهٔ معترضه کی وجه سے سلسله قطع نه هونے دینا۔

بسر رفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بمعنی (۱) بسر افتادن (نظیری ه) دل تن زار و تن بر دبار خواهد عشق ٭ که از نسیم بجوش آید و بسر رود ٭ (وله ه) ظرفی بهر سان که مبادا بسر رود ٭ منصور را افکند بلا در گلو کند ٭ (ظهوری ه) مشکل اگر بد بجاه و جیحون بسر رود ٭ تشنه است قطره قلزم و عمّان چه بر کشم ٭ مؤلف عرض کند که بسر افتادن بمعنی واقع شدن بر سر است اگر این را بمعنی اوّل بیان کرده محقق بنگلوری گیریم مشتاق سند دیگر باشیم که این معنی از سند نظیری پیدا نیست بلکه از کلامش (۲) بمعنی لبریز شدن است و مراد از جا بیرون شدن کسی و تحمّل چیزی نه کردن و دیگر هر دو اسناد هم همین معنی آمده فتأمّل (اردو) (۱) سر پر واقع هونا (۲) ابل پڑنا۔ بقول امیر کمظرفی سے کہه اٹھنا (اسیر ه) منصور کا یه ظرف کهاں عشق کا نشه ٭ تھا ابل پڑا ٭ مشکل ہے شرب بادهٔ مرد آزمائے ٭

بسر رفتن صحبت مصدر اصطلاحی بقول بحر موافق شدن صحبت مؤلف عرض کند که زبان معاصرین عجم نیست و محققین فارسی زبان ازین معنی ساکت مشتاق سند استعمال می باشیم خلاف قیاس نباشد (اردو) صحبت بننا۔

بقول آصفیہ ۔ صحبت برار ہونا (ممنون ؎) دیکھیے یارب کہ اس سے صحبتیں کیونکہ نہیں ہو وہ ہے اک مرزانش چاہیں سوا اہم اختلاط ہو صحبت موافق ہونا بھی کہہ سکتے ہیں۔

بسر زدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند (۱) باخبر رسانیدن چیزی را و (۲) موافقت کردن با چیزی دیگر محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ساکت بدون سند استعمال تسلیم نکنیم که از نظر ما گذشت (بسر برزدن) البته بمعنی دوم گذشت (اردو) (۱) دیکھو بسر رسانیدن۔ (۲) موافقت کرنا۔

بسر زدن گل | مصدر اصطلاحی۔ قائم کردن گل بدستار (ظہوری ؎) کسیکه پای دلش را بسفت خار غمی ہو گلی بسر نزداند باغ زندگانی خویش ہو (اردو) سر پر پھول قائم کرنا۔ پگڑی پر پھول لگانا۔

بسر زلف | اصطلاحی۔ بقول بہار نبا ز وتحسر و فرماید که در اقوال وافعال ہر دو مستعمل چون (بسر زلف می بجام کردن) مؤلف عرض کند که معنی لفظی این باشارهٔ زلف است و باہر مصدر و لفظ که استعمال این می شود حرکت بناز پیدا می شود (اردو) اشارۂ زلف سے۔ زلف کے اشارے سے

مصادر اصطلاحی به نسبت (الف)

(الف) بسر زلف حرف زدن
(ب) بسر زلف سخن کردن
(ج) بسر زلف سخن گفتن
(د) بسر زلف سخن می گوید

گوید که باستغنا و بی پروائی وکنایه و بناز وتحسر حرف زدن است (الف صائب ؎) از قرب حسن گرچه دماغش مشوش است ہو چون حرف می زند بسر زلف شانه اش ہو (الف رفیع ؎) بسر زلف اگر حرف زنی مشکل نیست ہو مشکل اینست که با چین جبین می گوئی ہو اہم او نسبت (ب) فرماید که مرادف (الف) است (ب ملا مفید بلخی ؎) ناخن چو شانه در رنگه زلف می کنم ہو با او خطان سخن بسر زلف می کنم ہو غالف آرزو در چراغ ہدایت نسبت الف گوید که بمعنی ناز کردن

شہرت دارد۔ صاحب بحر ذکر (الف و ب و ج)
کردہ متفق با بہار۔ صاحبان خزینۃ الامثال و
امثال فارسی ذکر (د) کردہ از معنی و محل استعمال
ساکت مؤلف عرض کند کہ حال مصدر
(ج) است و مثل شد در زبان۔ فارسیان
چون کسی را بینند کہ باشارہ و کنایہ و بہ ناز و ادا
حرف می زند بحق او این مثل را می زنند (اردو)
(الف و ب و ج) کنایہ اور اشارے اور ناز و
ادا سے بات کرنا (د) اشاروں سے بات کرنا
اور ناز و ادا و زلف کے اشارے سے مطلب
ادا کرتا ہے۔

بسر زلف صحبت داشتن مصدر اصطلاحی
بقول غیاث و بحر و آنند پریشان و تیرہ و زبون
گشتن و اظہار رنجش نمودن۔ دیگر کسی از محققین
فارسی زبان ذکر این نکرد و سند استعمال پیش
نہ شد مشتاق سندی باشیم اگرچہ موافق قیاس
است ولیکن محققین اہل زبان ازین ساکت
معاصرین عجم برزبان ندارند ولیکن این کنایہ را
پسند می کنند (اردو) پریشان ہونا۔ اظہار رنج کرنا

بسر زلف گفتن مصدر اصطلاحی۔ مرادف
(بسر زلف حرف زدن) است (ابراہیم شوستری
ع) کردم چو سراغ دل گم گشتہ ز چشمش ہمی گفت
بسر زلف کہ در زیر سر اوست (اردو) دیکھو
بسر زلف حرف زدن۔

بسر زلف می بجام کردن مصدر اصطلاحی
بقول بحر بناز می بجام کردن۔ خان آرزو در چراغ
ہدایت بذیل (بسر زلف حرف زدن) اشارہ
این کردہ است و بہار بذیل (بسر زلف) (ملا طغرا
ع) چون بسر زلف کرد ساقی ما می بجام ہم
سر کش ناز شد دیدہ پیمانہ را۔ مؤلف عرض
کند کہ موافق قیاس است (اردو) ناز و ادا سے
شراب پیالہ میں ڈالنا۔

بسر سنگ فشاندن (الف) مصدر اصطلاحی
بقول خان آرزو در چراغ ہدایت مستعدی (سر سنگ نشستن)

بمعنی بها اعتبار و زبون ساختن است (تاثیر ﮯ)
گر چنین دست دہد ہمت من احسان را — ہیچو سنگ
بسر سنگ نشانم نان را ز بہار نہ کرامن ذکر ......

(ب) **بسر سنگ نشستن** هم کرده گوید که کنایه از
خوار و بی اعتبار شدن است صاحب بحر هم ذکر این
کرده گوید که مرادف (بر سر سنگ نشستن) است که
بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند که حقیقت این
هر دو مصدر را همانجا ذکر کرده ایم (اردو) دیکھو بر
سر سنگ نشاندن و نشستن۔

بسر شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار
بمعنی بسر رسیدن (خواجه شیراز ﮯ) بپای شوق گر
این ره بسر شدی حافظ — بدست ہجر ندادی کسی عنان
فراق — صاحب بحر گوید که (۱) آخر شدن و (۲) بپایان
رفتن است صاحب شمس ذکر ماضی مطلق امان کرده
می فرماید که بمعنی آخر شد **مؤلف** عرض کند که با
خیال خود نسبت معنی دوم همدر انجا ظاهر کرده ایم
معاصرین عجم بر زبان دارند و تحقیق ما از مجرد (بسر
شدن) معنی بسر شدن زندگی هم پیدا
می شود چنانکه (انوری ﮯ) . بی عشق
توام بسر نخواهد شد — با خوی تو خوی در
نخواهد شد — جز وصل ترا نمی شود در
سر — وین کار چنین بسر نخواهد شد
(اردو) دیکھو بسر رسیدن اور ہماری معنوں
کے لحاظ سے بسر ہونا۔

بسر شد استعمال۔ بقول مؤید و ہفت بحواله شرفنامه بسکون دوم سرشته کنند یعنی خمیر و
فراهم کنند قیاس بکسرات آید **مؤلف** عرض کند که موحده اوّل زائد است و مکسور و سین مهمله هم
مکسور مزید علیه سرشند صیغه جمع مضارع از مصدر سرشتن که بجایش می آید و واحد این سرشد۔
بیچاره صاحب مؤید الفضلا از تعریف بلیغ مشتق را اسم جامد کرد و علما را خوش تائید می داد (اردو) خمیر کریں

بسر غلطیدن مصدر اصطلاحی۔ سر بزمین افگندن و در خاک غلطیدن (ظهوری ﮯ) نگه

کز چشم من رو بپد ز تاریکی بسر غلطد ؂ ز تلخی پوست
امداز دہن کز کام من باشد ؂ (ولہ ؎) بہ نیم
جرعہ فلک اینچنین بسر غلطید ؂ خوش آن
حریف کہ خم خانہا تمام کشید ؂ (ولہ ؎) خوشا
سپیدی کہ از خم غمی برکید گر غلطد ؂ اگر سازد بزو
شوق پاتُکم بسر غلطد ؂ (اردو) سر کے بل خاک
میں لوٹنا۔

بسر فکندن — مصدر اصطلاحی۔ افکندن
برزبان ذریعہ بسر (انوری ؎) عمری کمان صبر
بزہ کردہ داشتم ؂ واخر بہ تیر غمزہ فکندی بسر
مرا ؂ (اردو) سر کے بل زمین پر گرانا۔

بسر کردن — مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار
مرادف بسر بردن (زکی ہمدانی ؎) نہ یار را
زغم خود خبر توانم کرد ؂ نہ با جفای غم او بسر
توانم کرد ؂ **مؤلف** عرض کند مرادف معنی
اوّل بسر بردن است کہ بجایش گذشت محقق
مباد کہ اصل این بسر کردن زندگی بود بمعنی لفظی
باخر رسانیدنش وبمجاز بمعنی گذاردن زمانۂ زندگی مستعمل
شد وبحذف زندگی مجرد (بسر کردن) ہم بہ ہمان
معنی اصطلاح قرار یافت (اردو) بسر کرنا۔ دیکھو بسر
بردن کے پہلے معنے۔

بسر کسی آمدن — مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار
دوار ستہ وبحر بخیال او وارسیدن (محمد کاظم قمی ؎)
رودم ز تن برون جان چو ز در تو خواہی آمد ؂ چہ
بمدعا بسرم چو بسر تو خواہی آمد ؂ **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی حقیقی رسیدن بہ بالین است وبمعنی
(اردو) بیمار پرسی کرنا۔ عیادت کو آنا۔

بسر کسی پیچیدن — مصدر اصطلاحی۔ مرادف
(بر سر کسی پیچیدن) کہ بجایش گذشت (میر نجات
؎) بہتر است از ہمہ فن گرد سرت گردیدن ؂
دست برداشتن از پا بسرت پیچیدن ؂ **مؤلف**
عرض کند کہ صراحت کامل بر (بر سر پیچیدن) گذشت
(اردو) دیکھو بر سر کسی پیچیدن و بر سر پیچیدن

بسر کسی رسیدن — مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار

دوابستہ وبحر مرادف (بسرکسی آمدن) **مؤلف** عرض کند کہ ما ہمہ را انجا خیال خود ظاہر کردہ ایم (لاادری ﮯ) بسپہ نازرفتہ باشد۔ زجہان نیاز ہندی کہ بو قت جان سپردن بسرش رسیدہ باشی پسند دیگر پرداز سرشدن) گذشت (اردو) دیکھو (بسرکسی آمدن)

(الف) **بسرکسی گردیدن** مصادر اصطلاحی

(ب) **بسرکسی گشتن** (الف) بقول وارستہ وبہار مرادف گرد سر گردیدن۔ صاحب بحر گوید کہ طواف آن کردن وقربان آن شدن۔ (محسن تاثیر ﮯ) باآنکہ می کشم ستمی را ہزار بار گردم ہمان بسرصنمی را ہزار بار (ب) مرادفش (نظیری ﮯ) گرد سر تو گشتن و مردن گناہ من دیدن ہلاک ورحم نکردن گناہ کیست (اردو) صدقے ہونا۔ قربان ہونا۔ طواف کرنا۔

بسرکشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ وبحر دانند بیکدفعہ بلاجرعہ کشیدن (عالی ﮯ) جام داغی از جنون عالی بسر خواہم کشید در خمارم ساغر سرشاری باید مرا **مؤلف** عرض کند کہ تخصیص این با پیالہ وجام وساغر وامثال آن است۔ مخفی مباد کہ چون خواہند کہ جام وساغر را بیکدفعہ بلاجرعہ بکشند سر را بجانب پس میل دہند از ہمین عادت این محاورہ قائم شد کہ در فعل کشیدن سرہم داخل است (اردو) ایک گھونٹ میں پی لینا۔

بسرمنزل رسیدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی رسیدن بمنزل است (صائب ﮯ) زچاک موجہ بساحل نمی رسد صائب کسی کہ بسر منزل رضا نرسد (اردو) منزل پر پہنچنا۔

(الف) **بسروچشم** اصطلاح۔ بقول بہار

(ب) **بسرودیدہ** بجہت تعظیم امرا در وقت قبول کردن کاری گویند ودرین مبالغہ زیادہ ازان است کہ تنہا گویند (بچشم) (رشائی ﮯ) قدمی نہ بسر ودیدہ غمدیدہ ما کہ کلہی داشتہ بسرودیدہ ما (خواجہ سلمان ﮯ) بسر ودیدہ

آمدی بہشت ؛ دیدہ بر پای خواجہ السیدی ؛ مؤلف
عرض کند کہ حاشا کہ چنین باشد۔ محقق ہند نژاد
ذوق زبان ندارد و نمی داند کہ در ہر دو سند (الف و ب)
بمعنی بیان کردہ او نیست و حق آنست کہ فارسیان
با امتثال حکم کسی نظر بہ تعظیمش گویند "بچشم" و "بچشم"
ہم و ما از معاصرین عجم اصلاً نشنیدیم کہ درین موقع
عوض (بچشم) بسر و چشم یا بسر و دیدہ گفتہ باشند
فارسی دانان ہندوستان استعمال الف البتہ کنند
ولیکن (ب) را اصلاً بر زبان ندارند و آنچہ محقق
بیچارہ تخصیص این با مبالغہ کردہ است ہیچ مدعی
چست است و گواہش شست۔ سندی باید
بر ثبوت آن اعتبار را نشاید (اردو) دیکھو بچشم۔

بسر وقت آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بہ
عین وقت آمدن و بر وقت آمدن فک اضافت
است در (سر وقت) دیگر ہیچ (صائب ؎)
چرا ہرگز بسر وقت من بیدل نمی آئی ؛ چنین
کز دیدہ غافل میروی غافل نمی آئی ؛ (ولہ ؎)
در بساط تنگی باز نبینی ماند است ؛ گر بسر وقت من
ای شست و فائی آئی ؛ (اردو) وقت پر آنا۔

(الف) **بسر وقت افتادن**	مصادر اصطلاحی۔
(ب) **بسر وقت رسیدن**	خان آرزو در
(ج) **بسر وقت کسی آمدن**	چراغ ہدایت
(د) **بسر وقت کسی افتادن**	ذکر الف و ب
(ہ) **بسر وقت کسی رسیدن**	کردہ بر معروف

قانع بہار ذکر ج و (د) و (ہ) کردہ گویا کہ کنایہ از رسیدن
در وقت سختی و مصیبت بر کسی بقول صاحب بحر پرسش
حال کردن در وقت مصیبت (سید اشرف ؎) دریغ بہ بیت شم
علیمی و غمخواری نمی آید ؛ بسر وقتم زیاران وطن کاری
نمی آید ؛ (صائب ؎) بسر وقت دل من گر چنین
ستانہ می آئی ؛ نخواہد ماند ای بیرحم دوری از کنار
من (محسن تاثیر ؎) افتادی اگر دیر بسر وقت
ہلاکش ؛ تاثیر ولی گشت فدای تو بزودی ؛ مؤلف
عرض کند کہ ذکر (الف و ب) ضرورت نداشت
کہ مقصود ما از (ج) و (د) و (ہ) حاصل می شود و حق

آنست که هر سه مصدر آخر الذکر را بالفظ کسی آوردن درست است و بحذف آن درست نیست و این هر سه مرادف یکدیگر کنایه باشد از رسیدن و خبر گرفتن کسی

در عین وقت احتیاج و بروقت رسیدن (اردو) (وقت پر پہنچنا۔ بقول آصفیہ ضرورت پر پہنچنا اور (وقت پر کام آنا) بقولہ ضرورت پر کام نکالنا چاہیے۔ جو وقت پر کام آئے وہی اپنا

بسره بقول ناصری بمعنی (۱) بسیار راه یعنی کثیر الطرق و آن شهری بوده که از اطراف عرب و عجم در ان جمع می شده اند و آخر اعراب غلبه کردند و نام آن را معرب کرده بصره کردند و الآن بتعریب مشهور و منسوب بدانجا را بصری خوانند۔ صاحب شمس گوید که بکسر لغت فارسی است بمعنی (۲) ازین سو و صاحب انند نقل نگار ناصری **مؤلف** عرض کند که بمعنی اوّل مخفّف بس راه است و نام حقیقی شهر بصره که حالا بر زبان عجم متروک و معربش مستعمل و معنی دوم را بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم که خلاف قیاس است و معاصرین عجم بر زبان ندارند و محقّقین فارسی زبان ساکت (اردو) (۱) بصره ملک شام کا ایک مشہور شہر مذکر۔ (۲) اس طرف

بسریا بقول برهان و ناصری و هفت بکسر اوّل و ثالث و تحتانی بالف کشیده بلغت زند و پا زند گوشت را گویند که بعربی لحم خوانند صاحب ناصری هم در ملحقات ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که تا اینجا هیچ متحقّق نمی شود اسم جامد فارسی قدیم گوئیم و بس و باشد که فارسیان از لغت بسر که بالضّم بزبان عرب بمعنی خرمای خام و تازه از هر چیز است این لغت را بزیادت تحتانی و الف و اختلاف اعراب اوّل تفریساً وضع کرده باشند و این قیاس بعید است صاحب محیط بر گوشت فرماید که اسم فارسی است و بهر دی کریا و بعربی لحم و بهندی ماس گویند منعقد است از خون۔ افضل از سائر اغذیه و کثیر التغذیه۔ قریب الاستحاله و بهترین آن در مواشی بز و گوسفند که عمرش کمتر از شش ماه و زیاده از یک سال نباشد و بعد از ان گوساله و یک ساله گاو و گاومیش و شتر جوان و افضل لحوم طائر تدرج و ماکیان الطف از ان و فرماید که برای

صاحبان محنت شاقه و ریاضت قوی المزاج حار۔ گوشتهای قوی غلیظ بهتر از گوشت های لطیف وجمیع
گوشت گرم و تر۔ و مولد خون متین الا گوشت ماهی و منافع بیشمار دارد (اردو) گوشت بقول آصفیه
فارسی۔ اسم مذکر۔ لحم۔ ماس۔

بسرپچه | بقول شمس بالکسر و با و جیم فارسی (۱) بدکاره و سفله و (۲) هزله گو که عرب آنرا فحش گویند
و بالفتح (۳) کشادگی و (۴) دست آس و (۵) فراخی و (۶) سازواری و بالضم و رای مکسور و یای مجهول
(۷) پسران بدکار۔ هم او به بای فارسی و فوقانی سوم (پسترپچه) را بمعنی اول نوشته **مؤلف** عرض
کند که همین لغت ببای فارسی اول بمعنی اول و هفتم در بای فارسی می آید۔ تحریف صاحب شمس است
که بای فارسی را موحده کرده و معنی متعدد و بدون سند پیدا کرده اعتبار را نشاید۔ در اینجا همین قدر کافی است
که اگر سند استعمال با موحده بدست آید بمعنی اول و هفتم فقط۔ این را مبدل (پسرپچه) توانیم گفت که
موحده به بای فارسی بدل می شود چنانکه تب و تپ و اسب و اسپ و ماخذ (پسرپچه) به بای فارسی
به جایش مذکور شود (اردو) دیکھو پسرپچه۔

بس سروران که زیر چادر باشد | **چون باز کنی مادر مادر باشد** مثل۔ صاحب
سبحة الامثال ذکر این کرده از معنی و محل استعمال
ساکت **مؤلف** عرض کند که فارسیان این
مثل را بطریق موعظت برای تحقیق و تدقیق استعمال
کنند یعنی مقصود اینست که اعتبار بر ظاهر هر چیز
پرده دار نباید کرد بلکه حقیقت را دریافت باید کرد تا
غلطی واقع نشود۔ مخفی مبادکه اکثر محققین امثال
درین مثل بجای (سروروان) (قامت خوش) نقل
کرده اند و معاصرین عجم هم همین بر زبان دارند (اردو)
دکن میں کہتے ہیں ”پردہ ہٹا حقیقت کو
پا“ مقصد یہ ہے کہ کوئی غلطی نہ ہونے پائے۔

بسط بقول منتخب لغت عرب است بالفتح بمعنی فراخی و بالکسر دست کشادہ و در اصطلاح جمل۔ نام عملی است کہ از یک حرف حرف دیگر پیدا کنند۔ صاحبان مطلع العلوم و مجمع الفنون و معدن الجواہر و ملخص تسلیم ذکر این کردہ اند و گفتہ اند کہ اقسام صنعت بسط در جمل سہ صد و شصت است و از بیان تفصیلی ہر یک صنعت کنارہ کشیدہ اند **مؤلف** عرض کند کہ بہ تحقیق ما چنانکہ در تالیف خود (غرائب الجمل) ذکرش کردہ ایم از اقسام این (۱) بسط عددی حرفی و (۲) بسط عددی ترکیبی و (۳) بسط المربّی و (۴) بسط عزیزی و (۵) بسط ترفع عددی و (۶) بسط ترفع حرفی و (۷) بسط ترفع طبعی و (۸) بسط ترفع بالطبع و (۹) بسط ترفع اوتار و (۱۰) بسط ترفع ازواج و (۱۱) بسط تنزّل و (۱۲) بسط تنزّل حرفی و (۱۳) بسط تنزّل طبعی و (۱۴) بسط تنزّل بالطبع و (۱۵) بسط تنزّل اوتار و (۱۶) بسط تنزّل ازواج و (۱۷) بسط تواخی و (۱۸) بسط تجمّع و (۱۹) بسط تضاعف و (۲۰) بسط تناصف و (۲۱) بسط تصیف و (۲۲) بسط تضارب و (۲۳) بسط تکسّر و (۲۴) بسط تضارب باطن و (۲۵) بسط تضارب ظاہر در ظاہر و (۲۶) بسط تضارب باطن در ظاہر و این ہر سہ را بسط مقوّی نام است و (۲۷) بسط تمازج و (۲۸) بسط مداخل اربعہ (انتہیٰ) تعریف ہر یکی در غرائب الجمل مذکور است و در ینجا ہمین قدر کافی است کہ این را در فارسی زبان اسمی خاص نیست و اسامی ہمہ اقسام متذکرہ بالا ہم ترکیب فارسی است از ینجاست کہ ما ذکر این را داخل موضوع خود دانستیم و بیانش بر ترک تفوّق داشت۔ شک نیست کہ لفظ بسط لغت عرب است ولیکن در ہیچ کتاب صنائع و بدائع و جمل این را نیافتیم (اردو) بسط ایک صنعت ہے فن جمل کی جس کی اٹھائیس اقسام ہیں اور ہر ایک قسم کی تعریف معہ تمثیل ہماری تالیف غرائب الجمل کے باب دوم اور صنائع و بدائع تاریخ کے چوتھے بیان میں نشان ۲۶ پر ہے۔

بسط دادن استعمال۔ بقول انند و بحر و بہار بمعنی کشادہ دادن است و صاحب منتخب گوید کہ بسط بالفتح لغت عرب باشد بمعنی فراخی و کشادگی (خواجہ جمال الدین سلمان ؎) در شرح فراق تو سخن را چہ دہم بسط٭ شرط ادب آنست کہ این نامہ کنم طی٭ **مؤلف** عرض کند کہ معنی بسط بجایش گذشت فارسیان لغت عرب را بہ ترکیبش با مصدر فارسی استعمال کردہ اند **اردو** کشادہ کرنا۔ وسیع کرنا۔

بسغدہ بقول سروری بسین مہملہ و غین معجمہ بروزن نسفتہ (۱) بمعنی بسیجیدہ و آمادہ ساختہ شدہ بجہت کاری و شغلی (حکیم عنصری ؎) کہ من مقدمہ خویش را فرستادم٭ بدانکہ آمدنم را بسغدہ باشد کار٭ (ابوشکور ؎) تن و جان چو ہر دو فرود آمدند٭ بہ یک جای ہر دو بسغدہ شدند٭ صاحب رشیدی گوید کہ بسغدیدن مصدر این است و معنی لفظی این ساختہ و آمادہ و گوید کہ آسغدہ ہم گویند۔ صاحب برہان بذکر معنی بالای فرماید کہ (۲) شخصے کہ کارہا را سامان کند و بسازد و فرماید کہ بابای فارسی ہم درست است و صاحب جامع نسبت ہر دو معنی ہمزبانش صاحب ناصری بحوالہ رشیدی و جہانگیری ذکر این کردہ گوید کہ برای آنمعنی اشعار فرخی را شاہد دانستہ اند (وہوہذا ؎) بدانکہ چون بکند مہرکان بفرخ روز٭ بجنگ دشمن داؤون کشد بسغدہ سپاہ (ولہ ؎) خجستہ بادت فرخندہ جشن و فرخ باد٭ بسغدہ رفتن و بیرون شدن زخانہ براہ٭ و بہ تحقیق خودش گوید کہ سغد سمرقند شہریست معروف و آنرا یکی از جنات اربعہ شمارند و (بربط سغدی) منسوب بآن شہر است چنانکہ (انوری ع) بکفی بربط سغدی بکفی جام عقار٭ و ہمچنان منوچہری دامغانی گفتہ (؎) صلصل باغی بباغ اندر ہمی نالد بدرد٭ بلبل راغی براغ اندر ہمی نالد بزار٭ این زند بر چنگ ہای سغدیان پالیزبان٭ وان زند بر نایہای رومیان آزادوار٭ و بالآخر می فرماید کہ در قدیم الایام رسم کتاب بود

که چنانکه بر شین سه نقطه به بالا می نهادند برای رفع شبه فیما بین شین و سین سه نقطه در زیر سین می
گذاشته اند و هنوز این قاعده در کتب سابقه بر قرار است - میر جمال الدین انجوی شیرازی - صاحب
جهانگیری سه نقطهٔ زیر سین (سغده) را بای پارسی تصور کرده (پسغده و بسغده) خوانده و از معنی سغ غافل
مانده و بسغده را صفت سپاه خوانده و آراسته و ساخته معنی نوشته دیگر باره تکرار کرده این بیت را که در
دعا گفته مؤید معنی دانسته و بر ختم کلام گوید که اگر چه بسغده (۳) بمعنی آراسته باشد و (سغدیدن) مصدر آن نیست
ولی درین مقام مقصود سغد سمرقند است (انتهی کلامه) مؤلف عرض کند که (سغدیدن) بر وزن
چسپیدن بمعنی ساخته و آماده شدن برای کاری می آید که سالم التصریف است (کذا فی البحر) و (اسغدیدن)
در مقصوره گذشت مزید علیه آن بزیادت الف اول و (بسغدیدن) که بزیادت موحده اول می آید
هم مزید علیهش و صراحت ماخذ بر (اسغده) کرده ایم و این مخفف (بسغدیده) باشد که اسم مفعول بسغدیدن
است و همین تخفیف در (اسغده) هم راه یافته که همدرانجا ذکرش کرده ایم - پس بی توجهی صاحبان
تحقیق است که پی بحقیقت نبردند و (بسغده) را اسم جامد دانستند و صاحب ناصری در بحثش که سطرها
سیاه کرده است بیکار محض است و هیچ تعلق از تحقیق این لفظ ندارد و خود هم (بسغده) را تسلیم کرده
لیکن معنی بیان کرده اش را که آراسته باشد نیافتیم و صاحبان سروری و جامع که از اهل زبانند از
ساکت و در مصادر سغدیدن و اسغدیدن و بسغدیدن هم این معنی یافته نمی شود بالجمله او بی خبر است
از حقیقت و این مرادف (اسغده) باشد که گذشت و اسم مفعول مخفف (بسغدیدن) که می آید و معنی
دوم مجاز آن نظر بر اتفاق صاحب جامع که از اهل زبانست و معنی سوم را نظر بر قول ناصری هم مجاز
توان گرفت و آنچه به بای فارسی می آید مبدل این است که موحده به بای فارسی بدل می شود چنانکه

اسب و اسپ (اردو) دیکھو اسغده جس پر اس کا تفصیلی بیان ہے۔

بسغدیدن بقول سروری بسین مهمله و غین معجمه و دال مهملتین بوزن بلرزیدن (۱) ساخته شدن و (۲) مهیا گشتن صاحب بحر بذکر هر دو معنی بالا گوید که بکسر اول و فتح ثانی و ضم ثانی هم آمده۔ سالم التصریف است و هم او ذکر بسغدیدن هم بجایش کرده صاحبان موارد و نوادر بذکر این گویند که لغتی است که در (اسغدیدن) گذشت۔ صاحب برهان همزبان بحر و خان آرزو در سراج ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که بسغدیدن که بهمین معنی می آید اصل است و اسغدیدن و بسغدیدن هر دو بزیادت الف و موحده مزید علیه آن و اسم مصدر این (سغد) که تعریفش بر اسغده کرده ایم و بسغده که گذشت مخفف مفعول همین است و سند این مصدر هم در اینجا گذشت (اردو) دیکھو اسغدیدن۔

بسغانج بقول برهان بفتح اول و یائے حطی لفظیست معرب بسپایک و آن داروئیست که بعربی اضراس الکلب و کثیر الارجل خوانند اگر قدری از آن در شیر اندازند شیر را ببندد و [illegible] را حل کند **مؤلف** عرض کند که ما بر بسپانج حقیقتا این بیان کرده ایم (اردو) دیکھو بسپانج۔

بسک بقول سروری و جهانگیری و جامع بفتح اول و دوم (۱) گیاهی است که بعربی آنرا اکلیل الملک گویند۔ صاحب رشیدی این را مرادف بسته گوید بهمین معنی۔ صاحب ناصری بذکر این فرماید که گویند زمینی که در آن اکلیل الملک کشته برداشته باشند پس از آن هر چه در آن بکارند نیکوتر باشد (خاقانی ــه) شهرت در این دیار وحش بهتر است از آنکه ز گلشت از میان بسک بر آید ببوستان ز خان آرزو در سراج ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت اکلیل الملک را بر ازحقیقته نوشته ایم و در اینجا همین قدر کافی است این مخفف بسدک است که بهمین معنی گذشت مخفی مباد که در سند بالا

بفتح اوّل وسکون ثانی متصل است (اردو) دیکھو بسدک کے دوسرے معنے۔

(۲) بسک بالفتح بقول (سروری بحوالہ ادات) وجہانگیری ورشیدی وجامع وبرہان دستہ جو وگندم درودہ خان آرزو وسراج ذکراین کردہ مؤلف عرض کند کہ مخفف بسدک کہ بہ ہمین معنی گذشت (اردو) دیکھو بسدک کے پہلے معنے۔

(۳) بسک۔ بقول سروری وبرہان وجامع بضمتین فتیلہ کہ زنان از پنبہ پیچیدہ برای رسیدن صاحب ناصری بحوالہ برہان ذکراین کردہ گوید کہ واللہ اعلم۔ خان آرزو وسراج ذکراین کردہ مؤلف عرض کند کہ عجبی نیست کہ این مخفف بستک باشد کہ بحذف فوقانی بسک شد وبستک بمعنی بستۂ غوزہ وکنایہ از فتیلہ مذکور (اردو) پونی۔ دیکھو باغندہ۔

(۴) بسک۔ بقول جہانگیری وبرہان وجامع بفتح اوّل وثانی زدہ بمعنی فاژہ وآنرا باسک نیز خوانند۔ صاحب رشیدی این رامرادف (باسک) بمعنی خمیازہ آوردہ۔ صاحب ناصری بحوالہ برہان گوید واللہ اعلم۔ خان آرزو وسراج ذکراین کردہ مؤلف عرض کند کہ مخفف باسک است بحذف الف کہ بہ ہمین معنی گذشت وصراحت ماخذش ہمدرانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو باسک۔

بس کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحروانند (۱) بمعنی کم کردن صاحب آصفی بذیل لفظ بس ذکراین کردہ گوید کہ بمعنی کم کردن و(۲) باز ماندن است (باقر کاشی ؎) پریشان چند گوئی بس کن این دیوانگی باقر ؎ چو بوی گل شنیدی باز آغاز جنون کردی ؎ (ظہوری ؎) اعجاز شوق دانکہ رگ وریشۂ جگر ؎ گردید خشک گریہ تر گریہ بس نکرد ؎ (ولہ ؎) بحشیم دعوی اہست

بیجا ہا کہ دیدم چشم ششش گر بس کرد ہا (ولہ ۵)
سبوکشان اگرش بس کنند وای بروہا خدا ایشیخ
دہد زدواردو اسیری ہا **مؤلف** عرض کند
کہ موافق قیاس است و بس بمعنی معانیش کہ
گذشت و این متعلق بہ معنی دوش کہ

کافی است و معنی لفظی این (۳) اکتفا
کردن است و مجازا بہر دو معنی اوّل الذکر
(اردو) (۱) کم کرنا۔ (۲) باز رہنا۔ (۳)
اکتفا کرنا۔ صاحب آصفیہ نے (بس کرو)
پر فرمایا ہے ختم کرو۔ قانع ہو۔

بسکلہ بقول برہان وناصری وانند بفتح اوّل بروزن مشغلہ چوب پس درخانہ وسرا صاحب جامع فرماید کہ چوبی کہ در پس در نہند۔ صاحب انند صراحت کردہ کہ لغت فارسی زبان است **مؤلف** عرض کند کہ اصل این (پسکلہ) بہ بای فارسی باشد۔ پس بمعنی او وکلہ بالکسر وتشدید لام در عربی زبان بقول منتخب بمعنی پردہ باریک آمدہ۔ عجبی نیست کہ فارسیان این را بتخفیف مرکب کردند با کلمہ پس و (پس کلہ) نام نہادند چوب پس درخانہ وسرا را۔ بای فارسی بدل شد بموحدہ چنانکہ تپ وتب واللہ اعلم۔ اسم جامد فارسی است (اردو) دروازے کے پیچھے کی لکڑی یعنی جسکو دکن میں اڑ ڈنڈا کہتے ہیں۔ دروازے کے دونوں پٹوں کے بند کرنے کے بعد اندر سے لگا دیتے ہیں تاکہ دونوں پٹ کھلنے نہ پائیں۔ محاورۂ اردو میں اسی کو ٹلی کہتے ہیں۔

بسکلیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر اوّل وثالث ولام (۱) مدغدغ ساختن (۲) وبچنگال نواختن و (۳) درآغوش گرفتن **مؤلف** عرض کند کہ این مصدر یست عجیب کہ ہمہ محققین مصادر یعنی صاحبان بحر وموارد ونوادر ودیگر محققین اہل زبان و صاحبان اصطلاحات ازین ساکت د بعد دور کردن علامت مصدر چندانکہ از اسم مصدر

تلاش کردیم بسکل را نیافتیم وسند استعمال هم پیش نه شد و معاصرین عجم هم برزبان ندارند۔ اعتبار را نشاید (اردو) (۱) کسی کے نسب میں عیب لگانا (۲) انگلیوں سے بجانا (۳) آغوش میں لینا۔

بسکه بمعنی از بسکه و چونکه ۔ مرکب است از کلمهٔ بس و کاف بیان وصراحتی بر (از بس) گذشت رشک ؎ بسکه در لقمهٔ من سنگ نهفت است فلک لی تامل نگذارم بجگر دندان را (اردو) از بسکه بقول امیر چونکہ (گلزار نسیم ؎) از بسکہ وہ شاہ تھا بد اختر ۔ کرتا تھا حسد سے قتل دختر (مومن ؎) بے اعتبار ہو گئے ہم ترک عشق سے ۔ از بسکہ پاس وعدہ وپیماں نہیں رہا۔

بسکیدن بقول مؤید بمعنی بستن از رسن و مانند آن مؤلف عرض کند که این تحریف مطبع نولکشور باشد در دیگر همه نسخ قلمی (بشکلیدن) است که می آید۔ دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد و معاصرین عجم برزبان ندارند اعتبار را نشاید (اردو) دیکھو بشکلیدن۔

(الف) **بس گرفتن** مصدر اصطلاحی ۔ بقول خان آرزو در چراغ هدایت باز ماندن و بس کردن (وحید ؎) مگو کام دل خود ساز حیرت کس نمی گیرد ز چه می گوئی ترا دیدم زبانم بس نمی گیرد ۔ صاحبان بحر و آصفی هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که ازین سند مصدر .... پیدا می شود از (الف) و معنی آن (اردو) (الف) دیکھو بس کردن (ب) زبان کا بند ہونا۔

(ب) **بس گرفتن زبان** پیداست بمعنی بند شدن زبان و شک نیست که این مصدر خاص

بس گوی اصطلاح ۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بمعنی (۱) بسیار گو و (۲) پر گو مؤلف عرض کند که محاوره زبان نیست معاصرین عجم برزبان ندارند و محققین فارسی زبان ساکت اگرچه معنی لفظی دارد (اردو) (۱) بہت کہنے والا (۲) مفصل کہنے والا ۔ دکن میں پر گو اس

شخص کو کہتے ہیں جو قوت طاقت زیادہ رکھتا ہو اور ہر بات کو تفصیل کے ساتھ بیان کرے

بسل بقول سروری بحوالۂ تحفہ و بقول جہانگیری و سروری بر وزن عمل (۱) گاورس باشد صاحب برہان صراحت مزید کند کہ نام غلہ ایست کہ گاورس نام دارد و (۲) بمعنی پاشنہ ہم کہ بزبان عربی عقب خوانند و (۳) امر از بدر آویختن یعنی در آویز۔ صاحب ناصری بر معنی اوّل قانع صاحب جامع ہمزبان برہان خان آرزو در سراج بہ نقل قول برہان می فرماید کہ بمعنی سوم مخفّف بکسل باشد صاحب محیط برگاورس گوید کہ ہمان جاورس و برجاورس فرماید کہ اسم عربی است یا معرّب گاورس فارسی و بفارسی شونیز گویند و بترکی توناق و برومی کیخرس و بقول شمس اللغات فرماید کہ بیونانی کنجورس و بہ ہندی باجرہ و بفارسی شیرازی ارزن و آنچہ در ہندی کنگنی نام دارد نوعی از آن است بالجملہ جاورس سرد در اوّل و خشک در آخر دوم۔ مولد خون ردی۔ و غذا کمتر۔ دیر ہضم و بطی الانحدار مگر آنکہ پوست آن جدا کنند و با شیر و با آب سبوس گندم بپزند غذای آن جیّد گردد **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان است و آنچہ بہ ارزن گذشت ہمان کنگنی ہندی کہ نوعی از من گفتہ اند و حقیقت آنست کہ ارزن یا کنگنی ورای این است و بمعنی دوم ہم اسم جامد فارسی است حالا عرض می شود نسبت معنی سوم کہ (بسلیدن) بمعنی در آویختن بجایش می آید و این امر حاضر آنست صاحب برہان خوب نگرد کہ اشارہ امر کرد و از معنی مصدری خبر داد و مصدر اصلی را گذاشت خان آرزو و سکندری خورد کہ بوی مصدر (گسلانیدن) رفت و این را مخفّف امرش بکسل خیال کرد (اردو) (۱) باجرا بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا غلہ جو خریف میں پیدا ہوتا ہے (۲) پاشنہ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر ایڑی۔ گھڑی۔ عقب۔ (۳) بسلیدن کا امر حاضر۔ لپٹ جا۔

(۱۳۱۴۶) **بسلامت بردن** مصدر اصطلاحی۔ گذشتن وطی کردن بخیریت وسلامتی وبخیر وعافیت (انوری ۵) ہچنان جملہ راہم بسلامت می برد کہ نہ دران طمع ملامت نہ دران طوع اکراہ ﴿(اردو) خیریت سے گزارنا۔ خیریت سے طے کرنا۔ خیر وعافیت سے گزارنا۔

(۱۳۱۴۵) **بسلامت گذشتن** مصدر اصطلاحی بمعنی گذشتن بخیر وعافیت واین لازم مصدر گذشتہ باشد (انوری ۵) آخر الامر چو کشتی بسلامت بگذشت کز جسم از کشتی وآمد ہلب کشتی گاہ (اردو) خیریت سے گزرنا۔

بسالان بقول شمس بکسر مخفف بگسلاند وفرماید کہ ہر من قیاس است بسلانیدن مولف عرض کند کہ از مصدر (بسلانیدن) کہ می آید امر حاضر است وبس وضرورت نداشت کہ مثل اسم جامد ذکر کنند واین غلطی محقق بی تحقیق است کہ این را مخفف بگسلاند گفتہ نمی داند کہ بگسلانیدن مصدر یست ومضارع آن بگسلاند پس بگسلاند را ازین ہیچ تعلق نیست (اردو) دیکھو بسلانیدن یہ اسکا امر حاضر ہے

(الف) **بسلاند** بقول سروری بکسر با وفتح نون مخفف بگسلاند (مولوی معنوی ۵) ہرکس فریباند مرا کز عشق بسلاند مرا ﴿آنکس کہ فہماند مرا گوید کہ پیشش می بیا﴾ صاحب رشیدی ہم ہمزبانش مولف عرض کند کہ مضارع مصدر بسلانیدن است کہ می آید نہ چنانکہ محققین بالا چرا در بیان این وقت عزیز را ضائع کردند ....

مرادف گسلانیدن واز ہم جدا کردن وہم او گوید کہ لغتی است در گسلانیدن بر قیاس گستاخ و بستاخ وگریون وبریون وکنجشک وبنجشک وکرنج وبرنج صاحب بحر گوید کہ این مخفف بگسلانیدن است کہ می آید وفرماید کہ متروک التصریف صاحب نوادر ہمزبان سوار وصاحب جہانگیری این را بمعنی بگسلانیدن گفتہ وذکر تحقیق نکردہ وصاحب جامع ...

(ب) **بسلانیدن** بقول سوار مصدریست بکسر (الف) گوید کہ بر این قیاس است بسلانیدن۔

صاحبان ناصری و جامع و برهان و سراج همزبان
بحر. خان آرزو در سراج فرماید که بر قیاس (بسلاندن)
و دیگر افعال مشتقه مؤلف عرض کند که گسس
بضم اوّل و کسر ثانی بمعنی جدائی است و گسست
هم به همین معنی و گسیل بزیادت تحتانی بمعنی وداع
پس مصدر گسلیدن وضع شد از گسل بزیادت
تحتانی و علامت مصدر یدن و مصدر گسستن وضع
شد از گسست بزیادت علامت مصدر تن بحذف
یک فوقانی از هر دو و مصدر گسیختن وضع شد از
اسم مصدر گسیل به تبدیل لام به خای معجمه و همین
است سند اوّل این تبدیل و هر سه مصدر بالا یعنی
گسلیدن و گسستن و گسیختن مرادف یکدیگر است

وگسلان مزید علیه گسل است و گسلاندن و گسلانیدن که مراد
همین هر سه مصدر است وضع شد از همین گسلان و بگسلاندن
و بگسلانیدن مزید علیه آن بزیادت موحده در اول
و بسلانیدن به حذف کاف فارسی مخفّف آن پس
محققینیکه بسلانیدن را مرادف گسلانیدن بر قیاس
بساخ و گستاخ و امثال آن گفته اند مقصود شان
همین قدر است که مبدّل گسلانیدن است به تبدیل
کاف فارسی به موحده چنانکه گلغونه و بلغونه و گستاخ
و بستاخ ولیکن بخیال ما تخفیف بهتر از تبدیل
یافته می شود (اردو) (الف) مضارع ہے
(ب) بگسلانیدن کا۔ دیکھو بگسلانیدن - جسکا
بیان اسی ردیف میں آئندہ آئیگا۔

بسله بنقول سروری بحواله اختیارات بسین و لام بوزن بسته دانه ایست مانند ماش که در میان باقلا باشد در حوالی لرستان مانند عدس و باقلا پزند و خورندش و آنرا پلک خوانند و بعربی خلّر صاحب رشیدی هم ذکر این کرده صاحب برهان همزبان سروری و صاحب جامع هم این را آورده و صاحب سوار التسهیل گوید که این معرب است از لغت ایطالیانی (پسلّی) قسمی از حبوب خوردنی که ترجمهٔ آن در هندی مٹر است - صاحب محیط ذکر این نکرده بر خلّر می فرماید که بعضی به زای معجمه نوشته اند و آنرا

جلبان ہم گویند و بفارسی مشنو و مشنگ و نواند و بہندی مٹر کابلی و ہتیانہ و بشیرازی طومشو و خلر و خرقی نام است طبیعت ہمہ اقسامش سرد در اوّل سوم و خشک در آخر دوم دیر ہضم تر و دیر تجفیف قوی تر و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ خلّر ہم لغت فارسی است کہ می آید وہمان است کہ ذکرش بر بر جاف گذشت و جلبان ہم کہ می آید ہمان بر جاف است و خرقی ہم ہمان بر جاف و ذکر طومشو ہم بر بر جاف گذشت و اشارہ مشنو و مشنگ ہم ہمدر انجا مذکور پس خیال ما نسبت این لغت ہمین قدر است کہ فارسیان معرّب را استعمال کردہ اند و تعریب این از سوار السبیل متحقق (اردو) دیکھو برجاف۔

بسلیدن | بقول بحر بفتحتین در آویختن۔ کامل التصریف و مضارع این بسلد **مؤلف** عرض کند کہ محققین مصادر یعنی صاحبان موارد و نوادر ازین ساکت و محققین زبان فارسی ہم ذکر این نکردہ اند حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد ظاہر اقیاس متقاضی آنست کہ این را مخفف بگسلیدن گیریم چنانکہ بسلانیدن مخفف بگسلانیدن گذشت و ماخذش بر بسلانیدن مذکور اندرینصورت معنیٔ مرادف بسلانیدن باشد ولیکن صاحب بحر این را بمعنی در آویختن آوردہ پس جزین نباشد کہ فارسیان از لغت عرب بسل این را وضع کردہ اند کہ بقول منتخب بمعنی تعجیل کردن آمدہ۔ پس بزیادت تحتانی معروف و علامت مصدر دن بسلیدن کردند و مجاز بمعنی در آویختن مستعمل شد ولیکن بدون سند استعمال تسلیمش نہ کنیم۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو آویختن۔

بسم | بقول بہار بالکسر مخفف بسم اللہ (حیاتی گیلانی ؎) ورق چو کار فرو بستہ باز کشا بدیگر

بہر کتاب کہ نامش چو بسم عنوان نیست ؏ مؤلف عرض کند کہ تصرف فارسیان است و بزبان عرب استعمال این مخفف یافتہ نمی شود (اردو) بسم ـ بسم اللہ کا مخفف فارسی میں مستعمل ہے ـ مؤنث

بسم اللہ اصطلاح ـ بقول بہار تیمناً و تبرکاً بجای مبارکباد گویند چنانکہ (ملا اوری ؎)
ترا بکشتن من گر رضا است بسم اللہ ؏ بیا بیا کہ قضا تابع رضای تو باد (میرزا عبد الغنی قبول ؎)
بسم اللہ ای کہ منکر شعری بگو جواب ؏ موزون چہ است آنچہ بقرآن مقدم است ؏ مؤلف عرض کند کہ تعریفی خوش نکرد فارسیان استعمال این در جاہا کنند (۱) چون کسی در وقت طعام وارد می شود صاحب سفرہ گوید بسم اللہ آغا یعنی شریک طعام شو و (۲) چون اشارت برای آغاز کاری کنند استعمال این کنند سند اول و دوم متعلق بہ ہمین معنی است و (۳) بادی کار در آغاز ہر کار تیمناً و تبرکاً بسم اللہ می گوید و ظاہر است کہ مرکب عربی زبان است معنی لفظی این آغاز می کنم بنام خدا ـ تمسید انیم بہار چگونہ این را مبارکباد قرار داد سررشتہ بکار او نمی خورد (اردو) بسم اللہ بقول آصفیہ عربی ـ اسم مؤنث مخفف ہے ـ بسم اللہ الرحمن الرحیم کا جس کے معنے ہیں ـ میں خدا ے مہربان اور بخشنے والے کے نام کے ساتھ یہ کام شروع کرتا ہوں دکن ہیں (۱) جب کوئی کھانے کے وقت آجاتا ہے تو صاحب دسترخوان کہتا ہے بسم اللہ یعنی آئیے اور شریک ہو جائیے (۲) جب کسی کام کے لئے اجازت دیجاتی تو کہتے ہیں بسم اللہ کیجئے یعنی کام شروع کیجئے اور صرف بسم اللہ بھی اس موقع پر مستعمل ہے ـ (۳) ہر شخص کسی کام کے شروع کرتے وقت تیمناً تبرکاً بسم اللہ کہتا ہے ـ

بسمل بقول سروری بمعنی (۱) مذبوح و فرماید کہ بہ تیغ کشتہ شدہ ہم (مولانا قطب الدین عتیقی ؎) بسمل خنجر اخلاص شو ار میخواہی ؏ کہ بہ تیغ ملک الموت نہ گردی مردار ؏ صاحب

برہان بکسر اوّل و میم وسکون ثانی ولام ہمزبان سروری و نسبت وجہ تسمیہ گوید کہ در وقت ذبح کردن بسم اللہ می گویند و فرماید کہ (۲) مردم صاحب حلم و بردبار را ہم گفتہ اند صاحب جامع مؤیدش در ہر دو معنی ـ صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید کہ بسم اللہ مخفف بسم اللہ است از آن ذبح یا ذبح ارادہ کردن نوعی از مجاز است (مائل تبریزی ـ) لرزد ز جفای تو دل و دست جہانی گوئی کہ مرغ ستم دیدۂ عاجز و دم بسمل ؎ بہار بذکر معنی اوّل گوید کہ لفظ مستخدم نست فارسی الاصل نیست و فرماید کہ چراغ بسمل استعارہ ایست (باقر کاشی ـ) دامن او گر بدست آید دم بسمل مرا ؎ آنچنان میرم کہ نبود حسرتی در دل مرا ؎ (خواجہ آصفی ـ) قاتل من چشم می بندد و دم بسمل مرا ؎ تا بماند حسرت دیدار او در دل مرا ؎ **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بسملہ را کہ مخفف (بسم اللہ) است استعمال کردہ اند کہ می آید و بسمل بہ تخفیف ہای ہوز مخفف بسملہ و مفرس است برای جانوری کہ بر و بسم اللہ اللہ اکبر خواندہ ذبحش کردہ باشند و این لفظ مخصوص است برای نیمجانی کہ بعد ذبح بہ طپد و چون بمیرد آنرا بسمل نہ گویند و در استعمال فارسیان استعمال این بدو معنی دیدہ شد یکی مذبوح کہ ذکرش بالا گذشت و دیگرے (۳) بمعنی ذبح چنانکہ در کلام باقر کاشی و خواجہ آصفی (دم بسمل) بترکیب اضافی گذشت ـ صاحب تحقیق الاصطلاحات ہم ذکر این کردہ بمعنی دوم نظر بر قول جامع کہ صاحب زبانست اعتبار را شاید و جز این نیست کہ مجاز معنی اوّل باشد کہ در بیان حلم و بردباری شان بحدّی مبالغہ کردہ اند کہ مماثل مذبوح قرار دادہ اند کہ از حلم و بردباری دم نمی زنند (اردو) (۱) بسمل ـ بقول آصفیہ ـ عربی ـ وہ جانور جسے بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا ہو (۲) حلیم بردبار (۳) ذبح ـ مذکر ـ بقول آصفیہ حلال کرنا ـ (حاصل بالمصدر)

بسمل گاہ اصطلاح۔ بقول بہار روانند بمعنی جای ذبح کردن حیوانات **مؤلف** عرض کند کہ بسمل درین اصطلاح بمعنی سوم اوست کہ ذکرش بر لفظ بسمل گذشت (میرزا رضی دانش ؎) بیرون از حلقۂ بزم طرب غمناک می آئیم ٭ ز بسمل گاہ مینا با دل صد چاک می آئیم ٭ (اردو) کمیلا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ مذبح۔ گھاٹ۔ استھان۔ مسلخ۔ بکریوں وغیرہ کے ذبح کرنیکی جگہ (نکہت ؎) تڑپتا خاک و خوں میں طائر بسمل نمط دل ہے ٭ رواں ہے جو سے موج خوں کمیلا کوے قاتل ہے ٭

بسملہ بقول بہار مخفف بسم اللہ الرحمن الرحیم و فرماید کہ برین قیاس سجلہ و حمدلہ (علی خراسانی ؎) از مصحف روی تو بہ پیشانی پر خون ٭ بسمل شدہ تیغ تو صد بسملہ دارد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ مفرّس است و بس (اردو) بسملہ۔ فارسی میں مخفف ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم کا۔ مؤنث۔

(الف) **بسمہ** (الف) بقول خان آرزو در چراغ ہدایت و بقول (ب) **بسمہ چی** (ب) بہار بفتح۔ مخفف باسمہ کہ گذشت بہار نسبت (ب) فرماید کہ آنکہ بر جامہا بسمہ کند۔ صاحب بحر اسم ذکر (ب) کردہ **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت این ہر (جا بسمہ) بیان کردہ ایم و سند این ہم ہمانجا گذشت و بہ تحقیق ما ہمین اصل است و باسمہ چیزی نیست و صراحتش ہمدر آنجا مذکور (اردو) (الف) دیکھو باسمہ۔ (ب) وہ شخص جو طلائی اور نقرئی ورق سے ٹھپّہ کے ذریعہ سے کپڑوں پر نقش و نگار چھاپے۔ دکن میں اسکو ٹنگٹ گر کہتے ہیں۔

بسناس بقول سروری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع بوزن نسناس نام استاد دہریان صاحب برہان گوید کہ او بوجود واجب قائل نیست گویند طب و نجوم و ہیئیات و طلسمات علوم غریبہ را خوب میدانست **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیہ متحقق نشد و متحقق نشد کہ لغت کدام

زبان است بعض محققین فارسی زبان این را لغت فارسی دانند اندرینصورت بس بمعنی بسیار و ناس در فارسی زبان بہیچ معنی نیامدہ قیاس ما این است کہ مرکب فارسی است بالغت دیگر زبان و ناس در عربی بقول انند انچہ بآسمان خانہ آویزان باشد و اسم جنس یعنی یک آدم و بمعنی آدمیان بالجملہ ما این را علم دانیم و بہ تحقیق وجہ تسمیہ وقت رایگان نکنیم (اردو) دہریوں کے ایک پیشوا کا نام بہناس تھا۔

بسنت بقول تحقیق الاصطلاحات بفتحتین وسین مہملہ بزبان ہند عبارت از تحویل آفتاب در برج دلو باشد و در ہندوستان درین موسم ہوا بکمال اعتدال می شود و گل سرخ بر می آید و اصناف درختان ثمر دار مثل انبہ وغیرہ گل می کند میرزا صائب قصیدۂ در مدح ظفر خان گفتہ کہ ردیفش بسنت است (۵) تدرو بال فشان گرد داز غبار بسنت ؎ رود بہار بگرد از گل بہار بسنت ؎ مؤلف عرض کند کہ بزبان سنسکرت بقول ساطع بفتح اول و دوم و سکون نون بہار کہ بعربی ربیع باشد فارسیان استعمال این در فارسی زبان کردہ اندیعنی مفرس است (اردو) بسنت بقول آصفیہ ہندی اسم مؤنث سنسکرت میں وسنت۔ موسم بہار وسط مارچ سے آخر مئی تک کا موسم۔ آپ فرماتے ہیں کہ چھ رتوں میں سے پہلی رت کا نام ہے جو چیت سے بیساکھ تک رہتی ہے اور اس میلے کو بھی کہتے ہیں جو موسم بہار میں بزرگوں کے مزار اور دیبی اور دیوتاؤں کے استھانوں پر سرسوں کے پھول چڑھا کر کرتے ہیں۔ اگرچہ اصل رت بیساکھ کے مہینے میں آتی ہے مگر اس کا میلہ بہار میں سرسوں کے پھولتے ہی ماگھ کے مہینے سے شروع ہو جاتا ہے چونکہ موسم سرما میں سردی کے باعث طبیعت کو انقباض ہوتا ہے اور آمد بہار میں سیلان خون کے باعث طبیعت میں شگفتگی۔ امنگ۔ ولولہ۔ اور ایک قسم کی خاص خوشی اور صفرا کی پیدائش پائی جاتی ہے۔ اس سبب سے اہل ہند اس موسم کو مبارک اور اچھا سمجھ کر نیک شگون

کے واسطے اپنے دیوی اور دیوتاؤں اور اوتاروں کے استھانوں میں مندروں پر ان کے چڑھانے
کیلئے بمقتضائے موسم سرسوں کے پھولوں کے گڑوے بناکر گاتے بجاتے لیجاتے اور اس میلے کو بسنت کہتے
ہیں بلکہ یہی وجہ ہے کہ زرد رنگ کو اس سے مناسبت دینے لگے چنانچہ اکثر شعرا نے بھی اس معنے میں اس
لفظ کا استعمال کیا ہے (ظفر ؎) جو دیکھے تیرے عرق جبین زعفرانی کو ہو عرق عرق ہی رہے روئے شرمسار
بسنت کو فرماتے ہیں کہ جسوقت اس میلے میں سپاہی زرد زرد پوشاکیں پہنکر جاتے ہیں تو عجب بہار
اور کیفیت نظر آتی ہے۔ پادشاہی زمانے میں تو ملازموں اور سواری کی رتوں گھوڑوں اور پالکیوں
تک کا بھی عالم ہوتا تھا۔ پہلے اس مسئلہ کا مسلمانوں میں دستور تھا حضرت امیر خسرو دہلوی نے اس
میلہ کا رواج دیا جسکی وجہ یہ ہوئی تھی کہ آپکے پیر و مرشد سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیا
قدس سرہ العزیز کو اپنے پیارے اور خوبصورت بھانجے مولانا تقی الدین نوح سے جو درحقیقت حسن
صورت میں یکتائے زمانہ و خلق و سیرت میں بی ہمتا و یگانہ تھے کمال الفت اور نہایت ہی محبت
تھی ساتھ ہی آپکے بھانجے کو بھی آپسے اس قدر انس تھا کہ پانچوں وقت کی نماز پڑھکر یہ دعا مانگتے
تھے کہ الٰہی میری عمر بھی محبوب الٰہی کو دیدے تاکہ اون کا روحانی فیض عرصہ دراز تک جاری رہے
ادھر حضرت کی کیفیت تھی کہ دم بھر ان کے بغیر چین نہیں پڑتا تھا یہاں تک کہ آپ نماز میں اپنی
داہنی جانب کھڑا کرتے تاکہ اوّل ان کے چہرہ مبارک پر نظر پڑے اور بعد میں دوسرا سلام پھیرا جائے
قضا سے کار بھانجے صاحب کی دعا قبول ہوئی اور وہ اٹھتی جوانی ہی میں اس جہان سے اٹھ گئے
اس دفعۃً کی دائمی مفارقت نے حضرت کو عجب عالم اور غضب کے ماتم سے پالا ڈالا الغرض آپکو
یہاں تک صدمہ اور رنج والم ہوا کہ آپنے ایک لخت جس راگ کے بغیر دم بھر نہیں رہ سکتے تھے ا

بھی ترک کر دیا جب اس بات کو چار پانچ مہینے کا عرصہ گزر گیا تو آپ تالاب کی سیر کو جہاں اب باولی
بنی ہوئی ہے مع یاران جلسہ تشریف لائے ان دنوں میں ہی بسنت کا موقع اور بسنت پنچمی کا میلہ
تھا۔ امیر خسرو کسی سبب سے ان سب کے پیچھے رہ گئے۔ دیکھا کہ کھیتوں میں سرسوں پھول رہی ہے ہندو
اپنے بزرگوں کے استھان پر گڑوے بنا بنا کر لئے چلے جاتے ہیں۔ انہیں بھی یہ خیال آیا کہ میں بھی اپنے
پیر کو خوش کروں۔ چنانچہ اوسوقت ایک خوشی و انبساط کی کیفیت پیدا ہوئی اسی وقت دستار مبارک
کو کھول کر کچھ پیچ ادھر اور کچھ اودھر لٹکا لئے ان میں سرسوں کے پھول الجھا کر یہ مصرع الاپتے ہوئے
اسی تالاب کی طرف چلے جدھر آپ کے پیر و مرشد تشریف لے گئے تھے (ع) اشک ریز آمد است ابر
بہار ؎ جہاں تک اس الاپ کی آواز پہنچتی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک زمانہ گونج رہا ہے ایک تو حضرت
فن موسیقی کے نائک اور عدیم المثل سرود خوان تھے دوسرے اس ذوق شوق نے اور بھی آگ بھڑکا دی
کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ محبوب الٰہی کو خیال آیا کہ آج ہمارا ترک یعنی خسرو کہاں رہ گیا عجب نہیں
جو کچھ سریلی بھنک بھی کان میں پہنچی ہو آپ نے پے در پے دو چار جلیسوں کو ان کے لینے کو بھیجا وہ جو
تلاش کرتے ہوئے آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ عجب رنگ سے آپ گاتے ہوئے مستانہ چال و معشوقانہ انداز سے
خراماں خراماں جھومتے ہوئے چلے آتے ہیں وہ بھی کچھ ایسے مدہوش ہو گئے کہ اسی رنگ میں مل گئے
ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد۔ غرض ایک شخص واپس آیا (ف) قاصد ما و دیدہ می آید ؎
دیدہ باید چہ دیدہ می آید ؎ اور آتے ہی کہا کہ حضرت خسرو کے پاس جا کر آنا کٹھن ہے رنگ میں رنگ
ملجاتا ہے (ف) یاران رفتگان کا کسی سے کھلا نہ حال ؎ وہ بھی ہوا وہیں کا جو لینے خبر گیا ؎ آپ
ان کی کیفیت سنتے ہی کھڑے ہو گئے اور اپنے مونس و غمگسار ترک کو لینے چلے خسرو نے دور سے

دیکھتے ہی اشکوں کے موتی نثار کرنے شروع کر دئے جسوقت حضرت قریب آئے بیتاب ہوکر یہ شعر پڑھا
(س) اشک ریزآمد است ابر بہار ٭ ساقیا گل بریز بادہ بیار ٭ دوسرے مصرع کا سننا تھا کہ حضرت کی
بیتاب ہوکر اپنے دامان و گریبان کا چاک کر ڈالنا اور گلے میں باہیں ڈالے ہوئے چلا آنا کہتے ہیں کہ
ایک عرصہ تک رقت کا بازار گرم رہا اور اہل ذوق بسمل کی طرح تڑپتے اور پھڑکتے رہے (س) مصحف
بود آن سر کہ بسودای تو باشد ٭ کعبہ بود آں دل کہ درو جاے تو باشد ٭ غرض اوسوقت سے مسلمانوں
میں بھی یہی میلا شروع ہوگیا اور حضرت سلطان المشائخ نے بھی راگ پھر شروع کر دیا رفتہ رفتہ ہر ایک
بزرگ کے مزار پر بسنت چڑھنے لگی۔ اوّل پہاڑوں پر امیر میاں کی بسنت چاندرات کو چڑھتی ہے تھے
پہلی تاریخ کو قدم شریف میں غرض اسی طرح خواجہ صاحب چراغ دہلی حضرت نظام الدین وغیرہ
وغیرہ بزرگوں کے مزاروں پر باری باری سے چڑھتی ہے۔ کہتے ہیں حضرت محبوب الٰہی کو اس قدر
رنج ہوا تھا کہ چھ مہینے تک ہنسنا تو در کنار تبسم تک نہیں فرمایا تھا بسنت کی اسی رعایت سے اب بسنت
کے روز قوّال اوّل حضرت کی قدیم خانقاہ میں جاکر پھول چڑھاتے ہیں۔ اسکے بعد مولانا تقی الدین
نوح کے مزار پر اور اخیر میں حضور کے روضۂ اقدس پر چڑھاتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بسنج بقول برہان وناصری وجامع وانند بکسر اوّل بروزن شکنج (۱) خشکی وداغی باشد کہ
بر روی واندام مردم پدید آید وآنرا بعربی کلف خوانند و (۲) امر بسنجیدن ہم صاحب موارد این را
بمعنی (۳) کلفت مرادف بشنج بہ شین معجمہ گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است
و بای موحدہ اوّل بمعنی اوّل زائد نباشد کہ سنج بدون موحدہ بدینمعنی نیامدہ وانچہ بہ شین معجمہ
عوض سین مہملہ می آید مبدل این یا این مبدل آن کہ تبدیل این ہر دو باہم موافق قیاس است

چنانکہ کستی وکشتی وجاموش وجاموس و بمعنی دوم بای زائد بر سنج باشد که امر حاضر بسنجیدن است
نسبت معنی سوم عرض میشود که معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ازین ساکت
اگر سند استعمال پیش شود توانیم گفت که مجاز معنی اول است بہ تحقیق ما (۴) اسم مصدر بسنجیدن ہم
بہ بای زائد که سنج بالفتح بمعنی وزن و کیل می آید (کذا فی البرہان) (اردو) (۱) چھائیان۔
ہندی اسم مؤنث۔ کلف وہ سیاہ داغ جو آدمی کے چہرے پر پڑ جاتے اور جن کو (چھائیاں)
بھی کہتے ہیں (۲) تول۔ وزن کر (امر حاضر) (۳) کلفت مؤنث۔ (۴) وزن۔ مذکر۔

(الف) **بسند** بقول سروری بروزن کمند بمعنی (۱) کافی و (۲) تمام (امیر خسرو ۵) بسند است
آنکه زلف اندر بناگوشت علم گیرد ۔ مغز ما غمزهٔ خونریز را کز خط حشم گیرد ۔ صاحب رشیدی بر بسند
گوید که مرادف بسنده بمعنی کافی است صاحبان برہان وجامع می فرمایند که (۳) سزاوار و کافی
وکفاف وکفایت وتمام صاحب ناصری ہم ذکر این کرده۔ خان آرزو بذکر بسند و بسنده گوید که
بمعنی کافی وسزاوار وتمام است ولیکن صحیح اول است بہار گوید که ہر دو مزید علیہ بس باشد وبس
صاحب سفرنگ (بشرح صد وسی ونہمی فقرهٔ دساتیر آسمانی بفرزآباد وخشوران وخشور) گوید
که بسند بمعنی کافی است ....

(ب) **بسند کردن** بمعنی کفایت کردن **مؤلف** عرض کند که ما بر معنی دوم بس اشاره این
کرده ایم (نظامی ۵) چو دیدم ترا زیرک و ہوشمند ۔ بیکساله دخل از تو کردم بسند ۔ حق آنست
که اصل این ہمان بس است که بمعنی کافی بر معنی دوم مش گذشت در فارسی زبان در آخر کلمات
نون زائد می آید چنانکه گذارش و گذارشن ودال مہملہ ہم چنانکه شفتالو وشفتالود ودر (الف) ہم دو

نزاند است وجاودار دکه فارسیان پسند را به تبدیل بای فارسی به موحده بسند کردند و برای معنی کافی استعمال کردند و توانیم قیاس کرد که در همین بسند تبدیل موحده به بای فارسی تراه یافته پسند بمعنی او مستعمل شد که بجایش می آید اندرین صورت (بسند مزید علیه بس) اصل است و پسند به بای فارسی مبدل او بنا - بای حالی از هر دو اسناد بالا معنی اول مشتق که موافق اصل است و برای معنی دوم و سوم نقول محققین صاحب زبان یعنی سروری و جامع بدون سند هم اعتماد را شاید و آنچه ....

(ج) **بسنده** | بزیادت های هوز در آخرش آمده چنانکه نوشخوار و خوشخواره مزید علیه بسند است که صاحبان سروری و برهان و رشیدی و فدائی و سراج و بهار عجم هم ذکر این کرده اند و ....

(د) **بسنده کردن** | بمعنی کفایت کردن هم آمده (حکیم فردوسی) بسنده کنم زین جهان ... بمانند نگر تا چه دارد ز خویش ... آرزو در سراج الف را بمعنی اول ... او ست حق همین قدر است که معنی اول اصل است و دیگر معانی مجاز آن (اردو) (الف) ... (۲) تمام (۳) سزاوار (ب) کافی ہونا ... (ج) کافی۔ کفایت (د) کفایت کرنا۔

بسنگ | بقول برهان بر وزن خدنگ دارو گیست که او را اکلیل الملک و آنچه خربا بر و باشد صاحب جهانگیری فرماید که با اول و ثانی مفتوح همان بسک است که گذشت صاحب جامع اینقدر ... که تخفیف ... شبیه بناخن گربه صاحب ناصری هم ... جهانگیری مؤلف عرض کند که ما در بسک عرض کرده ایم که آن مخفف بسک است و در اینجا عرض کنیم ... مبدل بسدک باشد که دال مهمله بدل شده به نون چنانکه ... تعریف کامل این برا رجیقنه مرقوم (اردو) ... ارجیقنه۔

بسنگ آمدن پا | ...

خان آرزو در چراغ هدایت رسیدن پا به سنگ آورده شعر (...سـ) دوشنبه بکوی دوست در شکل گشت پا تا لیدن پای دل بسنگ آمد ❊ هم او فرماید که مجهد وقت ثنائی (سنگ آمدن پا) هم بجایش می آید چنین معنی کرده بردارش (بهار) بذکر این از معنی ساکت و نقل سند بالا کرده صاحب بحر فرماید که واقع شدن محنت و سختی در کاری مؤلف عرض کند که (آمدن پا بر سنگ) در محدوده گذشت و (بر سنگ آمدن پا) هم بجایش مذکور این مرادف آنست و بس (اردو) دیکھو (آمدن پا بر سنگ)۔

بسنگ آمدن تیر	مصادر اصطلاحی۔ چہ چیزی
بسنگ آمدن ناخن	مرادف (بر سنگ آمدن تیر و

ناخن) است که گذشت و سند این هم در آنجا مذکور (اردو) دیکھو بر سنگ آمدن تیر و بر سنگ آمدن ناخن۔

(۱) بسنگ تیز ساختن شمشیر	مصادر اصطلاحی
(۲) بسنگ تیز کردن	بهار و انند

ذکر (۲) کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که انند اسنادش ....

(۳) بسنگ تیز کردن خنجر و شمشیر	بمعنی حقیقی

او ست یعنی مراد فسان بر فسان زدن تیغ و مانند آن) (محمد اسحق شوکت سـ) بسنگ سر شمشیر نگه را تیز می سازد ❊ حذر کن از سیه چشمی که گرم سر نمائی شد ❊ (حاجی صادق صامت سـ) در کشتنم که آن مژه به تیزی می کند ❊ خنجر بسنگ سر چرا تیز می کند ❊ ما می گوئیم که بدون اضافت بسنگ تیز شمشیر یا خنجر و امثال آن بمعنی است چنین به سکوت محققین باشد که نتوانستند که طریق پیدا کردن معنی پیدا کنند (اردو) (۱) پتھر پر تلوار تیز کرنا (۲) پتھر پر تیز کرنا (۳) دیکھو بر فسان زدن تیغ۔

بسنگ خوردن مینا	مصدر اصطلاحی

کنایه باشد از شکستن مینا۔ مؤلف عرض کند که چیزی نازک که بسنگ می خورد شکسته می شود واز

(۱١٥٨١)

همین عادت این اصطلاح قائم شد (صائب ع)
شکستگی دل از دیدهٔ نرم پیداست ٭ بسنگ خوردن
پیناز ساغرم پیداست ٭ (اردو) شیشه کا ٹوٹنا۔

بسنگ دادن شیشه و امثال آن مصدر
اصطلاحی۔ کنایه باشد از شکستن آن متعدی مصدر
گذشته (صائب ع) چندین هزار شیشهٔ دل را
بسنگ زد ٭ افسانه ایست اینکه دل یار نازکست ٭
(اردو) شیشه کو پتھر پر مارنا۔ توڑنا۔

(الف) **بسنگ فسان خوردن تیغ**	مصادر
(ب) **بسنگ فسان نشستن**	اصطلاحی
(ج) **بسنگ فسان نشستن تیغ و مانند آن**	صاحب
(د) **بسنگ کشیدن** ۔	بحر ذکر
(ه) **بسنگ کشیدن خنجر و مانند آن**	الف

و ج کرده می فرماید که تیز شدن شمشیر و مانند آن
و نسبت ه گوید که تیز کردن آن بهار ذکر (ب)
و ه کرده (حسین ثنائی ع) با این سپهر مصلحتی
داشت زانکه تیغ ٭ زنده تر شود چو بسنگ فسان
نشست ٭ (خان عالی ع) بسنگ سرمه
خنجرهای مژگان ما کشید امشب ٭ ازین
جان سختی من بس نداند تیغ ابرو را ٭ صاحب
انند ذکر (د) کرده گوید که تیغ و
مانند آن را تیز کردن مؤلف عرض کند
که تسامح محققین ب و د است که بدون اضافت
بسوی تیغ و امثال آن قائم کردند الف و ب و ج لازم
و د و ه متعدی آن (اردو) الف۔ب۔ج تیز
هونا۔ تلوار یا اوسکے مماثل کا۔ د۔ ه تیز کرنا تلوار یا خنجر وغیره کو

بسوته بقول سروری بسین مهمله و تای قرشت بر وزن کبوده (۱) بمعنی زلف و بقول جهانگیری
با اول مفتوح و ثانی مضموم و وا و مجهول و تای فوقانی مفتوح و های مختفی بمعنی زلف باشد صاحبان
جامع و موارد و برهان هم ذکر این کرده اند صاحب ناصری بذکر معنی اول گوید که بپارسی دری (۲)
بمعنی بسوخته که آنرا سوخته نیز گویند و فرماید که سوته هم مخفف سوخته (شاعر ع) بنوشت براتا

بسوته ہو آنجاکه برات با بسوته ہو وبقولش (۳) نام دیهی است در مازندران صاحب برهان صراحت
مزید کند که بکسر اوّل هم آمده وخان آرزو در سراج همزبانش **مؤلف** عرض کند که بمعنی اوّل
ظاهرا اسم جامد فارسی زبان است ولیکن خیال ما اینست که فارسیان از لغت سنسکرت سوت که
بقول ساطع بروزن حوت بمعنی رشته وتار است بزیادت های نسبت در آخرش وضع کردند
برای زلف والله اعلم بحقیقته الحال وموحده در اوّل زائد باشد (اردو) (۱)
زلف بقول آصفیه عربی۔ اسم مؤنّث دیکھو بارہ کے آٹھویں معنے (۲) سوختہ ۔ جلا ہوا (۳) مازندران
کے ایک موضع کا نام بسوتہ ہے۔

بسودن | بقول بحر بکسر اوّل (۱) دست زدن (۲) ودست مالیدن و(۳) لمس ولامسه
کردن و(۴) سوده وریزه کردن و(۵) سوراخ کردن (کامل التصریف) ومضارع این
بساید۔ صاحب موارد معنی چهارم را ترک کرده وصاحب ملحقات برهان بر ذکر معنی اوّل ودوم
وچهارم قانع صاحب نوادر می فرماید که ظاهرا مخفّف (برسودن) است ومزید علیه (سودن)
وبیای فارسی هم آمده وبپسودن به بای فارسی نیز گذشت **مؤلف** عرض کند که صاحب
بحر معلوم نشد که برسودن نوشته با معانی بالا اختلاف خفیفی دارد وهمچنین به مصدر بسودن
که گذشت محققین فرس معنی چهارم این را ترک کرده اند حقیقت این مصدر بر بپسودن عرض
کرده ایم واز ماخذ هم در انجا بحثی وخیال ما این است که معانی بالا محتاج سند استعمال است
وخود این مصدر هم بر زبان معاصرین عجم متروک ودر اینجا همین قدر کافی است که مزید علیه
سودن است وبس که بجای خودش می آید وموحده اوّل زائد مخفی مباد که انچه صاحب بحر معنی

این بر معنی دوم بسیاردان کرده ایم آنچه صاحب شمس
معنی دوم را قائم کرده است بدون سند استعمال عقبا
را نشاید که صاحب محیط بر ماش هم ذکر این نکرد
و حقیقت ماش بر نهو سیاه در همین ردیف می آید
(اردو) (۱) دیکھو بسیارداں کے دوسرے معنے (۲)
ماش بقول آصفیہ سنسکرت۔ اسم مؤنث۔ اڑد حب القلت
ایک قسم کا غلہ جونہایت لیسدار اور مونگ سے بڑا
ہوتا ہے۔ اسکی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک سیاہ اور ایک
سبز۔ فارسی میں اسکو بنو ماش اور بنو سیاہ کہتے ہیں۔

بسیار دور افتادن مصدر اصطلاحی بقول
بحر و بہار و انند فکر دور از کار و طلب متعذر نمودن
(سلطان ابراہیم ـه) کرده ام روی چو خورشید ترا
نسبت بماه ہا مه کجا رویت کجا بسیار دور افتاده ام ز
(غیوری رازی ـه) فکر سامان دارم وازیار دور
افتاده ام ہا ن کجا سامان کجا بسیار دور افتاده ام ز
(فارغی استرابادی ـه) مانده ام از یار دور
و نا صبور افتاده ام ہا من کجا او از کجا بسیار دور افتاده

ام ز **مؤلف** عرض کند که طرز بیان محققین را
نمی پسندیم معنی این بسیار بعید است و قریب
به محال و بس فارسیان استعمال این بجائی کنند
که در دو چیز فرق بین باشد گویند که ببین تفاوت
ره از کجاست تا به کجا ہا این مثلی است که بجایش
گذشت۔ الحاصل معنی این فرق بین داشتن و
خیلی بعید و محال بودن (اردو) بہت بعید ہونا
بہت دور ہونا۔ محال ہونا۔

بسیار دوست اصطلاح۔ بقول بہار و
انند آنکه او را بسیار دوست دارند یا آنکه دوستان
بسیار داشته باشد فرماید که این لفظ در دفتر
دوم مکاتبات علامی جابجا مذکور **مؤلف** عرض
کند که اسم فاعل ترکیبی است و اسم مفعول ترکیبی
هم و دیگر ہیچ معاصرین عجم هم برزبان دارند (اردو)
بہتوں کا دوست بہت دوست رکھنے والا۔

بسیار سر دلو د مقوله۔ صاحب روزنامچه
بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار ذکر این

دیکھتے ہی اشکوں کے موتی نثار کرنے شروع کر دئیے جسوقت حضرت قریب آئے بیتاب ہوکر یہ شعر پڑھا
(ﺳ) اشک ریز آمد است ابر بہار ٭ ساقیا گل بریز بادہ بیار ٭ دوسرے مصرع کا سننا تھا کہ حضرت کا
بیتاب ہوکر اپنے دامان و گریبان کا چاک کر ڈالنا اور گلے میں باہیں ڈالے ہوے چلا آنا کہتے ہیں کہ
ایسا عرصہ تک رقت کا بازار گرم رہا اور اہل ذوق بسمل کی طرح تڑپتے اور پھڑکتے رہے (ﺳ) مصحف
بود آن سر کہ بسود ای تو باشد ٭ کعبہ بود آں دل کہ درو جاے تو باشد ٭ غرض اوسوقت سے مسلمانوں
میں بھی یہی میلا شروع ہوگیا اور حضرت سلطان المشائخ نے بھی راگ پھر شروع کر دیا رفتہ رفتہ ہر ایک
بزرگ کے مزار پر بسنت چڑھنے لگی۔ اوّل پہاڑوں پر امیر میاں کی بسنت چاند رات کو چڑھتی ہے
پہلی تاریخ کو قدم شریف میں غرض اسی طرح خواجہ صاحب چراغ دہلی حضرت نظام الدین وغیرہ
وغیرہ بزرگوں کے مزاروں پر باری باری سے چڑھتی ہے۔ کہتے ہیں حضرت محبوب الٰہی کو اس قدر
رنج ہوا تھا کہ چھ مہینے تک ہنسنا تو درکنار تبسم تک نہیں فرمایا تھا بسنت کی اسی رعایت سے اب بسنت
کے روز قوال اوّل حضرت کی قدیم خانقاہ میں جاکر پھول چڑھاتے ہیں۔ اسکے بعد مولانا تقی الدین
نوح کے مزار پر اور اخیر میں حضور کے روضۂ اقدس پر چڑھاتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بسنج بقول برہان و ناصری و جامع و انند بکسر اوّل بروزن شکنج (۱) خشکی و داغی باشد کہ
بر رو می و اندام مردم پدید آید و آنرا بعربی کلف خوانند و (۲) امر بر سنجیدن ہم صاحب موارد این را
بمعنی (۳) کلفت مرادف بشنج بہ شین معجمہ گفتہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است
وبس و موحدہ اوّل بمعنی اوّل زائد نباشد کہ سنج بدون موحدہ بدینمعنی نیامدہ و انچہ بہ شین معجمہ
عوض سین مہملہ می آید مبدل این یا این مبدل آن کہ تبدیل این ہر دو باہم موافق قیاس است

چنانکہ کستی وکشتی وجاموش وجاموس وبمعنی دوم بای زائد برسنج باشد کہ امر حاضر سنجیدن است
نسبت معنی سوم عرض میشود کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند ومحققین فارسی زبان ازین ساکت
اگر سند استعمال پیش شود توانیم گفت کہ مجاز معنی اول است وبہ تحقیق ما (۴) اسم مصدر سنجیدن ہم
بہ بای زائد کہ سنج بالفتح بمعنی وزن کیل می آید (کذا فی البرھان) (اردو) (۱) چھائیاں۔
ہندی اسم مؤنث۔ کلف وہ سیاہ داغ جو آدمی کے چہرے پر پڑ جاتے اور جن کو (جھائیاں)
بھی کہتے ہیں (۲) تول۔ وزن کر (امر حاضر) (۳) کلفت مؤنث۔ (۴) وزن۔ مذکر۔

(الف) **بسند** بقول سروری بر وزن کمند بمعنی (۱) کافی و (۲) تمام (امیر خسرو ؎) بسند است
آنکہ زلف اندر بنا گوشت علم گیر د ہ مفرما غمزہ خونریز را کز خط حشم گیرد ہ صاحب رشیدی بر بسند
گوید کہ مرادف بسندہ بمعنی کافی است صاحبان برہان وجامع می فرمایند کہ (۳) سزاوار وکافی
وکفاف وکفایت وتمام صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ۔ خان آرزو ذکر بسند وبسندہ گوید کہ
بمعنی کافی وسزاوار وتمام است ولیکن صحیح اول است بہار گوید کہ ہر دو مزید علیہ بس باشد وبس
صاحب سفرنگ (بشرح صدوسی ونہمی فقرۂ دساتیر آسمانی بفرزآباد وخشوران وخشور) گوید
کہ بسند بمعنی کافی است و ....

(ب) **بسند کردن** بمعنی کفایت کردن **مؤلف** عرض کند کہ ما بر معنی دوم بس اشارۂ این
کردہ ایم (نظامی ؎) چو دیدم ترا زیرک وہوشمند ہ بیک سالہ دخل از تو کردم بسند ہ حق آنست
کہ اصل این ہمان بس است کہ بمعنی کافی بر معنی دوم مش گذشت در فارسی زبان در آخر کلمات
نون زائد می آید چنانکہ گذارش وگذارش ودال مہملہ ہم چنانکہ شفتالو وشفتالود ودر (الف) ہم و

زائد است وجا دارد که فارسیان پسند را به تبدیل بای فارسی به موحده بسند کردند و برای معنی کافی استعمال کردند و توانیم قیاس کرد که درین بسند تبدیل موحده به بای فارسی راه یافته پسند بمعنی ادستحسن شده که بجایش می آید اندرین صورت (بسند مزید علیه بس) اصل است و پسند به بای فارسی مبدل او است ـ یا بای حالیه از هر دو اسناد بالامعنی اول متحقق که موافق اصل است و برای معنی دوم و سوم قول محققین صاحب زبان یعنی سروری و جامع بدون سند هم اعتماد را شاید و آنچه ....

(ج) بسنده | بزیادت های هوز در آخرش آمده چنانکه خونخوار و خونخواره مزید علیه بسند است که صاحبان سروری و برهان و رشیدی و فدائی و سراج و بهار عجم هم ذکر این کرده اند ....

(د) بسنده کردن | بمعنی کفایت کردن هم آمده (حکیم فردوسی) بسنده کنید ... بداند نگر پایه وار ز خویش ... آرزو در سراج الف را بمعنی اول ... اوست حق همین قدر است که معنی اول اصل است و دیگر معانی مجاز آن (اردو) (الف) ... (۲) تمام (۳) سزاوار (ب) کافی ہونا ۔ کفایت کرنا (ج) کافی ۔ کفایت (د) کفایت کرنا ۔

بسنگ | بقول برہان بروزن خدنگ دارو ئیست که او را اکلیل الملک و آنچه خرما بر و باشد صاحب جہانگیری فرماید که با اوّل و ثانی مفتوح ہمان بسک است که گذشت صاحب جامع اینقدر صراحت مزید کند که تحقیق تشبیه شاخ گربه صاحب ناصری هم زبان جهانگیری مؤلف عرض کند که ما در بسک عرض کرده ایم که آن مخفف بسند است و در بسنگ اہم عرض کنیم که مبدل بسدک باشد که دال مہملہ بدل شده به نون چنانکه ... تعریف کامل این بر ار حیقته مرقوم (اردو) دیکھو ار حیقته ـ

بسنگ آمدن پا | مصدر ...

خان آرزو در چراغ بهایت رسیدن پا بسنگ آورده نشانه
۵) و در شعر یکی دوست از سنگم گشت پا تا الیه
پای دل بسنگ آمده هم او فرماید که بجز من تحتانی
(بسنگ آمدن پا) هم بجایش می آید چه آمدن بمعنی رسیدن
بر دارش (بهار) بذکر این از معنی ساکت و نقل سند
بالا کرده صاحب بحر فرماید که واقع شدن حضرت و
سختی در کاری مؤلف عرض کند که (آمدن پا
بر سنگ) در ممدوده گذشت و (بر سنگ آمدن پا)
هم بجایش مذکور این مرادف آنست و بس (اردو)
دیکھو (آمدن پا بر سنگ) ـ

بسنگ آمدن تیر | مصادر اصطلاحی ـ بجایش

بسنگ آمدن ناخن | مرادف (بر سنگ آمدن تیر و
ناخن) است که گذشت و سند این هم در آنجا مذکور
(اردو) دیکھو بر سنگ آمدن تیر و بر سنگ
آمدن ناخن ـ

(۱) **بسنگ تیز ساختن شمشیر** | مصادر اصطلاحی
(۲) **بسنگ تیز کردن** | بهار و انند

ذکر (۲) کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که آن را اسنادش ....
(۳) **بسنگ تیز کردن خنجر و شمشیر** | بمعنی حقیقی
او ست یعنی مراد بسنان بر فسان زدن تیغ و مانند
آن) (محمد اسحٰق شوکت ۵) بسنگ سر شمشیر
نگه را تیز می سازد ز حد کن از سیه چشمی که گرم سر
نمائی شد (حاجی صادق صامت ۵) در
گذشتم که آن مژه به تیزی کند ز خنجر بسنگ سر
چرا تیز می کند ما می گوئیم که بدون اضافت
بسنگ شمشیر یا خنجر و امثال آن بی معنی است
و همین سکوت محققین باشد که نتوانستند
که طریق پیدا کردن معنی پیدا کنند (اردو)
(۱) پتھر پر تلوار تیز کرنا (۲) پتھر پر تیز کرنا (۳)
دیکھو بر فسان زدن تیغ ـ

بسنگ خوردن مینا | مصدر اصطلاحی
کنایه باشد از شکستن مینا ـ مؤلف عرض کند
که چیزی نازک که بسنگ می خورد شکسته می شود از

همین عادت این اصطلاح قائم شد (صائب ع) شکستگی دل از دیدهٔ ترم پیداست که بسنگ خوردن مینا زساغرم پیداست که (اردو) شیشه کا ٹوٹنا۔

بسنگ دادن شیشه و امثال آن — مصدر اصطلاحی۔ کنایه باشد از شکستن آن متعدی مصدر گذشته (صائب ع) چندین هزار شیشهٔ دل را بسنگ زد که افسانه ایست اینکه دل یار نازکست که (اردو) شیشه کو پتھر پر مارنا۔ توڑنا۔

(الف) بسنگ فسان خوردن تیغ	مصادر	
(ب) بسنگ فسان نشستن	اصطلاحی	
(ج) بسنگ فسان نشستن تیغ و مانند آن	صاحب	
(د) بسنگ کشیدن۔	بحر ذکر	
(ه) بسنگ کشیدن خنجر و مانند آن	الف	

و ج کرده می فرماید که تیز شدن شمشیر و مانند آن و نسبت ه گوید که تیز کردن آن بهار ذکر (ب) و ه کرده (حسین ثنائی ع) با این سپهر مصلحتی دوشت زانکه تیغ که زنده تر شود چو به سنگ فسان نشست که (خان عالی ع) بسنگ سرمه خنجرهای مژگان را کشید امشب که ازین جان سختی من بس نداند تیغ ابرو را که صاحب انند ذکر (د) کرده گوید که تیغ و مانند آن را تیز کردن مؤلف عرض کند که تسامح محققین ب و د است که بدون اضافت بسوی تیغ و امثال آن قائم کردند الف و ج لازم و د و ه متعدی آن (اردو) الف۔ب۔ج تیز ہونا۔تلوار یا اوسکو مماثل کا۔ د۔ ه تیز کرنا تلوار یا خنجر وغیرہ کو۔

بسوته بقول سروری بسین مهمله و تای قرشت بر وزن کبوده (۱) بمعنی زلف و بقول جهانگیری با اوّل مفتوح و ثانی مضموم و وا و مجهول و تای فوقانی مفتوح و های مختفی بمعنی زلف باشد صاحبان جامع و سوار د و برهان هم ذکر این کرده اند صاحب ناصری ذکر معنی اوّل گوید که بپارسی دری (۲) بمعنی بسوخته که آنرا سوخته نیز گویند و فرماید که سوته هم مخفف سوخته (شاعر ع) بهنوشت برات

بسوتہ بر آنجا کہ برات ہا بسوتہ ہلو وبقولش (۳) نام دیہی است در مازندران صاحب برہان صراحت
مزید کند کہ بکسر اوّل ہم آمدہ وخان آرزو در سراج ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ بمعنی اوّل
ظاہراً اسم جامد فارسی زبان است ولیکن خیال ما ہنیست کہ فارسیان از لغت سنسکرت سوت کہ
بقول ساطع بروزن حوت بمعنی رشتہ وتار است بزیادت ہای نسبت در آخرش وضع کردند
برای زلف واللہ اعلم بحقیقتہ الحال وموحدہ در اوّل زائد باشد (اردو) (۱)
زلف بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث دیکھو بارہ کے آٹھویں معنے (۲) سوختہ۔ جلا ہوا (۳) مازندران
کے ایک موضع کا نام بسوتہ ہے۔

بسودن | بقول بحر بکسر اوّل (۱) دست زدن (۲) ودست مالیدن و (۳) لمس ولامسہ
کردن و (۴) سودہ وریزہ کردن و (۵) سوراخ کردن (کامل التصریف) ومضارع این
بساید۔ صاحب موارد معنی چہارم را ترک کردہ وصاحب طبقات برہان بر ذکر معنی اوّل ودوم
وچہارم قانع صاحب نوادر می فرماید کہ ظاہراً مخفف (برسودن) است ومزید علیہ (سودن)
وبہ بای فارسی ہم آمدہ وبپسودن بہ بای فارسی نیز گذشت مؤلف عرض کند کہ صاحب
بحر معانئے کہ برسودن نوشتہ با معانی بالا اختلاف خفیفی دارد وہمچنین بہ مصدر بپسودن
کہ گذشت محققین فرس معنی چہارم این را ترک کردہ اند حقیقت این مصدر بر بپسودن عرض
کردہ ایم واز ماخذ ہم در انجا بحثی وخیال ما این است کہ معانی بالا محتاج سند استعمال است
وخود این مصدر ہم بر زبان معاصرین عجم متروک ودر ینجا ہمین قدر کافی است کہ مزید علیہ
سودن است وبس کہ بجای خودش می آید وموحدہ اوّل زائد مخفی مباد کہ انچہ صاحب بحر مضارع

این سائد نوشته است خلاف قیاس است که سائد مضارع سائیدن است و مضارع سودن
سُود به ضم اوّل و فتح واو و مضارع بسودن بسود - قتال - اگر سند استعمال سائد پیش شود توانیم
قیاس کرد که واو بدل شد با الف چنانکه درج و ارج (اردو) دیکھو بسودن و سودن - اور بلحاظ
معنی چهارم گھسنا اور ریزه ریزه کرنا - ٹکڑے ٹکڑے کرنا -

بسوده بقول سروری بحواله تحفه بفتح با و دال و ضم سین بمعنی (۱) دست زده و (۲) لمس کرده و (۳) سوراخ کرده و (۴) مالیده - (خلاق المعانی ۲) لعل تراشیده به بسودم من و هنوز پر می بیم از حلاوت آن گر به وار دو ۲ و گوید که در نسخه وفائی بجای فارسی آمده صاحبان برهان و ناصری و جامع و مؤید هم ذکر این کرده اند بچند معانی مؤلف بعرض کند که وای بر بیان که طرز بیان همه مثل اسم جامد است نمی دانند که مصدر (بسودن) گذشت و کامل التصریف است پس جزین نیست که این مفعول آنست و بس و شامل بر همه معانی مفعولی بسودن چنانکه از مصدر سودن مفعولش سوده همین سوده را به موحده زائد بسوده کرده اند دیگر هیچ - مخفی مبادکه صاحب سروری سندی کس برای این پیش کرده است خلاف اوست باید که این سند را متعلق به مصدر (بسودن) دانیم که بجایش گذشت (اردو) بسودن کا اسم مفعول اسکے تمام معنوں پر شامل -

بسور بقول سروری بسین مهمله بوزن سمور (۱) دعای بد و (۲) نفرین باشد صاحب جهانگیری بسوز و بسول را مرادف یکدیگر نوشته ذکر هر دو معنی کند و فرماید که با اوّل و ثانی مضموم است و صاحبان رشیدی و برهان و ناصری و جامع ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که بسور بالضم لغت

عرب است بقول منتخب بمعنی ردی ترش کردن صاحب انند فرماید که بسور بضمتین است بمعنی ترش وگردیدن (الخ) پس فارسیان استعمال این بهر دو معانی بالا کردند و این مفرس باشد و اسم مصدر بسوریدن است که می آید و آنچه به لام عوض رای مہلہ می آید مبدل این چنانکه چنار و چنال (اردو) (۱) بددعا ۔ مؤنث (۲) نفرین بقول آصفیہ فارسی اسم مؤنث ۔ ملامت پھٹکار ۔ لعنت ۔ دعاے بد ۔

بسوربرن بقول شمس بضم با و سین مہملہ و واو فارسی ۔ نفرین کردن و کنانیدن وقصد و آہنگ کردن و آراستن و فرماید که لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند که خدا ایش بیامرزد که خون زبان فارسی می کند و به تحقیق خود حقیقت جویان را گمراه کند شعور امتیاز مصدر ندارد تا این را مصدر می نگارد ۔ اگر صراحت واو فارسی نمی کرد غلطی کتابت خیال می کردیم ۔ ہمان بسوریدن است که می آید (اردو) دیکھو بسوریدن ۔ کردیم او بحوالہ ادات بر (ب) گوید که نفرین کردن است و نسبت (ج) می فرماید که بمعنی نفرین کرده صاحب بحر بر (ب) فرماید که (۱) نفرین و دعای بد کردن و (۲) کنانیدن (سالم التصریف) که غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید صاحب سوار داین را بهر دو معنی بالا (کامل التصریف) وا وند و فرماید که مضارع این بسورد و صراحت مزید کند که به بای فارسی اول و نیز به شین معجمہ عوض سین مہملہ یعنی بشوریدن و لام عوض رای مہملہ بسولیدن ہم آمده و بمعنی لازم را ترک می کند صاحب نوادر ہم زبانش و صاحب برہان فرماید که بروزن فروشیدن است بمعنی

(الف) **بسورید** صاحب سروری بر (الف) گوید که بروزن نمودند یعنی دعای بد و نفرین

(ب) **بسوریدن**

(ج) **بسوریده**

اوّل مؤلّف عرض کند که اسم مصدر این
بسور بجایش گذشت که منفرس است ناقص
بزیادت تحتانی معروف و علامت مصدر (دن)
مصدری وضع کرده اند که جعلی است واز اینکه
اسم مصدر را منفرس کرده اند مصدر اصلی هم
توانیم گفت و تعریف اصلی و جعلی بر لغت (اسم
مصدر) گذشت بالجمله معنی اوّل موافق قیاس
است و برای معنی دوم بروے قواعد فارسی
بسوراندن درست بود ولیکن محقّقین مصادر ترکش
کرده اند پس برای این معنی طالب سندی باشیم
که محقّقین اهل زبان ذکرش نکرده اند و آنچه به بای
فارسی و به شین معجمه و لام می آید مبدّل این است
که صراحت تبدیل بجایش کنیم - بالجمله (الف)
ماضی مطلق این است و (ج) اسم مفعولش و
ما هم باتّفاق صاحب موارد این را
(کامل التصریف) دانیم - صاحب سروری که
با وجود ذکر (ب) (الف و ج) را مثل اسم جامد
نوشت و اشارهٔ از ماضی و اسم مفعول نکرد تسامح
او بیش نیست - فتأمّل - (اردو) (ب) (۱) بددعا دینا
نفرین کرنا (۲) بددعا دلانا - نفرین کرانا (الف)
اس کا ماضی اور (ج) اس کا اسم مفعول -

(الف) بسول
(ب) بسولید
(ج) بسولیدن
(د) بسولیده

(الف) بقول برهان و
سروری و رشیدی و جامع
و جهانگیری و سراج و مرادف
بسور و (ب) بقول سروری
مرادف بسورید و (ج) بقولش و بقول بحر و برهان
و موارد مرادف بسوریدن و (د) بقول سروری
بذیل بسوریده) و رشیدی مرادف بسوریده صاحب
بحر (ج) را سالم التصریف) گوید و بقول صاحب
موارد کامل التصریف مؤلّف عرض کند
که (الف) اسم مصدر است مبدّل بسور و (ب)
ماضی مطلق (ج) و (ج) مصدر کامل التصریف
که مضارع این بسولد باشد و (د) اسم مفعولش
ما اشارهٔ این تبدیل بر بسوریدن کرده ایم و به همه

معانیش مبدّل آنست که رای مهمله به لام بدل شود
چنانکه چنار و چنال وصراحت ماخذ اسم مصدر
بر لبسور مذکور (اردو) (الف) دیکھو لبسور و (ب)
دیکھو لبسوریده و (ج) دیکھو لبسوریدن و (د) دیکھو لبسوریده

بسوی خوردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول آنند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ حرص وطمع نمودن بچیزی **مؤلّف** عرض کند که محققین فارسی زبان ومعاصرین عجم ساکت وخلاف قیاس هم پس بدون سند استعمال قول مجرّد فرهنگ فرنگ اعتبار را نشاید (اردو) حرص وطمع کرنا۔

بسه | بقول سروری بسین مهمله بروزن شبه (۱) گیاهی است که آنرا بسک خوانند وبعربی اکلیل الملک صاحب رشیدی بذکر معنی بالامی فرماید که (۲) دسته جو وگندم درود کرده و (۳) بمعنی خمیازه صاحب برهان بمعنی اوّل قانع صاحب جامع گوید که همان بسک **مؤلّف** عرض کند که حقیقت این معنی اوّل برارحقیقه گذشت واین مبدّل بسک بمعنی اوّل است که کاف به های هوّز بدل بشود چنانکه تارک وتاره ونسبت معنی دوم عرض می شود که مبدّل همان بسک بمعنی دومش وبمعنی سوم مبدّل بسک بمعنی چارمش ولیکن برای معنی دوم وسوم مشتاق سندی باشیم که غیر از رشیدی دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد (اردو) دیکھو بسک کے پہلے اور دوسرے اور چوتھے معنے۔

بسی | بقول برهان بروزن وصی (۱) بمعنی بسیاری وزیادتی صاحب ناصری فرماید که (۲) مرادف بسا بمعنی بسیاری (منه ۵) لبسی شیر وسیاه حب اردی بهشت نو بیاید که ما خاک باشیم وخشت صبا فدائی که از معاصرین علمای عجم بود در فرهنگ خود می فرماید که بسیاری از هر چیز۔ بهار گوید که مرادف بسیار و فرماید که از شان اوست که چنانچه در اوّل کلام آید در آخر واوسط کلام نیز در آید (شیخ شیراز ۵) لبسی بر نیاید که بنیاد خود بکند آنکه بنهاد بنیاد بد زد وله ۵ در اقصای عالم بگشتم بسی به بسر بردم ایام با هر

کسے کو (ولہٗ) دیدیم پسے کتاب ز سر چشمۂ خورد کو
چون بیشتر آمد شتر وبار ببرد کو مؤلف عرض
کند کہ بمعنی اوّل با یای مصدری معروف است
و بمعنی دوم بایای وحدت مجهول اگرچہ فارسیان
آنرا ہم معروف خوانند وآنچہ بسا بہمین معنے
گذشت مبدّل اینست واشارۂ این در آنجا
ہم کردہ ایم۔ بہار سکندری خورد و بہ بیان شان
این وقت خود را ضائع کرد کہ ہیچ ضرورت نداشت
(اردو) (۱) زیادتی مؤنث (۲) بہت سے۔

بسی آب ریخت مقولہ۔ بقول شمس بسیار
گرمی کرد مؤلف عرض کند کہ داغ محقق بے
تحقیق بسیار گرمی کردہ است باید کہ او بسی آب ریخت
وای بر محققے کہ فارسی زبان را برباد کردہ اند
حقیقت جویان را گمراہ مخفی مبادکہ (آب ریختن) در
مورد گذشت بمعنی متعدد و یکی از ان منفعل
شدن ہم ہمین محقق بالا در تحقیق این بسی آب
ریزد) کہ معنی بیان کردہ او غلط محض است و

ضرورت نداشت کہ این را بشکل مصدر مرکب
درین ردیف با کلمۂ بسی قائم کند و بمعنی غلط بدنام
شد ورق کتاب را سیاہ فرماید (اردو) دیکھو آب ریختن

بسیا بقول جہانگیری در ملحقاتش با دال مفتوح
شراب انگوری صاحب برہان گوید کہ لغت ژند و پاژند
است صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ می فرماید کہ بوزن دریا مؤلف
عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است معنی ... گوید ... بسیا
بود بمعنی بسیار ضائع و بی حاصل ... اند
می و یاب بقول برہان بمعنی نابود و ...
ولکار نسیا مدنی می آید پس قول شان قرین قیاس
است موحدہ آخرہ حذف شدہ بسیا باقی ماند (اردو)
انگوری شراب۔ مؤنث۔

(الف) **بسیار** بقول اننداز بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بالکسر مرادف بسی است و مقابل کم و
اندک و ہم او گوید و بہار ہم کہ ……………

(ب) **بسیاران** بالکسر جماعہ مردم ز خواجہ
جمال الدین سلمان (ع) وارم آن سر کہ سرے

در قدمت اندازم نہ دین خیالیست کہ اندر سر بسیاست ۔ مؤلف عرض کند کہ شک نیست کہ فارسیان در (ب) الف و نون جمع بر لفظ بسیار آوردہ بمعنی (بسی از کسان) استعمال کردہ اند و این محاورہ شان است ولیکن (الف) بمعنی بسیاری نیست و استعمالش بہ ہمین از نظر ما نگذشت و معاصرین عجم ہم برزبان ندارند اصل این (بسی آر) منسوب بہ بس یا اسم مفعول ترکیبی است بمعنی زیادتی آوردہ و کثرت وارندہ و مراد از زیادہ و کلمہ بسی در (بسی آر) بمعنی اول اوست پس در لب و لہجہ عجم فتح اوّل بدل شد بہ کسرہ و ممدودہ بہ مقصورہ و بسیار مستعمل شد بمعنی زیادہ و بس و فرق در بس و بسی از ملاحظہ تعریف و استعمال ہر دو ظاہر کہ بس بمعنی بسیار است و بسی بمعنی بسیاری پس بسیار را بمعنی بسیاری گرفتن خطاست (ارد و) الف ۔ بہت (ب) بہت سے لوگ مذکر ۔

بسیار بہر اصطلاح ۔ بقول بحر آنکہ نصیب کامل داشتہ باشد بہار ذکر این گوید کہ بموحدہ مفتوح مرادف (شاد بہر) (خواجہ نظامی ؎) انوشہ منش باد وارائے دہر ۔ ز نوش جہان باد بسیار بہر ۔ مؤلف عرض کند کہ بہر بالفتح بمعنی حصہ و نصیب می آید (کذا فی البرہان) پس معنی لفظی این قسمت و طالع وافر دارندہ و مراد از کامل نصیب کہ اسم فاعل ترکیبی است (ارد و) وہ شخص جسکی قسمت یاور ہو ۔

بسیار پر دو شدن اصطلاح ۔ مبالغہ ایست در دویدن اگرچہ پر دو کسی را توان گفت کہ بسیار دود ولیکن معاصرین عجم استعمال (بسیار پر دو) کردہ اند صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ (بسیار پر دو می شود) را بند این آوردہ پس این مصدر یست بمعنی عادت بسیار دویدن داشتن و بسیار دویدن (ارد و) بہت دوڑنے کا عادی ہونا ۔ بہت دوڑنا ۔

بسیار خسپ اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) آنکہ بسیار خسپد و (۲) سست

مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی اول حقیقی و بمعنی دوم کنایہ کہ بسیار خواب کردن علامت سستی است (اردو) (۱) بہت سونیوالا (۲) سست ۔ کاہل ۔

بسیار خوار | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی پرخوار ۔ سفرہ پرداز و فرماید کہ شکم پرور ۔ شکم بندہ ۔ کاسہ پرداز ۔ گرانخوار ۔ لت انبار ۔ لتنبان ۔ معدہ انبار ۔ از مترادفات آنست و نیز اکال گویند و بتلویش (۲) بسیار ذلیل و خوار (شیخ شیراز ع) کہ بسیار خوار است بسیار خوار ، مؤلف عرض کند کہ بمعنی اول اسم فاعل ترکیبی است و بمعنی دوم حقیقی دیگر ہیچ و تحقیق مترادفات بجایش شود ۔ (اردو) (۱) بہت کھانے والا ۔ (۲) بہت ذلیل ۔

بسیار دان | اصطلاح ۔ بقول بہار (۱) آنکہ بسیار چیزہا بداند (شیخ شیراز ۔) زبان درکش ای مرد بسیار دان کہ فردا قلم نیست بر بی زبان ، صاحب شمس بذکر معنی اول گوید کہ (۲) جنسی است از انار دشتی ۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ نسبت بمعنی دوم می فرماید کہ دان مخفف دانہ باشد مؤلف عرض کند کہ دان مخفف دانہ بجای خودش می آید پس بمعنی اول اسم فاعل ترکیبی است و بمعنی دوم خلاف قیاس نیست ولیکن صاحب محیط ذکر این نکرد و ذیل انار ہم این را نیاورد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ما در انار دشتی اینقسم را دیدہ ایم کہ بہ نسبت انار شیرین دانہ ہایش بکثرت و ترش می باشد و حقیقت انار در مقصورہ گذشت ۔ مخفی مباد کہ بمعنی اول استعمال این اکثر طنزا می شود (اردو) (۱) بہت جاننے والا ۔ دکن میں (بڑا جاننے والا) بطور طنز کہتے ہیں (۲) جنگلی انار کی ایک قسم جس میں بیج بکثرت ہوتے ہیں ۔ مذکر ۔

بسیار دانہ | اصطلاح ۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ معرب این (بسیار دانج) (۱) ہمان (بسیار دان) بمعنی دوش صاحب شمس گوید کہ (۲) جنسی است از انار دشتی مؤلف عرض کند کہ دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و صاحب

این بر معنی دوم بسیار دان کرده ایم آنچه صاحب شمس
معنی دوم را قائم کرده است بدون سند استعمال اعتبار
را نشاید که صاحب محیط برماش هم ذکر این نکرد
و بحقیقت ماش برنبو سیاه درہمین ردیف می آید
(اردو) (۱) دیکھو بسیار داں کے دوسرے معنے (۲)
ماش بقول آصفیہ ۔ سنسکرت ۔ اسم مؤنث ۔ اڑد ۔ حب اللغات
ایک قسم کا غلہ جو نہایت لیسدار اور مونگ سے بڑا
ہوتا ہے ۔ اسکی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک سیاہ اور ایک
سبز ۔ فارسی میں اسکو بنو ماش اور بنو سیاہ کہتے ہیں ۔

بسیار دور افتادن مصدر اصطلاحی بقول
بحر و بہار و انند فکر و دراز کار و طلب متعذر نمودن
(سلطان ابراہیم ؎) کرده ام روے چو خورشید ترا
نسبت بماہ ۔ ماہ کجا روے کجا بسیار دور افتاده ام
(غنیوری رازی ؎) فکر سامان دارم و از یار دور
افتاده ام ۔ من کجا سامان کجا بسیار دور افتاده ام
(فارغی استرابادی ؎) مانده ام از یار دور
و ناصبور افتاده ام ۔ من کجا او از کجا بسیار دور افتاده
ام ۔ مؤلف عرض کند که طرز بیان محققین را
نمی پسندیم معنی این بسیار بعید است و قریب
به محال و بس فارسیان استعمال این بجائی کنند
که درد و چیز فرق بین باشد گویند که ببین تفاوت
ره از کجاست تا به کجا ۔ این مثلی است که بجایش
گذشت ۔ الحاصل معنی این فرق بین داشتن و
خیلی بعید و محال بودن (اردو) بہت بعید ہونا
بہت دور ہونا ۔ محال ہونا ۔

بسیار دوست اصطلاح ۔ بقول بہار و
انند آنکه او را بسیار دوست دارند یا آنکه دوستان
بسیار داشته باشد فرماید که این لفظ در دفتر
دوم مکاتبات علامی جابجا مذکور ۔ مؤلف عرض
کند که اسم فاعل ترکیبی است و اسم مفعول ترکیبی
هم دیگر هیچ معاصرین عجم هم برزبان دارند (اردو)
بہتوں کا دوست بہت دوست رکھنے والا ۔

بسیار سر دبود مقوله ۔ صاحب روزنامه
بحوالۂ سفر نامۂ ناصر الدین شاه قاچار ذکر این

کردہ گوید کہ معاصرین عجم بمعنی (موسم برد بسیار بود) استعمال کنند مؤلف عرض کند کہ در ترکیب (بسیار سرد) بمعنی موسم برد مستعمل دیگر ہیچ لیکن استعمال مجرد (بسیار سرد) بمعنی سرما۔ نیست (اردو) جاڑا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی اسم مذکر۔ سردی (دیکھو) سیتر موسم۔ سرما۔ زمستان پس اس کا ترجمہ سردی کا موسم تھا۔ سرما تھا۔

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی | مثل۔ صاحب امثال فارسی بذکر این از محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحق کسی استعمال کنند کہ بہ ناتجربہ کاری کار کند (اردو) دکن میں اسی فارسی مثل کا استعمال ناتجربہ کاروں کے حق میں ہوتا ہے۔ نیز کہتے ہیں کل کے بچے ہو ابھی تو تجربہ چاہیے "ناتجربہ کار ہے"

بسیار ظریف | اصطلاح۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ معاصرین عجم (۱) بمعنی بسیار نازک استعمال کنند صاحب بول چال بذکر معنی اول گوید کہ (۲) بمعنی خوش مزاج ہم **مؤلف** عرض کند کہ معنی دوم حقیقی است ولیکن معنی اول خلاف قیاس و محاورہ زبان است کہ محل دم زدن نیست ولیکن اینقدر توانیم گفت کہ زبان متاخرین و متقدمین نیست و معاصرین برعکس متقدمین و متاخرین در بعض محاورات برخلاف قیاس رفتہ اند و این دلیل کساد بازاری علم است مخفی مباد کہ ظریف لغت عربیست بفتح اول وکسر دوم بقول منتخب بمعنی زیرک و خوش مزاج (اردو) (۱) بہت نازک (۲) بڑا ظریف۔ بڑا خوش مزاج

بسیار فقیر | اصطلاح۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ (۱) بمعنی بسیار مفلوک و صاحب روزنامہ بحوالہ ہمان سفرنامہ فرماید کہ (۲) بمعنی بسیار مانوس **مؤلف** عرض کند کہ فقیر بقول منتخب لغت عرب است بمعنی درویش کہ قوت یک روزہ ندارد و مسکینے کہ ہیچ نداشتہ باشد یا آنکہ فی الجملہ محتاج باشد (الخ) پس معنی اول

موافق قیاس وحقیقی است ومعنی دوم را مجاز دانیم (اردو) (۱) بڑا محتاج (۲) بہت مانوس ۔ بہت ہلا ہوا۔

بسیارفن اصطلاح ۔ بقول بہار بمعنی ذوفنون (میر طاہر وحید ۵) چگویم من از حسن ثعلب فروشش که چون ویک دار و هر اگر مجوش شد زبیداو آن شوخ بسیار فن شد بود عقدہا در دلم جوشش زن شد مولف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است یعنی مکار (اردو) بڑا فنی یعنی بڑا مکار۔

بسیارگو اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی (۱) پرگو و (۲) آنکه بسیار گوید مولف عرض کند که در معنی اول کلام است ومشتاق سند استعمال می باشیم معاصرین عجم معنی دوم را برزبان دارند برای کسی که سلسلۂ سخنش قطع نشود محققین فارسی زبان ازہر دو ساکت ۔ اسم فاعل ترکیبی است ومعنی دوم موافق قیاس وحقیقی اما پرگو چیز دیگر است که بجایش می آید وکنایه از مقرری که تقریر بدلائل کند وبسیارگو برعکس آن که عادت بسیار گفتن دارد ولیس که از معقولیت تقریر سروکاری ندارد (اردو) (۱) پرگو دیکھو یہیں اس مقرر کو کہتے ہیں جسکی تقریر جامع ہو (۲) بکو اسی بقول آصفیہ ہندی ۔ اسم مذکر ۔ بکی ۔ نہایت بکنے والا ۔ اسی کو دکن میں بکّو کہتے ہیں ۔ صاحب آصفیہ نے باتونی پر فرمایا ہے ۔ ہندی ۔ اسم مذکر ۔ بہت باتیں بنانے والا ۔ بسیارگو ۔ یاوہ گو۔

بسیارنیست مقولہ ۔ این ہمان است که حقیقت این بر (از وتا این بسیارنیست) بیان کرده ایم وسند این ہم ہمدرانجا مذکور واز این قبیل است (بسی نیست) که ہمدرانجا مذکور (اردو) دیکھو (از وتا این بسیارنیست)

بسیاری بقول بہار (۱) حاصل بالمصدر بسیار (۲) بمعنی درازی مجاز است (نظامی ۵۲) ز بسیاری راه و گنج چنان ز سخن راند با کار سنج چنان ز مولف عرض کند که بسیار بدن مصدری نیست که این را بمعنی اول حاصل بالمصدر

دہم۔ یای مصدری معروف بر لفظ بسیار زیاده شده معنی مصدری پیدا کرد یعنی زیادتی و اکثر بیای مجهول گیریم (۳) مرادف بسی است که گذشت (صائب ملا) دل من تیره ز بسیاری گفتار شده است ٭ زمین پریشان نفس آئینه من تار شده است ٭ مخفی مبادکه استعمال این بمعنی سوم بدون کلمهٔ از نمی شود که بعد این می آید برخلاف بسی که محتاج آن نیست چنانکه بسیاری از مردم خبر ندارند ٭ (اردو) (۱) زیادتی مؤنث (۲) درازی۔ طوالت۔ مؤنث (۳) بہت سے

بسیار ریخ بکار خواہد رفت مقولہ۔ صاحب بحر گوید که بمعنی بسیار سعی مشقت بجا باید آورد۔ بہار ہذکر ہمین معنی گوید که۔ چه (ریخ بکار رفتن) صرف شدن آنست و ریخ جائی صرف شود که گرمی و حرارت بسیار حادث شود چون حرکت و سعی موجب احداث حرارت است از ینجهت این تمثیل کنایة استعمال می شود صاحب آنند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که ہر سہ پی به حقیقت نبرده اند و سکندری خورده اند ریخ را بکار آوردن دقت طلب است یعنی ہمچو آب ازو کار گرفتن آسان نیست بعد ازانکه آن را بسی بشکنند و نزیره ہا پش آب شود بکار آب می آید پس فارسیان ازین دقت این مقوله را قائم کردند معنی لفظی این (بسیار ریخ صرف خواہد شد) و کنایه از (بسیار زحمت و دقت پیش خواہد شد) و (بسیار سعی صرف خواہد شد) فارسیان چون کاری را دقت طلب می بینند گویند که ٭ آغا درین کار بسیار ریخ بکار خواہد رفت ٭ یعنی سعی ہا بسیار صرف خواہد شد۔ نمی دانیم که ہر سہ محققین نازک خیال معنی متعدی چطور پیدا کردند و غور نکردند که لازم است فتامل (اردو) بہت کوشش صرف ہوگی بہت دقت پیش ہوگی۔

(الف) **بسیج** | بقول جهانگیری با اوّل و ثانی مکسور و بای مجهول بمعنی (۱) ساختگی و (۲) آماده شدن و قصد (حکیم فردوسی ره) نباید درنگ اندرین کار هیچ ٭ کجا آمد آسانی اندر بسیج ٭ (شرف شفروه ره) گرکند عزم جهانگیر بسیج تاختن ٭ هفتمین چرخ بلندش اوّلین منزل بود ٭ صاحب برهان نسبت معنی اوّل گوید که کارسازیها و فرماید که ساخته شدن خصوصاً کارسازی سفر و ذکر معنی دوم هم کرده گوید که (۳) کارسازی کننده را گویند و (۴) امر بدین معنی هم یعنی کارسازی کن و آماده شو و گوید که بمعنی قصد و اراده هم فرماید که بفتح اوّل و ثانی نیز آمده ـ صاحب جامع همزبانش صاحب ناصری هم ذکر معنی اوّل و دوم و چارم کرده معنی سوم را گذاشت (نظامی ره) راه رو را بسیج ره شرط است ٭ ناقه راندن ز بیگه شرط است ٭ (انوری ره) نماز شام چو کردم بسیج راه سفر ٭ ز در درآمدم آن ماه روی سیمین بر ٭ (مسعود سعد ره) بگشاد خون ز چشم من آن یار سیمبر ٭ چون بر بسیج رفتن بستم همین کمر ٭ بهار گوید که بمعنی قصد و آهنگ مزید علیه بیچ است یا بیچ مخفف این و فرماید که بالفظ آوردن و کردن مستعمل (شیخ شیراز ره) بسیج سخن گفتن انگاه کن ٭ که دانی که در کار گیرد سخن ٭ استادش (خان آرزو) این سا لغت را گذاشت و از دوسری تحقیق محفوظ ماند صاحب فرهنگ فدائی که از علمای معاصر عجم است می فرماید که رخت بربستن و فراهمی سامان است برای کوچ مؤلف عرض کند که بیچارگان قاصر اند از عرض حقیقت حقیقت جویان بدانند که بیچ و مزید علیه آن بسیج اسم جامد فارسی زبان است بمعنی (۱) ساز و سامان و (۲) قصد ـ مخفی مباد که ساختگی حاصل بالمصدر است و ساز و سامان اسم مصدر حیف است که محققین نازک خیال بر نزاکت معانی هر دو غور نکرده و بسیجیدن که می آید از همین اسم جامد وضع شد و معنی سوم بیان کرده برهان بدون سند و قابل غور و اعتبار نیست او اکثر سکندری می خورد در این و غور نمی فرماید که بسیج که امر حاضر است بدون

بای افادهٔ معنی فاعل چگونه میکند - باشد که او از سند انوری اینمعنی پیدا کرده تسامح اوست - انوری

بسیچ را با بای معیت آورده است یعنی بمعنی (بقصد) و مدعی معنی سوم او را بمعنی قصد کننده گرفته - حالانکه

ظاهر میشود نسبت معنی چهارم ضرورت بیانش نداشت که از مشتقات بسیجیدن است که می آید بهین قدر

است تحقیق این لغت و بیان مزید ماخذ به بسیچ می آید که با جیم فارسی است مخفی مبادکه

سند فردوسی باعتبار قافیه متعلق به (بسیچ با جیم فارسی) است ....

(ب) بسیچ آوردن	بمعنی (۱) ساز و سامان کردن مستعمل است و از کلام شیخ شیراز (۲) بمعنی قصد کردن و از کلام

شیخ مذکور (بسیچ کردن) (۱) بمعنی ساز و سامان کردن و (۲) قصد کردن هم - دیگر بسیچ (اردو) (الف) (۱) ساز و

سامان مذکر (۲) قصد - مذکر (ب) (۱) ساز و سامان کرنا (۲) قصد کرنا -

(الف) بسیجد	(الف) بقول برهان و هفت بروزن شکیبد یعنی کارسازی کند و استعداد و تهیه
(ب) بسیجنده	و قصد و اراده کند (ب) بقول برهان بروزن نویسنده شخصی را گویند که استعداد
(ج) بسیجیدن	و سامان کاری کند و آماده و مهیا سازد و قصد و اراده کننده هم و (ج) بقول او بروزن
(د) بسیجیده	شکیبیدن یعنی سامان کردن و ساز سفر نمودن و کارها را آراسته و مهیا و آماده

کردن و بمعنی قصد و اراده و آهنگ نمودن هم صاحب سروری گوید که ساز کار کردن است

بحکیم لبیبی (ح) بباید بسیجیدن این کار را که جبیره شدن رزم پیکار را صاحب بحر عجم زبان برهان

فرماید که کامل التصریف است و مضارع این بسیجد و (د) بقول برهان و هفت بروزن شکیبیده

بمعنی سامان و کارسازی کرده شده و ساخته و آماده گردیده و قصد و اراده نموده مولف عرض کند

که بسیجیدن مصدریست مرکب از بسیچ که گذشت و یای معروف و علامت مصدر (دن) بقول محققین

مصدر جعلی و با حصول ما که به لغت (اسم مصدر) بیان کرده ایم مصدر اصلی است که اسم مصدرش مال فارسی زبان است و معنی حقیقی این (۱) ساز و سامان کردن و (۲) قصد و اراده نمودن که همین دو معنی اسمی وی (اسم مصدر) هم گذشت پس (الف) مضارع و (ب) اسم فاعل و (د) اسم مفعول این است صاحب برهان اگر از مشتقات (ج) خبر دارد می بود ذکرش نمی کرد و در معنی الف و ب و د اشاره مصدری نمود ورنه چه ضرورت داشت که با وجود بیان مصدر ذکر مشتقات هم کند و اگر ضرورت میداشت چرا ماضی و مستقبل وغیره را گذاشت. صراحت ماخذ این نیز بسیچ می آید (اردو) (ج) (۱) ساز سامان کرنا (۲) قصد و اراده کرنا (الف) اسی کا مضارع اور (ب) اسی کا اسم فاعل اور (د) اسم مفعول ہے

بسیچ بقول سروری بوزن پسیچ بمعنی ساز کار ها (سعدی ــه) بسیچ سفر کردم اندر نفس ؛ که بیابان گرفتم چو مرغ قفس ؛ و بمعنی امر از ساز کار (فردوسی ــه) بدو گفت رو و میندیش هیچ ؛ اگر هوشیاری تو رفتن بسیچ ؛ و فرماید که بمعنی فاعل نیز یعنی ساز کننده (نظامی ــه) ترازوی گردون گردش بسیچ ؛ نماند و نماند بسیچید و هیچ ؛ صاحب رشیدی بر ساختگی و آمادگی قانع ـ خان آرزو در سراج معنی با رشیدی متفق و بقول توسی گویند که مصدر جزو کلمه ظاهر می شود ولیکن بمعنی آن را هم شامل و تحقیق خود را پیش می کند که بای زائد است و عجب می کند از رشیدی که در باب با و سین هر دو جا آورده و می فرماید که شاید دو لغت پنداشت و الّا اشاری بدان می کرد (انتهی) مؤلف عرض کند بسیچ را به جیم عربی در آخرش گذشت و ما مصدر را بجا خان آرزو را تلاش کردیم تا می دیدیم که تلاش طبیعت چه می فرماید حالا می پرسیم اند و که اگر بیچاره رشیدی بسیج و بسیچ هر دو را بجای خودش نوشت چه خطا کرد محققین ز ما هم ذکر هر دو کرده اند و خود ما که اکثر تحقیقش را معتبر می دانیم بسیچ را اصل می گوید

اندرینصورت سیج مخفّفش باشد و بعض محقّقین
سیج را اصل دانند و بسیج را مزید علیهش و ما هم با
ایشان اتفاق داریم اندرینصورت اگر رشیدی ذکر
هردو در ردیف با و سین کرد چه خطا کرد تو خود نمی
دانی که این مبدّل بسیج است که به جیم عربی گذشت
چنانکه چچه و چوچه و آن مزید علیه سیچ به جیم
عربی که بجایش می آید و اینهم ندانی که سیج در اصل
سیز بود به زای هوّز در آخر که بر سبیل تبدیل سیچ
شد چنانکه سوز و سوج و خبر نداری ازین که
اصل سیز ساز بود بمعنی سامان - الفش بدل بشد
بهستانی چنانکه اکدش و یکدش و ارمغان و یرمغان
و فرق نمیکنی در اسم مصدر و حاصل بالمصدر از اینجاست
که در معنی آیین سکندری خورده که ساختگی و آمادگی
نوشته بدانکه این اسم مصدر است بمعنی (۱)
مطلق ساز و سامان موافق ماخذ و بمجاز (۲) بمعنی
قصد و اراده هم مستعمل و مصدر بسیجیدن کزو می آید
و صیغ شد از آن بسیج و امر حاضر آن هم بر وزن اسم
مصدر است بقاعده فارسی زبان و همین را جناب
سروری معنی (۲) قرار داده است تسامح صاحب
سروری است که بمعنی فاعل نوشت و خبر ندارد
از قواعد زبان خود که اینمعنی بدون ترکیب امر حاضر
با اسمی حاصل نمی شود که اسم فاعل ترکیبی نام دارد و در
سند نظامی (ا گردش بسیج) همان اسم فاعل ترکیبی است
و از سند مذکور در مجرّد بسیج معنی فاعلی اصلا نیست
این است حقیقت - و تحقیق محققین زباندان و
هندیان دارد (و) دیکهو بسیج)

بسیج آوردن | استعمال بمعنی (۱) ساز و سامان
کردن و (۲) قصد و آهنگ نمودن - آصفی بذیل
بسیج سند این از کلام نظامی نقل کرده (ع) سو
مخزن آوردم اوّل بسیج / که سستی نکردم در آن کار
بسیج / **مؤلف** عرض کند که همین مصدر با جیم
عربی هم گذشت دارد (و) دیکهو بسیج کردن -

(الف) **بسیچان** | بنقل سروری بجیم فارسی
بوزن خطیبان یعنی سازکارکنان (حکیم فردوسی ع)

نه شرم گنه پاک بیجان شدند و سبک بر بهانه بسیچان
شدند و **مؤلف** عرض کند که آغا این اسم حالیه نیست
بلکه اسم حال است از بسیچیدن که می آید و ذکر اسم حال
ضرورت نداشت که مشتقات مصادر را بیان کردن
تحصیل حاصل و آنچه قابل بیان است بوثیقه همین
یک سند ....

(ب) **بسیچان شدن** است و این مصدریست
مرکب که فارسیان اسم حال مصدر بسیچیدن را با مصدر
شدن مرکب کرده اند و بمعنی آماده شدن استعمال
کرده اند - همین مقصد شان از مصدر بسیچیدن
حاصل می شد و لیکن محاورهٔ زبان متقاضی آنست
که (ب) را ذکر کنیم **(اردو)** (الف) ساز و سامان
کرنے والا (ب) دیکھو بسیچیدن -

بسیچد بقول سروری بجیم فارسی [illegible]
یعنی ساز کاری کند (استاد دقیقی ع) کنون نرم
گردان بسیچ ها همی سر از رای و تدبیر بیچاره ای [illegible]
عرض کند که چرا نمی فرمائی که مضارع بسیچیدن است

بهمه معانی او **(اردو)** دیکھو بسیچیدن یہ اسکا مضارع ہے

بسیچ کردن استعمال - صاحب آصفی ذکرش
کرده از معنی ساکت و سندش می گوید که بمعنی (۱) ساز و
سامان کردن و (۲) قصد کردن هم سند اینها از
کلام شیخ شیراز بر (بسیج کردن) به جیم عربی گذشت
اگر بعض محققین در کلام سعدی این را به جیم فارسی
ملاحظه کرده باشند عیبی ندارد که هر دو یکی است
چنانچه بر (بسیچ) نوشته ایم **(اردو)** دیکھو بسیج کردن

بسیچنده بقول سروری - اسم فاعل است
مؤلف عرض کند که مقصود آغا جز این نباشد
که اسم فاعل مصدر بسیچیدن که می آید پس می پرسیم
از و که ضرورت بیان مشتقات چه بود **(اردو)**
دیکھو بسیچیدن یہ اسکا اسم فاعل ہے جملہ معانی کے ساتھ

بسیچیدن بقول بحر همان بسیجیدن که بجیم
عربی گذشت (سالم التصریف) صاحب موارد هم
ذکر این کرده و بشش معانی آورده (۱) میل کردن
(نظامی ع) نظامی بخاموش کاری بسیچ [illegible]

تا گفتی در بسیچ تو و (۲) بمعنی سگالیدن یعنی
غور کردن (استاد لبیبی ـه) بباید بسیچیدن
این کار را تو جبیره شدن رزم و پیکار را تو و (۳)
آراسته کردن و ساز و ترتیب دادن و (۴)
قصد کردن و اراده نمودن (سعدی ـه) بسیچ
سفر کردن اندر نفس تو بیابان گرفتم چو مرغ قفس تو
و (۵) سفر کردن (سعدی ـه) ای طبل بلند
بانگ در باطن هیچ تو بی توشه چه تدبیر کنی وقت
بسیچ تو و (۶) آماده شدن برای کاری (فردوسی
ـه) نباید درنگ اندرین کار هیچ تو کجا آمد آسانی
اندر بسیچ تو **مؤلف** عرض کند که مبدل بسیچیدن
است که بجیم عربی گذشت و حقیقت ماخذ بر اسم
مصدر این (بسیچ) مذکور و شامل است بر دو معنی
که ذکرش همانجا کرده ایم یعنی (الف) ساز و سامان
کردن و (ب) قصد و اراده نمودن که همین دو
معنی ساز و سامان و قصد و اراده از اسم مصدر
پیدا است محققین فارسی زبان بعض اشعار

استادان را بذیل هر دو نقل کرده اند یعنی در اینجا
به جیم عربی و در انجا بجیم فارسی ـ غلطی کتابت کا تبیین
دو دادن بهار را در غلط انداخته باشی حال در
کلام نظامی (معنی الف) پیدا است ـ پس سیل
کردن ... ثابت شد و در کلام استاد لبیبی معنی الف
پس معنی سگالیدن بیکار است و برای معنی سوم
سندی پیش نشد اگر پیش می شد می گفتیم که نقل
معنی الف است و در سند سعدی مصدر مرکب
(بسیچ کردن) مستعمل پس سند این مصدر نیست
و معنی قصد و اراده کردن درست است که ذکرش
بر معنی (ب) کرده ایم که معنی (ب) بیان کرده ماست
و در کلام دوم سعدی لفظ بسیچ بمعنی قصد است
و مراد از قصد سفر پس اینهم برای سند این مصدر
کافی نیست و ضرورت ندارد که اینمعنی ازین مصدر
پیدا کنیم و در کلام فردوسی هم استعمال لفظ بسیچ
است بمعنی اراده و قصد پس این را برای معنی
مصدر سند نگیریم و لطف آنست که معنی ششم

بیان کردهٔ صاحب سروری و بامعنی چهارم شش استشهاد دارد
پس ضرورت نبود که علیحده فائش کنند این اسناد
متحقیقان این مصدر تحقیق محققین (اردو) بسچیدن
بسچیده بفتح اول سروری بجیم فارسی بوزن
شکیبیده بمعنی ساز کار کرده (شاعر) بسچیده بودم
که آن عمر دادی مرا تو من بهندوستان **مؤلف**
عرض کند که آغا چهری فرمائی بسچیده اسم مفعول
بسچیدن است بمعنی ساز و سامان و قصد کرده
شده (و بسچیده بود) ماضی بعید همین مصدر
و این سند آنست معلوم می شود که بسچیده را اسم
جامد دانسته ورنه چرا اشارهٔ اسم مفعول نه کردی
وچرا سند ماضی بعید را برای اسم مفعول آوردی
این ست طرز تحقیق محققین با نام و نشان و اهل زبان
که از مشتقات مصادر مثل اسم جامد بحث می فرمایند
بسند غیر متعلق استناد (اردو) بسچیدن کا اسم
مفعول اور مثال دونوں معنوں پر۔

بسیر آمدن از چیزی مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر (۱) بمعنی ملول شدن و (۲) بتنگ
آمدن و (۳) بی نیاز شدن و آسوده شدن از
چیزی **مؤلف** عرض کند که خلاف قیاس
نیست ولیکن نظر بسکوت دیگر محققین و معاصرین
عجم از معنی دوم و سوم طالب سند استعمال
می باشیم و بمعنی دوم از زبان معاصرین عجم شنیده
اسم (اردو) (۱) ملول ہونا (۲) بتنگ ہونا۔ بیزار
ہونا (۳) بے نیاز ہونا۔ سیر ہونا۔ کسی چیز سے۔

بسیط زائد بسیط | بقول اننذ بالفتح وکسر ثانی و طای
حطی لغت عرب است بمعنی گسترده و زمین فراخ
و عرصهٔ فراخ زبان و بحر سوم از عروض که وزن
آن مستفعلن فاعلن است بهشت مرتبه
و در اصطلاح حکما هر شی که غیر مرکب است و بقول
بعض هر چیز که جزو آن مشابه کل باشد چنانکه
آب و خاک و آتش و باد علیحده علیحده **مؤلف**
عرض کند که فارسیان بترکیب فارسی استعمال
این (۱) بمعنی مطلق فراخ و فراخی کرده اند چنانکه بسیط

باغ وبسیط خاک وبسیط زمین (انوری ؎)
آن بر بسیط باغ گذاران خوش خرام ٭ چون
بر زمین آسمان گون ناقہ وجمل ٭ (ولہ ؎) آندم کہ
رجم دیو کشی بر بسیط خاک ٭ از ترکش گہر کش خود
یک شہاب خواہ ٭ (ولہ ؎) بر استقامت حال
تو بر بسیط زمین ٭ بر آسمان کف الخضیب
کردہ دعا ٭ (۲) برای بحر عروض کہ تعریفش
بالا گذشت در فارسی زبان ہمین اسم عربی مستعمل است
از ہمینجاست کہ ما این را داخل موضوع خود نمودیم
و بحر و غیبان این بحر را نظر بہ وسعت او بدین اسم
موسوم کردہ اند و فارسیان ....

(ب) **بسیط شدن** | بمعنی وسیع شدن
استعمال کردہ اند (انوری ؎) توئی کہ سایہ عدلت
چنان بسیط شدہ ٭ کہ رخنہ کردن آن مشکلست
بر خورشید ٭ (اردو) (الف) (۱) فراخ۔
کشادہ۔ فراخی۔ کشادگی۔ مؤنث (۲) بسیط
بقول آصفیہ عروض کی تیسری بحر جسکے وزن
وزن میں مستفعلن فاعلن ۔ آٹھ بار کہتے ہیں
(ب) وسیع ہونا۔

بسیط مسبّع | اصطلاح۔ بقول بحر زمین
باعتبار ہفت اقلیم و این کنایہ باشد وبس صاحب
غیاث ہم ذکر این کردہ ہمزبان بحر **مؤلف**
عرض کند کہ طرز بیان ہر دو محققین خوش نمی نماید
این کنایہ ایست از برای ہفت اقلیم دنیا و ضرورت
ذکر زمین ندارد۔ اگرچہ در این مرکب ہر دو لغت
عرب است ولیکن بترکیب توصیفی فارسی واقع
شدہ (اردو) ہفت اقلیم۔ مؤنث۔ دیکھو [illegible]

بسیلاب دادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر در آب فرو بردن بہار گوید کہ یعنی غرق کردن
(میرزا صائب ؎) گرد بری آرد از رنگین لباسان
چشم شور ٭ داد شبنم دفتر گل را بسیلاب نظر ٭
مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است
ولطیف بہار بہتر از بحر (اردو) غرق کرنا
بہا دینا۔

(۱۲۵۹)

بسیل خوردن مصدر اصطلاحی - بمعنی سر کلہ زدن بہ سیل (ظہوری ع) سزد کہ پردہ دیدن بسیل گرچہ خورد چو چراکہ نائرہ دیدہاے سر شکست (اردو) سیل سے ٹکرانا - ٹکر کھانا - لڑ جانا -

بسیلہ بقول برہان بفتح اوّل بروزن وسیلہ نوعی از باقلای صحرائی کہ کوچک تر از باقلای خوردنی باشد اگر زنان بپزند و بخورند شیر ایشان زیادہ شود صاحبان ناصری وجامع ہم ذکر این کردہ اند صاحب محیط بر بسیلا گوید کہ لغت مصری است نوعی از جلبان بزرگ دانہ - سبز رنگ و نزد اہل مصر افضل از جلبان و گویند کہ آن ترمس است و گویند کہ خلّر بری است و برترمس می فرماید کہ بفارسی باقلای مصری یا شامی یا رومی نامند و بیونانی امارس و بہ ہندی جہالر و بقول شیخ گرم در اوّل و خشک در دوم - جالی و محلل بلا لذع - عسر الہضم - مولد خلط خام در عروق و منافع دارد - (الخ) و بر خلّر گوید کہ ہمان سترکا بلی و جلبان **مؤلف** عرض کند کہ ہمان بسلہ کہ بجایش گذشت و لفظاً لغت مصری است و عجبی نیست کہ آن مخفف این باشد بای حا صراحت کامل بر بسلہ مذکور شد (اردو) دیکھو بسلہ -

بسیم بقول برہان بروزن نسیم بزبان زند و پازند خوش مزہ و خوش لذت را گویند صاحب جہانگیری ہم در ملحقات ذکر این کردہ و صاحب ناصری ہم این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ عجبی نیست کہ فارسیان قدیم از لغت عرب بس کہ طعامی را نام است بزیادت میم تخصیص بمعنی مفرس کردہ باشند واللہ اعلم صاحبان انند و غیاث و ہفت ہم ذکر این کردہ اند (اردو) خوش مزہ - خوش ذائقہ -

بسینہ زدن مصدر اصطلاحی - بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار قائم کردن

برسینہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است از قبیل گل بدستار زدن (اردو) سینے پر لگانا

بسیار نیست یعنی راہ بسیار نیست مؤلف عرض کند کہ این معنی را خلاف محاورہ و خلاف قیاس دانیم (اردو) راہ بہت نہیں ہے۔

بسی نیست اصطلاح بقول انند بمعنی

بای موحدہ باشین معجمہ

بش بالفتح بقول وارستہ و رشیدی و ناصری و جامع و سراج (۱) بند ہر چیز مطلقاً و بند آہن و نقرہ و برنج کہ بر مفاصل صندوق و امثال آن نصب کنند خصوصاً طغرا (در حقیقت پالکی ممدوح گوید فقرہ) بش سیمین ہلال اگر قابل میخ آن بودی مہر بہ برمۂ شعاع طرفینش را سوراخ نمودی ؎ (فردوسی ؎) مرا گفت بگر فتمش زیر کش ؎ ہمی بر کمر ساختم پنجہ بش ؎ (فخری ع) نہ منبع دید و نہ رد و نہ قفل دید و نہ بش ؎ **مؤلف** عرض کند کہ اصل این بہ بای فارسی پش است و آن مخفف پشم بمعنی مطلق موی و کاکل مستعمل کہ بمعنی سوم می آید و بند مطلق و بند آہن و غیرہ ہمو ہ گجارش بالای صندوق یا پشت در برای استواری می زنند۔ مشابہ بکاکل است (اردو) بندھن بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ بند مطلقاً (پٹی۔ لوہے یا پیتل وغیرہ کی) آہنی پتی جو صندوق یا دروازوں کے جوڑ پر استواری اور مضبوطی کیلئے لگاتے ہیں۔

(۲) بش۔ بفتح اول و سکون ثانی بقول رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج زراعتی کہ آب باران حاصل دہد و فرماید کہ آنرا نخس ہم گویند۔ صاحب ناصری می فرماید کہ نخس لغت عرب است بہمین معنی **مؤلف** عرض کند کہ بدین معنی اسم جامد فارسی زبان دانیم کہ آنرا در اصطلاح دکن خریف نامند کہ مخفف (کاشت خریف) است و قیاس می خواہد کہ این مخفف کاشت بارش باشد

کہ بہ تخفیف لفظ کاہل کاشت و بہ تخفیف الف ورای مہملہ از بارش اسم جامد قرار دادہ (اردو) وہ زراعت جو صرف بارش کے پانی سے ہو (کاشت) جسکو دکن میں خریف کہتے ہیں اور یہ (کاشت خریف) کا مخفف ہے

(۳) بش - بقول برہان و جامع بضمّ اوّل کاہل آدمی خان آرزو در سراج بحوالہٗ قوسی و برہان ذکر این کردہ گوید کہ تحقیق بدینمعنی بفتح بای فارسی پش است کہ فش مبدّل آنست مؤلف عرض کند کہ ما صاحب جامع را کہ از اہل زبانست معتبر تر از خان آرزو دانیم و تصدیقش برای اینمعنی سند را مانند و بہ تحقیق ما مبدّل پش است چنانکہ تپ و تب و پش کہ بجایش می آید مخفف پشم و استعمالش بمجاز برای کاہل است و بس و آنچہ ہیچ بہ ہمین معنی برمعنی دوم گذشت مبدّل این باشد اگرچہ ذکر این ماخذ درانجا نکردہ ایم کہ شین معجمہ با جیم فارسی بدل میشود چنانکہ کاشی و کاچی (اردو) کاہل دیکھو ہیچ کے دوسرے معنے۔

(۴) بش - بقول برہان و جامع بضمّ اوّل موی گردن و یال اسپ و فرماید کہ باینمعنی بفتح بای فارسی ہم آمدہ - خان آرزو در سراج با بای فارسی صحیح داند و گوید کہ مبدّل آن فش است مؤلف عرض کند با حقیقت ماخذ این بر معنی سوم بیان کردہ ایم و این مجاز آن است (اردو) ایال بقول امیر- اردو (یال فارسی) گھوڑے کی گردن کے بڑے بڑے بال۔

(۵) بش - بقول برہان و جامع بالضم بمعنی ناقص و ناتمام مؤلف عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ از اہل زبانست اسم جامد فارسی تسلیم داریم - حالا بر زبان معاصرین عجم متروک است - (اردو) ناقص - ناتمام۔

(۶) بش - بقول برہان بکسر اوّل مربرداون یعنی بہ بہش مؤلف عرض کند کہ وا می بر بین طرف

تحقیق حاشاکه از مصدر روادن باشد اگر سند استعمال اینمعنی پیش شود توانیم گفت که مخفف بِه هِش به حذف دال مهمله و های هوز باشد - معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان کتاب دارد (اردو) اسکو دے

(۷) بش - بقول جامع بکسر اوّل بمعنی باد مثلاً "بش بگو" یعنی باد بگو **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس و صاحب جامع از صاحبان زبانست معاصرین عجم اگرچه استعمال این نمی کنند و بر زبان ندارند ولیکن موافق قیاس است که مرادف باد و مخفف (بِه اِش) باشد (اردو) اسکو۔

بشاخ چادر افگندن اصطلاح بقول بهار یکسو کردن زنان رعنای خود نما چادر را تا عرض حسن ترکیب و تناسب اعضا و تقطیع خود دهند (میر صیدی ؎) از شگوفه هر طرف گشته نهالی جلوه گر کچون پریزادان چادر را بشاخ انداخته **مؤلف** عرض کند که مقصود بهار همین قدر می نماید که زنان رعنا چادر خود را بر شاخ درخت انداخته بی برقعه می شوند تا عرض حسن کنند ولیکن فارسیان این مصدر اصطلاحی را بدین معنی استعمال نکرده اند مقصود شان از عرض عادت پریزادان است که چون بسیر باغ روند چادر ها بر شاخ های درختان آویزند و داخل آن محلی بالطبع و بی نقاب می شوند و چادر از هوا حرکت کند و جلوهٔ حسن - زیر چادر از هر سو ظاهر می شود - پس این مصدر کنایه ایست از عرض حسن کردن دیگر هیچ (اردو) عرض حسن کرنا - کسی آڑ سے اپنا حسن دکھانا - دکن میں (پردے کی آڑ سے جھانکا جھونکی کرنا) کہتے ہیں - "پردے سے چشمک بازی"۔

بشار بقول سروری و جامع بوزن بهار (۱) بمعنی نیم کوفت و صاحب جهانگیری بمعنی زر کوب و سیم کوب گفته و صاحب رشیدی هم زبانش - صاحب برهان گوید که هر چیز طلا کوب و نقره کوب

و فرماید که مبدّل معانی بکسر و فتح اوّل آمده و صاحب جامع هم تائید هر دو اعراب می کند. صاحب ناصری بذکر ہمعنی گوید که مبدّل فشار باشد چه سیم و زر را در آهن یا پولادی افشرد و چیز زرکوب و سیم کوب بطریق مفعولیت است نه فاعلیت یعنی زرکوب شده. آن نیز با افشردن مناسب است که بزور و قوت سیم و زر را در آهن فرو می کنند و فشردن بمعنی فروکردن است و باز گوید که گاهے زرکوب بمعنی فاعل یعنی کوبنده زر اطلاق می شود. خان آرزو در سراج می فرماید که انچه صاحبان رشیدی و جهانگیری و برهان بمعنی زرکوب و سیمکوب نوشته اند که صاحب صنعت باشد در هیچ فرهنگ معتبره دیده نشد. پس صحیح همان است که قوسی گفته یعنی (سیم کوفت) مؤلّف عرض کند که فشار اسم مصدر فشاردن است که می آید و معنی این اسم جامد ضغطه و از همین است (فشار قبر) صاحب برهان این را بجای خودش بمعنی فشردن آورده (قوّت بیان ندارد) که برای اسم جامد معنی مصدری نگارد و فارسیان مبدّل همین فشار یعنی پتّار را برائی نیم کوفت سیم و زر استعمال کردند که من وجهٍ فشار آهن برای سیم و زر است که سیم و زر را در خلالے آهن می نشانند تا اینکه خلا سختی پر شود تا فرو نریزد صاحب ناصری قاعدهٔ فارسی زبان نداند از بیجا که ذکر مفعولیت و فاعلیت کرده. چرا نمی گوید که (زرکوب) اسم مفعول ترکیبی است و هر چه او نوشت مقصودش همانست که ما صراحتش کرده ایم ولیکن او از پریشان بیانی خود راه به ترکستان می برد. و خان آرزو اسم مفعول ترکیبی را فراموش کرد از بیجاست که بر صاحبان رشیدی و جهانگیری و برهان اعتراض می کند و نمی داند که اگر این هر سه محقّقین زرکوب و سیمکوب بمعنی مفعولی نوشته اند چه خطا کردند که مقصود محقّقین از زرکوفته و سیم کوفته (اسم مفعول) ترکیبی است اگر از همین دو لفظ معنی اسم فاعل ترکیبی پیدا کنیم البته بمعنی صاحب صنعت باشد ولیکن هیچ ضرورت ندارد که در بیجا بمعنی اسم فاعل

ترکیبی گیر سیم و نه محققین بالا گرفته اند وای بر وکه (سیم کوفت) را بقول قوسی صحیح داند پس سیم از وکه در
(سیم کوب) و (سیم کوفت) چه فرق است کوفتن و کوبیدن هر دو آمده قاعدهٔ فارسی می گوید که (سیم
کوب) اسم فاعل و مفعول ترکیبی است پس آنچه محققین بالا (سیم کوب) را در معنی بشار اسم مفعول
ترکیبی آورده اند اصلا غلط نیست **(اردو)** کوفت بقول آصفیه- فارسی - اسم مؤنث لوہے پر
سونا چاندی چڑھانے کا کام جیسا گجرات اور جالندھر میں ہوتا ہے۔

(۳) بشار بقول سروری و جامع بحواله النسخه و فائی بمعنی لمس (فرخی ۵) هنوز پیشتر در وسیان
بطوع تکمه دو پار رکاب اورا نیکو بدست خویش بشار ۵ صاحب رشیدی هم ذکر این کرده صاحب برهان
فرماید که لمس ولامسه وسودن دست یا عضوی بر عضو دیگر - و بقول ناصری دست سودن
بچیزی و فرماید که مبدل فشار باشد که بمعنی زور آوردن و فشردن است و گوید که در شعر فرخی همین
معنی درست می شود چه رسم بود که چاکران باستقبال موالی خود از سلاطین و امرای رفته اند و رکاب
اورا می بوسیده اند و با دست می سوده اند و نیز افشرده اند و در رکاب او می رفته اند و بجای
رکابدار خود را جلوه می داده اند خان آرزو در سراج گوید که این به سین مهمله گذشت بحواله شمس
فخری فرماید که بیت فرخی نه برای معنی لمس است و نه برای معنی سیم کوفت و خیال خود ظاهر می کند
که بمعنی لمس واضح تر است **مؤلف** عرض کند که شک نیست که در کلام فرخی (بشار کردن) بمعنی
لمس کردن و دست بر چیزی نهادن است و رسم است که خدام در سواری امرا دست بر رکاب می
دارند و همچنین امرا در سواری شاهان ولیکن عجب است از ناصری که برای متعلق کردن این لفظ با
فشار (چنانکه ادعای اوست) رسم افشردن رکاب بیان می کند و نمی داند که افشردن رکاب اصلا

محاورهٔ عجم نیست پس چیزی نمی‌گوید که مجاز معنی حقیقی فشار است که حصر حقیقتش بر معنی اوّل گذشت که در
افشردن وفشردن چیزی جز بلمس موجود است پس اگر لفظ فشار و مبدّلش بشار را بر سبیل مجاز
بمعنی لمس گیریم و (بشار کردن رکاب) را بمعنی مس کردن رکاب و دست بر رکاب داشتن -
عیبی نیست کلام فرخی سند این استعمال وقول سروری و جامع که از اهل زبانند اعتبار را شاید
انچه خان آرزو (بسار) را بسین مهمله درست داند ما همدر انجا حقیقتش بیان کرده ایم که ادعای او
غلط است و همانجا گفته ایم که اگر سند استعمالش پیش شود توانیم گفت که آن مبدّل همین بشار باشد
(اردو) چھونا - مس کرنا - کا حاصل بالمصدر - مس - مذکّر -
(۳) بشار - بقول جامع و (سروری) بمعنی گرفتار و پابند (مقصود سعدے) امروز بت پرستان
هستند بیگمان که در بیشها خریده و در غارها بشار که (امیر خسرو ے) هر ضعیفی کی جهد از پای بند آید
گل که بیل بیچاره شود چون در وحل گردد بشار که صاحب جهانگیری هم ذکر این کرده (ولہ ے)
بشر مباد که گردد بدست حرص اسیر که مگس مباد که ماند میان شهد بشار که صاحب رشیدی هم
این را آورده و بقول ناصری عاجز و گرفتار و فرماید که تبدیل فشار باشد و گوید که استخلاص مگس که
در شهد فروشد و پیل که در وحل فروشد صعب خواهد بود خان آرزو در سراج گوید که بمعنی پابند و
درمانده مرکّب از بش بمعنی بند و آر که کلمهٔ نسبت است پس بفتح اوّل باید مؤلّف عرض کند که
اسم مفعول ترکیبی هم توان گرفت بمعنی بند آورده شده وکنایه از گرفتار مرکّب از بش و آر و آر امر
حاضر است از مصدر آوردن و مخفّف آور و این بهتر است از ماخذ بیان کردهٔ ناصری که بالا مذکور
شد مخفی مباد که از سند امیر خسرو (بشار گردیدن) بمعنی گرفتار شدن و مقیّد گردیدن پیدا است

وہمچنین از کلام ثانیش (بشار ماندن) بمعنی مقید ماندن (اردو) گرفتار۔

(۴) بشار۔ بقول سروری بحوالہ صاحب تحفہ و شمس فخری و بقول جہانگیری و ناصری و جامع بمعنی نثار (شمس فخری ؎) بشیر باد صبا مژدہ گل آورد دست ہا ہمی فشاند در پایش ابر و شاخ بشارہا (تاج الدین بخاری ؎) صباجا ہر نکتہ تو بہ ز گنج و سیم و زرہا لعل و مروارید بر بغل گہر بارت بشارہا صاحب رشیدی بذکر این گوید کہ در شعر تاج الدین بخاری شاید کہ نثار را بہ تصحیف بشار خواندہ باشند و فرماید کہ در فرہنگہا بدین معنی بکسر با گفتہ و در سروری بالفتح با صاحب ناصری بذکر این معنی تائید خیال رشیدی نسبت کلام تاج الدین بخاری می کند و می فرماید کہ نثار باوجود درستی قافیہ و معنی و مشابہت لفظ غریب است کہ نثار نگوید و بشار گوید کہ لغتے است غیر معروف و فرماید کہ حق اینست کہ بشار تصحیف و تبدیل فشار است چہ پشار را بابای فارسی با فا زود تبدیل می یابد و فشار بمعنی زور آوردن و فشردن۔ خان آرزو در سراج بذکر این نقل خیال رشیدی کردہ کہ نثار باشد **مؤلف** عرض کند کہ شان محققین نیست کہ از سہل انگاری اصلاحی در کلام قدما کنند ہرگاہ محققین اہل زبان این را بمعنی نثار آوردہ اند۔ وجہی نیست کہ ما قیاس خود قائم کنیم کہ در کلام تاج الدین نثار باشد و بشار نباشد۔ اگر نثار اسم جامد است بشار ہم مرادف اوست۔ تاج الدین اہل زبان۔ مجبور نیست کہ بشار را گذارد و نثار را نگارد آنانکہ در تحقیق لغات جگر کاوی ہا می کنند ہمین قسم دفع الوقتی می کنند چنانکہ رشیدی و ناصری و خان آرزو کردہ اند۔ ما می گوئیم کہ این اسم جامد فارسی زبان است و مرادف نثار و عجبے نیست کہ اصل این بہ بای فارسی (پشار) باشد و این مبدل آن چنانکہ تپ و تب و پیش بقول برہان

مخففش پیش است و آر مخفف آور که امر حاضر آوردن است پس پیشار اسم مفعول ترکیبی است
پیش آورده شده و کنایه از نثار که چیزی که نثار کنند یعنی تصدق نمایند بعد از انکه بر سر و پاے کسی گردانیده
و در دہند پیش می اندازند ہمین است رسم و آئین نثار و تصدق نمی دانیم که اراده واضعین لغت
چه بود این قیاسی است که دلش قبول می کند وَاللهُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَةِ الْحَالِ بای حال فشار را
ازین ہیچ تعلقے نیست (اردو) نثار - بقول آصفیه عربی - اسم مذکر - نچھاور بکھیرده چیز جو بطور
صدقه کسی شخص کے سر پر سے بکھیری جاے -

(۵) بشار - بقول سروری وامانده و بقول جامع و برہان مانده و کوفته مؤلف عرض کند که
مجاز معنی سوم است که گرفتار ہم مانده و کوفته باشد - این معنی را صاحب جامع جدا کرده است
از معنی سوم (اردو) مانده - عاجز -

بشارت | بقول بہار بالکسر و بالضم مژده و بالفتح شاد شدن و فرماید که با لفظ دادن و زدن
و نمودن مستعمل **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است و بقول منتخب بالکسر مژده دادن و
بہر دو معنی و فرماید که بضم نیز آمده پس فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر بترکیب فارسی استعمال این کرده
اند که در ملحقات می آید (اردو) بشارت - بقول آصفیه - عربی - اسم مؤنث - نوید - خوشخبری - مژده -

بشارت آوردن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که
بمعنی حقیقی مژده آوردن است (رہائی آملی ۵)
مبشر از پی آن کین بشارت آرد زود ٭ روا بود که
دو منزل یکی کند در راه ٭ (اردو) خوشخبری لانا -

بشارت بردن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
که بمعنی حقیقی بردن نوید باشد (حافظ شیرازی ۵)

بشارت بر بکوی میفروشان ؛ کہ حافظ توبہ از زہد ریا کرد ؛ (اردو) خوشخبری لیجانا۔

بشارت بودن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی رسیدن نوید است (سالک یزدی ؎) از ما بہ اسیران قفس باد بشارت ؛ کز بیضہ بیک منزلی دام رسیدیم ؛ (اردو) خوشخبری ہونا۔ خوشخبری پہنچنا۔

بشارت دادن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی بشارت رسانیدن است (حافظ شیراز ؎) خوبان پارسی گو بخشندگان عمرند ؛ ساقی بدہ بشارت پیران پارسا را ؛ (اردو) خوشخبری پہنچانا۔

بشارت رسانیدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است مرادف بشارت دادن (عالی شیرازی ؎) شکر آنرا کہ الہ مرتبہ ات مرتبہ فرمود حالا زود بیا ؛ شو و بشارت برسان ؛ (اردو) دیکھو بشارت دادن۔

بشارت زدن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بشارت رسانیدن است (انوری ؎) رہ بشارت بزن کہ گشت یکی ؛ با غلام خود آن اسیر امروز ؛ (اردو) دیکھو بشارت رسانیدن۔

بشارت شنیدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی شنیدن مژدہ و نوید (ناظم ہراتی ؎) چو بشنید این بشارت رفت از ہوش ؛ ولی در دل کہ شورش بود در جوش ؛ (اردو) خوشخبری سننا۔

بشارت طلبیدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی خواستن بشارت است (بدر چاچی ؎) گر بشارت طلبد نور حقش پیش آید ؛ ور دل [illegible] ملک سکندر بگیرد ؛ (اردو) خوشخبری چاہنا۔

(الف) **بشارت کشادن** | مصدر اصطلاحی۔

بقول بہار فتح کا تازی مبشران و مژده رسانان (نظامی ـ) خبر گرم شد در خراسان و روم \ که بگشا بهشت آمد ز بیگانه بوم \ بهر شهری از شادی فتح شاه \ بشارت کشان برگشادند راه \ صاحب آصفی با ستناد همین شعر .....

(ب) **بشارت کشیدن** را قائم کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف بشارت بردن است دبس (اردو) الف خوشخبری پہنچانے والے (ب) دیکھو بشارت بردن ۔

بشارت گر اصطلاح بمعنی آرنده نوید و بشارت مژده (انوری ـ) نامهٔ فتح تو سیاره بآفاق سپرد \ که بشارت گر فتح تو نشاید بشری \ (اردو) خوشخبری لانے والا ۔ دینے والا ۔

بشارت نمودن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف بشارت رساندن است (عمید رازی ـ) یعقوب را نشاط ز یوسف فزوده اند \ داؤد را بشارتی از جم نموده اند \ (اردو) دیکھو بشارت رساندن ۔

بشارود بقول صاحب شمس در فارسی زبان بالضم و واو مفتوح و رای ساکن زمین پشته پشته مؤلف عرض کند که سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند محققین فارسی زبان ترک کرده اند مجرد قول محقق بی تحقیق اعتبار را نشاید ۔ خیال می کنیم که لغت (بشاورد) را که همین معنی می آید به تصحیف قائم کرده است اگر سند استعمال پیش می شد بدل بعض می توانیم گفت (اردو) وہ ناہموار زمین جس میں ٹیلے ہوں ۔ مونث ۔

بشاسب بقول سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع بضم با و سکون سین بمعنی خواب باشد (اسدی ـ) چو لختی بهار آید شده در بشاسب \ بکوشاسب آمد الله در ختت گشتاسب ... سروری فرماید که بشاسب نام بمعنی خواب و گشاسب همان گشتاسپ صاحب برهان گوید که ...

(بوشاسپ) کہ ترجمۂ آن بعربی نوم است۔ صاحب شمس این را بہ بای فارسی نوشتہ **مؤلّف** عرض کند کہ این مرکّب است از بوش و اسپ بوش بقول برہان بمعنی قدرت می آید کہ اسم جامد فارسی زبان است و اسپ بمعنی خودش و معنی لفظی این مرکّب۔ قدرت اسپ و کنایہ از نوم گوید کہ در جانوران چارپایہ اسپ قدرت دارد بر خواب یعنی اگر اتّفاق و موقع یابد اصلا با و خواب نیاید و ماہ ہا بدون خواب چاق و مصروف خدمت می باشد و چون موقع دست دہد ہر وقت کہ خواہد بخسپد از ینجاست کہ فارسیان قدیم نوم را قدرت اسپ نام نہادند و درین اصطلاح بای فارسی بدل شدہ است بموحّدہ چنانکہ اسپ و اسب ہر دو آمدہ و حالا استعمال این لغت متروک معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) نیند۔ دیکھو اردن۔

بشام و بال اصطلاح۔ صاحب رہنما جوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ بمعنی طعام شام یا رقص چنانکہ " بشام و بال موعود یم" **مؤلف** عرض کند کہ شام بمعنی طعام شام محاورہ فرس است و بال لغت انگلیسی است یعنی رقص۔ کساد بازاری فارسی زبان است کہ معاصرین عجم لغت خود را با الفاظ السنۂ غیر مخلوط کردہ بر باد می کنند۔ مخفی مباد کہ (بال کوبی) از برای رقص محاورۂ زبان فارسی است اگر این ترکیب بر خاطر عاطر گران گذرد لفظ مختصر رقص از ان شما است اگرچہ عربی است اگر (شام و پاکوبی) پسند خاطر نبود (بشام و رقص) خوب بود پس آنانکہ عوض این بہ (شام و بال) تفاخر کنند وای بر ایشان کہ در د بتاہی زبان خود ندارند و واضح باد کہ ما ذکر این درینجا باتّباع صاحب رہنما کردہ ایم ورنہ (شام و بال) درخور آن بود کہ در ردیف شین نقطہ دار جایش دہیم۔ موحدہ درینجا بمعنی برائے باشد (اردو) ڈنر اور بال کے لئے یعنی رات کے کہانے اور ناچ کے لئے۔

(الف) بشام وعده خواستن | صاحب روزنامه بحوالہ سفرنامہ
(ب) بشام وعده خواسته ام

ناصرالدین شاه قاجار ذکرب کرده گوید که معاصرین عجم بمعنی (دعوت شام داده ام) استعمال کنند مؤلف عرض کند که خلاف قیاس نیست محاورهٔ لطیف است از ینکه درین روزها داعیان از مدعوان جواب قبول دعوت یا انکار تحریراً می گیرند این مقوله برای همین لطفی خاص وارد حق آنست که این مقوله نباشد بلکه باید که (بشام وعده خواستن) بمعنی دعوت شام دادن استعمال توانیم کرد از همجاست که ما بر (الف) قائمش کرده ایم (اردو) (الف) رات کے کھانے کی دعوت دینا (ب) میں نے شام کی دعوت دی ہے۔

(الف) بشاور
(ب) بشاورد

الف۔ بقول جامع بضم اول بر وزن سشاور زمین پشته پشته صاحبان برهان ورشیدی ذکر (ب) را بضم اول وفتح واو وسکون را و دال بی نقطه به همین معنی کرده اند صاحب ناصری گوید که همان بستاوند که گذشت یکی از ین دو مصحف است خان آرزو در سراج بذکر بستاوند کنایتهً با ناصری متفق مؤلف عرض کند که (الف) را مخفف (ب) دانیم و (ب) مبدل ومخفف (پشته آورد) که اصل این است بای فارسی بدل شد بموحده چنانکه تپ وتب وفوقانی و های هوز حذف شد بر سبیل تخفیف در محاوره معنی لفظی این زمینی که پشته آورده است یعنی پشته پشته مخفی مباد که آورد مخفف آورده متحقق دعجبی نیست که فارسیان این را مرکب کرده باشند با لغت بش بمعنی دوش یعنی زراعتی که آب باران حاصل دهد و آورد مخفف آورده بمعنی حقیقیش ومعنی لفظی این چیزے که (زراعت خریف حاصل می کند) کنایه باشد از زمین ناهموار ومشاهده کرده ایم که زمین خریف اکثر ناهموار می باشد ومثل زمین تری سطح نمی باشد وآب دران قرار نمی گیرد هر قدر رطوبت از بارش گیرد بحق فصل خریف کفایت می کند والله اعلم که خیال واضعین لغت چه بود انچه

باصری و آهن گوش اشاره به بشتاوند کند و یکی را از این هر دو تصحیف داند چون نیست که زحمت تحقیق
نپرداشت ما بر هر دو لغت مانند را بیان کرده ایم هر دو لغت فارسی و مرادف یکدیگر است و بس (اردو)
دیکھو بشتاوند۔

بشپاسب بقول صاحب سراج بضم اول و فتح دوم بالف کشیده و سکون سین مهمله و بای ابجد مخفف بوشاسب بمعنی خواب که بعربی نوم خوانند مؤلف گوید که از جلیه بیان کرده اش پیدا است که موحده سوم از مقصودش خارج و کاتب تحقیق مؤلف را درمعرض ملامت آورده در خور الزامست مطبع نولکشور است که برادرانش آنرا نامور کرده اند بطبع غلط این همان بشاسب است که بجایش گذشت و صراحت اخذش هم در اینجا مذکور (اردو) دیکھو بشاسب۔

بشبش بقول برهان بضم هر دو با و سکون هر دو شین (۱) برگ حنظل را گویند که خربزه روباه است و در عربی علقم خوانند و فرماید که بفتح اول و ثالث هم آمده صاحب جامع گوید که (۲) حنظل است که خربزه تلخ نام دارد و بقول محیط بعربی برگ حنظل و حنظل گوید که اسم عربی است و علقم و کبست نیز و بیونانی قولوقوا غرلیوس و قاقا و بسریانی قطلس و بشیرازی گوشت و بگیلانی خرزهره و بتازی کبست و کمهتو و بفارسی عامه تلخ هندوانه و خربزه تلخ و خربزه روباه و بهندوانه ابوجهل و بهندی اندرائن کانیل و بهاکال و در انگلیسی کالوسنته ثمر نباتی است و تخم و طعم این ثمر و آنچه اندر آنست و برگ نبات و شاخهایش تا آن بغایت در نهایت تلخی۔ نر و ماده می باشد۔ گرم در سوم و بقولی در چهارم و خشک در دوم۔ حنظل مسهل جاذب اخلاط از اعماق بدن و مسهل سودا و بلغم غلیظ خصوصاً از مفاصل و عصب را الخ۔ مؤلف عرض کند که اشاره این هر دو تا آنچه بغدادی گذشت و ما در اینجا صراحت

کامل نکردیم بوجه اختلاف انشا از ینجاست که درینجا تلافی مافات کرده ایم نسبت ماخذ این جتہ من متحقق
نشد که بمعنی اوّل لغت عرب است یکی از معاصرین عجم گفت که چیزے را که فارسیان ازان نفرت
کنند بشبش بالکسر گویند عجبی نیست که اطعم ترش تصور عوام الناس از تلخی هر یک جزو این درخت موسوم
شد بدین نام و تصرف در اعراب تصرف زبان باشد معاصرین عجم این اسم را بر زبان ندارند
شاید در اسم هم تلخی باشد انچه صاحب برهان برگ حنظل را بدین اسم مخصوص کرد و لغت فارسی نسبت
قول جامع معتبر تر از وست (اردو) (۱) اندراین کا پتا - مذکر (۲) اندراین - دیکھو انجیر بغدادی -
(الف) **بشبق** بقول سروری (۱) نام قریہ از قرای مرو (۲) کاهی است که آنرا بشبه نیز گویند
صاحبان برهان و هفت وانند بمعنی اوّل قانع صاحب برهان نذکر..............
(ب) **بشبه** گوید که بر وزن چشمه (۱) همان بشبق بمعنی اوّلش که (الف) معرب (ب) باشد
و همین معرب اشتهار دارد و صاحب رشیدی نسبت (ب) نذکر معنی اوّل گوید که (۲) پوست دباغت
نکرده و (۳) دانه ایست که دوای چشم است و آنرا چشمک و چاکسو نیز گویند و نسبت الف بذیل (ب)
گوید که الف معرب (ب) باشد و فرماید که در قاموس نیز بشبه آورده و ظاهرا سهو کرده چه هیچ عربی گی ندارد فارسی فرماید
که صاحب نصاب بشبق آورده نه بشبه. صاحب ناصری بر معنی اوّل فرماید که معرب این بشبه
است خان آرزو در سراج نذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم نقل قول رشیدی می گوید که به میم عوض
موحده بشمه و بحواله قاموس فرماید که (۴) نام شهرے از یزد. صاحب محیط ذکر الف بمعنی دوم
و (ب) بمعنی سوم نکرد و بر بشمه گوید که اسم حب السودا و بر حبة السودا می فرماید که شونیز و چشمام را
نیز نامند و بر چشمام می طراز د که بفارسی چشمیز و چشمک و بیونانی قاقلس و بعربی حبة السودا

که در محل پا افتد و اہل حجاز بشمه و بهندی چاکسو نام است و آن دانه ایست بقدر بهدانه مثلث
شکل و سیاه رنگ گرم و خشک در دوم و گویند در سوم و آن جالی و محلل و باندک حدت و
نہایت قبض و مقوی باصره و نافع دمعه و مدیر آن و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض
کند که بشمه بجایش می آید در معنی اول (الف) شبهی نیست که محققین را بدان اتفاق است و وجه
تسمیه این غیر محقق و معنی دوم (الف) بقول سروری همان معنی سوم (ب) باشد مگر صاحب سروری
بر (الف) گاه گوید و صاحب رشیدی بر نشان سوم (ب) دانه می فرماید و بدینوجه که محقق مفردات
طب اعنی صاحب محیط هر دو را ترک کرد چاره نیست جز این که بشمه را لغت اصل دانیم که می آید
و اگر سند استعمال بشبه بمعنی بشمه بدست آید توانیم گفت که بشبه مبدل بشمه باشد چنانکه ذکر این قسم
تبدیل به (بدموم) کرده ایم - حالا عرض می شود نسبت معنی دوم ب که غیر از رشیدی دیگر کسی
از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و بدون سند استعمال تسلیمش نه کنیم که معاصرین عجم هم بر زبان
ندارند (اردو) الف (۱) قریه های مرو سے ایک قریہ کا نام بشبت ہے ۔ مذکر ۔ (۲) ایک گھانس کا نام
بھی فارسی میں بشبق ہے جسکو بشمه کہتے ہیں ۔ افسوس ہے کہ اسکی کامل حقیقت اور تعریف معلوم
نہ ہو سکی ۔ (ب) (۱) دیکھو الف کے پہلے معنے (۲) دباغت نہیں کی ہوئی کھال ۔ مؤنث ۔ (۳) چاکسو
بقول آصفیہ ۔ ہندی ۔ اسم مذکر ۔ ایک قسم کے کالے بیج جو پیسکر آنکھوں میں لگائے جاتے ہیں ۔ چونکہ
چکشش اور چکشو سنسکرت میں آنکھ کو کہتے ہیں ۔ اس سبب سے یہ نام رکھا گیا (۴) یزد کے
ایک شہر کا نام بشبه ہے ۔ مذکر ۔

بشبیون | بقول سروری بحواله شرفنامه بشین معجمه و بای دوم نیز تازی و یای حطی

بوزن فرفیون بمعنی فربه و فرماید که در مؤید الفضلا بشیون آمده بروزن افیون (کذا فی الادات) صاحب جهانگیری این را با بشیون نوشته مرادف یکدیگر داند و گوید که هر دو لغت بمعنی فربه صاحب رشیدی هم ذکر هر دو کرده صاحب برهان گوید که بروزن اندرون بمعنی فربه نقیض لاغر و فرماید که بکسر ثالث هم آمده صاحب ناصری و خان آرزو و در سراج هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که ترکیب این لفظ متحقق نمی شود جزین نیست که اسم جامد فارسی قدیم دانیم که حالا بر زبان معاصرین عجم متروک است (اردو) فربه - دیکھو انیب

(الف) **بشپول** بقول جهانگیری با اوّل مکسور و بثانی زده و بای عجمی و واو مجهول (۱) پریشان و پراگنده کن (شرف شفروه) آن گیسوی مشکبار خویش بشپول ٭ وان چرغ گهر فشان چو دریا کن ٭ صاحب برهان هم زبانش - صاحب ناصری گوید که (۲) بمعنی پریشان و پراگنده و امر به پراگنده کردن نیز صاحب جامع بذکر معنی دوم گوید که (۳) اسم فاعل و امر هم باینمعنی - خان آرزو و در سراج بذکر قول جهانگیری و نقل سندش می فرماید که دیگر افعال ازین باب دیده نشد و فرماید که ظاهرا مصرع اوّل چنین است (ع) آن گیسوی مشکبار خود را بشول ٭ و گوید که شول مشتق از شولیدن که مبدّل ژولیدن است باشد درینصورت جمیع باب آن جدا می شود و گوید که ظاهرا صاحب رشیدی برای اشتباه و عدم ثبوت این لفظ را نیاورده (انتهی) **مؤلف** عرض کند اگر ترک رشیدی را همین وجه است که خان آرزو خیال کرده فعلش مرجح بر خان آرزو ست که سکوتش بهتر از بیانی است که حق تحقیق ادا نشود برادر - نمیدانی که........

(ب) **بشپولیدن** بقول بحر مصدریست کامل التصریف که بشپولد مضارع اوست و بمعنی پریشان و پراگنده کردن مستعمل پس (الف) بمعنی دومش اسم همین مصدر است و معنی اوّلش امر حاضر و آنانکه برمعنی سومش فاعل را ذکر کرده اند قواعد زبان فرس را فراموش کرده اند و نمیدانند که امر حاضر بدون ترکیب

با اسمی افادهٔ معنی فاعل نمیکند وای برخان آرزو که در کلام شرف شفروده اصلاح میکند برای اینکه مصدر (ب) را ندیده و خیال است
نمیکند که اگر هیچ نژادی از مصدر زیر واقف نباشد و استعمالش در کلام اهل زبان به بیند اعتراف وجود آن مصدر را کلام اهل زبان نسبت
نمیدانیم که این چه شعار است که در سند استاد صاحب زبان تحریف کرده می خواهد که برای کمی معلومات خود
سند پیدا کند (اردو) (الف) پریشان اور پراگندہ کر (۲) پریشان اور پراگندہ (۳) پریشان اور پراگندہ
کرنے والا (ب) پریشان اور پراگندہ کرنا۔

بشپیون بقول جامع همان بشپیون که به هر دو موحده گذشت **مؤلف** عرض کند که نظر به اعتبار تحقیق اهل زبان این را مبدل آن دانیم همچون اسب و اسپ دیگر محققین ازین ساکت (اردو) دیکھیے بشبیون

بشت بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بالفتح لغت فارسی است (۱) بمعنی قسمت شور (؟) آبچه در نهر و آبریزها و بالضم (۲) نام دهی است نزد نیشاپور **مؤلف** عرض کند که هر دو بیان محققین بالا برای معنی اول بدون سند استعمال اعتبار را نشاید اگر سند پیش شود توانیم عرض کرد که مبدل بست باشد که سین مهمله عوض شین معجمه بمعنی هشتمش گذشت. چنانکه کستی و کشتی و ماخذش هم درانجا مذکور است (اردو) (۱) دیکھو بست کے آٹھویں معنے (۲) بشت نیشاپور کے قریب ایک موضع کا نام ہے۔ مذکر۔

(الف) **بشتالم** (ب) **بشتام** صاحب سروری برالف گوید که بشین معجمه و تای قرشت نام بوزن بشتارم طفیلی را گویند صاحب جهانگیری ذکر هر دو بمعنی مذکور کرده و صاحبان برهان و رشیدی هم هر دو را آورده اند۔ صاحب ناصری نسبت هر دو صراحت مزید کند که مرد ناخوانده بعروسی ها و مهمانیها برفته صاحب جامع وجه تسمیهٔ طفیلی را بضمن این هر دو لغت ذکر می کند که شخصی طفیلی نام در کوفه همیشه ناخوانده بمهمانی میرفت لهذا این صفت باو منسوب شد خان آرزو در

سراج بریحبر دالف قانع در ب) را ترک کرد و در وجه تسمیه طفیلی همزبان جامع مؤلف عرض کند که هر دو محققین هند و عجم خیال نکردند که محل بیان وجه تسمیه طفیلی در ردیف طای حطی بجالیش بود و الف و ب را لفظاً ازان هیچ تعلق نبود حالا باتباع شان حقیقتش را عرض می کنیم که فارسیان طفیلی کسی را گویند که بی دعوت در مهمانی با یکی از مدعوان شریک شود حکایتی مشهور است که در یکی از بلاد خراسان طفیلی را گرفتند و پرسیدند که تو کیستی که بی دعوت آمدی او اشاره کرد بسوی مهمانی و گفت که بطفیل ایشان برین سفره رسیدم والله اعلم بالصواب - بالجمله موحده در هر دو بظاهر اصلی است که بدون آن ستنا لم بستتام نیاید و ب اصل می نماید و الف مخفف آن و بظاهر اسم جامد فارسی قدیم معلوم می شود و لیکن قیاس می خواهد که مرکب باشد از لفظ ستا که در فارسی بقول برهان بمعنی تا شتا و ناهار می آید و ام هم لغت فارسی است که بقولش بمعنی بختا کش است پس معنی لفظی این بختا کش ناهار و بمجاز مهمان ناخوانده که بطفیل مهمان بر سفره بختا کش دارد مخفی مباد که حقیقت این بر لفظ ایرمان گذشت (اردو) طفیلی - دیکھو ایرمان -

بشتر بقول سروری بحوالۀ تحفه بشین معجمه و تای قرشت بوزن جعفر (۱) نام حضرت میکائیل است (شاعر) گرچه بشتر را عطا باران بود × مر ترا در گهر باشد عطا × و فرماید که ابو حفص سغدی (۲) بمعنی ابر آورده و همین بیت را باستشهاد گرفته صاحب جهانگیری ذکر معنی اول گوید که رسانیدن روزی خلق حوالۀ میکائیل است (شمس فخری لـ) میرساند بخلق دست تو رزق × بی تقاضا و منت بشتر × و فرماید که (۳) نام فرشته ایست که باران و نباتات حواله باو است و (۴) با اول مضموم بخوشی باشد که بواسطۀ حرارت و فساد خون برانداز مردم

برابد که بتازی تشامی خوانند صاحب رشیدی
بر معنی اوّل وسوم وچهارم قانع صاحب ناصری
معنی اوّل وسوم را یکی داند و فرماید که همان میکائیل
که باران و روزی بدو متعلّق است و ذکر معنی چهارم هم
کرده واز معنی دوم ساکت ونسبت معنی چهارم
می فرماید که آنرا بشترم هم خوانند صاحب برهان
بذکر معنی اوّل گوید که بمعنی عوض حرف اوّل تای
قرشت هم آمده وذکر معنی سوم وچهارم هم کرده
صاحب جامع هر چهار معنی بالا را درست داند خان
آرزو در سراج ذکر معنی اوّل ودوم کرده می
فرماید که صحیح اوّل است و بذکر معنی چهارم گوید
که این مخفّف بشترم باشد (که می آید) مؤلف
عرض کند که ما هم معنی اوّل وسوم را واحد دانیم که
تعریف میکائیل علیه السلام متقاضی همین قیاس است
ومعنی دوم را باعتبار بیان سروری وجامع صحیح
می پنداریم وکلام شاعر سند آنست وجادارد که آنرا
متعلّق بمعنی اوّل کنیم مخفی مباد که این لفظ
بظاهر اسم جامد فارسی می نماید ولیکن از کلمهٔ تر که
داخل این است معلوم می شود که با لفظ بش مرکّب
است وبش بمعنی زراعت بارش آمده چنانکه ایشان
این بر معنی دومش کرده ایم پس میکائیل را فارسیان
بدین مرکّب موسوم کرده اند وبرای معنی دوم کلمهٔ بترش
را مخفّف بارش دانیم پس چیزی که بوجه بارش
تر است ابر را گفتند وجادارد که برای اینمعنی بتش
را مبدّل بس گیریم چنانکه کستی وکشتی وبرای معنی
چهارم دراینجا همین قدر کافی است که مخفّف بشترم
است وصراحت ماخذش هم در انجا کنیم - آنچه خان آرزو
معنی اوّل را صحیح داند مقصودش جز این نباشد که معنی
دوم غلط است می پرسیم ازو که بچه حجّت می گوئی اگر
از الفا معلوم کرده چنان که در بعض لغات اشاره
آن کرده تسلیمش نمی کنیم ازینکه القا برای محقّقین
لغات نباشد وقول سروری وجامع که از اهل زبانند
برای فارسی زبان معتبر تر از تست وآنچه بقول بعض
به فوقانی عوض موحّده می آید صراحت ماخذش

ہمدرا نجا کنیم (اردو) (۱) میکائیل بقول آصفیہ -	جو خلق کے رزق رسانی پر مامور ہے (۲) دیکھو ابر (۳) وہ فرشتہ
عربی - اسم مذکر - چار بڑے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کا نام	جسکی تحویل میں نباتات اور بارش ہے (۴) دیکھو شبنم -

بشترغ بقول سروری بفتح با و سکون شین معجمہ و ضم تای قرشت اسپرک باشد صاحبان برہان و جامع و سراج ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این بر بسترغ بیان کردہ ایم کہ بسین مہلہ عوض شین معجمہ گذشت و باعتبار سروری و جامع این را مفرّس دانیم بہ تبدیل عین مہلہ بغین معجمہ و ہمین یک سند این تبدیل است کہ از نظر ما اوّل گذشت فارسیان از السنہ غیر لفظی را گرفتہ با این تبدیل مفرّس کردہ اند کہ صراحتش بر بسترغ مذکور (اردو) دیکھو بسترغ -

بشترم بقول سروری بحوالہ نسخہ میرزا بشین معجمہ و تای قرشت و رای مہلہ بوزن اشتلم دمیدگی اندام باشد یعنی ہجوش اعضا و فرماید کہ در سامی بضم با و فتح تا و رای مہلہ آوردہ و گفتہ کہ بعربی بشری گویند صاحب رشیدی گوید کہ قوباست کہ پہن شود و بسیار خارش کند و بسترو دلم نیز خوانند صاحب برہان ہم ذکر این کردہ گوید کہ بروزن اشتلم و بسترم ہم آمدہ صاحب جامع ہم این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ مبدّل بسترم است کہ بہ سین مہلہ عوض شین معجمہ بجایش گذشت و صراحت ماہندش ہم بجایش کردہ و بشتر کہ بمعنی چہارمش گذشت مخفّف این است (اردو) داد - دیکھو ادرفن -

بشترہ بقول سروری بحوالہ نسخہ میرزا بفتح با و رای مہلہ و سکون شین معجمہ و کسر تای قرشت (۱) چنگالی باشد کہ می خورند و فرماید کہ بجای تا و رای مہلہ نون و زای معجمہ نیز بنظر رسیدہ یعنی (بشنزہ) و بقول اسحاق اطعمہ گوید کہ (۲) اروہ کنجد و خرماست کہ در کلیدگیر بمالند (ولہ) گرنتیر بلا بارد در کوچہ ما ہیچہ ہا از نان سپری سازم و ز بشترہ آماجی ہا و گوید کہ بضم با نیز آمدہ و (بشنیزہ) باضافہ یا نیز بنظر

رسیده صاحب رشیدی ذکر این بحواله سروری بر بشنزه کند و گوید که چنگالی که از نان تنک
خرما و روغن سازند و بقول بعض ذکر معنی دوم هم کرده صاحب انند نسبت معنی اول گوید که حلوائی
است از آرد و کنجد و خرما یا از نان باریک کرده مثل چنگال بجامی مالند و صاحب مؤید همزبانش
صاحب برهان این را به نون عوض فوقانی و زای فارسی عوض رای مهمله بجایش آورده **مؤلف**
عرض کند که همان اسم جامد فارسی زبان می نماید که به زای فارسی و نون است و آنچه به زای هوز
می آید مبدلش چنانکه ژند و زند و این مبدل بشنزه که نون به تای فوقانی و زای معجمه به مهمله
بدل می شود چنانکه سخنو و سختو و بزغ و برغ (اردو) دیکھو بشنزه ۔

بشتری بقول برهان بضم اول بر وزن مشتری شخصی را گویند که علت شرا داشته باشد
و آن نوعی از ورم و آماس و دمیدگی و جوششی باشد که در بدن آدمی بهم رسد صاحب جامع هم ذکر
این کرده **مؤلف** عرض کند که یای نسبت بر بشتر زیاده کرده اند و بس و تعریف بشتر به
معنی چهارمش گذشت که مخفف بشترم است دیگر هیچ (اردو) وہ شخص جو مرض قوبا میں مبتلا ہو
یعنی جس کے بدن پر داد ہوئے ہوں ۔

بشتک بقول سروری بفتح با و تای قرشت و سکون شین معجمه بمعنی خمره و فرماید که بضم با نیز
آمده (کذا فی المؤید والادات) و بقول صاحب جهانگیری مرتبان و بقول برهان بفتح
اول و ضم ثالث و سکون ثانی و کاف خمرهٔ کوچک و مرتبان و گوید که بر وزن چشمک و جفتک هردو
آمده صاحب جامع ذکر معنی بالا صراحت مزید کند که خنبره و کوزهٔ دهن تنگ ۔ خان آرزو در سراج
بحواله قوسی ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که این مبدل همان بستک است که به سین مهمله بجایش

گذشت چنانکه گستی و کشتی و صراحت ماخذ هم در انجا کرده ایم (اردو) دیکھو بستاک -

(الف) **بشجر** | بقول رشیدی بضمّ با و سکون شین و کسر جیم تازی نام درختی است که در قلعه کوه روید واز چوب آن کمان سازند - خان آرزو در سراج ذکر این کرده می فرماید که از برهان معلوم می شود که یای تحتانی نیز دارد یعنی بشجیر صاحب برهان نسبت ....

(ب) **بشجیر** | ذکر معنی بالا گوید که آنرا بعربی نبع بروزن طبع گویند و صاحبان سروری و ناصری و جامع هم ذکر این کرده اند صاحب محیط ذکر این نکرد و از نبع هم ساکت امّا صاحبان منتخب و محیط المحیط که محقق لغات عرب اند نبع را آورده گویند که از چوب همین درخت و تیر و کمان ساخته میشود (الخ) حیف است که صاحبان مفردات طب ذکر این نکرده اند بنا بر علیه از تعریف مزید قاصریم و اسم این در السنهٔ غیر هم تحقیق نه شد و خواص و طبیعت این هم معلوم نه شد - بظاهر معلوم می شود که فارسیان این اسم جامد را بزیادت موحّده در اوّل و تحتانی بر لفظ شجر بطور تفریس وضع کرده اند و الف مخفّف (ب) باشد بحذف تحتانی و اتّفاق محقّقین متعدد و بر (ب) یافتیم ازینجاست که آنرا اصل دانیم و ذکر (الف) غیر از رشیدی دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان نکرد و از برای آن طالب سند استعمال می باشیم که مجرّد قول محقق هند نژاد کفایت نمی کند (اردو) ایک درخت کو فارسیوں نے بشجیر کہا ہے جسکی لکڑی سے تیر اور کمان بناتے ہیں افسوس ہے کہ اس کا ہندی نام معلوم نہو سکا عربی میں اسکو نبع کہتے ہیں

(الف) **بشخائیدن** | (الف) بقول صاحب هفت با لکسر بمعنی خراشیدن بناخن و غیر آن و

(ب) **بشخائیدن** | (ب) بقول برهان بروزن احسانیدن به خای نقطه دار و بای تحتانی بمعنی مذکور بالا صاحب نوادر گوید که (ب) و بشخودن هر کدام لغتی است در شخودن - صاحب بحر فرماید که (کذا فی التعریف)

و مضارع این بشخاید صاحب شمس بذکر معنی بالا از کلام ناصر خسرو سند آورده (ع) که نی کس را بگوید
سر نه کس را روی بشخاید پؤ صاحب رشیدی می گوید که مرادف شخودن و فرماید که بای زائد از کثرت استعمال
جزو کلمه شد بنابران درباب با آورده شد صاحب جهانگیری بذکر این فرماید که این را بشخودن نیز گفته اند
صاحب ناصری همزبانش صاحب جامع هم ذکر این کرده صاحب موارد بذکر این باشخودن می نویسد
که هرکدام لغتے در شخودن می آید خان آرزو در سراج ارشاد می کند که بشخودن مزید شخودن است و نسبت
(سبا) می فرماید که همان شخودن که با از کثرت استعمال کالجزو شده و بشخودن می طراز دکه شخاسیدن ماخوذ
از همین **مؤلف** عرض کند که این است نقد معلومات همه محققین که نذر حقیقت جویان کرده اهم حال
عرض میکنیم که همه از حقیقت خبر ندارند محقق اوّل الذکر که الف را قائم کرده مجرد بیان اوست و سند استعمال
باخود ندارد و همه نژاد است ـ اعتبار را نشاید و آنانکه در تحقیق (سبا) طبع آزمائیها کرده اند از ماخذ این
گریز کرده اند و اسم این مصدر نمیدانند که شخال است که بمعنی خراش می آید و بقول برهان بفتح اوّل بر
وزن محال بمعنی شخا که خراش را گویند و مصدر شخالیدن بمعنی خراشیدن که بجایش می آید وضع شد
از همین اسم مصدر پس لام مبدل شد به تحتانی چنانکه نال و نای ـ شخائیدن شد و جا دارد که شخائیدن
را متعلق کنیم به شخا که ذکرش بالا گذشت و تحتانی بر وزن زیاده کردند چنانکه بجا و بجای و پس از آن
بقاعدهٔ فارسی بزیادت تحتانی مکسور و علامت مصدر دن مصدری وضع کردند شخائیدن شد و
شخودن که به همین معنی می آید مرکب است از شخا که ذکرش بالا گذشت و علامت مصدر دن الف مبدل
شد به واو چنانکه تاغ و توغ و شخولیدن که به همین می آید مبدل شخالیدن است به همین قاعده
تسهیل الف با واو پس آنانکه موحدهٔ اوّل را زائد تسلیم کنند غلط کردند که این را درباب موحده جا

داوند و هیچ شک نیست که بای اول زائد است و هیچ ضرورت نداشت که در پنباب قائم شود۔ آنانکه بای زائده را بکثرت استعمال جزو کلمه دانند چنانکه رشیدی و خان آرزو نوشته حیف از هم دو که خبر ندارند که بای زائد زنهار جزو کلمه نمی شود (اردو) کھجلانا بقول آصفیه ناخن سے کھرچنا۔ چل مٹانا۔ کھجانا

بشخشم بقول برهان و جامع بکسر اول و فتح ثانی و سکون ثالث و شین نقطه دار مفتوح بمیم زده بمعنی لغزیدن صاحب رشیدی گوید که مرادف شخشم است بمعنی مذکور (سنائی در مذمت دنیا ۵) آن خوش از نفس و شهوت و شره است ٭ ورنه جای بشخشم و تبه است ٭ هم او گوید که درین تامل است چه ظاهر آنست که با از اصل کلمه نباشد چنانکه در لغت شخش بیاید۔ خان آرزو در سراج می فرماید که شخشیدن بمعنی لغزیدن آمده ولیکن بخیال مؤلف فقیر هر چند اشتقاق این از همان ماده ظاهر می شود اما معلوم چنان می شود که لفظ جدا است زیرا که زیادت میم در صورت اشتقاق هیچ معنی ندارد مگر آنکه زائده محض بود از عالم از بر و از برم (انتهی کلامه) مؤلف حقیر گوید که مؤلف فقیر پی به حقیقت نبرده از همینجا است که سکندری خورده است نمی داند که شخش بفتح اول و سکون ثانی بروزن رخش بمعنی لغزش اسم جامد فارسی قدیم است که بجایش می آید و مصدر شخشیدن بمعنی لغزیدن از همین اسم جامد وضع شد و بشخشم مزید علیه شخش است بزیادت موحده زائد در اول و میم زائد در آخرش و مؤلف فقیر برای میم زائده تمثیلی که پیش کرده است صحیح است پس بشخشم را اسم جامد فارسی زبان و مزید علیه شخش و شخشم چرا نگوییم انچه اورا بغلط انداخت معنی لغزیدن است و پالغزی او مبنی بر تسامح برهان و جامع که معنی لغزش را لغزیدن نوشته اند و در اسم و مصدر فرق نکرده اند۔ بالجمله می پرسیم از مؤلف فقیر انچه از بالا

نوشت کہ (زیادت ہم در صورت اشتقاق ہیچ معنی ندارد) مقصودش چیست و اشتقاق در بشخشم کجاست اگر این را مشتق میدانی از مصدر بشخشیدن بشخش خیال تست بدانکہ اگر بشخشم را مشتق گیرم ہم صیغۂ واحد متکلم مضارع باشد و آن خارج از بحث است ۔ و اندرینصورت ہم معنی دارد وزائد نیست ۔ فتامّل ۔ یا ایها المؤلّف الفقیر ۔ (اردو) لغزش ۔ دیکھو اشکوخ ۔

(الف) **بشخودن** صاحبان برہان وشمس وہفت ذکر (ب) **بشخوده** ہر دو کرده اند وصاحبان رشیدی وجہانگیری وجامع وبحر الف را آورده اند وصاحبان سروری ومؤیّد (ب) را مؤلّف عرض کند کہ الف مرادف بشخائیدن است کہ گذشت و ماخذ این مصدر انجا مذکور و (ب) اسم مفعولش ودیگر ہیچ ۔ بیچاره سروری (ب) را اسم جامد فارسی زبان می انگارد وتعلّق این با الف نمی نگارد و گوید کہ بمعنی (۱) (بناخن کنده) واز بہرامی سند دہد (۲) کرده بشخوده رخ خود آن نگارز گشت گلزارش بشکل لاله زار ۃ صاحب برہان فرماید کہ بمعنی (۲) پهن گشته و (۳) پائمال گردیده ہم مؤلّف عرضه می دهد کہ آغا ۔ معنی دوم وسوم را از کجا پیدا کردی و خلاف مصدر ومشتقاتش چگونه جا دادی اگر سند استعمال پیش شود مجاز معنی اوّل دانیم وہر چه نسبت (ب) قابل بیان است ....

(ج) **بشخوده کردن** کہ فارسیان اسم مفعول الف را با مصدر کردن مرکّب کرده مصدری مرکّب وضع کردند کہ بمعنی خراشیده کردن است وبس وسند بہرامی متعلّق ست بہ ہمین (اردو) (الف) دیکھو بشخائیدن (ب) (۱) خراش کیا ہو ا (الف) کا اسم مفعول

(۲)، پھیلا ہوا۔ (۳) پائمال (ج)، دیکھو بشخائیدن۔

بشخور | بقول سروری بحوالۂ (سامی فی الاسامی) بضمّ با و خای معجمہ و سکون شین معجمہ آبیکہ از دواب باقی ماند در وقت خوردن و بعربی سور گویند صاحب برہان صراحت مزید فرماید کہ نیم خوردہ و باز ماندۂ آب دواب۔ صاحب ناصری بذکر قول برہان می فرماید کہ بظنّ مؤلّف باز ماندۂ آب و علف دواب است کہ پیش خوردہ باشد و آن در اصل پیشخور بودہ صاحب جامع متفق با برہان مؤلّف عرض کند کہ بیچارہ ناصری می خواست کہ پی بحقیقت برد ولیکن فائز المرام نہ شد اصل این (پیش از خور) است بموحدہ نہ پیشخور بہ بای فارسی یعنی چیزے کہ بعد خوردن باقی ماند و خور بمعنی خورش آمدہ پس تحتانی دوم و کلمہ از حذف شدہ بشخور باقی ماند و در محاورۂ زبان کسرہ اوّل بہ ضمّہ بدل شد و انچہ صاحب ناصری قیاس خود را بسوی علف بردہ تسامح اوست کہ لفظ خور را از (آب و خور) قیاس کردہ و فارسیان درینجا مخصوص کردہ اند برای آب و خورشامل است بر آب و علف ہر دو بمعنی مطلق خورش و ازینکہ مصدر خوردن برای آب ہم در محاورہ مستعمل است عیبی ندارد کہ دریبجا از خور مجرد آب گیریم۔ قول سروری و جامع کہ از اہل زبانند معتبر تر از قیاس ناصری است (اردو) چارپایوں کے پینے سے بچا ہوا پانی۔ مذکّر۔

بشخیدہ | بقول شمس بکسر یعنی پاشیدہ شدہ و از فردوسی سندی آرد (ے) بنجیرہمہ تنش انجیدہ اندرون بران خاک و خونش بہ بشخیدہ اندرون۔ مؤلّف عرض کند کہ حدایش بیامرزد کہ بشخیدہ را کہ بہ نون سوم قبل جیم اسم مفعول مصدر بشخیدن و بشخیدن است بحذف نون بزیادت موحّدہ دوم در اوّلش نوشتہ

ودر کلام فردوسی ہم بمقصود خود تحریف کرد وخیال نکرد کہ قافیہ شعر از ین تحریف بر بادمی رود وپناہ بخدا کہ لغات فرس بدست ہمچو محققینے افتادہ کہ بہ پیرایہ تحقیق بر بادش می کنند وحقیقت جویان را در قعر مغالطہ می اندازند (اردو) دیکھو بشنجیدن یہ اس کا اسم مفعول ہے۔

(الف) بشدّ و مد

(ب) بشدّ و مد رفتن

(ب) بقول بحر بناز وغرور خرامیدن ۔ بہار بذکر معنی بالا گوید کہ نیز می گویند کہ فلان بشدّ می بخود پیچیدہ است (محسن تاثیر ؎) لالہ رجان و دل شود بندہ برنگ آل تو کہ خامہ بشدّ و مد رود گرد سر نہال تو کہ مؤلف عرض کند کہ قول ہر دو محققین بالا باستناد ہمین یک شعر است مخفی مبادکہ (گرد سر رفتن) مصدریست متعلّق بردیف کاف فارسی کہ بجایش می آید بمعنی قربان شدن وسند بالا متعلّق بدوست ومحض (بشدّ و مد) استعمالی است قابل ذکر کہ بر الفش قائم کردہ ایم کہ مرکب است از دو لغات عرب کہ شدّہ بفتح منتخب الفتح وتشدید دال بمعنی دویدن است و مدّ با لفتح بفتوش بمعنی کشش فارسیان (بشدّ و مد)

را بمعنی شان وشوکت وتکلّف وشوق وجوش و اصرار استعمال کنند کہ بجائش می آید معاصرین عجم این را بمعنی جوش و اصرار استعمال می کنند وتصفیہ آخرش بجایش کنیم در ینجا ہمین قدر کافی است کہ الف با بای معیت بمعنی (بہ شان وشوکت وباصرار وجوش) است و (ب) بلحاظ سند بالا (بشدّ و مد گرد سر رفتن) است یعنی بجوش و اصرار تصدق شدن واگر (ب) را بلا لحاظ سند بحال خود قائم داریم معنی آن جزین نیست کہ بہ جوش و اصرار وشان وشوکت رفتن است نمیدانیم کہ ہر دو محققین با نام ونشان از سند محسن تاثیر چگونہ این مصدر اصطلاحی یعنی (ب) را پیدا کردند وخرامیدن بناز وغرور را از کجا آوردند ذوق سخن اجازت آنچنانی در کلام تاثیر اصلاحی دہد وتحقیق بالا تصفیہ این می کند کہ

از تحقیق کار نگرفته اند (اردو) الف. شدّ و مدّ کیساتھ
بقول آصفیہ زور دیکر۔ جوش اور زور ثابت کرکے
(داغ ﮯ) تعریف ہورا اور پھر اس شدّ و مدّ کیساتھ کا
میری زبان نے مجھے جھوٹا بنا دیا (ب) ناز و غرور
کے ساتھ خرامان ہونا اور ہمارے معنوں کے لحاظ
سے جوش و خروش اور اصرار کے ساتھ تصدّق
ہونا۔ قربان ہونا۔

بشرط کارد خریدن | مصدر اصطلاحی۔

وارستہ گوید کہ (۱) رسمی است کہ خربزہ و تربز از جہت
علم خامی و پختگی بشرط کارد میخرند و (۲) بمجاز کسی
را بعد امتحان آشنا گرفتن (ظہوری ﮯ) بشرط
کارد یوسف را زلیخا می خرید اوّل کو ترنج و تیغ
را نازم کہ رنگین کرد سودا را کو صاحب نقلش بشرط
وبہار نقلش را از ان خود نگاشت سند ہر سہ جہان
یک شعر ظہوری است مؤلّف عرض کند
کہ محقق اوّل الذکر بوارستگی خود قوت بیان از
دست داده معنی اوّل این لفظی است یعنی تربز
را خریدن بعد ازانکہ سوراخی دران کنند و بمعائنہ
کیفیت اندرونش امتحان حسن و قبحش نمایند و معنی
دوم کنایہ باشد از خریدن ہر چیز بعد امتحان
خوبیش و بعد غور و تعمق و وقوف از خوبی
آن مفید اینم کہ محققین بالا آشنائی را از کجا پیدا
کردند۔ سندشان از ہمین تا آشناست تا آنکہ
سندی دیگر پیش نشود معنی دوم بیان کردہ
شان را تسلیم نہ کنیم۔ معاصرین عجم باما اتفاق
دارند و می فرمایند کہ این اصطلاح خاص برای
خریداری خربزہ و امثال آنست کہ از کارد
امتحانش کنند و بمجاز برای ہر سودا مستعمل شد
دیگر ہیچ (اردو) (۱) ٹانکی لگا کر خرید کرنا جیسے
خربزہ اور تربز کو ٹانکی لگا کر خرید کرتے ہیں۔
(۲) امتحان کے بعد آشنائی کرنا یعنی سوچ سمجھ کر
دوستی کرنا۔ اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے کسی
چیز خفیہ کا کیساتھ یعنی حسن و قبح سے واقف ہو کر سودا کرنا

بشرم رفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر

بهار شرمنده شدن (خواجه شیرازی ره) بشرم رفته تن یاسمین ازان اندام ٭ بخون نشسته دل	ارغوان ازان عارض ٭ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) شرمنده ہونا۔ شرمانا۔

بشرونتن بقول برہان وناصری بارای بی نقطه ونون وتای قرشت بروزن بھلوکشتن بلغت زند وپازند بمعنی پرستش کردن صاحب جہانگیری در ملحقات گوید که باول مضموم وضمه را دوا و معروف بمعنی پرستش مؤلف عرض کند که یکی از معاصرین آتش پرستان ما که دستور قوم شان ومحقق لغات ژند وپاژند از مقتنمات روزگار ما ست فرماید که صاحب جہانگیری غلط کرد که معنی این پرستش نوشت مجرد۔ بشرون بمعنی پرستش است وبعد ازانکه تن علامت مصدر با او مرکب شد (بشرونتن) بمعنی پرستش کردن است ہم او گوید که بشرون مرکب است از بشر و کلمه (ون) بفتح واو در فارسی قدیم افاده معنی فاعلی کند چون بعد اسمی مرکبش کنند ومعنی لفظی این بشر کننده وکنار از پیدا کننده بشر و خالق۔ پس معنی لفظی این مصدر خالق کردن وکنایه از پرستیدن قولش موافق قیاس وقابل تسلیم۔ حالا این مصدر متروک وعوض این پرستیدن بر زبان است (اردو) پوجنا۔ پرستش کرنا۔

(الف) **بشری** الف۔ بقول بہار بالضم والف مقصوره مثل بشارت (میر معزی ره)

(ب) **بشری دادن** باد بجو بر زلف او بزیاد جہان را نزدا دپیروزی وسعادت بشری ٭ صاحب غیاث گوید که بالضم مصدر عربی است بمعنی مژده وبشارت وصاحب منتخب ہم این را آورده مؤلف عرض کند که فارسیان این را با مصدر دادن مرکب کرده بمعنی بشارت دادن استعمالش کرده اند وہمین استعمال داخل موضوع ما ست که بر (ب) ذکرش کرده ایم مخفی مباد که بہار بحقیق

فارسی زبان است چرا بر ذکر بشری قناعت کرد و چرا صراحت نکرد که لغت عرب است و برخلاف آئین خود چرا استعمال این را با مصدر فارسی زبان ظاهر نکرد شک نیست که بیچاره این را لغت فارسی دانست و حقیقت این را بیان کردن نتوانست از ینجاست که بر مثل بشارت قناعت کرد

(اردو) (الف) بشارت ـ خوشخبری ـ مؤنث (ب) بشارت دینا بقول آصفیه فعل متعدی ـ مژده سنانا

(الف) **بشست**	صاحب مؤید نسبت (الف) فرماید که (۱) لفظاً ماضی است (۲) بمعنی امر
(ب) **بشستن**	یعنی بشوی (کذا فی القنیه) و فرماید که (۳) بمعنی مصدر بسیا

آمده (همین قدر در نسخهٔ مطبوعهٔ نولکشور است) و در دیگر نسخ قلمی بضم شین یعنی بشوی (کذا فی القنیه) ولیکن ماضی بمعنی امر یافته نشد اما بمعنی مصدر آمده (۴) و بکسر تین ماضی شستن ضد برخاستن (صاحب هفت به نقل قول مؤید قلمی در آخرش اینقدر تصرف کند که ماضی نشستن است صاحب ملحقات بهمان نسبت (ب) می فرماید که (۱) بکسر اول و ضم ثانی بمعنی شستن و پاکیزه کردن و بکسر ثانی (۲) بمعنی نشستن که نقیض برخاستن است صاحب نوادر گوید که لغتی است در شستن مؤلف عرض کند که الف ماضی مطلق (ب) باستشهه بهم سانیش و (ب) مزید علیه مصدر شستن که بضم اول بمعنی پاک و پاکیزه کردن آب می آید و بالکسر مخفف نشستن است که بجایش مذکور شود و بهر دو معنی کامل التصریف پس معنی اول الف پاکیزه تاب کرد و معنی دوم تسامح و بی غوری صاحب قنیه که امر را بشو آمده نه بشست و نسبت معنی سوم عرض می شود که بزیادت موحده اصلاً بمعنی مصدر نمی آید بلکه بدون موحده شُست بالضم حاصل بالمصدر آمده مصدر و بمعنی چهارم مخفف نشست از یاد رفت موحده در اول صاحب هفت سکندری خورده که این را ماضی نشستن گفته و تصرف ترک شود شد معویه

سمجی است بر فارسی زبان که در اکثر لغات در آمده بن یافته ایم با لجمله صراحت ماخذ (ب) بهر دو بخش در ردیف شین معجمه بر اصل مصدر کنیم و در ینجا همین قدر کافی است که (ب) مزید علیه شستن است (ارد و) (الف) (ب) کا ماضی مطلق اور (ب) (۱) دھونا (۲) بیٹھنا۔

بشغره بقول جهانگیری با اول مفتوح بثانی زده و غین و را- هر دو مفتوح بمعنی ساخته شده صاحب رشیدی بذکر معنی بالا گوید که ظاهر اهمان بشده است که در سین گذشت و بتصحیف خوانده اند صاحب برهان می فرماید که بروزن مسخره بمعنی ساخته و پرداخته شده صاحب جامع همز بانش صاحب ناصری می طرازد که این مصحف همان بسغده سین آن شین شد و دال آن را گردید و درینصورت اعتماد بر تصحیفات و تبدیلات استوار نباشد (انتهی) **مؤلف** عرض کند که آغاز تصحیف و تبدیل فرق است قاعدهٔ فارسی اجازت می دهد که سین مهله به شین معجمه بدل شود چنانکه کستی و کشتی و دال مهمله به رای مهله تبدیل یابد چنانکه باددان و باردان پس این را مصحف چرا می گوئی و مبدل چرا نمی فرمائی بحث درین است که استعمال این در فارسی زبان است یا نیست- حیف است که سکوت ورزیده ما باعتبار صاحب جامع که عجمی الاصل است این را تسلیم می کنیم و مبدل بسغده دانیم و صراحت ماخذ و تحقیق معانیش همه را انجا کرده ایم در ینجا همین قدر کافی است که حالا بر زبان معاصرین عجم نیست و بجای این آماده و سامان کرده شده را استعمال می کنند (ارد و) دیکھو بسغده و اسغده و آسغده۔

بشقاب بقول رهنما بحواله سفر نامهٔ ناصر الدین شاه قاچار بمعنی (۱) رکابی صاحب بول چال هم ذکر این کرده و صاحب روزنامه بحوالهٔ همان سفر نامه بمعنی (۲) خوان آورده صاحب غیاث نسبت بمعنی اول رکابی بزرگ گفته می فرماید که لغت ترکی است صاحب کنز که محقق ترکی زبان است

ساکت و صاحب لغات ترکی هم ذکر این نکرد ولیکن از معاصرین ترک بہ تحقیق میرسد کہ مشقاب در ترکی زبان طبق بزرگ را گویند و قاب ہم بمعنی مشقاب و خوان است ولیکن عجب است کہ ہر دو محققین ترکی زبان از مشقاب ہم ساکت صاحب لغات ترکی البتہ قاب را بمعنی خوان آورده عجبی نیست کہ فارسیان بش بالکسر مخفف بیش را با قاب مرکب کرده بر سبیل تفریس استعمال این ہر دو معنی بالا کرده باشند یا از مشقاب بہ تبدیل میم بامو حده چنانکہ غرم و غرب بشقاب کردند کہ مفرس باشد واللہ اعلم پس لغت ترکی نیست بل مفرس است و باید کہ بالکسر خوانیم (اردو) قاب بقول آصفیہ۔ ترکی اسم مؤنث۔ چینی کا بڑا طباق۔ صحنک۔ بڑی رکابی۔ خوان تھال (مصحفی ؎) بادام کو آکے ہوا مجہ پہ روشن کہ نعمت سے بھری ہیں یہ سب افلاک کی قابیں ہر (مشقاب) بقولہ۔ ترکی۔ اسم مذکر۔ بڑی قاب۔ بڑا طباق۔ چاول کھانے کا بڑا برتن۔

بشک بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع بااول مفتوح و بثانی زده (۱) عشوه وغمزه (حکیم نزاری ؎) کرشمہ کن و بشکے بزن چہ باشد اگر بگوشہ لب ہمچوں شکر فروخندی ہر بہار ذکر این کرده گوید کہ با لفظ زدن مستعمل و خان آرزو در سراج این را با کاف فارسی آورده مؤلف عرض کند کہ ایجاد بنده باشد اگرچہ گنده ہمہ محققین با کاف عربی اتفاق دارند و ماخذ این جز این نباشد کہ بشاک بہ فتح اول و ثانی اسم جامد فارسی زبان است بمعنی عشق و عاشقی فارسیان بہ تبدیل بای فارسی با موحده چنانکہ تپ و تب این را بمعنی عشوه و غمزه استعمال کردند کہ متعلق بعاشقی است و اختلاف حرکت حرف دوم تصرف محاوره زبان است و بس۔ مخفی مباد کہ از سند حکیم نزاری (بشک زدن) بمعنی عشوه و غمزه کردن تحقیق (اردو) عشوه۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ناز۔ فریب

حرکت دلفریب۔ غمزہ۔ ناز و ادا۔ دیکھو بجس۔

(۲) بشاک۔ بقول جہانگیری و برہان و ناصری و جامع و سراج با اول مفتوح و ثانی زدہ (؟) بمعنی شبنم صاحب رشیدی گوید کہ مرادف نشم است (خسروانی ۔) از نسیم ریاض دولت تو بر رخ گل در شمین شدہ بشاک ۔ مؤلف عرض کند کہ اپشک بہ الف وصلی بہمین معنی گذشت و پشک بہ بای فارسی ہم بہ ہمین معنی می آید و افشک و افشنگ ہم و زبان آرزو بر افشنگ ماخذی کہ بیان کردہ است ما آن را ہمدر انجا ستودہ ایم کہ فارسیان بر لغت افشان کاف نسبت زیادہ کردہ افشانک کردند و افشنک مخفف آن است و افشک مخفف مخفف پس بہ تخفیف الف اول و تبدیل فا بہ موحدہ بشک شد چنانکہ افروزیدن و بروزیدن (اردو) دیکھو اپشک۔ و افشنک۔

(۳) بشک۔ بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج با اول مضموم بمعنی موی پیش سر و بقول بعض بمعنی زلف (عنصری ۔) بشک معشوق چون سپید شود دل عاشق از و شود بستوہ ۔ مؤلف عرض کند کہ فش در فارسی زبان بالفتح بمعنی کاکل اسپ می آید و بشن ہم بمعنی کاکل گذشت و پش بہ بای فارسی ہم بجایش می آید۔ بس بخیال ما فارسیان فش را بر سبیل تبدیل پش کردند کہ بمعنی موی گردن و کاکل اسپ بجایش می آید۔ چنانکہ سفید و سپید و پس از ان کاف تصغیر بروزیادہ کردند و بای فارسی بدل شد بہ موحدہ چنانکہ تپ و تب و اسپ و اسب و بشک برای کاکل و زلف مستعمل شد دیگر ہیچ اندرینصورت باید کہ بالفتح خوانیم و ضمۂ اول را تصرف محاورہ زبان دانیم (اردو) دیکھو بچ کے دوسرے معنے۔

(۴) بشک۔ بقول برہان و ناصری و جامع بالفتح بمعنی برق ۔ مؤلف عرض کند کہ باعتماد

ہر دو محققین اہل زبان توانیم گفت کہ اسم جامد فارسی زبان است و جاداردکہ مبدل برق گیریم کہ رای مہملہ بدل شد بہ شین معجمہ چنانکہ انگاردن وانگاشتن و قاف بدل شد بہ کاف عربی چنانکہ باق ترکی را فارسیان باک کردند واللہ اعلم (اردو) دیکھو برق کے تیسرے معنے۔

(۵) بشک۔ بقول برہان و ناصری و جامع بالفتح بمعنی تگرگ مؤلف عرض کند کہ باعتماد ہر دو محققین آخر الذکر کہ از اہل زبانند این را مجاز معنی دوم دانیم (اردو) اولا۔ بقول آصفیہ ہندی اسم مذکر۔ ژالہ۔ تگرگ۔

(۶) بشک۔ بقول برہان و ناصری و جامع و سراج بالفتح پردہ کہ بر در خانہ آویزند مؤلف عرض کند کہ براعتماد ناصری و جامع کہ از اہل زبانند اسم جامد فارسی زبان دانیم و مجاز معنی سوم کہ پردۂ درِ خانہ ہم کاکل یا زلف مکانی را مانند (اردو) وہ پردہ جو دروازے پر لٹکائیں۔ دروازے کا پردہ۔ مذکر۔

(۷) بشک۔ بقول برہان و ناصری و جامع نام درختی ہم خان آرزو در سراج فرمایدکہ برای درخت صنوبر نشک بہ نون عوض موحدہ آمدہ مؤلف عرض کند کہ برادر در قواعد فارسی دیدہ باشی کہ نون بموحدہ بدل میشود چنانکہ نرسک و برسک پس باعتبار صاحبان زبان یعنی ناصری و جامع و برہان چہا این را مبدل نشک نگوئیم۔ کم التفاتی ہر سہ محققین اول الذکر است کہ بر تعریف مبہم اکتفا کردہ کہ ترکش براہیچو بیان تفوق داشت صاحب محیط بر نشک گوید کہ اسم عدس است و بہ نرسک ہم ہمین معنی نوشتہ کہ بجایش می آید و مخفف آن نسک و مبدل آن نشک چنانکہ کستی کشتی پس می پرسیم از خان آرزو کہ برای درخت صنوبر این اسم ازکجا پیدا کردی می دانیم کہ در یر دلمت

نون بر لغت نشاک درخت صنوبر نوشته و میگوید که آنرا کاج هم نام است وحقیقت کاج بر لغت
ارس در مقصوره گذشت واسمای آن در السنهٔ متعدده همدرانجا مذکور ولیکن درانجا هم نشاک را
نیافتیم مخفی مباد که حقیقت عدس بر استرار در مقصوره گذشت (اردو) دیکھو استرار اور بزبک
(۸) بشک - بقول برهان وسراج بالفتح مخفف (باشد که) چنانکه (بلکه) مخفف (بلود که) مؤلف
عرض کند که قرین قیاس است ولیکن بر زبان سوقیان بوده باشد معاصرین عجم درست روزها بر
زبان ندارند (اردو) بشک (باشد که) کا مخفف ہے -
(۹) بشک - بقول خان آرزو در سراج بحوالهٔ طوسی بالکسر بمعنی سرگین گوسپند و فرماید که این
محل نظر است چراکه بدین معنی پشک ببای فارسی است مخفف پشکل وخصوصیت بگوسپند را
که پشک بز و گوسفند و آهو و میش و امثال آن آمده مؤلف عرض کند که حقیقت پشک
ببای فارسی بجایش عرض کنیم و در ینجا همین قدر کافی است که طوسی صاحب زبان است و
باعتبارش میتوانیم که این را مبتدل آن دانیم چنانکه تپ وتب (اردو) دیکھو پشک -
بشکاری | بقول سروری وجهانگیری و برهان و ناصری و جامع بمعنی کشت و زرع باشد
در شیخ آذری ع) چون شود وقت زرع و بشکاری ها آب آن چشمه میشود جاری که صاحب رشیدی
گوید که ظاهرا بمعنی بشکالی است یعنی زراعت برشکال چه بشکار و بشکال بمعنی برشکال آمده
صاحب بحر بذکر معنی بالا گوید که بشن بالفتح بمعنی زراعتی گذشت که بآب باران حاصل شود - خان آرزو
در سراج بذکر معنی بالا باشاره پنهانی بسوی رشیدی گوید که بعضی گویند بشکار در اصل بشکال بوده
یعنی برشکال اندرینصورت لفظ هندی خواهد بود و فرماید که زراعت خریف باشد که در هندوستان

با آب آسمانی می شود و این لفظ از عالم توافق هر دو زبان نباشد چراکه مرکب است از برش بمعنی بارش وکال بمعنی زمانه ولیکن کال بمعنی وقت در فارسی نیامده **مؤلف** عرض میکند که برادر- چرا در تحقیق لغت برشکال گریز کردی که بجایش گذشت و متحقق است که برشکال لغت مفرس است پس چه عجب است که بشکار را مخفف و مبدل برشکال دانیم که رای مهملهٔ دوم حذف شد بقاعدهٔ فارسی چنانکه با ها رو ما ها و لام بدل شد به رای مهمله چنانکه چنال و چنار و بترکیبش یای نسبت بشکاری کردند که معنی لفظی این چیزی که منسوب به موسم باران است وکنایه از کشت و زرع و چرا بازراعت خریف مخصوص می کنی و دخل محاوره و معنی مروجهٔ فارسی زبان برخلاف زباندانان می دهی حیف است که (برشکال) را مرکب از بارش و کال خیال می کنی نمیدانی که کال لغت سنسکرت است و بارش لغت فارسی اصل این است که برشا در لغت سنسکرت بارش را گویند و (برشاکال) مرکب سنسکرت است بمعنی موسم بارش فارسیان بحذف الف (برشکال) کردند که مفرس است این است حقیقت این لغت و نقد معلومات محققین با نام و نشان (اردو) زراعت مؤنث

(الف) بشکال (الف) بقول غیاث موسم بارش است و (ب) بقول

(ب) بشکالی رشیدی که بدل لغت (بشکاری) ذکرش کرده زراعت برشکال **مؤلف** عرض کند که مقصودش از زراعتی که آنرا در دکن خریف نامند که از آب باران می شود و احتیاج بدرائع آبرسانی مثل نهر و تالاب ندارد ولیکن این محض قیاس محقق هند نژاد است و نمیداند که فارسیان (بشکاری) را بمعنی مجرد زراعت استعمال کرده اند و ما از روی ماخذش صحت استعمال را بجایش عرض کرده ایم پس چیزی نیست که الف مخفف برشکال است که بجای خودش گذشت و (ب) مرادف (بشکاری) بلکه

اصلش وبشکاری مبدل این چنانکه صراحتاً این بجایش	گذشت (ار د و) الف - دیکھو بشکال (د ب) دیکھو بشکاری

(الف) **بشکر** الف - بقول جامع بروزن دلبر مرادف و (ب) بوزن بهمرد بمعنی (۱) شکار و
(ب) **بشکرد** (۲) شکارگاه و (۳) شکاری - صاحب جهانگیری نسبت (ب) گوید که با
اوّل مکسور بثانی زده و کاف عجمی مفتوح در اصل شکرد بود که مشتق از شکار باشد و چون با زائد
است معنی آن در ذیل لغت شکار مرقوم خواهد شد صاحب رشیدی نسبت (ب) فرماید که بمعنی
(۴) شکار کنند و از معانی اوّل تا سوم ساکت صاحب ناصری بذکر هر چهار معنی (ب) فرماید که (۵) ماضی
شکار کردن یعنی شکار کرد و فرماید که شکریدن بمعنی شکار کردن آمده صاحب مؤید بر معنی اوّل و دوم
(ب) قانع - خان آرزو در سراج نسبت (ب) می فرماید که در اصل شکرد داشت یعنی شکار کنندیدن
با **مؤلف** عرض کند که برادر - حق تحقیق ادا کردی آری موحدهٔ اوّل زائد است اگر قناعت
بر مشتقات بشکردن می کنی ماضی را چرا گذاشتی که ذکرش بر معنی پنجم گذشت و اگر تحقیق لغت
بلاتخصیص اشتقاق می خواهی چرا نمی گوئی که الف بمعنی اوّل مخفف شکار است بزیادت موحده
و بمعنی دوم مجازش یعنی مخفف (شکرگاه) بتخفیف لفظ گاه و بمعنی سوم مخفف شکاری بحذف
تحتانی آخره - ما این هر سه معنی را باعتماد صاحبان جامع و ناصری تسلیم کنیم که از اهل زبانند
و بمعنی چهارم بفتح کاف و رای مهمله مضارع مصدر...........

(ج) **بشکردن** که صاحب نوادر ذکر این کرده و به تحقیق ما مزید علیه شکردن است که
در ردیف شین معجمه می آید - موحدهٔ اوّل زائد است و اسم این مصدر همان شکر ز مخفف شکار
و بمعنی پنجم بفتح کاف و سکون رای مهمله ماضی مطلق (ج) صاحب ناصری این را ماضی شکار کردن

نوشتہ می پرسیم از وکہ چون خیال تو بہ (شکر یدن) رسیدہ است چرا بشکردرا بہ شکار کردن متعلق
کردی وچرا مصدر شکردن را فراموش کردی ازینجاست کہ نتوانستی بشکردرا ماضی (بشکردن) گوئی
مخفی مبادکہ آنچہ (ب) بمعنی اوّل و دوم مستعمل است دران دال مہملہ زائد باشد چنانکہ شفتالو وشفتالود
وپید او پیداد۔ ہمین قدر است حقیقت این لغات وتحقیق محققین اللّٰھم اغفر لھم
ولنا اجمعین (اردو) الف وب (۱) شکار۔ مذکر۔ دیکھو اشکار (۲) شکار گاہ
بقولہ۔ اسم مؤنث۔ شکار کھیلنے کا مقام۔ رمنا۔ نخچیر گاہ۔ (۳) شکاری۔ دیکھو اشکاری (ب)
(۴) شکار کرے۔ (مضارع) (۵) شکار کیا (ماضی) (ج) شکار کرنا۔

بشکّرش بقول ہفت بفتح اوّل وشین منقوطہ وکاف مشدّد مفتوح وفتح رای مہملہ وشین
منقوطہ زدہ (۱) سوگند لب وسخن شیرین او (۲) بکسر اوّل وسکون شین منقوطہ اوّل وفتح کاف و
رای مہملہ ای شکار کن اورا وبشکن اورا و (۳) بضم شین وسکون کاف بمعنی سپاس او۔ صاحب
شمس می فرماید کہ (۴) بلب او سخن شیرین وبذکر معنی دوم می طرازد کہ (۵) بمعنی شناس مؤلف
عرض کند کہ در معنی اوّل بای قسم است وشکّر بہ تشدید کاف استعارہ از لب وسخن شیرین معشوق
ودر آخرش شین ضمیر غائب ودر معنی دوم موحدۂ اوّل زائد ولفظ شکر امر حاضر مصدر شکردن
وشین معجمۂ آخرہ ہمان ضمیر غائب ودر معنی سوم موحدہ بمعنی در ولفظ شکر بالضم بمعنی سپاس
وتشکّر وشین آخرش ہمان ضمیر غائب حالا عرض می شود نسبت معنی چہارم وپنجم کہ بی تحقیقی صاحب
شمس اظہر من الشمس کہ در نقل عبارت بعض حروف را حذف کرد وبعض را تحریف ہر دو معنی
آخر الذکر لغو صریح وہیچ است وہیچ کہ سخن ناشناس لفظ سپاس را شناس نوشت کلمۂ او را حذف

کرده. قتاتل - بالجمله صاحب مؤید الفضلا بر ذکر معنی اول قانع - عرض می کنیم که آمدی برای تائید فضلا
لابد من ذکره که فضلا خیال معشوق را گناه دانند و بای قسم را نخوانده اند و شین ضمیر
غائب را فراموش کرده اند و معنی لفظ بشکر را هم اگر نمی دانند کفران نعمت است خیر گذشت که صاحب
مؤید هادی ایشان شده هانا تائیدی است که بشکرش فضلا تر زبانند (اردو) (۱) قسم ہے اسکے لب
اور میٹھی باتوں کی (۲) اسکو شکار کر (۳) اسکے شکریہ ہیں۔

بشکل | بقول جهانگیری مرادف بشکله و بشکنه که می آید با اول مکسور بثانی زده و کاف مفتوح
کژک کلیدانرا گویند صاحب رشیدی همزبانش صاحب برهان فرماید که بجکل کلید یعنی چوب کجی
که کلیدانرا بدان کشایند. صاحب جامع همزبانش صاحب ناصری فرماید که کلید کلیدان باشد (پهلوان
محمود قتالی خوارزمی گوید ع) دهان تو کلید انیست دشوار ٭ زبان تو کلیدان نگهدار ٭ بشری
کر بجنبانی جحیم است ٭ بجنیری گر بگردانی نعیم است ٭ بهشت و دوزخت را یک کلید است ٭
کلیدی اینچنین هرگز که دیده است ٭ صاحب سروری فرماید که کژک کلیدان یعنی آن چوبکی که در سوراخ های
کلیدان افتد و بان در بسته شود و فرماید که بفتح با و کاف نیز بنظر رسیده و در تحفة السعادت بضم
با و فتح شین آورده و بشکل هم باین معنی آمده. خان آرزو در سراج هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض
کند که کلیدان غلق است یعنی چیزے که بدان در را به بندند و آنرا مغلاق هم خوانند و زنجیرے را
مانند که بعد ازانکه در بسته شود آنرا بالای آن قائم کنند. و اندران قفل اندازند و بعوض قفل چوبد
پنجی هم تا زنجیر نکشاید و همین چوب کجی را فارسیان بشکل گفته اند پس تعریف سروری بهتر از همه
و موافق حقیقت که از بشکل کلیدان بند شود نه کشاده صاحب ناصری در بحث بشکل سندی را

آورده که برای کلیدان انست حیف است که از موضوع خود بی خبر است صاحب برہان از حقیقت این اگر خبر داری بود ذکر کشا و کلیدان ہمی کرد شک نیست که آله بشکل چون از کلیدان برارند کلیدان از جای خود می براید و در کشاده می شود ولیکن خود بشکل برای بند کردن کلیدانست (اردو) وہ لکڑی جو دروازہ بند کرنے اور زنجیر لگانے کے بعد زنجیر کے کنڈے میں بجائے قفل لگا دیتے ہیں تاکہ زنجیر نہ کھلنے پائے۔ مؤنث۔

بشکلم | بقول ہفت بکسر اوّل وسکون شین معجمہ وفتح کاف ولام ومیم زدہ (۱) خانہ که اطراف آن شبکه و بادگیر داشته باشد و (۲) خانهٔ تابستانی و (۳) صفه و ایوان و بارگاه را ہم گویند و فرماید که بفتح اوّل ہم بدین آمده **مؤلف** عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و بشکم به بای فارسی بمعنی سوم در ردیف بای فارسی می آید و بچکم بموحده و بچکم به جیم فارسی به ہمین معنی بجایش گذشت و بشکم بموحده بهر ۳ معنی اوّل الذکر می آید و صراحت ماخذ بر بچکم بموحده و جیم عربی کرده ایم و تکمیل آن بر بشکم کنیم در ینجا ہمین قدر کافی است که صاحب ہفت بشکم را ترک کرده و بجایش ہمین لغت را آورده قیاس ما نظر برین که ہمه محققین فارسی زبان بشکلم را ترک کرده اند و صاحب ہفت بشکم را ترک کرده ہمین است که سہو کتابت محقق باعث قیام لغت است و از ینکه پابند تحقیق ماخذ نبود بر تصحیح آن قادر نه شد لام زائد در قواعد فارسی نیست تا این را مزید علیه بشکم می گفتیم واللہ اعلم بالصواب مجرد قولش در خور اعتبار نیست (اردو) دیکھو بشکم

بشکل مخروطی | اصطلاح۔ صاحب روزنامچه بحواله سفرنامه ناصر الدین شاه قاچار گوید که بمعنی گاودم مستعمل است **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس و بمعنی حقیقی است مو ... بمعنی

سببیت و بشکل بمعنی اوست و تحتانی آخره برای
نسبت ـ مخفی مباد که حقیقت لغت (گاودم) بجای پیش
می آید دریجا همین قدر کافی است که فارسیان
گاودم را بدین معنی استعمال نکرده اند البته مجرد
(مخزوطی) هم افاده همین معنی می کند و ضرورت
ندارد که بالفظ (بشکل) مرکب کنند (اردو) گاودم
بقول آصفیه فارسی ـ مخروطی ـ گاجر کی وضع کا
لمبوترا ـ ایک سرے پر سے موٹا دوسرے پر سے پتلا ـ

بشکله بقول جهانگیری همان بشکل که بجای پیش
گذشت ـ صاحبان سروری و رشیدی و برهان
و جامع و سراج هم ذکر این کرده اند صاحب سروری
بشکنه را هم مرادف این گفته که می آید **مولف**
عرض کند که حقیقت این را بر بشکل عرض کرده ایم

و آن مخفف همین است بحذف های هوز آخره و این
مرکب است از پش که مخفف پیش است و کل بضم اول
و ثانی غیر مشدد و خفای ها بقول برهان بمعنی حرکات
جماع از فرو بردن و برآوردن پس معنی لفظی این چیزی
پیش است که در کلیان فرو می رود و بیرون می آید که نا
از آلت که تعریفش بر بشکل مذکور ـ بای فارسی
پش بدل شده به موحده چنانکه اسپ و اسب
و مبدل همین است بشکنه که بنون عوض لام
می آید چنانکه بنگاله و بنگانه که خان آرزو
آنرا لقب تصحیف داده از بین که از تبدیل
فارسی زبان خبر ندارد و قول صاحبان
زبان را نسبت زبان شان بیکاری شمارد ـ
لله العجب (اردو) دیکھو بشکل ـ

(الف) بشکلید **(ب) بشکلیدن**

صاحب سروری نسبت (الف) بحواله تحفه گوید که بکسر با و لام و سکون شین معجمه
(۱) بمعنی رخنه باشد که از سر انگشت و ناخن بهم رسد (استاد کسائی ے) با تن
لعل پوش سوسن گوهر فروش ٭ بر رخ پیل گوش نقطه زد و بشکلید زد بحواله نسخه حسین وفائی
فرماید که (۲) بمعنی نشان و رخنه در افگند آمده بسر ناخن یا بانگشت و فرماید که بیت مذکور معنی

دوم مناسب است چنانکه شمس فخری نیز آورده (ع) خسرو رستم جدال حاتم در با نوال ٭ آنکه
به پیکان تیر روی قمر بشکلید ٭ صاحب برهان می فرماید که ماضی رخنه کردن یعنی بانگشت و بناخن
رخنه ونشان کرده وذکر معنی اوّل هم کرده صاحب ناصری بمعنی دوم قانع وبقول مؤید مطبوعه
مطبع نولکشور رخنه ونشان کردن بسر انگشت یا ناخن در افگندن ودر دیگر نسخ قلمی بمعنی رخنه کرده
نشان کرده سرناخن بانگشت درافگند مؤلف عرض کند که الف ماضی مطلق (ب) باشد
بهمه معانیش وبس ومعنی اوّل خلاف قیاس وخلاف محاورهٔ فارسی زبان وبدون سند اعتنا
را نشاید وانچه صاحب برهان این را ماضی رخنه کردن گوید خلاف اصل است بلکه ماضی مطلق
بشکلیدن است بهمه معانیش که بر (ب) می آید وانچه بمعنی اوّل زبان کشاد اغلب که به پیروی
صاحب تحفه در غلط افتاد (ب) بقول سروری بکسر با ولام وسکون شین معجمه وکاف تازی
(۱) نشان کردن وبقول جهانگیری (۲) رخنه کردن بناخن یا بسر کارد و فرماید که (۳) رخنه شدن
هم بسر تیر وخار چنانچه اگر جامه کسی بخار در آویزد و بدرد گویند بشکلید) و (۴) چیزی را که
پهن کرده باشد صاحب رشیدی همزبانش در معنی دوم وسوم واز معنی چهارم ساکت صاحب
برهان بذکر معنی دوم وسوم وچهارم نسبت چهارم صراحت کند که پهن کردن چیزی را - صاحب
ناصری بذکر معنی دوم وسوم وچهارم می فرماید که مقلوب بگسلیدن می نماید صاحب جامع همزبان
برهان وصاحب بحر بذکر هر سه معانی آخر الذکر گوید که کامل التصریف است ومضارع این بشکلد
وصاحب مدار بذکر چهارم معنی آخره فرماید که به بای فارسی هم آمده وکلام کسانی را که بالا
گذشت سند معنی چهارم قرار می دهد - لاله ٹیکچند بهار در نوادر بذکر معنی دوم وسوم نسبت معنی

چهارم بحواله کسائی فرماید که معین کردن است و فرماید که الاول هو الصحیح یعنی مقصود ش همین قدر می نماید که معنی آخر الذکر را صحیح ندا ند و خان آرزو قفل بر دهان قلم کرد یا بشکل خاموشی را در کلیدان دهن تا زبان نکشاید و بمعرض اعتراض نیاید مؤلف حقیر عرض کند که همه محققین از ما خذ این بی خبر اند و نمیدانند که اسم این مصدر همان بشکل است که برزبان سراج المحققین است فارسیان بقاعده خود یای معروف و علامت مصدر دن او ر آخرش آورده مصدری وضع کردند که باصول ما قیاسی و اصلی است و بقاعده مقنّنین هند نژاد مصدر جعلی که فرق هر دو بر (اسم مصدر) گذشت بالجمله معنی حقیقی این بشکل در کلیدان اند اختن ولیکن بدینمعنی مستعمل نیست وکنایه باشد از نشان کردن چیزی که بر معنی اوّل بقول سروری گذشت و این مجاز معنی حقیقی است و معنی دوم و سوم مجاز مجاز و معنی چهارم را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم که همه مدعیانش از کلام کسائی استثنا کرده اند و آن را متعلق بمعنی اوّل می دانیم صاحب جهانگیری به تعریف معنی چهارم معذور است و بخیال ما همان معنی اوّل است که ورای سروری دیگری توت بیان نداشت و همه با آئینه و طرزی نوشتند که معنی چهارم قائم شد - مقصود ازان همین قدر است که انگشت بر چیزی نهادن و نشان بر چیزی کردن است وبس - آنچه صاحب ناصری این را مقلوب بگسلیدن خیال می فرماید - شایان اوست سبحان الله چه خوش بیان ما خذ است که از مطابقت لفظی و معنوی هر دو مبرّا است - بیچاره نمیداند که مقلوب بگسلیدن بسکلیدن به سین مهمله می شود و بر معنی بگسلیدن هم غور نمی فرماید که چه نسبت دارد با بشکلیدن این است طبع آزمائی محققین با نام و نشان و صاحب زبان (اردو) الف (۱) رخنه - بقول آصفیه

فارسی اسم مذکر۔ سوراخ۔ چھید (۲) ب کا ماضی مطلق اس کے تمام معنوں پر شامل (ب)(۱) نشان کرنا (۲) سوراخ کرنا (۳) سوراخ ہونا (۴) کسی چیز کو پھیلانا۔

بشکم بقول سروری بکسر با و سکون شین معجمه و فتح کاف تازی (۱) صفه (شهاب الدین ــه) خانهٔ چون سرای جان خورّم ز بشکمش غیرت فضای ارم ز صاحب برهان گوید که بارگاه و ایوان و صفه و (۳) خانهٔ تابستانی و خانه را گویند که اطراف آن شبکه باشد و بادگیر هم داشته باشد و فرماید که بالفتح هم آمده صاحبان ناصری و جامع هم ذکر هر دو معنی کرده اند۔ خان آرزو در سراج ذکر این با بجکم کرده گوید که بعضے پتکم بباي فارسی و تای قرشت خوانده اند و این تصحیف بشکم است و بای فارسی خطاست نیز فرماید که صاحب رشیدی بکسر اوّل و بای فارسی آورده و لیکن صحیح همان بشکم به موحده و فتح است که قول قوسی هم موافق همین است (انتهی) **مؤلف** عرض کند که بجکم به موحده و جیم عربی هم آمد که ذکرش گذشت و بصراحت ماخذش همدرانجا گفته ایم که بشکم اصل است بمعنی دوم و بجکم و پچکم و پتکم هرسه مبدلش بمعنی اوّل این مجاز معنی دوم انچه خان آرزو پتکم به بای فارسی و فوقانی تصحیف خیال می کند ما تصفیهٔ آن بر بجکم به جیم عربی کرده ایم (اردو) (۱) دیکھو ایوان (۲) دیکھو بجکم۔

بشکن بشکن اصطلاح۔ بقول خان آرزو در چراغ (۱) هنگامه جوش و خروش و بقول بعض گوید که (۲) در اصل بمعنی انگشتک زدن است که ارباب رقص را باشد صاحب غیاث نقلش برداشت و صاحب بحر لفظ بلفظش نگاشت (سلیم ــه) یکی نالد چو بلبل دیگری رقصد چو شاخ گل ز که به هین ای توبه میخواران چه بشکن بشکنے دارند ز که (ثابت ــه) بشکستی توبهٔ شیخ و خماری پرستان هم ز که برقص ای جام از فشاندی

که بشکن بشکن است امشب (حالی ۵) ز زلف
پر شکن سر رشته عیشی بدستم ده که دلم را شکن از
حسرت که بشکن بشکن است امشب که زلف پریشان
بهار گوید که بمعنی (۳) جشن بزرگ است که جمیع سامان
و اسباب رقص و راگ و رنگ دران باشد و می
فرماید که این از اهل زبان به تحقیق پیوسته (ملا
وارسته چلپی امام قلی بیک نام ۵) سرود رقص
است و تمری ست و دست افشان چنار که وقت
بشکن بشکن توبه است ساقی می بیار که مؤلف
عرض کند که معنی اول اصلا درست نیست و نه
معنی دوم به تخصیص باین اصطلاح است
تلمیذ حقیر مؤلف فقیر اعنی بهار زله بردار خان آرزو
تا مدار سیر چه بر معنی سوم نوشته است درست ست
یعنی فارسیان جشن بزرگ را بدین نام موسوم کردند
و حقیقت این جز این نیست که تکرار بشکن مبالغه ایست
و اشاره بسوی توبه بشکن یکی از خوش طبعان سخن
عجم گفت که چون بزم طرب مهیا و دور می آغاز می‌شود
بعض از شرکا جام نمی گیرند و معذرت کنند که ما توبه
کرده ایم و در جواب شان از هر طرف صدای
بشکن بشکن بلند می شود تا اصرار شان معذرت جو
را مجبور می کند و او توبه را می شکند و شریک دور جام
می شود و از ینجاست که اهل سرور محفل
رقص و سرود و نشاط را در اصطلاح فرس
بشکن بشکن نام کردند دیگر هیچ (اردو)
محفل سرور جس میں دور مے اور رقص سرود
سب کچھ ہو۔ مؤنث۔

بشکنج بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بفتح اول و ثالث دست و دست چپ و فرماید که بمعنی
فارسی هم آمده **مؤلف** عرض کند که همه محققین فارسی زبان از ین لغت ساکت اگر سند استعمال
این بدست آید توانیم گفت که اسم جامد فارسی زبان است که از لفظ پیش مخفف پیش و کنج بمعنی بیرون
کشیده وضع شد و معنی لفظی پشکنج چیزی که از پیش آستین بیرون آمده است کنایه از دست و انگشت

بتخصیص دست چپ استعمال کرده باشند بر سبیل مجاز باشد پس بر روی ماخذ بالکسر باشد و بر زبان عوام بالفتح کہ تصرف زبان است و بس بای فارسی بدل شد بموحده چنانکہ تپ و تب - (اردو) بائیں ہاتھ اور بایاں ہاتھ - مذکر -

بشکلہ صاحبان جہانگیری و سروری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع و موید ذکر این کرده اند مرادف بشکلہ کہ بجایش گذشت خان آرزو در سراج می فرماید کہ گمان تصحیف است از بشکلہ یکہ از ہیچ کسی مثال این نیاورده **مؤلف** گوید کہ درین قول محققین اہل زبان بہتر است از مثال صاحب سروری و ناصری و جامع رانمی شناسی کہ فارسی دانی ایشان است مجز قول این ہر سہ بہتر از شاعری و نثاری است کہ یک مصرع آن و یک فقره این را سند خود میدانی و ہمین سند را مثال می خوانی و نمیدانی کہ قواعد فارسی ذکر تبدیل لام با نون کرده است چنانکہ بتخالہ و بتخانہ پس این را مبدل بشکلہ می خوانیم و باعتبار ہر سہ محققین موقوف الذکر اسم جامد فارسی زبان می دانیم (اردو) دیکھو بشکلہ -

بشگوفہ بقول جہانگیری با اول مکسور و ثانی زده و کاف مضموم و واو مجہول (۱) شگوفہ را گویند (حکیم فردوسی ع) بہنگام بشگوفہ گلستان ٭ برون بر دلشکر بزابلستان ٭ و (۲) استفراغ نمودن وقی کردن بود کہ آنرا اشگوفہ و شگوفہ نیز خوانند صاحب رشیدی بذکر ہر دو معنی اشگوفہ و نقل سند فردوسی می فرماید کہ درین شعر اشگوفہ ہم میتوان خواند **مؤلف** حقیری پرسد از وکہ چرا و بچہ حجت سند لغت زیر تحقیق را از سند محروم می کنی و این چہ آئین تحقیق است کہ در کلام قدما اصلاح می دہی - ولے بر تو کہ حقیقت طلبان را گمراه می کنی و در لغتی کہ صحتش مسلم است شکی و شبہی پیدا میکنی بالجملہ صاحب برہان ہم ذکر ہر دو معنی کرده و تسامح جہانگیری را کہ در معنی دوم واقع شد درست کرد

یعنی عوض (قی کردن) بر مجرد قی و استفراغ قانع کہ مقصود ش غیر از حاصل بالمصدر نباشد صاحب ناصری بذکر ہر دو معنی بالا از کلام خودش و ظہیر فاریابی سند ہا پیش کردہ کہ استعمال اشکوفہ و شکوفہ المحققین درانست حیف است از و کہ موضوع خود را نگہ ندارد صاحب جامع ہم ذکر ہر دو معنی فرمودہ سراج و زلہ بردارش بہار ہر دو ازین لغت ساکت ۔ صاحب انند نقل نگار ناصری **مؤلف** عرض کند کہ ما بر اشکوفہ بیان کردہ ایم کہ اصل این و آن شکوفہ بہ کاف فارسی است و از ماخذ ہم اشارہ و بر اشگفت صراحتی کامل کردہ ایم و این مزید علیہ اصل است بزیادت موحدہ در اولش چنانکہ اشکوفہ بزیادت الف وصلی پس آنانکہ این را بکاف عربی دانستہ اند پی بماخذ نبردہ اند و باعتبار صاحبان زبان اعنی جامع و ناصری و غیر آن توانیم گفت کہ این مبدل آنست کہ می آید کہ کاف فارسی بعربی بدل شود چنانکہ گند و کند (اردو) دیکھو اشگوفہ ۔

(الف) **بشکول**	(الف) بقول سروری بشین معجمہ و کاف تازی بوزن معقول (۱) قوی
(ب) **بشکولی**	ہیکل و (۲) رنج کش و (۳) چلد در کار و (۴) حریص باشد و فرماید کہ بہمین

معنی بشکول ہم آمدہ شمس فخری ؎ چون در ارزاق بیش و کم نشود ٭ فارغ البال مردم بشکول ٭ صاحب جہانگیری فرماید کہ مرد قوی و حریص و چلد و (۵) ہشیار و چست در کارہا حکیم اسدی ؎ بہر کار بیدار و بشکول باش ٭ بدل دشمن خواب فرغول باش ٭ صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ و صاحب برہان باتفاق جہانگیری فرماید کہ بالفتح و کسر اول ہر دو آمدہ و (۶) بمعنی وسمہ نیز آن رستنی باشد کہ زنان ابرو را بدان رنگ کنند صاحب ناصری باتفاق برہان گوید کہ بشکولیدن مصدر انیست صاحب جامع باتفاق ناصری فرماید کہ بمعنی ششم بالفتح و باقی معانی بالکسر است

صاحب مؤیدی فرماید که بمعنی جلد بالضم و (۷) امر حاضر بشکولیدن - خان آرزو در سراج ارشاد کند که بکسر
اوّل بمعنی چهارم و بحوالهٔ برهان ذکر معنی ششم کند بحوالهٔ قوسی بالفتح معنی دوم را بجفاکش نوشته و (ب)
بقول مؤید اگر یای مصدری باشد (۱) بمعنی جلدی و سختی کشتی و حریصی و اگر یای خطاب باشد
(۲) بمعنی بشکول هستی و اگر یای تنکیر بود (۳) بمعنی یک مرد بشکول و بحوالهٔ دستور گوید که (۴) بمعنی
شور - صاحب هفت نسبت معنی اوّل فرماید که قوی هیکلی و سختی کشتی و چستی و چابکی و حریصی
و هوشیاری و ذکر معنی دوم هم کرده صاحب شمس فرماید که آنچه در بشکول گذشت **مؤلف**
عرض کند که خدایش بیامرزد که فرقی در الف و ب نکرد مخفی مباد که الف اسم جامد فارسی زبان است
مزید علیه شکول که بمعنی جلدی و چابکی بجایش می آید و آن مبدل ژکول است که زای فارسی بشین
بدل شده شکول شد چنانکه باژگونه و باشگونه پس بنیاد و اصل این لغت همان ژکول است مگر
محققین فارسی زبان این را ترک کرده اند و مبدلش شکول را قائم داشته اند و شاهد وجود ژکو
مزید علیه آن بژکول است که گذشت و ما اخذی که بر بژکول عرض کرده ایم رهبتر از آنست این ماخذ
که بژکول را مزید علیه ژکول دانیم و ژکول را اسم جامد فارسی زبان و شکول را که می آید مبدلش خوانیم
و بشکول یعنی لغت زیر تحقیق جز این نیست که مزید علیه شکول است بزیادت موحده در اوّلش - حالا
عرض میشود نسبت معنی که قوی هیکل معنی اصل و دیگر هر چهار معانیش مجاز آن که معاصرین عجم تصدیق
این می کنند البته معنی ششم خلاف قیاس است که وسمه یعنی برگ نیل را هم بعض محققین بشکول
گفته اند و چارهٔ نیست جز این که بدین معنی هم اسم جامد دانیم و حقیقت طبیعت و خاصیت این بر
(برگ نیل) گذشت نسبت معنی هفتم همین قدر بس است که یکی از مشتقات بشکولیدن است که

می آید شامل بر همه معانیش بر سبیل امر بمعنی مبادر کہ (ب) اسم مصدر بشکولیدن است بزیادت یاے مصدری در آخر الف و شامل بر همه معانی مصدری که صاحب ہفت خوب صراحتی کرده است کہ نقلش بالا گذشت و نسبت معنی چهارم این عرض می شود کہ اگر باعتماد صاحب دستور این را تسلیم کنیم باید کہ عوض شور - شورش گوئیم و شور را معنی ہشتم الف قرار دہیم کہ در معنی مصدر بشکولیدن کہ می آید این را دخل و تعلق است و آنچه صاحب مؤید برای تائید فضلا صراحت معنی دوم و سوم (ب) کرده است حسن لیاقت اوست کہ فضلا را کورد نادان خیال می کند تا ہی مناسب دو وحدت را نشان می دہد وای بر موضوعش حیف است تالیف خود - امؤید الجہلا چرا نام نہ نہاد کہ فضلا محتاج آنقسم تائید شر سناکش نبوده اند (اردو) الف (۱) قوی ہیکل - بقول آصفیہ - عربی - قوی جثہ - زور آور (۲) جفاکش کہہ سکتے ہیں - محنتی محنت کے ساتھ کام کرنے والا (۳) پھرتیلا - بقول آصفیہ چست - تیز - ہوشیار - جلدی سے کام کرنے والا - چالاک (۴) حریص - دیکھو آزغنده - (۵) ہوشیار (۶) وسمہ بقول آصفیہ نیل کے پتے جن سے خضاب کیا جاتا ہے (دیکھو برگ نیل) (۷) بشکولیدن کا امر حاضر (۸) شور بقول آصفیہ فارسی - اسم مذکر - غل غپاڑا آشوب فتنہ (ب) (۱) قوی ہیکلی مؤنث - جفاکشی مؤنث - پھرتیلا پن مذکر - حرص مؤنث - ہوشیاری چستی - مؤنث (۲) بشکلیدن کا واحد امر حاضر (۳) ایک بشکول (۴) شورش - بقول آصفیہ کھلبلی - ابتری - پریشانی - مؤنث -

بشکولیدن بقول سروری بفتح تا و دال مہملہ و سکون شین معجمہ و ضم کاف و کسر لام

(۱) جلدی نمودن و (۲) در کار حریص بودن صنا... برہان بذکر ہر دو معنی گوید کہ بکسر اول ہم درست

باشد - صاحب غیاث بر چالاکی نمودن قانع
که متعلق بمعنی اول است و حوالهٔ برهان می دهد
ونمی دانیم که چرا معنی دوم را می گذارد که ذکرش
در برهان موجود است - صاحب بحر می فرماید
که بهر دو معنی بالا کامل التصریف و مضارع
این بشکولد و صاحب نوادر گوید که مرادف
شکولیدن و وشکوریدن و (وشکریدن)
و (وشکردیدن) و (وشکولیدن) بمعنی چابکی
نمودن در کارها. صاحب موارد هم بانش
(وشکلیدن) را هم مرادف این گفته و
نقل قول برهان هم کرده و بشکول را حاصل
بالمصدر این آورده و در نسخهٔ مذکور
(مطبوعه مطبع نولکشور) بمعنی رخنه انداختن
است معلوم می شود که مصححان مطبع - رخنه
در معنی انداخته اند و معنی بشکلیدن را بر بشکو
لیدن نقل کرده اند و در دیگر نسخ قلمی ذکر
معنی اول است و بس مؤلف عرض کند
که ما صراحت ماخذ این بر لغت بشکول کرده ایم
و اسم این مصدر همان بشکول است و
این مزید علیه شکولیدن که می آید بزیادت
موحده و (وشکولیدن) هم مبدل این که
موحدهٔ اول بدل شد به واو چنانکه آب
و آو و (وشکوریدن) مبدلش به تبدیل
لام به رای مهمله چنانکه الوند و اروند و
(وشکلیدن) و (وشکریدن) مخففش که واو
حذف شد چنانکه مغول و مغل و (وشکردیدن)
بزیادت دال مزید علیه آن چنانکه سپرین
و سپرهشد و ناردن و ناروند و صراحت
کامی حقیقت هر یکی بجایش کنیم - مخفی مباد که
قیاس متقاضی آنست که به همه معانی مصدری
بشکول این را گیریم که بجایش مذکور شد
ولیکن تصرف زبان بیش نیست که استعمال
این بهمین دو معنی یافته شد و بر شکولیدن
که اصل همین مزید علیه است معنی شوردانیدن

(اردو) (۱) کام جلد کرنا۔ جیتی اور چالاکی کرنا (۲) حریص ہونا۔ حرص کرنا	ہم می آید کہ ذکرش بر بشکول گذشت و در پنجا متروک

بشکوه بقول سروری۔ بوزن بهبود بمعنی صاحب حشمت و هیبت (استاد لبیبی ع) زبس بود بشکوه و با فرهی بجهان دیدا ورا خورای شهی بجہ صاحبان برهان وجامع هم ذکر این کرده اند صاحب ناصری گوید که از قبیل بحر که اصلش با آخر د بود پس اصل این (با شکوه) است **مولف** عرض کند که بهتر ازان است که موحده را بمعنی معیت گیریم و تصرف محاوره در اعراب دانیم که حرکت شین را ساکن کرده اند (اردو) صاحب شکوه و حشمت۔

بشگ بقول سروری بروزن رشک (۱) شبنم و (۲) برق و (۳) خمره و بالضم (۴) بمعنی جعد و زلف و (۵) غمزه و عشوه **مولف** عرض کند که این همان است که بکاف عربی در آخر گذشت و بہ تحقیق ما هم کاف عربی متحقق و صراحت ماخذ ہمدر انجا کرده ایم و همه معانی بالا ہمدر انجا مذکور الا معنی سوم که صاحب برهان خمره را بالضم بمعنی خم کوچک و خمچه آورده و صاحب منتخب در عربی زبان ظرفی را گفته که دران خمیر و غیر آن کنند اگر باعتماد صاحب سروری که از اهل زبانست این را بمعنی خمره گیریم اسم جامد باشد و مخفف بشنگ و مبدلش که کاف عربی بفارسی بدل شد چنانکه کند و گند (اردو) (۱) و (۲) دیکھو بشک کے دوسرے اور چوتھے معنے (۳) دیکھو بشنگ (۴) دیکھو بشک کے تیسرے معنے (۵) دیکھو بشک کے پہلے معنے۔

بشگرد بقول برهان بکسر اول و فتح کاف فارسی بروزن بهمرد (۱) شکار و (۲) شکار گاه و (۳) شکاری را گویند و فرماید که بحذف دال هم آمده صاحبان انند و هفت هم همزبانش **مولف** عرض کند که تسامح دلی خبری هر سه محققین از ماخذ است و این همان لغت است که بکاف عربی

گذشت و صراحت ماخذ که همدر اینجا کرده ایم تردید کاف فارسی می کند و محققین اہل زبان که در اینجا باکاف عربی ذکر این کرده اند معتبر تر ازین ہر سه (اردو) دیکھو بشکرد۔

بشگفته (الف) صاحب شمس نسبت (الف) گوید که بالفتح یعنی (۱) کشاده و (۲) افراخته و

بشگفد (ب) بکسر یکم و ضم سوم کشاده و پہن کرده و (ج) بالکسر ہمان اشگوفه (فرہنگ سروری)

بشگوفه (ج) ع بهنگام اشگوفه گلستان ز برون برد لشکر بزا باستان و صاحب انند تبرک (الف و ب) ذکر (ج) کرده و بمعنی (۱) شگوفه و (۲) قی آورده **مؤلف** عرض کند که الف ہم بالکسر و ماضی مطلق مصدر بشگفتن بزیادت ہای ہوز در آخر که افاده معنی مفعولی کند بمعنی کشاده و گل شده و اصلا بمعنی افراخته نیامده و (ب) بکسر موحده و ضم کاف فارسی و فتح موحده مضارع بشگفتن و اصلا بمعنی کشاده و پہن کرده نیست بی خبری محقق از قواعد فارسی است پس معنی (ب) کشاده شود و گل شود و ج ہمان که ذکرش بر (بشگوفه) کرده ایم که بکاف عربی گذشت مزید علیه شگوفه بزیادت موحده در اولش و مرادف اشگوفه (اردو) الف (۱) کھلا ہوا۔ پھولا ہوا (ب) کھلے۔ پھولے (ج) شگوفه۔ دیکھو اشگفته۔

بشگیر بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ بالفتح (۱) رومال و دست مال را گویند صاحب سوار السبیل این را بمحاورهٔ حال عرب معرب نوشته گوید که (۲) اصل این پیشگیر به بای فارسی و تحتانی چہارم است چادری را نام است که دراز باشد و بوقت خوردن طعام بجانب پیشین بر زانو ہا کشند تا لباس از شوربا وغیره محفوظ و مصئون ماند **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است استعمال این معرب در فارسی زبان بنظر نیامده و قول محققین ہند نژاد بدون سند

استعمال تسلیم نہ کنیم کہ معاصرین عجم و محققین صاحب زبان ازین ساکت اند و حقیقت پشتگیر بجایش مذکور شود۔ اگر استعمال این بنظر آید بہ بدل و مخفف پشتگیر دانیم کہ بای فارسی بدل شد بہ موحدہ چنانکہ تپ و تب و تحتانی حذف شد (اردو) (۱) رومال۔ بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر۔ منہ پونچھنے کا کپڑا۔ تولیا۔ بینی پاک۔ دست مال۔ دست پاک (۲) وہ رومال یا تولیا جو کھانے کے وقت حفاظت لباس کے لئے زانو پر ڈالتے ہیں۔ مذکر۔

(الف) **بشل** بقول سروری بحوالۂ نسخہ و فائی بشین معجمہ بوزن بغل (۱) بمعنی بچسپ و درآویز (شمس فخری ت) گرت باید کہ بگذری زسہا ٭ دست خود در رکاب شاہ بشل ٭ و فرماید کہ نشل بنون ہم بنظر رسیدہ و گوید کہ (۲) بمعنی دو چیز ہم کہ برہم گیرند صاحب برہان فرماید کہ بمعنی گرفت و گیر یعنی دو چیزے کہ بر یکدگر چسپند و درہم آویزند و بذکر معنی اول گوید کہ امر است از بد آویختن و چسپیدن و بذکر ....

(ب) **بشلد** فرماید کہ یعنی بچسپد صاحب سروری ہم ذکر این کردہ (ناصر خسرو ت) آتش بیشک بجانت در بشلد ٭ چون تو بچیز حرام در بشلی ٭ صاحب ناصری نسبت (الف) ہمزبان برہان و بذیل آن ذکر (ب) ہم کردہ خان آرزو ازین لغت گریز کرد و در ردیف نون نشل را نوشتہ می گوید کہ بفتحتین دو چیز برہم دوختن و چسپاندن و فرماید کہ بر بنیاس نشلیدن و نشلیدہ و گوید کہ در سروری بجای نون موحدہ آوردہ و خیال خود ظاہر می کند کہ ہمین صحیح است و فرماید کہ تو سی ہم بہای موحدہ آوردہ و بالآخر اعتراض کند بر صاحب برہان کہ بہ ہمین معنی نشل بنون نوشتہ اول و بای سوم نیز آوردہ خطا در خطا ست و نسبت معنی بشل می طرازد کہ یعنی درآویزندہ و درآویزندہ

و درآویختن است و بر بقیاس جمیع باب (انتهی قوله) **مؤلف** عرض کند که این چه آئین تحقیق
است که لغتی را از مقام حقیقیش ترک کردن و بجای ما بجد ذکرش کردن جز این نیست که حقیقت جواب را
بغلط انداز دمی پرسیم از وکه هرگاه در ردیف نون نشل را به موحده تصحیح میدانی پس نشل را به نون
چه میدانی طرز بیانت جز این نیست که نشل غلط است آنچه صاحب برهان نشبل را به نون و با
مرادف این گفته که آنرا خطا در خطا میدانی نسبت آن عرض کنیم که خطای تست که حقیقت را
دریافتن نمی توانی و از این اعتراض بی محل تو نا برخوردیم و به حقیقت رسیدیم که اصل بشل و نشل
(هردو) نشبل است به نون اوّل و موحّده سوّم که فارسیان این اسم جامد را وضع کرده‌اند از
لغت عرب نشب که بقول منتخب بمعنی درآویختن از چیزی است و معنی اسمی این آویزش و
درآویختگی. فارسیان بزیادت لام درآخرش مفرّس کردند و به همین معنی استعمالش نمودند
ولیکن محققین بالا در عرض معنی از احتیاط کار نگرفتند چنانکه صاحب برهان معنی (الف) را گرفت و
گیر نوشت و آنچه نسبت معنی ب می فرمائی که بمعنی درآویز است خبر می دهیم بتو که این معنی امر حاضر
بشلیدن است که قابل ذکر نبود و آنچه بمعنی درآویزنده می گوئی خطای تست که اسمیه معنی بدون
ترکیب امر حاضر با اسمی از مجرد امر حاضر حاصل نمی شود و آنچه بمعنی درآویختن میدانی غلط است
که لفظ آویزش برای عرض اسمی در فارسی زبان موجود است و بشل اصلا بمعنی درآویختن نیست
بلکه بشلیدن بمعنی درآویختن می آید بالجمله نشل که در ردیف نون می آید مخفف نشبل است که
تعریفش بصراحت ماخذش بالا گذشت و بشل به موحّده مبدّلش که نون به موحّده مبدل شد چنانکه
نرسک و برسک و این اسم مصدر بشلیدن است و نشل اسم مصدر نشلیدن که هر دو بمعنی مرادف یکدیگر

است پس حقیقت معنی دوم همین قدر باشد که اسم مصدر و حاصل بالمصدر بشلیدن هر دو آمده یعنی
آویزش و آنچه صاحب برهان ذکر معنی اول آنرا امر حاضر بدر آویختن و چسپیدن گفته خطای
اوست که امر حاضر بشلیدن باشد بجائے که موضوع ما لفظ است واز معنی کار گرفتن صحیح نباشد و
(ب) مضارع همان بشلیدن که می آید (اردو) الف (۱) دیکھو بشلیدن یہ اس کا امر حاضر
ہے (۲) آویزش - دیکھو آویزش (ب) مضارع ہے مصدر بشلیدن کا - اسکے تمام معنی پر شامل

بشلشکه | بقول برهان بکسر اول و ثانی و فتح شین نقطه دار و کاف بلغت یونانی نباتیست
سرخ رنگ از انگشت دست گنده تر که هم بیونانی جنطیانا گویندش بول و بعض رانند صاحب
محیط ذکر این کرده گوید که اسم رومی جنطیانا است و بقول بعض اندلسی و به جنطیانا فرماید که
بکسر جیم و کسر طا و رتها اسم یونانی شنبلی رومی است و اهل روم اسپیبتان و اهل مغرب بشلشکه
و قنطاریا الحیه و بسریانی فیقیانا آردمن و بفارسی کوشاد و بعربی دواء الحیه و کف الارنب
و کف الذئب و بانگلیسی جنشین روٹ و بهندی پکھان بید نامند و فرماید که پکھان بید شاید
جنطیانای هندی باشد و وجه تسمیه این همین که اول کسی که این را یافته جنطین پادشاه روم
بود گرم و خشک در اول سوم و گویند گرم در سوم و خشک در دوم - قوت آن سه سال باقی ماند
مفتح و دران قبض اندک و بیخ آن در تقطیع و تلطیف و جلا بالغ و محلل و منقی و مسکن و عجایب
و منافع بسیار دارد - صاحب برهان بر کوشاد فارسی گوید که بر وزن فولاد گیاهیست خوش
رنگ که آنرا جنطیانا گویند تریاق جمیع زهرهاست **مؤلف** عرض کند که فارسیان با وجودی
که اسم این در فارسی زبان موجود همین لغت یونانی یا رومی را اکثر استعمال کنند ازینجاست که

صاحب برهان این را جا داده است (اردو) پگهان بیده - مذکر۔

بشلنگ بقول سروری بشین معجمه و لام بوزن نیرنگ (۱) قلعه ایست در هند (حکیم عنصری ے)
بکوه و ساده نتوان مرگ برنخواهی گشت ٭ همی درآید در روی توانان آژنگ ٭ اگر بخواهی بر دشت ساده
شود پشیمان ٭ و گر بخواهی در شو بقلعه بشلنگ ٭ (استاد فرخی ے) آنکه زیر سم اسپان سپه خورد
بسود ٭ پربانی در و دیوار حصار بشلنگ ٭ صاحبان برهان و ناصری هم ذکر این کرده اند و
آخر الذکر صراحت مزید کند که بر کوهی بلند واقع بوده و سلطان محمود آنرا فتح نموده و بحواله جهانگیری
گوید که باول مضموم و بثانی زده (۲) بمعنی ناقص و معیوب و هرزه و بی معنی است **مؤلف**
عرض کند که آغا مرحوم صاحب جهانگیری نوشته است پشتلنگ است به بای فارسی و تای فوقانی سوم و
سندش از حکیم سوزنی که نقلش در ینجا هم کرده پشتلنگ ظاهر است نه بشلنگ و هو هذا (ع) نمرود
پشه خورده و فرعون پشتلنگ ٭ پس اگر درین مصرع پشتلنگ را پشلنگ خوانده باشی خطای نیست
که وزن شعر اجازت آن نمی دهد و در آخر بحث میفرمائی که بنا برین شعر لغت دیگر است و بایستی
که پیش ازین نوشته شود ما می گوئیم که غور نمی کنی که به بای فارسی است پس باید که پس ازین
بجایش نوشته شود نه پیش ازین و خود تو در ردیف بای فارسی ذکر آن کرده و همدر انجا میفرمائی
که پشتلنگ بمعنی ناقص و معیوب به حذف فوقانی هم آمده یعنی پشلنگ پس ضرورت تدخلش
با لغت زیر بحث چه بود و عجب از تو که در ردیف بای فارسی پشلنگ را به بای فارسی بمعنی
همین قلعه گفته و همین سند (استاد فرخی) را در انجا نقل کرده که بالا مذکور شد لیس العجب کل
چه آئین تحقیق است بیچاره فرخی بدست اختیار نیست که در کلام واحدش در ینجا نقل بشلنگ

بموحده می کنی و دراینجا بپای فارسی نمی دانیم که این چه پریشان بیانیست که درینجا بذیل پشلنگ پشتلنگ را داخل کردی و دراینجا به تحت پشتلنگ. پشلنگ را بمعنی قلعه جادادی حق آنست که پشلنگ به بای فارسی اصل است بمعنی قلعهٔ که ذکرش بالاگذشت و صراحت ماخذش همدراینجا کنیم و فارسیان برسبیل تبدیل آنرا به موحده هم خوانده اند چنانکه تپ و تب و اسپ و اسب برخلاف آن پشتلنگ بمعنی ناقص و معیوب به بای فارسی است که بجایش می آید و تحقیقش پشلنگ هم که همدراینجا بجایش مذکور میشود و مبدلش بمعنی ناقص و معیوب بپای [illegible] محقق اهل زبان بی وجه و بی محل ذکرش با این لغت کرد و حقیقت جوابدهٔ [illegible] ازینجاست که ما صراحت کامل را همدرینجا پسند بدیم اسحاصل معنی دوم [illegible] است [illegible] بنیادی ندارد (اردو) پشلنگ ایک قلعہ کا نام ہے جسکو سلطان محمود نے ہندوستان میں فتح کیا تھا جس کی کامل تعریف اور تاریخی کیفیت معلوم نہ ہوسکی کہ وہ کس مقام پر واقع ہے۔ فارسیوں نے اسکو بای عربی سے بھی استعمال کیا ہے۔ مذکر۔

بشلواریدن

مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف (برپاچه ریدن) که گذشت **مؤلف** عرض کند که محققین فارسی زبان ذکر این نکرده اند و شک نیست که موافق قیاس است و ماحقیقت این بر (برپاچه ریدن) ظلو نوشته ایم حیف است که سند استعمال پیش نشد. ما این را با وجود مطابقت قیاس مرادف (برپاچه ریدن) درهمان وقت تسلیم کنیم که سند استعمال پیش شود. صاحب بحر استاد فارسی زبان ما و واجب التعظیم است ولیکن تحقیقت این لغت مجرد قولش را بدون سند استعمال معتبر ندانیم که محققین زباندان و اهل زبان

ومعاصرین عجم ازین مصدر اصطلاحی سکوت ورزیده اند وعوض این (برپاچه ریدن) استعمال می کنند (اردو) دیکھو برپاچه ریدن

(الف) **بشلی** بقول سروری بشین معجمه بر وزن وغلی یعنی پچپی و درآویزی (ناصر خسرو ۵)
به هیچ نیابی فراز وپند و قرآن / بر غزل و می بطبع در بشلی / صاحب برهان هم ازآنش خبر گذشت
که صاحب ناصری ذکر این با بشلیدن کرده و دانست که واحد امر حاضر بشلیدن است با یای خطاب
از بشل که امر است۔ ....

(ب) **بشلیدن** مصدریست بقول برهان وناصری بر وزن چسپیدن بمعنی (۱) درآویختن
صاحب جامع نذکر معنی اول گوید که (۲) گرفت وگیر کردن هم صاحب سروری فرماید که بمعنی (۳)
دوسانیدن و برچسپانیدن (استاد آغاجی ۵) در گل غربت بپا بشلیدنم / نیست ممکن روی یاران
دیدنم / صاحب موارد نسبت معنی اول گوید که (۴) چنگ زدن هم وذکر معنی اول هم کرده چسپیدن
را معنی جداگانه قرار می دهد بحالیکه داخل معنی اول است وفرماید که (۵) بمعنی فرو رفتن در چیزی
و بند شدن و بسند همین معنی نقل همان کلام آغاجی کند که بالا مذکور شد بهار در نوادر بذکر معنی اول
و پنجم فرماید که بشلیدن بزیادت نون هم آمده و ظاهرا تصحیف این است صاحب بحر بر معنی اول
پیچیدن را اضافه کند و (۶) معنی خوابیدن را بیفزاید و فرماید که کامل التصریف ومضارع این
بشلد **مؤلف** عرض کند که اسم این مصدر همان بشل که گذشت و اشاره این مصدر انجا
کرده ایم۔ فارسیان بقاعدهٔ خود یای معروف وعلامت مصدر دن را با بشل مرکب کرده مصدری
وضع کردند که قیاسی است و باصول شان جعلی و باصول ما اصلی است که تعریف هر دو بر لغت دا هم
مصدر گذشت بالجمله معنی اول حقیقی است و معنی دوم غیر از اول نباشد که طرز بیان صاحب جامع

معنی دیگر قائم کرد قیاس ما همین قدر است که محقق اہل زبان از گرفت و گیر (در آویزش) خیال کرده و محاوره زبان در ہر دو فرق دارد فتامل واگر باعتبار محقق اہل زبان معنی دوم را جدا داریم چنانکه عمل کرده ایم جز این نیست که مجاز معنی اول باشد و معنی سوم بیان کرده سر دری تعجب خیز است آغا خیال نکرد که از سند آغا جی ....

بشلیدن بپا مصدر مرکبے پیدا می شود که معنی لفظی این در آویختن بوسله پای و (ج) بشلیدن درینجا ہم بمعنی اول است و این مرکب کنایه ایست از پابگل شدن خصوصاً بقرینه که در مصرع اول ذکر گل آمده آغا جی گوید که در گل غربت بشلیدن من بپا یعنی پابگل غربت شدم مشاہده روی یاران را خارج از امکان کرد پس آنکه معنی سوم باستناد ہمین یک شعر قائم کرد سکند خورد و نمیدانیم که معنی متعدی چسان ازین شعر پیدا فرمود۔ عجب است از محقق اہل زبان که در تحقیق لغات زبان خود از غور کار نگرفت حالا عرض می شود نسبت معنی چہارم که چنگ زدن است۔ اصلا اینمعنی را در کلام فارسیان نیافتیم و مجرد قول ہند نژادی بدون سند استعمال اعتماد را نشاید و معنی پنجم بیان کرده موارد ہم نتیجه بی غوری اوست که بسند ہمان شعر آغا جی معنی فرو رفتن در چیزی و بند شدن قائم کرده و بر لفظ (بپا) خیال نکرد اگر (بشلیدن در گل) می بود البته معنی مذکور پیدا می شد حیف است که صاحب موارد حل معنی شعر نکرد و بخیال سطحی کار گرفت و معنی ششم را ہم تسلیم نکنیم که استاد ما (صاحب بحر) بدون سند استعمال ذکرش کرده و با استعمال این بدینمعنی در کلام فارسی ندیدیم۔ استاد ما در کلام فارسیان دیده باشد تا از کلکش چکیده و بگریش تلمیذ حقیرش نرسیده و معاصرین عجم قیاس تلمیذش را پسندیده اند والله اعلم بحقیقة الحال

(اردو) (الف) بشلیدن کے امر حاضر کا واحد (ب) (۱) لپٹ جانا (۲) گرفت و گیر کرنا۔ پکڑنا۔ پھانسنا (۳) لپٹانا۔ (۴) پنجہ مارنا (۵) پھنس جانا (۶) سوجانا۔ (ج) پھنس جانا۔ کیچڑ وغیرہ میں۔

بشم | بقول سروری بروزن چشم سفیدی را گویند کہ بامداد بر سبزہ نشیند مانند شبنم (استاد فرلادی ۵) چون مور سبز بود کہن موی من ہمہ چو دروا کہ نشست بران موی سبز بشم جہانگیری فرماید کہ شبنم ریزہ کہ سحرگاہان بر سبزہ زار نشیند و سپید نماید صاحب رشیدی گوید کہ ہمان بشک است کہ گذشت۔ صاحبان برہان و ناصری و جامع و سراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ این مبدل بژم است کہ بجایش گذشت وصراحت ماخذش ہم در انجا کردہ ایم زای فارسی بدل شد بہ شین معجمہ چنانکہ باژگونہ و باشگونہ دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بژم۔

(۲) بشم۔ بقول سروری بروزن چشم قماشی است سیاہ کہ در عربستان پوشیدن آن متعارف **مؤلف** عرض کند کہ عجبی نیست کہ اصل این پشم بہ بای فارسی باشد و تعریبش بہ موحدہ کہ بر زبان فارسیان ہم مستعمل شد و جا دارد کہ این قماش را از پشم ساختہ باشند و موسوم شد بہ پشم و باشد کہ تعریب نباشد و فارسیان بای فارسی را بموحدہ بدل کردہ باشند چنانکہ تپ و تب (اردو) بشم ایک کپڑے کا نام ہے سیاہ رنگ کا جو عربستان میں زیر استعمال ہے کہ پشمی ہو اسکی حقیقت مزید معلوم نہو سکی۔ مذکر۔

(۳) بشم۔ بروزن چشم بقول سروری نام موضعے است درمیان ری و طبرستان کہ ... سیر است۔ صاحبان رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج و جہانگیری ہم ذکر این کردہ ... **مؤلف** عرض کند کہ عجبی نیست کہ فارسیان نظر بر سرو سیری این موضع بدین اسم موسوم ...

کردہ باشند پس برسبیل مجاز متعلق بمعنی اوّل باشد (اردو) ایک موضع کا نام بشم ہے جو رے اور طبرستان کے درمیان واقع ہے ۔ مذکر

(۴) بشم ۔ بقول سروری بحوالۂ جہانگیری بفتح شین طول صاحبان جہانگیری و برہان و رشیدی و ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج می فرماید کہ لغت عرب است بمعنی طول شدن

مؤلف عرض کند کہ چنان است بلکہ صاحب منتخب گوید کہ بفتحتین در عربی زبان بمعنی ستوہ آمدن از چیزی است یعنی عاجز آمدن پس خیال ما برخلاف خان آرزو ست کہ این را مفسرش دانیم بمعنی فوق الذکر این وجہ با معنی ستوہ تعلق دارد و قول سروری و ناصری و جامع کہ از اہل زبانند معتبر تر از وست (اردو) طول بقول آصفیہ عربی ۔ رنجیدہ ۔ غمگین ۔ اداس ۔ اندوہگین ۔

(۵) بشم ۔ بقول سروری بحوالۂ جہانگیری بفتح شین معجمہ بمعنی ناگوار صاحبان جہانگیری و برہان و ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج فرماید کہ لغت عرب است بمعنی ناگوار شدن

مؤلف عرض کند کہ بقول منتخب در عربی زبان بمعنی ناگوار شدن طعام است پس استعمال فارسیان بمعنی مطلق حاصل بالمصدر کہ ناگواری است برسبیل تفریس بتوان گرفت و قول محققین اہل زبان اعتماد را شاید (اردو) ناگوار بقول آصفیہ اجیرن ۔ خلاف طبع ۔ مکروہ ۔ ناپسند خاطر (زکی ؏) مرگ تری ناگوار زیست تری تجھ پہ بار ہو تیرے لئے زکی دوست دعا کیا کریں ؎

(۶) بشم ۔ بقول جہانگیری با اوّل مفتوح و بثانی زدہ ملحد ولی دین را [illegible] بشیمہ کہ بعد رسول خدا انکار کنند و با آل او ندیم سگالے مرکنند و صاحبان رشیدی و ناصری و جامع و سراج ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی پنجم باشد کہ ملحدی ملحد [illegible] ناگوار

خاطر دیندار انست (اردو) ملحد دیکھو (بددین)۔

بشماق بقول برہان در ملحقات پای افزار صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ این را بمعنی لغت فارسی زبان گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ در بہیرۂ ملحقات برہان سکندری خوردہ بشمق بمعنی نعل لغت ترکی است و باشماق ہم کہ صاحب کنز ذکرہر دو کردہ و صاحب لغات ترکی بشمق را آوردہ باین حال فارسیان بتصرف تخفیف بطور تفریس استعمال این کردہ باشند و تصرف جز این نباشد کہ در رسم الخط تبدیل کنند (اردو) دیکھو افزار پا۔

بشمخ بقول ملحقات برہان بروزن برزخ (۱) نام دعائے است صاحب ہفت بمعنی مطلق دعا گوید و صاحب انند می فرماید کہ لغت فارسی است بفتح اوّل و ثالث نام دعائے بزبان سریانی انجیل و توریت دعام آنست کہ (۲) بمعنی بزرگوار است بکسر اوّل بہ تنوین مکسورہ حرف چہارم (۳) بمعنی ای پروردگار صاحب انند نقل عبارت (مؤید الفضلا) مطبوعہ مطبع نولکشور برداشتہ و صاحب مؤید این را ذیل لغات فرس نگاشتہ ولیکن در دیگر نسخ قلمی مؤید ذکر معنی اوّل است و بس بخیال **مؤلف** کہ تصدیقش ز دشنتان معاصری کنند لغت سریانیست بمعنی سوم کہ در آغاز ہر یک دعا می گویند و فارسی زبان نیست از ینجاست کہ محققین اہل زبان یعنی جامع و ناصری و سروری این را ترک کردہ اند (اردو) (۱) انجیل و توریت کی دعا کا نام ہے جو سریانی زبان میں ہے اور مطلق دعا کو بھی کہتے ہیں (۲) بزرگوار (۳) اے پروردگار۔

بشمشیر در آمدن	مصدر اصطلاحی بقول	است معاصرین عجم اگرچہ ہم زبان ند از ندیدہ لیکن
بحر بمعنی کشتہ شدن صرف نوشتہ عرض کند کہ موافق قیاس		غلط نمی دانند اند قبیل (بقلم در آمدن) کہ بمعنی

ماراجانا۔ تہ تیغ ہونا۔	نوشتہ شدن مستعمل است (اردو) قتل ہونا۔

بشمہ بقول سروری بحوالہ شرفنامہ بوزن چشمہ پوست خام کہ آنرا سرم نیز گویند صاحب جہانگیری فرماید کہ بااوّل مفتوح ثانی زدہ (۱) پوستے کہ دباغت نکردہ باشند و (۲) دانہ کہ بہ ہیأت عدس سیاہ رنگ و براق باشد و در دواہای چشم بکار برند و آنرا چشمک وچاکسو ہم نام است صاحب برہان بذکر ہر دو معانی بالا فرماید کہ بعض این را لغت عرب گویند صاحبان جامع و سراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ بر بشبہ صراحت کافی با بیان ماخذ کردہ ایم کہ این اصل است وبشبہ کہ گذشت مبدّل این (اردو) دیکھو بشبہ کے دوسرے اور تیسرے معنے۔

بشن بقول سروری بروزن جشن (۱) بدن را گویند (انوری ے) وہ کہ برختی زپای تا سراو کز بشن وبالای چون صنوبر او کز صاحب جہانگیری باستناد ہمین شعر انوری معنی (۲) قد وبالا گوید صاحب برہان بفتح اوّل وثانی بذکر ہر دو معنی بالامی فرماید کہ (۳) سرین واطراف ہر چیز را ہم گویند صاحب ناصری گوید کہ بمعنی قد وبالا واندام وبدن آدمی و فرماید کہ بمعنی بر وسینہ اصح است کہ از شعر ازیان مکرر شنیدہ شد کہ در مقام برہنگی وگرسنگی گفتہ اند کہ نہ بشن پوشیدہ و نہ شکم سیر است صاحب فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بودمی فرماید کہ بالا وتن واندام مردم تا جائیکہ جامہ پوشیدہ می شود و بشن وبر ہمہ اندام است۔ خان آرزو در سراج بذکر معانی بالا گوید کہ از (بشن وبالا) کہ داخل سند است موی کاکل مراد است پس بدون نون باشد و بہ بای فارسی بود **مؤلف** عرض کند کہ سبحان اللہ از پارسی زبان ذوق خوشی داری وسخن سنجی شہرتی از ینجاست کہ (بشن وبالای) را کہ در سند واقع است بمعنی موی کاکل گرفتہ و معنی شعر را خوب نافہمیدہ۔ در لغت فارسی زبان

در برابر سروری و ناصری و فدائی (صاحبان زبان) بحذف نون خوب اصلاحی کرده‌است۔ این کار از تو آید و مردان چنین کنند۔" مؤلف حقیر به بر مجرد اعتبار محققین اہل زبان این را بمعنی اول و دوم تسلیم می کند بلکه در معنی شعر انوری ہم بش و بالا را به تمثیل صنوبر مطابق می داند و نون را حذف نمی کند که انقسم پیراستگی کار محققین نیست و بای فارسی را ہم درین لغت جا نمی دہد که این قسم تصرف از موضوع ما خارج است ۔ اعلم یا ایہا المحقق که بشن به زای فارسی گل سیاه را نام است فارسیان به تبدیل زای فارسی با شین معجمه چنانکه بازگونه و باشگونه بشن کردند و اسم جامد قرار دادند برای جسم خاکی که معنی اول است و معنی دوم مجاز آن و حقیقت معنی سوم جزین نباشد که صاحب برہان تعریف خوشی نکرد از سر تا پا ہمه بدن و اعضا را بشن گویند و این داخل معنی اول است و معنی سوم را بر مجرد قول برہان بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم و اگر پیش شود آنرا ہم مجاز معنی اول دانیم وای بر ناصری که صاحب زبانست و این را مخصوص کند با بر و سینه و پسندی که از مقوله گدایان پیش می کند در معنی آن تن بهتر از بر و سینه می نماید رفتا ملوا یا ایہا الناظرون (اردو) (۱) بدن مذکر (۲) قد مذکر (۳) ہر چیز ہیکل ۔ مؤنث ۔

بشنپد بقول غیاث بکسر اول و فتح شین معجمه و سکون نون و فتح بای پارسی نوعی از سرود ہندی است مثل (دهرپد) و صاحب انند ہمنوای اوست و این قدر اضافه بر و کند و اجمال صاحب غیاث را بصراحت می فرماید که لغت فارسی است مؤلف عرض کند که ہمین است (ایجاد بنده اگرچه گنده) و ہمین است حق تحقیق که حقیقت جویان را در غلط می اندازد ۔ ہانا این لغت سنسکرت است بقول ساطع ترانه که برای وشنو می سرایند ۔ بشن بلغت سنسکرت خدائی را نام است که خود را بصورت نگہبان جلوه گر کرده و پد بمعنی حال ایشان و جاه و منزلت و سرود پس آہنگی را که به حمد خدا می سرایند آن را به ہمان

بشنپ گویند و فارسیان استعمال این نکردہ اند و محققین اہل زبان این را نیاوردہ (اردو) بشنپد بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ حمد کا گیت۔ بشن کی تعریف کا گیت ایک قسم کا ہندی راگ جیسے دہرپد باپ نے پد کی نسبت فرمایا ہے کہ سنسکرت میں گیت کو کہتے ہیں۔

بشنج بقول سروری بحوالہ نسخہ میرزا بوزن شکنج (۱) تابش روی و بحوالہ نسخہ سامی فی الاسامی گوید کہ (۲) خشکی کہ بر روی افتد کہ بعربی کلف خوانندش۔ ما عرض کنیم کہ این بحقیقت اقرب است از قول میرزا صاحب جہانگیری می فرماید کہ طراوت رخسار و آب روست صاحب رشیدی ذکر معنی اول نقل معنی دوم بحوالہ سروری کردہ گوید کہ سیاہی روی صاحب برہان معنی دوم را بکسر اول گوید و معنی اول را بفتحتین صاحب ناصری نقل نگار ہر دو معنی بحوالہ برہان و گوید کہ در فرہنگ ہا چنین است و ... صاحب جامع و خان آرزو در سراج می طرازد کہ تحقیق آنست کہ بمعنی دوم بکسر و معنی اول بفتح باشد مؤلف عرض کند کہ چرا نباشد کہ این تحقیق حضرت است اگرچہ نقل برہان کردہ و بحقیقت پی نبردہ حق آنست کہ بشنج اسم جامد فارسی زبان است بالفتح بمعنی ناشستگی و ناہمواری و بالضم نوعی از صدف و کلف و در عربی زبان بقول منتخب گنبدہ روی یعنی سیاہی و سرخی کہ بر روی ظاہر شود و این معنی لفظی بشنج با ماہیت چیزی کہ بشنج دارد و کنایہ از روی کلف دار و خشک دار و این در حقیقت سرخی است کہ از حدت سودا بر جلد ظاہر میشود و اکثر بر روی کہ قطع نظر از سرخی سیاہی مائل و ناہمواری جلد ... سر زند از ینجاست کہ صاحب سروری معنی دوم را اصل قرار میدہد و معنی اول را صاحب آن ... معنی اول از معنی دوم بشنج ماخذ گیر ہم اندرین صورت باید کہ بضم شین خوانیم و بہر دو معنی بفتح ... کہ باقی بحیثیت ہمیشہ مفتوح باشد کہ آن در حقیقت مخفف کلمہ است باقی حال فتح و کسرہ ...

بہ محاورہ و زبان است کہ از اہل زبان سر ور ی این را بالکسر گفتہ و صاحبان ناصری و جامع در معنی اول فتح اول گرفتہ اند و این اختلاف چیزی نیست جز این کہ تصرف لب و لہجہ متقاضی آن (اردو) (۱) منہ کی چھاپ آب و تاب - مؤنث (۲) کلف بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - چہرہ کی چھائیاں و سیاہ دھبے جو خون کی بگاڑ کی وجہ سے منہ پر ہوتے ہیں

بشنجہ | بقول جہانگیری (۱) دست افزاری مرجلاہگان را کہ بدان اہار را بر تان بکشند و بقول بعض گوید کہ (۲) اہاری باشد کہ بر تان بمالند و آنرا ضلب خوانند (نظامی) بشنجہ روی وار زرق چشم و اشقر ٭ سبز وار خرم گل نی خم زر ٭ (فریع الدہر) تار و پود مراد من نشود ٭ بافتہ بی بشنجہ لطفت ٭ صاحب رشیدی نقل نگارش صاحب برہان گوید کہ بر وزن شکنجہ و نسبت معنی اول صراحت مزید کند کہ آن دستہ گیاہی باشد مانند جاروب بر ہم بستہ و ذکر معنی دوم ہم کردہ صاحب ناصری ہم زبانش و بہر دو معنی بکسر تین گفتہ و صاحب جامع بفتح و کسر دوم - خان آرزو در سراج می طرازد کہ بکسر تین و نون است **مؤلف** عرض کند کہ بی صراحت ماخذ این دعوی مجرد را بی دلیل دانیم حقیقۃ این لغت مرکب است از لغت گذشتہ یعنی بشنج و ہای نسبت یعنی چیزی کہ نسبت دارد با بشنج بمعنی درشی و کنایہ از آشتی و اہاری کہ جلاہگان بر تان مالند تا سخت شود و جلائی در پیدا شود چنانچہ آب و رنگ مردم و طراوت آن ہمین معنی دوم اصل است و معنی اول مجاز آن کہ آلہ را ہم بہ ہمین نام موسوم کردند کہ بواسطہ آن اہار بر تان می ریزند محققین بالنسبۃ آن تعریف خوشی نکردہ اند کہ دستہ گیاہ مانند جاروب گفتند معلوم می شود کہ این آلہ را مشاہدہ نکردہ باشند در این روز ہا از موہای سخت و کلفت ساختہ میشود و شاید در زمانہ سلف ہمین کار از خس و گیاہ می گرفتہ باشند بالجملہ موہای سخت را جمع کردہ یک سر او را در پیچید با علاج محکم کنند و آن دستہ را مانند تا جمع شدہ آن پریشان نشود و از طرف دیگر

کار گیرند مثلاً رنگ سازی کنند یا آهار یا روغن بچیزی رسانند که تار تار باشد تا بوسیلهٔ این موها در هر یک تار از آهار یا روغن می رسد و جولاهگان هم همین قسم آله درست کنند که بواسطهٔ آن آهار در تان داخل می کنند تا هر رشتهٔ تان بواسطه دسته موها آهار گیرد و همین آله را در اردو کونچی و در انگلیسی زبان برش نامند. پس ماخذ متقاضی آنست که این را بکسر اوّل وفتح دوم خوانیم و اختلاف اعراب بیان کردهٔ محققین بالا تصرف لب ولهجهٔ مقامی دانیم. مخفی مباد که از هر دو سند بالا کلام نظامی را متعلق لغت گذشته یعنی بشنج دانیم بزیادت های نسبت و کلام تربیع الدهر را متعلق به معنی دوم این فتاقل (اردو) (۱) وہ کونچی (مونث) یا بڑا برش (مذکر) جسکے ذریعہ سے جُلاہے تانے میں آہار لگاتے یا چھڑکتے ہیں (۲) دیکھو آہار۔

(الف) **بشنجیدن** (الف) بقول موارد بمعنی پاشیدن و ریختن

(ب) **بشنجیده**

وفرماید که مضارع این بشنجد را استاد لبیبی ؎

بشخچه همه نقش انجیده اندی بر خاک خونش بشنجیده اندی صاحب نوادر گوید که بالکسر وفتح دوم و کسر جیم تازی است و به بای فارسی نیز آمده۔ و بهر دو محقق بالا می فرماید که در مصرع ثانی سند لبیبی کلمهٔ بر بمعنی علی را ناچار بسکون باید خواند و در صورت اگر چه سکته می شود و لیکن این قسم سکته در کلام قدما بسیار واقع شده صاحب ناصری بر ذکر (ب) فارسی و فرماید که بالکسر بمعنی پاشیده، و فرماید که بر این قیاس بشنجد بمعنی بپاشد و بشنج امر است بپاشیدن و (الف) مصدر است و می طرازد که این لغت در دری مستعمل و اهل تبرستان بسیار استعمال کنند و بحذف جیم هم آمده که مخفف است چنانکه گویند که آب کاسه را بشن یعنی بپاش و بریز۔ صاحب انند نقل نگارش صاحب رشیدی نسبت (ب) می طرازد که بمعنی پاشیده شده و بشنجیده شیده یعنی پاشیده

شد و (بشخیده شود) یعنی پاشیده شود و خان آرزو در
سراج بذکر قول رشیدی گوید که بدون با بمعنی پژمرده
شده و افتاده و لغزیده و درین صورت لازم خواهد
بود نه متعدی بمعنی از هم پاشیده لیکن اغلب که بشخشیده
است بدو شین. **مؤلف** عرض کند که ما چه
می گوئیم و طنبوره چه می سراید. نمیدانیم که خان آرزو
از موضوع خود چرا پای بیرون می نهد و نمیداند
که تحقیق مصدر بشخیدن در پیش است و (ب) ام
مفعول اوست و بشخشیدن بدو شین بمعنی لغزیدن
مصدری است جداگانه که بجایش می آید هیچ
نفهمیدیم که مقصودش از ارشاد اغلب که بشخشیده
است بدو شین چیست و حاصلش جز این نباشد
که بشخیدن یعنی (الف) اصلا مصدری نیست
(اعلم یا اخی) که بشخیدن و بشخیده بدون موحده
نیامده و معنی لغزیدن را که متعلق بمصدر بشخشیدن است
و بدون موحده بدو شین معجمه می آید از ان
مصدر زیر تحقیق هیچ تعلق نیست و آنچه آمدن مصدر
به بای فارسی می آید مبدل این است به تبدیل موحده
با بای فارسی چنانکه تب و تپ و اسم مصدر این
همان بشخه که بمعنی آش و افزار جولاهگان گذشت
پس فارسیان های هوز را به تحتانی بدل کردند چنانکه
شاهگان و شایگان و علامت مصدر دن
در آخرش مرکب کرده مصدری وضع کردند که
معنی لفظی این همان افزار جولاهگان را بکار
بردن که بواسطه آن آش در تار پاشیده می شود
و بمجاز بمعنی پاشیدن مستعمل شد (اگر تحقیق راهجو
است همین قدر بس است) و آنچه این را لازم
قرار می دهی غور بر معنی نکرده و از سند استاد لبیبی
سخن ره ده و آنچه صاحبان موارد و نوادر در بیان
سکنه مصرع دوم سند لبیبی سخن سرائی کرده اند
نسبت آن عرض می شود که در اکثر کتب لغات مصرع
دوش را چنین یافته ایم و صاحب ناصری هم همین
طور نقل کرده اعنی (ع) بسان خاک نخوانی بشخیده
اند پس نقل سند به هر دو محققین بالا بحذف الف

ونون بدست آمده باشد تحریف خطاط بیش نباشد ولی تلاش حقیقت جویان خنده بریش که (بران خاک) راکا نقش (برخاک) نوشت وهر دو بیچارگان را ضرورت سکته لاحق شد که مرضی است مهلک خدا ایشان را بیامرزد ـ بالجمله حالا سکته باقی نماند وانچه صاحب ناصری بشنج را امر بپاشیدن نوشته عرض می کنیم بادکه حاشا بلکه امر حاضر بشنجیدن است وانچه می فرماید که بحذف جیم هم آمده نسبت

آن عرض می دهیم "لا والله" بلکه حذف جیم مخصوص است برای بشنج که سوقیان عجم در اکثر الفاظ حرف آخر حذف کرده میگویند وصاحبان ادب در نوشت وخواند از اتباع شان پرهیز کنند این تخفیف صورت ... ... دیگر هیچ که بشنج را بشش گویند وایشان را ایشا وازین لب ولهجه لازم می آید که بشنجیدن وبشنجیده را بشنیدن وبشنیده هم خوانیم (اردو) چھڑکنا ـ

بشند بقول جامع با دو کسره بوزن ترنگ (۱) آلتی مانند کلنگ که بدان دیوار سوراخ کنند و کلنگ و (۲) اسکنه وتیشه نجاری وبنائی را گفته اند ـ **مؤلف** عرض کند که اگرچه همه محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت اند ولیکن باعتماد قول صاحب جامع که صاحب زبان است این را معتبر دانیم واسم جامد فارسی زبان خوانیم معاصرین عجم تصدیق وجود این لغت کنند واین آهنین بیرم مختصری است که نقب زنان بکار می برند وبر زبان شان آله نقب است وتیشه بنائی هم همان است که بنایان هم ازهمین آله برای سوراخ دیوار ها کار گیرند وبمعنی دوم استعمالش بر سبیل مجاز باشد که برمه هم سوراخ کند در چوب چنانکه بشند در دیوار که تعریفش بر اسکنه کرده ایم پس در تعریف بالا تیشه نجاری متعلق است به اسکنه وتیشه بنائی متعلق به بشند (اردو) (۱) آله نقب ـ نقب کا آله ـ وه مختصر سا سبّل جسکی ایک جانب تیز نوک هوتی هے اور دوسری جانب

پھیلا ہوا سر جسکو نقب زن سینہ پر جما کر دوسری جانب سے دیوار میں سوراخ کرتے ہیں صاحب آصفیہ نے سبّل پر فرمایا ہے مذکر (النقب زنی ہماری رائے میں یہ تعریف قابل غور ہے (۲) برمہ دیکھو سکنہ۔

بُشنِزہ بقول جہانگیری با اوّل مضموم بثانی زدہ و نون مکسور و زای منقوطہ مفتوح چنگالی را

بشنژہ گویند کہ از نان تنک و خرما سازند (بسحق اطعمہ) من بہ الم بپای بشنزہ درو گویم از دست زخم بریان وادہ صاحب ناصری این را بہ زای فارسی آوردہ و فرماید کہ با نان تنک و خرما روغن ہم شریک کنند و بیک دیگر بمالند و بخورند دہان کلام بسحق اطعمہ را بسند خود آوردہ کہ دران نقل بشنژہ بہ زای فارسی است۔ صاحب جہان بہ زای فارسی آوردہ می فرماید کہ بر وزن مضمضہ ہم آمدہ صاحب رشیدی ہم این را بہ زای ہوز آوردہ فرماید کہ بشنیزہ بہ تحتانی چہارم ہم بہمین معنی می آید و صاحب جامع متفق با برہان و خان آرزو درسراج بذکر اقوال محققین بالا فیصلہ تحقیق بر این کرد کہ این مخفف تحتانی مخفف بشنیزہ است کہ می آید **مؤلف** عرض کند کہ اصل لغت یعنی اسم جامد فارسی زبان بشنژہ بہ زای فارسی است کہ تصدیق این از معاصرین عجم میشود و این مبدل آن کہ زای فارسی بہ زای ہوز بدل میشود چنانکہ ژند و زند و انچہ بزیادت تحتانی می آید مزید علیہ این چنانکہ بست و بیست کہ در وسط کلمہ یای زاید می آید ہمین قدر است حقیقت این اسم جامد فارسی قدیم و انچہ بہ تای فوقانی بعوض نون و رای مہملہ عوض زای ہوز گذشت مبدل نیست و ما انجا اشارہ این کردہ ایم خان آرزو کہ بالعکس این بشنیزہ را اصل و این را مخفف داند خلاف حقیقت است و تصدیق دعوی ما از لغت اصلی بشنژہ می شود و بشنیژہ بہ زای فارسی با تحتانی بشنیزہ (اردو) ایک شیرین غذا کا نام فارسی میں بشنژہ ہے جو روٹی اور

کھجور اور نگی سے بنائی جاتی ہے۔ مؤنث۔

بشنگ بقول برہان بکسر اوّل وثانی وسکون نون وکاف آلتی کہ سرش مانند کلنگ دراز کہ نبابان بدان دیوار را سوراخ کنند واسکنہ راہم گویند صاحبان انند وناصری ومؤید ہم ذکرایں کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مبدّل ہمان بشند است کہ گذشت دال مہملہ بدل شدہ بہ کاف فارسی چنانکہ در دوغ دگر دوغ وپرند وپرنگ دیگر ہیچ ہمین لغت بہ بای فارسی ہم می آید کہ آن مبدل این است (اردو) دیکھو بشند کے دونوں معنے۔

بشنو بقول مؤید (مطبوعہ مطبع نولکشور) ای بوکن ودر دیگر نسخ قلمی بجای این لغت بشنو را بہ ہمین معنی نوشتہ **مؤلف** عرض کند کہ قطع نظر ازین اختلاف کہ نتیجہ ہر دو یکی است عرض می شود کہ ما از مصدر شنودن کہ بمعنی بوئیدن ہم می آید خبر داریم واز موحدہ زائدہ ہم واقف کہ در اوّل افعال می آید ولیکن علما وفضلا شاید بی خبرانداز ینجاست کہ صاحب (مؤید الفضلا) ازبرای تائید شان امر حاضرش را بیان کردہ است شکر اللہ او بدتمیز او وشان است وانچہ معنی (سماعت کن) ودرہجوم کن) راترک کردہ است نسبت آن خیال بندہ ہمین است کہ خود اماز دوم خبر ندارد واز اوّل فضلا را خبر دار می پندارد والبتہ یک چیز نازکی است کہ بہ ہندستان قابل عرض ہا می دانیم یعنی متقدمین فارسی زبان شنو را امر حاضر و(شنود) را مضارع شنیدن میدانستند و ما عرض می کنیم کہ (شنیدن) کامل التصریف نیست ومضارع دامر حاضر این نیامدہ وانچہ شنو وشنود بر زبان است مضارع شنودن است کہ کامل التصریف آمدہ تسامح متقدمین است کہ از حقیقت خبر ندارند وحقیقت جویان را بہ مؤید الفضلا می سپارند حاصل این است کہ این امر حاضر مصدر شنودن

است بہمہ معانیش کہ متصل این می آید با موحدہ زائدہ (اردو) سونگھ۔ دیکھو بشنودن۔

بشنودن بقول بحر بکسر اوّل و واو معروف بمعنی شنیدن و فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این بشنود **مؤلف** عرض کند کہ موحدہ اوّل جزو کلمہ نیست بلکہ زائد است و اصل این مصدر شنودن است کہ بجای خودش می آید بمعنی (۱) شنیدن یعنی گوش کردن و (۲) بوئیدن و (۳) ہجوم نمودن و جمعیت کردن و (۴) شناوری کردن۔ پس استاد واجب التکریم ما مارا بہ بخشد کہ تسامح اوست و ذکر این با بای زائدہ در ینجا کردن و دیگر معانی را گذاشتن نقصان حقیقت جویان کند (عفی اللہ عنہ) ولیکن ذکر این باتصال لغت گذشتہ لطفی دارد تا حقیقت جویان (بشنو) انتظار ردیف شین معجمہ نکشند (اردو) (۱) سُننا (۲) سونگھنا (۳) ہجوم کرنا۔ جمع ہونا۔ (۴) تیرنا۔

بشنو یا نشنو من گفتگوی می کنم مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ این مثل نیست بلکہ مقولہ ایست و لفظ کس از اصل مقولہ ترک شد کہ بزبان فارسیان الی الان است (کس بشنود یا نشنود من گفتگوی می کنم) و ہمانا این مصرعی است بر وزن (چہار مستفعلن) فارسیان چون کسی را تا سخن شنو نبیند و خواہند کہ بحق او موعظت و پند و نصیحت باز نیایند اوّل این مصرع را می خوانند و آخر پندی و نصیحت (اردو) میاں کوئی سُنے یا نہ سُنے ہم تو کہے جائینگے ؟ یہ مقولہ ہے اہل دکن کا جو بالکل ترجمہ ہے فارسی مثل کا۔

بشنو صدای توپ را مثل۔ صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ برادر این مثل نباشد بلکہ مقولہ ایست کہ فارسیان بحق کسی گویند کہ از بد اعمالی خود خبر ندارد و شہرتی کہ از آن گرفتہ پیش کند مقصود آن ہمین قدر است کہ شہرت بد اعمالی

ہای تو مانند صدای توپ بلند است اگر می خواہی بشنو و خبردار شو و اصلاح اعمال خود کن (اردو) کن	ہیں کہتے ہیں کہ آپکے بد اعمالیوں کا ڈنکا بج رہا ہے یعنی اگر ہمارے کہنے کا تم کو اعتبار نہیں ہے تو خود سن لو۔

بشنیز بقول سروری بشین معجمہ و لیا بروزن برخیز۔ بوی مادران باشد کہ آنرا برنجاسف نیز گویند صاحبان برہان و ناصری و جامع ہم ذکرایش کردہ و ہر دو آخر الذکر می فرمایند کہ بہ ہای ہوز آخرہ ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت این بہ ارطمیسا گذشت و آسان تر است کہ اسم جامد فارسی زبان دانیم مگر ماخذ این انچہ بقیاس ما قرین است این است کہ مخفف بشنیزہ کہ بہمین معنی می آید بہ حذف ہای ہوز باشد صراحت ماخذش ہمدرانجا کنیم (اردو) دیکھو بشنیزہ۔

بشنیزہ بقول برہان و ارشیدی بدیل بشنزہ) و ہفت و سروری (۱) ہمان بوی مادران مرادف بشنیز کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ بخیال ما موحدۂ اول زائد می نماید و شنیزہ بہ ہای نسبت در آخرش بمعنی منسوب بہ شنیز و شنفیز مخفف شونیز و شونیز لغت فارسی است یعنی سیاہ دانہ و حب السودا کہ بہندی کلونجی نامش دارد	تند بوکہ بحث کاملش بجایش می آید یس فارسیان بزیادت ہای نسبت در آخرش (بوی مادران) یعنی ارطمیسا را نام نہادند نظر بہ تندی بویش و صراحت کافی بر ارطمیسا مذکور شد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال و انچہ ہمین لغت (۲) بمعنی بشنیزہ آمدہ حقیقتش را ہمدرانجا بیان کردہ ایم و صراحت ماخذش ہم (اردو) (۱) دیکھو ارطمیسا (۲) دیکھو بشنزہ۔

بشنین بقول برہان و ناصری بضم اول بروزن گلچین گلیست در مصر و آن مانند نیلوفر پیوستہ در میان آب می باشد گویند ہر صباح سر از آب بر می آورد و شام تہ آب فرو می رود و ساقی دارد مثل برگ و بہ بزرگی غورہ خشخاش می شود و تخم آن سفید و در عطریات بکار برند و ازآن

روغنی سازند بجہت علت سرسام و بیخ آن مقوی باہ است۔ صاحبان جامع و انند ہم ذکر این کردہ اند صاحب سواد السبیل گوید کہ عربان ہمین را بکسر موحدہ و نون معرب کردہ اند صاحب محیط با عراب معرب ذکر کردہ فرماید کہ بیونانی لوطوس نامند و اہل مصر عرایس النیل۔ در دیار مصر کثیر الوجود و آن بناتیست شبیہ بہ نیلوفر کہ در جوف آب می روید و ہر قدر کہ آب بلند می شود سر آن از آب بر می آید و سر آن مانند کوزۂ خشخاش و بزرگتر از ان۔ اہل مصر دانہای آن را خشک و آرد کردہ نان می پزند و بیخ آن مانند شلجم و سیب و بہ و آن را بیارون نامند و خام و پختۂ آنرا می خورند بالجملہ سرد در دوم و تر در اوّل سوم و در جمیع افعال مانند نیلوفر و بقول گیلانی دران قوت محللہ با شدید و تحلیل ریاح و رطوبات مرخیہ معدہ کند و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ صاحب مخزن این را بصورت لغت عرب نوشتہ اندرین صورت استعمال فارسیان بہ تصرف در اعراب معرب را ماند ولیکن قیاس ما قول صاحب سواد السبیل را می پسندد و انچہ صاحبان پابند لغات فرس این را مثل لغات فارسی جا دادہ اند با صراحت صاحب انند کہ لغت فارسی گوید متقاضی آنست کہ ما این را مرکب دانیم با لغت بشن کہ بمعنی سراپا و بدن است و یا و نون نسبت و کنایہ از گلی کہ سراپا درخت است یعنی برگ ندارد و بشکل نبات است **(اردو)** نیلوفر سے شبیہ ایک پھول جسکا وطن مصر ہے جسکو فارسیوں نے بشنین کہا ہے بالضم اور عربوں نے بالکسر اس کی تعریب کی ہے افسوس ہے کہ اسکا متعارف نام معلوم نہ ہو سکا۔ مذکر۔

بشو بقول موارد بمعنی ترجمہ کن دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و ادعای صاحب موارد بدون سند تعجب خیز است وضع لغت متقاضی آنست کہ موحدہ مازائدہ گیریم و شو را امر حاضر

شودن دانیم که بمعنی شدن می آید و متقنین فارسی زبان آنرا امر حاضر شدن خیال می کنند و نمی دانند
که شدن مخفف شودن است و شود هم مضارع همین شودن نه شدن - مخفی مباد که ماخذ مصدر
شودن را همین جا ذکر می کنیم تا حقیقت جویان در انتظار ردیف شین معجمه نباشند اسم مصدر این
شود بضم اوّل وسکون واو و دال است و مخفف آن شد بالضم و هر دو در فارسی زبان
بمعنی رفت وگذشت (هکذا فی البرهان) پس فارسیان علامت مصدر دن را بر هر دو
زیاده کردند واز دو دال مهمله یکی را حذف کرده دو مصدر وضع کردند یکی شودن و دیگرے
شدن که معنی حقیقی این رفتن وگذشتن و مجاز واقع شدن هم تکمیل بحث این بجای خودش
کنیم و دریجا همین قدر کافی است که این هر دو مصادر اصلا بمعنی ترجمه کردن نیامده پس اگر بای
زائد در اوّل امر حاضر شودن زیاده کنیم معنی (ترجمه کن) نیست ونباشد صاحب موارد سکندری
خورد ونمیدانیم که مقصودش چیست وغیر از انکار قولش چارهٔ نیست وبار ثبوت بر ذمهٔ مدعی است
(اردو) دیکھو شدن اور شودن یہ اُس کا امر حاضر ہے -

بشوتن بقول سروری بشین معجمه و تا بوزن نمودن (۱) نام برادر اسفندیار و بحوالهٔ نسخهٔ وفائی گوید که (۲) بمعنی بوزنه - صاحب برهان بذکر هر دو معنی می فرماید که بفتح وکسر اوّل هر دو آمده صاحب ناصری بذکر معنی اوّل می طرازد که همان برادر اسفندیار و پسر گشتاسب شاه

درعقل و دانش واخلاق پسندیده مشهور ومعروف بود وبالمعنی وزارت اسفندیار می نمود فردوسی
ل بدو گفت یزدان گرای من است ‖ پشوتن درین رهنمای من است ‖ و می فرماید که معنی لفظی
این (تن خود را بشوی) و ذکر معنی دوم نکرده صاحب جامع ذکر هر دو معنی کرده - خان آرزو در سراج

ذکر این بکسر اول و واو مجہول و فوقانی مفتوح کردہ بنقل
ہر دو معنی بالا گوید کہ غالب کہ بمناسبتے نام برادر اسفندیار
کردہ باشند **مؤلف** عرض کند کہ برادر۔ این قیاسی
است بسیار آسان ولیکن از ماخذ این چہ می فرمائی
بندہ عرض می کنم کہ معنی اول اصل است و مرکب
از بش کہ بمعنی ناقص و ناتمام بر معنی پنجبش گذشت و
تن بمعنی بدن و واو زائد در میان دو کلمہ چنانچہ
قاعدہ فارسی است چنانچہ تنومند و برومند کہ بمعنی
تن مند و بر مند آمدہ پس بشوتن بمعنی حقیقی۔ ناتمام
و ناقص در خلقت کنایہ باشد از بوزینہ کہ آنرا انسان
ناقص الخلقت گویند کہ مغز کامل ندارد و با وجود این
نقص خلقی بوزینہ خیلی چالاک و ہوشیار و این صفت
مسلم پس برادر اسفندیار و پسر گشتاسپ را عجبی نیست
کہ از ہمین صفت چالاکی او بدین لقب موسوم کردہ
باشند و جادارد کہ نظر بہ استواری اعضایش بدین
اسم موسوم شدہ باشد کہ بش بند آہنی وغیر ذالک
را ہم نام است کہ بر مفاصل صندوق و امثال آن

برای استواریش نصب کنند چنانکہ بمعنی اولش گذشت
و واو زائد در میان دو کلمہ ہمان کہ بالا مذکور شد پس
معنی لفظی این استوار تن و ہر عضو او بند آہنی
دارندہ و خیلی استوار و خیال ما این است کہ این لغت
مرکب در محاورۂ فارسی مستعمل و علم است برای آنکہ
فارسیان۔ لقب نباشد بلکہ اسم است برای او موسوم
انیست حقیقت این نازک خیالیہا بر ترجمہ
(بیان کردۂ ناصری) روشن می کنند اختلاف اعراب
نتیجہ لب ولہجہ مقامی است اردو (۱) بشوتن
اسفندیار کے بھائی اور گشتاسب کے بیٹے کا نام
ہے (۲) بشدر بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔
بوزنہ۔ میمون۔ ایک جانور جو آدمی سے بہت
مشابہ ہے۔

(الف) **بشور آمدن**	مصادر اصطلاحی۔
(ب) **بشور آوردن**	الف شور و غوغا کردن

و (ب) آمادہ و مجبور بر شور و غوغا کردن مخفی مباد
کہ الف متعدی بیک مفعول است و (ب) بدو مفعول

(ظهوری ؎) نمکین لیسته ام بشور آمد ٭ تلخ کرد است
زهرها دامم ٭ (وله ؎) لذت شهدم بهم هرگز
نمی آرد بشور ٭ تلخ کام شکر کنج دهن افتاده ام ٭
(وله ؎) شکر شیرینی تخم که بشور آورد است ٭ کام
از چاشنی زهر تو لذت خیز است ٭ (اردو) (الف)
شور و غوغا کرنا (ب) شور و غوغا پر آماده اور مجبور کرنا

بشوریدن بقول بحر بر وزن نکوهیدن (۱)
نفرین کردن ٭ (۲) دعای بد کردن و (۳) جوشیدن
و در غضب شدن و فرماید که بضم اول هم آمده
(کامل التصریف) و مضارع این بشورد و صاحبان
موارد و برهان هم ذکر این کرده صاحب ناصری
بذکر هر سه معانی بالا می فرماید که با پژولیده در معنی
متناسب است و فرماید که شوریده - پریشان گشته
و جذبه یافته را گویند. چنانکه سعدی گوید (؎) چنین
دارم از پیر داننده یاد ٭ که شوریده سر صحرا نهاد ٭
خان آرزو در سراج می فرماید که هر دو معنی اول
بسین مهمله هم گذشت و بمعنی شوریدن ازین باب
نیست مؤلف عرض کند که فدای اجمال تو
چرا نمی فرمائی که بمعنی اول و دوم مبدل (بسوریدن)
است چنانکه گستی و کشتی و صراحت ماخذش هم در آنجا
کرده ایم و بمعنی سوم مزید علیه شوریدن که در ردیف
شین معجمه می آید و اسم مصدرش شور و موحده در
اول این زائد باشد نیست صراحت اجمال سراج المحققین
و شرح زائد از مقصود متن همین را نام است که کرده
ایم - صاحب ناصری غلط کند که این را با پژولیده
در معنی متناسب داند زیرا چه این مصدر نیست
و پژولیده افاده معنی اسم مفعول کند و مصدر
پژولیدن من حیث اللفظ والمعنی با این
نسبتی ندارد و ذکر شوریده مثل اسم جامدی کند و نمیفهمد
که بر ماضی مطلق شوریدن های هوز زیاده کرده اند
که افاده معنی مفعولی کند و سند شوریده از شیخ شیراز
هم در اینجا پیش می کند و حفظ موضوع خود نمی
فرماید - عرض می کنیم که آن از مشتقات شوریدن
است که با ردیف شین معجمه تعلق دارد و سندش هم آنجا

این مصدر چرا (اردو) (۱) نفرین کرنا (۲) بددعا	کرنا دیکھو (بسوریدن) (۳) دیکھو شوریدن۔

بشوش بقول ہفت بحوالۂ قلیہ بکسر اوّل وضم شین منقوطہ بواو رسیدہ وشین منقوطہ زدہ مکاس کردن در بیع ای تاخیر کردن در فروختن تا بہا زیادہ شود. مؤلف عرض کند سکوت ہمہ محققین فارسی زبان سیما سروری وناصری وجامع وبرہان ما را مجبور کند برین بیان کہ وضع لغت بلحاظ معنی تقاضای آن می کند کہ عربی دانیم یا ترکی ولیکن محققین عرب وترک ومعاصرین عجم ہم ازین ساکت ونظر برین کہ محقق با نام ونشان پابند لغات فرس است می گوئیم کہ اگر سند استعمال این پیش کند بمعنی حاصل بالمصدر گیریم یعنی بی پروائی در بیع چیزی با امید گران بہائی حیف است کہ صاحب ہفت غیر مصدر را بمعنی مصدر نگاشت وبدون سند استعمال وحوالۂ محقق علم ادعا برافراشت۔ اعتبار را نشاید (اردو) زیادتی قیمت کے لئے کسی چیز کی بیع میں تاخیر کرنا۔

بشول بقول سروری وبرہان بشین معجمہ بروزن رسول (۱) بمعنی گذارندۂ کارہا وصاحب برہان این را بکسر وضم اوّل ہم صحیح داند وصاحب ناصری بر اعراب کسر اوّل تانع مؤلف عرض کند کہ ماخذ این شور وراء مہملۂ آخر بدل شدہ بہ لام چنانکہ چنار وچنال وموحدۂ اوّل زائد است وازہمین اسم جامد مصدر (بشولیدن) وضع شدہ کہ می آید ومعنی حقیقی آن (۱) پریشان کردن و برہم زدن وبمجاز (۲) درماندہ ومتحیر نشستن و (۳) کارسازی وکارگذاری نمودن و (۴) دیدن و (۵) دانستن پس امر حاضر ہمین مصدر بشول است وبترکیبش با اسمی اسم فاعل ترکیبی می شود ولیکن بدون ترکیب بمعنی فاعلی (متذکرۂ بالا) را سند استعمال باید کہ خلاف قواعد فارسی است و برخلاف قواعد از برای تسلیم محاورہ۔ قول ہر سہ محققین را ہیچ وجہ کافی ندانیم کہ این ہر سہ بپروای

قواعد نمی کنند و در عرض معانی لغات سکندر بیہا می خورند و عادت ایشان است کہ اکثر اسم فاعل ترکیبی را از مجرد امر حاضر پیدا می کنند (ارد و) بشولیدن کا امر حاضر اوس کے تمام معنوں پر شامل۔

(۲) بشول بقول سروری و برہان بروزن رسول بمعنی بینندہ و دانندہ (ابوشکور ے) کار بشولیکہ خرد کیش شد ؎ از سر تدبیر و خرد پیش شد ؎ صاحب برہان این را بضم اول و کسر اول ہم صحیح داند و صاحب ناصری براعراب آخرالذکر قانع و صاحب جامع فرماید کہ اسم فاعل از بشولیدن مؤلف عرض کند کہ حیف است از اہل زبان کہ حقیقت این لغت بر معنی اولش ظاہر کردہ ایم و بی پروائی محققین اہل زبان را ہم ہمہ را انجا عرض کردہ ایم و ہمین یک سند ابوشکور نہ سند ادعا بلکہ سند بی غوری ایشان است کہ (کار بشول) درین شعر بمعنی (کاردان) است و ہمعنی اسم فاعل ترکیبی از ترکیب لفظ بشول با لفظ کار پیدا شد بس باستناد ہمین مجرد بشول را بمعنی فاعلی گرفتن کار ایشان و بعید از کار بشولی است کہ از قواعد زبان خود خبری ندارند

(ارد و) دیکھو بشولیدن اسی مصدر سے (کار بشول) اسم فاعل ترکیبی ہے۔

(۳) بشول۔ بقول سروری و برہان بروزن رسول بمعنی امر بگذاردن کار و دیدن و برہم زدن (حکیم اسدی ے) نزیما ہمید شاد و گفتا مول ؎ ہمی کارہای دگر بر بشول ؎ (اثیر اخسیکتی ے) بربند دست آسمان بشول بنگاہ جہان ؎ بہ زن زمین را بر زمان انداز در قعر سقر ؎ صاحب برہان این را بضم و بکسر اول ہم صحیح داند و گوید کہ یعنی بدان و ببین و کارسازی کن و برہم زن و پریشان کن و صاحب ناصری براعراب آخرالذکر قانع صاحب جہانگیری گوید کہ با اول مکسور و ثانی مضموم بمعنی ببین و بدان (انوری در ہجو قاضی کیرنگ ے) زرد گشت از فراق لقمہ بشول ؎

روی سرخ من ای سیاہ و دل ہا (اثیرالدین اخسیکتی ؎) خشمش انجا کہ داو نامیہ را گوشمال ہا لقمہ بشول
نکرد خار ببزم رطب ہا صاحب رشیدی ہمزبانش وی فرماید کہ درینمعنی تامل است و فرماید کہ درین ابیات
بشول بمعنی پریشان کنندہ مناسب تراست۔ صاحب جامع فرماید کہ امر از بشولیدن۔ خان آرزو در
سراج گوید کہ در بیت اخسیکتی بہیچ وجہ معنی ببین و بدان درست نمی شود و در بیت انوری معنی
پریشان کنندہ اصلا راست نمی آید و فرماید کہ (لقمہ بشول) لفظی مقرر معلوم می شود و معنی آن ازین
نسخہا خوب بوضوح نمی پیوندد و فرماید کہ انچہ توسی و صاحب برہان نوشتہ بمناسبت آن معنی دگر
میتوان گفت **مؤلف** عرض کند کہ سراج المحققین اینمعنی را روشن نکرد و بہ بحث معنی شعر
از اصل مقصد کنارہ فرمود شک نیست کہ این امر حاضر مصدر بشولیدن است شامل برہمہ معانیش کہ
می آید و از کلام حکیم اسدی تصدیق این معنی می شود و قاعدۂ فارسی ہم تائیدش می کند و در ماخذ این
با و صفیکہ موحدۂ اول زائد است اثیر اخسیکتی در شعر اول بشول را ببشول گفتہ یعنی بای بشول را
جزو کلمہ دانستہ موحدۂ دیگر بر و زائد کرد و عیبی ندارد کہ بی خبران ماخذ ہمچنین کارہا کنند و
بشک نیست کہ این سند از برای امر حاضر بشولیدن است انچہ صاحب رشیدی در کلام انوری و
شعر دوم اخسیکتی بشول را بمعنی پریشان کنندہ گیرد نسبت آن عرض می شود کہ الحق انوری در کلام
خود (لقمہ بشول) را کہ اسم فاعل ترکیبی است بصفت روی سرخ خود آوردہ می فرماید کہ روی
بسرخ من کہ (لقمہ بشول) بود از فراق لقمہ زرد شدہ است و مقصودش از (لقمہ بشول) پریشان
کنندۂ لقمہ از چاویدنش اندیہ بصلوت بی غوری رشیدی است کہ مجرد بشول را بمعنی (پریشان کنندہ)
خیال کرد و این معنی بدون ترکیبش با کلمہ لقمہ حاصل نمی شود و در سند دوم اخسیکتی ہمان (لقمہ بشول)

بزیادت یای مصدری (لقمه بشولی) است بمعنی چاویدگی لقمه که حاصل بالمصدر (لقمه بشولیدن) باشد
و درین جا هم صاحب رشیدی از غور کار نگرفت که مجرد بشول در (لقمه بشولی) بمعنی پریشان کننده
نیست و نباشد و بوجه یای مصدری - اسم فاعل ترکیبی هم باقی نماند - خان آرزو - این قدر راست
می گوید که در شعر دوم اخسیکتی - بشول بمعنی په بین دیدان مستعمل نیست و درست می فرماید که در بیت
انوری بشول بمعنی پریشان کننده نباشد و لیکن خطای او است که نخستین معنی اشعار را حل نکرد از آنجا
که (لقمه بشول) را نمی داند و (لقمه بشولی) را هم زبان نمی براند و آنچه معنی دوری می گیرد دور از عقل و بعید
از تحقیق است - حقیقت جویان بدانند که این است طرز تحقیق محققین سلف و در بنجا این قدر کافی
است که سند انوری و سند دوم اخسیکتی برای معنی امر حاضر نیست (اردو) بشولیدن کا امر حاضر یعنی
تمام معنوں پر شامل -

(۴) بشول - بقول سروری در برهان بر وزن رسول بمعنی پریشانی و برهم زدگی (این بیت)
بیان طره تو کردمی ولیک دلم ٭ ز بس بشول که دارد گفته آن نرسید ٭ (فرید الدین عطار رح) بود
گفتا که ای مرد فضولی ٭ من سر گشته را تا کی بشولی ٭ صاحب برهان این ابیتم و کسر اول هم صحیح داند
و صاحب ناصری هم زبانش با اعراب آخر الذکر و صراحت مزید فرماید که بشولش بر وزن نکوهش
مصدر آنست و بشولیدن و بشولیده یعنی بهم زدن و برهم زده و پریشان کردن و پریشان شده و درین قیاس
مؤلف عرض کند که سروری خطای فاش کرد که کلام فرید الدین عطار را برای این معنی آورد
شک نیست که در کلام این بیت بشول بمعنی حاصل بالمصدر بشولیدن است و لیکن در کلام
عطار صیغه واحد حاضر امر است بیای خطاب و هیچ تعلق بمعنی پریشانی و برهم زدگی ندارد و

ستم بالاستم می کنند که بشولش را مصدر گوید اعلم یا اخی مصدر بشولیدن را حاصل بالمصدر یکی بشولیدن است و دیگری بشولش ـ پس بشولش را مصدر بشول گفتن کار محققین اهل زبان نیست (اردو) پریشانی مر

(الف) **بشولش** بقول سروری به شین معجمه و لام بوزن پژوهش یعنی برهمزدگی و پریشانی (عطا ۵) صبح از کشتی نفس را در دهان ژکی رسید ای این بشولش در جهان ژ و فرماید که بمعنی کارگذاری و بینندگی و دانندگی نیز صاحب برهان هم بالش و........ آورده و صاحب نوادر بذکر معنی سوم می فرماید که لغتی است در بشولیدن با جمیع مشتقات و بیک فارسی هم آمده و صاحب مؤید می طرازد که بمعنی بشوریدن است کذا فی الشرفنامه وهم بحواله آن گوید که بشولیدن بمعنی متحیر و درمانده نشستن اصل است و موحده اول زائد و فرماید که مگر آنکه با اصلی باشد آنوقت لغت مختلف باشد و نیز گوید که در فصل لام بشول بمعنی دیدن و دانستن آورده است ـ پس باید که معنی این و آن متحد باشد زیرا که مشتق از این است و بذکر..........

(ب) **بشولیدن** بقول سروری بمعنی (۱) دیدن و (۲) دانستن و (۳) برهمزدن و پریشان کردن و (۴) گذاردن کار (بهرامی ۳۵) فلک در بشولیدن کار اوست ژ تو بنشین و بگمار بستان زدوست ژ صاحب موارد بذکر هر چهار معنی بالا گوید که (۵) درمانده و متحیر نشستن نیز و بامعنی چهارم ـ کارسازی نمودن هم نوشته ـ صاحب بحر بهر پنج معانی بالا این را کامل التصریف گوید و مضارع این بشولد صاحب برهان بهر پنج معانی بالا گوید که بکسر و فتح اول هر دو آمده و صاحب بحر بهر سه حرکات اول

(ج) **بشولیده** می گوید که شوریده و پریشان صاحب برهان نسبت این گوید که بروزن نکوهیده بمعنی دیده و دانسته و کارسازی کرده هم شفته و پریشان و برهمزده و بشوریده **مؤلف** عرض کند که بشول که گذشت اسم مصدر (ب)

چنانکه اشارهٔ آن همه در انجا کرده ایم و (الف)
حاصل بالمصدر - (ب) مصدر و (ج) اسم
مفعولش و صراحت هر پنج معنی (ب) بشولیدن کرده
ایم و حقیقت ماخذ اسم همه در انجا که اصل بشول شور
است و موحدهٔ اول زائد و شوریدن و شولیدن آن
هر دو بجایش می آید و معنی سوم اصل است و
دیگر همه معانی مجاز آن صاحب مؤید که شولیدن
را اصل داند خیال سطحی اوست که نظر بزیادت
موحده در اول بشولیدن خیال کرد که شولیدن
اصل است و لیکن غور نکرد که شولیدن هم مبدل
شوریدن است و شوریدن اصل باشد که از
ماخذ شور وضع شد - پریشان بیانیش طبیعت را
بشوراند و محقق کم اللغات بشول را در ترادف
دیدن و دانستن می نشاند لله العجب که معنی
اصلی آن من حیث اسم مصدر یا حاصل
بالمصدر مشاهده یا معائنه و دانستگی
و علم چیزی است - این است تائید فضلا
که صاحب مؤید الفضلا موضوع لطیف خود
قرار داده - ورای بر همچو محققین
که موضوع خود را نگاه ندارند و حقیقت
طلبان را به گمراهی سپارند خدا ایشان
بیامرزد (اردو) (الف) حاصل
بالمصدر ہے (ب) کا (۱) مشاہدہ
مذکر (۲) علم - مذکر - واقفیت - مونث -
(۳) پریشان سازی - مونث (۴) کار
گزاری - مونث (۵) درماندگی - مونث اور
تحیر مذکر (ب) (۱) مشاہدہ کرنا - دیکھنا -
(۲) جاننا - (۳) پریشان کرنا - (۴)
کام کرنا - کارگزاری کرنا - (۵) درماندہ
اور متحیر ہونا - (ج) ب کا اسم مفعول
(۱) دیکھا ہوا - (۲) جانا ہوا (۳) پریشان
(۴) کام کیا ہوا (۵) درماندہ متحیر -

بشولیون بقول برهان و انند بضم اول و کسر رابع و تحتانی بواو رسیده و بنون زده لغت

یونانی بزر قطونارا گویند که سپیوش باشد **مؤلف** عرض کند که ذکر این بر اسپغول گذشت وصاحب محیط این را لغت سریانی گفته باین حال بیان این از موضوع محققین پابند فارسی زبان خارج میدانیم که صاحب برهان باوصفیکه اسم متعارفۀ فارسی زبان وارد چرا این لغت سریانی نامی نگارد (اردو) دیکھو اسپغول۔

بشوکۀ ابراهیم اصطلاح۔ بقول برهان باتحتانی وکاف وهاوحرکت غیرمعلوم وابراهیم که خود معلوم است بلغت اندلس نوعی از خار است که در زمین های سنگستان وخشن ودرشت می روید ودر صحراهای شیراز بسیار ومگس عسل از گل آن خورش سازد وآنرا قرصعنه خوانند منفعت بسیار دارد صاحب هفت گوید که بفتح اول وضم شین منقوطه بواو رسیده ومثناه تحتانی ساکن وفتح کاف وکسر همزۀ مبدله که آنرا قرصعنه نامند صاحب انند نقل نگار برهان وصاحب محیط بر قرصعنه به فتح قاف وراء مهمله وسکون صاد مهمله وفتح عین مهمله ونون وهامی فرماید که لغت عربست حافظ نیز نامند واهل شام (شوکۀ ابراهیم) و (شجرۀ ابراهیم) گویند وبیونانی بولوقیمن وبفرنگی (ارینجیم) نام دارد نباتی است خاردار۔ برگ آن مفروش بر روی زمین واز میان برگها ساقی گرده بقدر یک شبر وزیاده بران روئیده وبرگ بعضی مائل بسپیدی وخار بعضی سبز۔ منبت آن کوهستانی قدس وافریقه وبلاد عرب وفارس وگویند که هشت قسم است ویک قسم آنرا بفارسی جوزه نام است وبزبان قومی که مگس عسل می پرورد وخارخسک نام دارد وبشیرازی شود۔ بالجمله بیخ آن مستعمل ومزاج مطلق آن گرم وخشک در آخر اول شربت آن مدر حیض ومحلل ودبیخ آن نافع درد جگر امتلائی ومنافع بسیار دارد (انتهی) **مؤلف** عرض کند که لغت عرب (شوکۀ ابراهیم) را بزبان

مشددہ بعد الف ش و تحتانی بعد واو در فارسی زبان قائم کردن کار برہان قاطع این علش پی برہان سند استعمال
بدست نمی آید معاصرین عجم برزبان ندارند و دیگر کسی از محققین اہل زبان ذکر این نکردہ ما این تصرف
لفظی را نمی پسندیم و بدون سند استعمال این را لغت صحیح ندانیم (اردو) ایک خار دار درخت
کا نام حافظ النحل اور شوکۂ ابراہیم اور شجرۂ ابراہیم ہے۔ شہد کی مکھیاں اس کے پھول سے شیرہ
حاصل کرتی ہیں سنذکر۔

(۱) بشہر خود وم و شہر یار خورد باشم | امثال | جو راحت و آرام حاصل ہوسکتا ہے وہ پردیس میں
(۲) بشہر خویش ہر کس شہر یار است | صاحبان | بحالت اسیری نہیں نصیب ہوتا۔

خزینۃ الامثال فارسی ذکر ہر دو مثل کردہ اند و از
معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند
کہ معاصرین عجم (۲) را بر زبان دارند و (۱) موافق
محاورہ۔ فارسیان این امثال را بموقع بیان
خوبی ہای وطن می زنند کہ آرام و راحتی کہ در وطن
حاصل می باشد اصلا در غربت نباشد و مبالغہ
این حدی کہ در وطن شہریاری حاصل است
(اردو) دکن میں کہتے ہیں ؎ وطن کی فقیری
اور غربت میں امیری دونوں برابر ہیں ؎ اس کا
یہ مطلب ہے کہ وطن میں بحالت غربت و فقیری

بشیرازہ آوردن مصدر اصطلاحی۔ کنایہ
باشد از آئین انتظام و دفع برہمی کردن چنانکہ
از شیرازہ بستن اوراق کتاب پریشان درست
و یک جا بترتیب جمع میشود (صائب)
خطی کان رخ تازہ می آورد ؛ جہان را بشیرازہ
می آورد (اردو) انتظام کرنا۔ مرتب کرنا۔ برہمی کو دفع کرنا

بشیر نشاندن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو
در چراغ ہدایت می فرماید کہ بشین معجمہ بیائی رسیدہ
ولای مہملہ (۱) در ولایت مقرر است کہ زہر خوردہ
یا مار گزیدہ را در شیر می نشانند تا دفع سمیت کند

(تاثیر ۔) آنکہ بشیرم نشاند زہر عتابش ؏ غمزہ شیریں
نمی شود شکر آبش ؏ سند و گر ہم پیش کردہ اوست
(لا ادری ۔) گویا بیاد زلف تو شبہای ماہتاب ؏
مارم گزیدہ است و بشیرم نشاندہ اند ؏ ناقل اول
بہار زکہ مدارش و صاحب آنند نقل نگارش و صاحب
متفق با ہر دو **مؤلف** عرض کند کہ ورای معنی
حقیقی (۲) کنایہ باشد از معالجۂ مسموم کردن و (۳)
آب آب کردن از ندامت یا خوف اگر یکی را ازین
دو معنی نگیریم معنی کلام تاثیر بدل و جان نکتہ سنجان
اثری نمی کند و محققینی کہ عادت نشاندن در شیر را بر
سبیل معالجہ ذکر کردہ اند از تجرد این تذکرہ چہ حاصل
و تا آنکہ لطف کلام تاثیر را از استعمال این محاورہ ظاہر
نکنند ذکر این تحصیل حاصل ۔ (اردو) (۱) دودھ
میں بٹھانا (۲) دفع سمیت کا علاج کرنا (۳) آب آب
کرنا ۔ بقول امیر شرمندہ اور خفیف کرنا ۔ گھلا دینا ۔
(بحر ۔) کیا ہے موتیوں کو آب آب انہوں نے ؏
کریگا سیم کو سیماب سیمتن کا رنگ ؏ (بیدل ۔) بت
ہیں تیرے سامنے خوشرو انہیں کر آب آب ؏ آتش سا
رخسار ہے عطر گل تصویر کھینچ ؏ (ناصر ۔) جگر و
دل کو اپنے بسمل کے ؏ رعب قاتل نے
آب آب کیا ؏

بشیر و شکر بر آمدن مصدر اصطلاحی ۔

بقول بحر کہ استاد و انحا طب بشیریں سخن است
(۱) پرورش یافتن در شیر و شکر صاحب جہان بہار
عجم دانند ہم ذکر این کردہ از ملا شانی تکلو سند آوردہ
اند (بیت ۔) کجا بزہر سوالم لب جواب کشاید ؏ شکر
لبی کہ بشیر و شکر بر آمدہ باشد ؏ **مؤلف** عرض
کنند کہ محققین اہل زبان ازین مصدر اصطلاحی
ساکت و ہمین ہر سہ محققین بہ استاد ہمین یک
شعر طبع آزمائی بر قائم کردن این مصدر کردہ اند گویا
از ہمین کلام شانی تکلو این مصدر مرکب را بر آوردہ
اند ۔ شاعر گوید کہ شکر لبی کہ شہرت بشیر و شکر دارد
یعنی در شہرت کلامش شہرت در راست یا مخلوق بہ لہجہ
شکریں و کلام شیریں است و جواب بہ سوالم

چرا لب کشاید۔ مخفی مباد کہ شعرای فرس از ہر دو
لب معشوق یکی را شیر گفتہ اند و دیگری را شکر و
بہ ثبوت بی دہانی معشوق می گویند کہ لب ہای او
شیر و شکر است کہ جدا شدن ہر دو محال و [illegible]
ہم بمعنی شہرہ شدن بر معنی دہش گذشت بعض
محققین ہند نژاد بر معنی ششمش پرورش یافتن
را ذکر کردہ ہمین شعر را باستنادش آوردند و ما
ہمہ را انجا خیال خود را اختلاف شان ظاہر کردہ ایم
و سند شان را متعلق بہ معنی دہش قرار دادہ ایم
کہ شہرہ شدن است و ذوق سخن ہم اجازت
نمی دہد کہ درین سند معنی پرورش یافتن گیریم
زیرا کہ پرورش اطفال عموماً با شیر و شکر می شود یعنی
شیر مادر عموماً شکرین است آنانکہ با شیر مادہ
گاو یا مادہ بز پرورش اطفال می کنند شکر را
باو شریک دارند تا ذائقہ شیرین طفل را رغبت
کنند پس پرورش یافتن در شیر و شکر ندرتی و
تخصیصی برائے معشوق شکر دہن لب نیست عنوان
تصفیہ این کنند کہ ذوق شان کدام معنی سامی
پسندد و بالجملہ (۲) بمعنی شہرت یافتن یا مخلوق شدن
از لب ہای شیرین و شیرین کلامی باشد (اردو)
(۱) شیر و شکر میں پرورش پانا (۲) شیریں لبی اور
شیریں کلامی سے شہرت پانا یا مخلوق ہونا۔

(الف) بشیز (الف) بقول مؤید (۱) پول

(ب) بشیزہ ریزۂ نازک بسیار تنک

رائج۔ صاحب شمس فرماید کہ (۲) نام دارویی کہ
بری با دران نام واید و بحوالہ سنجری می گوید کہ بہ ہای
پارسی چہارم حصہ از دانگ و بحوالہ ادات می فرماید
کہ درم کم کہ بجای خرید و فروخت رواج دارد
صاحب ہفت فرماید کہ معنی اول بکسر موحدہ و
شین منقوطہ بہشتاد تحتانی مجہول رسیدہ و زای
ہوز زدہ باشد و فرماید کہ بجای موحدہ تحتانی۔ بای
فارسی ہم درست است و (ب) بقول صاحب شمس
بضم بای تازی و کسر نون حلوائی کہ از خرما و کنجد
سازند و بالفتح بہ بای فارسی چیزی کہ در دو اس خمیدہ

ونیز چیزی که میان نیفه فدستۂ کار و وصل کنندش
مؤلف عرض کند که نسبت معنی اول الف همین
قدر کافی است که مبدل پشتیز است که به بای فارسی
می آید چنانکه تپ و تب و محققین فارسی زبان ذکرش
کرده اند و این را ترک فرموده اند پس صراحت
ماخذش همانجا کنیم و برای این مشتاق سند استعمال
می باشیم و نسبت معنی دوم عرض می شود که محقق
بی تحقیق همان پشتیز را که به نون سوم و زای هوز
پنجم بمعنی مذکور گذشت بحذف نون نقل کرد و اگر
این را تحقیقت آن می داند سند استعمالش باید که
مجرد بیانش اعتبار را نشاید که معاصرین عجم و
محققین فارسی زبان ازین ساکت حالا عرض
می شود نسبت معنی (ب) که بی تحقیقے همان بی تحقیق
است که (پشیزه) را که به نون سوم و زای هوز چهارم
و بای پنجم بجایش گذشت در سلسلۂ ردیف لغت
بحذف نون نوشت و بعض علیه اللغه نون
مکسور را ذکر کرد - دیگر کسی از محققین یا دیت
و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند و آنچه نسبت
دیگر معانیش خامه فرسائی کند بذیل آن شود
او صراحت بای فارسی هم کند و تعریف آن
درینجا از موضوع ما خارج پس تصفیۂ آن
در ردیف بای فارسی کنیم - پریشان خیالی
بعض محققین بذیل موحده بای فارسی را
داخل می کند اگر او عالیش با بای تازی هم
می بود تصفیۂ معانیش همین جا می کردیم -
(اردو) (الف) (۱) کم سے کم درجہ کا خُردہ جیسے
سلطنت آصفیہ اور انگلشیہ میں پائی کا سکہ
ہے - مذکر (۲) دیکھو پشیز (ب) دیکھو پشیزہ -

بشیش بقول شمس لغت فارسی است بمعنی نیک روی دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این
نکرد و معاصرین عجم ازین ساکت **مؤلف** عرض کند که اگر سند استعمال نه بهم رسد تو ناهم
عرض کرد که با لابشاش و تخفیف تشدید شین ... منفرس باشد که بشاش در عربی بمعنی

خندہ رو است (اردو) نیک رو۔ جس کی صورت اچھی ہو۔

بشنگ بقول برہان در ملحقات ترجمہ خاصہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ مجرد بیانش بدون سند استعمال بحالت سکوت دیگر محققین و معاصرین عجم اعتماد را نشاید اگر سند استعمال بدست آید اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) خاصہ بقول آصفیہ۔ عربی۔ عادت۔ خصلت۔ خو۔ بان۔

بشیل صاحب سروری بذیل بشکل ذکر این بحوالۂ تحفۃ السعادت کردہ گوید کہ مرادف بشکل است کہ (بجایش گذشت) **مؤلف** عرض کند کہ ما اشارۂ این ہم در آنجا کردہ ایم و در ینجا ہمین قدر کافی است کہ این مبدل آنست کہ کاف بدل شدہ بتحتانی و صورت ما خذ بہ تشکیل مذکور۔ بعضے از معاصرین گویند کہ کاف بتحتانی بدل نمی شود ما گوئیم کہ ہمین است مثال تبدیل کہ بدست آمد ہرگاہ کاف فارسی بہ یا تبدیل می یابد چنانکہ گلگون و گلبون جیحی نیست تبدیل کاف عربی را بیا درست ندانیم و این محقق است کہ بشکلہ نام آلہ ایست کہ تعریفش بجایش گذشت و بقول سروری کہ از اہل زبانست بشکل ہم آمدہ کہ مخفف اوست و بشیل ہم بقولش مرادف اوست۔ پس اگر این را مبدلش نگوئیم پس چہ گوئیم و جاوارد کہ تبدیل در تبدیل راہ یافتہ باشد یعنی اول در بشکل کاف عربی بدل شدہ بفارسی چنانکہ کند و گند و باز کاف فارسی بدل شدہ بتحتانی چنانکہ آذرگون و آذریون (اردو) دیکھو بشکل۔

بشیمہ بقول ملحقات برہان بروزن حریمہ (۱) پوست خام دباغت نکردہ و (۲) قسمے از بوشینہ **حینیمہ** مؤید الفضلا (مطبوعہ مطبع نولکشور) نوشتہ کہ بمعنی بشکلہ و بشکنہ و در دیگر نسخ بشیمہ مرادف

بمعنی اوّل مذکور ہ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ این را بمعنی اوّل لغت فارسی گوید **مؤلف**
عرض کند کہ بشمہ بدون تحتانی بمعنی اوّل بجایش گذشت و بشبہ بموحدہ دوم عرض میم ہم و ما بر
بشمہ تصفیہ ماخذش نکردہ ایم و بشبہ را معتبر ندانستیم درینجا اینقدر متحقق شد کہ پشمہ بہ بای فارسی بدون
تحتانی اصل است (اگرچہ محققین فارسی زبان آنرا در ردیف بای فارسی ترک کردہ اند) و ہای
ہوز زش در آخر برای نسبت و معنی لفظی آن منسوب بہ پشم و کنایہ از پوست خام پس بای فارسی
بدل شد بعربی چنانکہ اسپ و اسب و تحتانی درین لغت زائد چنانکہ بست و بیست و جادار
کہ بشبہ ہم مبدل باشد کہ میم بدل شد بہ موحدہ چنانکہ مدقمون و بدقموم کہ حقیقتش بر بدقموم
بیان کردہ ایم باتحال این مزید علیہ بشمہ باشد بمعنی اوّل کہ حقیقی است و معنی دوم مجاز آنست
وانچہ در نسخۂ مطبوعہ مؤید این را مثل بشکلہ و بشکنہ نوشتہ تصرف مطبع بیش نیست کہ مصیبتی است
تازہ بحق اہل تحقیق لغات و تحقق شد کہ در مؤید الفضلا بعد لغات بشکلہ و بشکنہ لغت بشمہ بود و
خوشنویس مطبع ترکش کرد و مصححین را خواب غفلت برد و بعد بشمہ لغت بشیمہ بجایش باقی ماند کہ
تعریفش ذیلہ تو شیپس ضمیر مثلہ۔ اگر شد پیوری بشکلہ و بشکنہ (اردو) (۱) دیکھو بشمہ (۲) تسمہ
بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ دوال چرم۔ چمڑے کا عرض میں کم طول میں دراز ٹکڑا۔

بشین بقول برہان بکسر اوّل و ثانی و سکون تحتانی و نون (۱) بمعنی ذات باشد مطلقا
اعم از ذات واجب و ذات ممکن۔ صاحب ناصری فرماید کہ (۲) نام پسر کیقباد و او را کی بشین
نیز گفتہ اند و آرند پسر او بود کہ پدر لہراسب است و ذکر معنی اوّل ہم کردہ می فرماید کہ این معنی
در فرہنگہا دیدہ نشد بجز از فرہنگ دساتیر ساسان ... صاحبان ہفت و غیاث و

اسند و سراج ذکر معنی اوّل کرده اند و صاحب سفرنگ بدلیل شصت و شتهی نقره گویند نا مشخت می افزاید
این را آورده **مؤلف** عرض کند که آفرین بر تلاش طبیعت ناصری که این لغت را در برهان
نیافت همانا راست می گوید پیدا کرده اوست اگر چشم را به بندیم غیر یا غیری نباشد - جز این نیست
که اسم جامد ژند و پاژند است (اردو) (۱) ذات - اسم مؤنث اعم از اینکه ذات واجب ہو یا ذات
ممکن - صاحب فرہنگ آصفیہ نے لفظ ذات پر فرمایا ہے - عربی - اسم مؤنث - صاحب - مالک -
خداوند - حقیقت شے - جوہر - مادّہ - ماہیت - عین (۲) بشتین کیقباد کے فرزند کا نام ہے
جس کو (کے بشتین) بھی کہتے ہیں -

بشتیون صاحب جہانگیری ذکر اشتیون
با بشتیون کرده گوید که مرادف بشتیون است
و صاحب رشیدی این را مخفف بشتیون بحذف
موحده گفته صاحبان برهان و ناصری و جامع
و موار دو انند و موید هم ذکر این کرده اند خان آرزو
در سراج می فرماید که چون سند این دو لفظ در میان
نیست میتواند که پشتیون بضم بای فارسی و سکون
شین معجمه و فوقانی و تحتانی به واو رسیده
و نون بمعنی صاحب قوّت باشد و لفظ پشتوان
بهمان معنی چه نون و وان هر دو کلمه نسبت است

جهانگیر آورده پشتیون ... [illegible]
خواهد بود بمعنی فربه **مؤلف** عرض کند که
پشتیون یا پشتیون به بای فارسی به معنی نیامده
و بابر بشتیون آنرا اسم جامد فارسی قدیم گفته
ایم و در اینجا این را بقول رشیدی مخففش توانیم
گفت و لیکن هرچه خان آرزو می گوید قابل لحاظ
است بیچاره قوّت آن ندارد که کرشتیان خود را
ثابت کند و ما پشتیون را که گذشت مبدل پشتیون
می گوئیم که بای فارسی بدل شد به موحده چنانکه
اسپ و اسب و تای فوقانی بدل شد به ...

چنانکه بتکوت و بتکوب پس خیال خان آرزو را بقاعدۂ
تبدیل ثابت کرده ایم و این را مخفف بشبیون گوئیم
بحذف موحده یا مخفف بشتیون بحذف فوقانی
که در بعض لغات حذف فوقانی هم بنظر آمده چنانکه
راست و راس فالاخر اولی من الاول و شک
نیست که معنی غریبه بسبیل مجاز باشد از تو تسند
مخفی مباد که خان آرزو می خواهد که ما بشتیون را تصحیف
دانیم و فرق همین قدر هست که ما این را مبتدل و مخفف
می خواهیم ازینکه محققین صاحب زبان بشبیون
و بشتیون هر دو را تسلیم کرده اند و بوجود تصدیق شان
ضرورت سندی دیگر نیست (اردو) دیکھو بشبیون۔

بای موحده با صاد مهمله

بصحرا افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بهار (۱) رائگان از دست افتادن و صاحب انند
نقل نگارش صاحب بحر گوید که (۲) خام شدن
مؤلف عرض کند که هر دو معنی بایدن سند
استعمال تسلیم نکنیم۔ تا محققین اهل زبان ندهند
ازین ساکت و معاصرین عجم هم برزبان ندارند (اردو)
(۱) ہاتھ سے گرجانا۔ رائگاں جانا۔ بقول آصفیہ ضائع
ہونا۔ برباد ہونا۔ اکارت جانا۔ (۲) راز فاش ہونا۔

(الف) **بصحرا افگندن** مصادر اصطلاحی۔
(ب) **بصحرا افگندن چیزی** بہار بذکر الف و ج
(ج) **بصحرا انداختن** گوید که رائگان از دست
(د) **بصحرا انداختن چیزی** انداختن است ظغرا

برسرم گر افسر شاهی گذارد روزگار ٭ چون کلاه
لاله بر دارم بصحرا افگنم (حسن نسیع رباعی) شد
فصل طرب نظر بهنیا انداز ٭ بر دل اگرت غمی است
در بیا انداز ٭ هر جام که بی باده بدست تو دهند ٭ چون
ساغر لاله اش بصحرا انداز ٭ صاحب انند نقل نگا
روا رسته و بحر ذکر (ب) و (د) کرده معنی همزبان بهار
مؤلف عرض کند که این هر دو محققین آخر الذکر
راست آید که مصدر مرکب را بزیادت لفظ (چیزی)
در آخرش کامل کردند و تسامح شان را بنمائیم که بقید معنی
پی هر دو مفتی باید که در معنی هم لفظ چیزی را داخل کنند

بالسجلہ کنایہ است ولیکن (رائگان) را و معنی نمی پسندیم
کہ از دست افگندن و انداختن چیزی بکار است
(اردو) الف تا ذ پھینکدینا۔

بصحرا بیرون رفتن مصدر اصطلاحی بہار
گوید کہ محاورہ مقرری است گو لفظ بردن متدرک باشد
(شیخ سعدی س) مارا برنگ غنچہ دل از گلستان گرفت
چون لالہ سینہ چاک بصحرا برون رویم ۔ مؤلف
عرض کند کہ ہر دو از تعریف این کنارہ کشیدند کہ ذوق
معنی نیافتند و جز این چارہ ندیدند حق آنست کہ این مصدر
قائم کردہ بہار است و صاحب انند نقل نگار و سامح
اوست کہ در قائم کردن این لفظ بردن را داخل مصدر
کردہ اند نست کہ از کلام سعدی مصدر را (از گلستان بصحرا
بیرون رفتن) پیدا میشود کہ بمعنی بیرون شدن از گلستان
و رفتن بصحرا است وای بر محققینی کہ بتعریف غلط
حقیقتہ ہوا ان فارسی زبان را ترکستان میسپرند
(اردو) ناقابل ترجمہ اور جہانتک معنوں کے لحاظ سے
(بانکے معنی) نکل کر جنگل کو جانا۔

بصحرا نہادن مصدر اصطلاحی بقول [illegible]
کردن راز و صاحب انند بحوالہ غوامض سخن بر بحرید
ظاہر کردن قانع (امیر خسرو س) چون بصحرا نہی
نہان ہمہ [illegible] مکن بینان ہمہ ۔ مؤلف
عرض کند [illegible] اتفاق داریم و با اختلاف
با اسناد فارسی زبان خود [illegible] بیان کردہ [illegible]
تقاضای آن [illegible]
و مصدر قائم کردہ [illegible]
غوامض رویم (اردو) [illegible]

بصد رنگ آمیختن چیزی مصدر [illegible]
آمیختن رنگا رنگ کردن است (ظہوری س) [illegible]
[illegible]
(اردو) [illegible]
[illegible]

بصد رنگ شدن مصدر [illegible]
بقول بہار [illegible]
مترادف رنگ دادن [illegible]

[illegible] شد از لعل [illegible] [illegible] [illegible]
گذشته می [illegible] [illegible]
[illegible]
کرده [illegible] است وصاحبان اسند [illegible] باعتبار نقل نگار
حق [illegible] که [illegible] سکندری نوروده اند ولی بحقیقت
[illegible] از اقبال اصطلاحی این نیست بلکه معنی
زینت گرفتن و رنگ پیدا کردن است شاعر گوید
که از لعل لب معشوق نه صرف عتاب زینت گرفته
و صد رنگ پیدا کرده است بلکه از عکس لب سرخ معشوق
می ناب [illegible] جام [illegible] نگ [illegible]
[illegible] نازک خیال که معنی لطیف موافق
قیاس [illegible] بر خلاف قیاس رفتن [illegible] که معنی شان
چون لطف سخن کند فاقل (اردو) (۱) [illegible]
[illegible] (۲) رنگین ہونا۔ رنگ پیدا کرنا
زینت حاصل کرنا۔

بصد عیب | [illegible] بقول موید الفضلا

[illegible] بصد عیب [illegible] زبان دان واہل زبان

[illegible] تا ... [illegible] رسا کیست [illegible]
[illegible] که برای تائید فضلا بست
دو [illegible] تائیدش بجدی رساند که موضوعش در
ذہن نماند این است حاصل نسخہ مطبوعہ مطبع
منشی نولکشور و در بعضی نسخ سوید این را نیافتیم
و در بعض نسخ (بصدعیب) مرقوم است یا کی
حال این اصطلاحی نباشد و به تعلیم امجد خانان
جگر فضلا را می خراشد طریقہ استعمال این اصطلاح
[illegible] (ے) بر خرافات تو کردم نظری کر
[illegible] عیب کنم در گذرے (اردو) عیب
کے ساتھ۔ باوجود عیب کے۔

بصر نہادن در دیدہ | استعمال۔ بینائی پیدا
کردن در چشم است (انوری ے) این دربان
[illegible] سوسن نہد کارم [illegible] در طباق دیدہ عبہر
نہد بصر (اردو) آنکھ میں بینائی پیدا کرنا۔

[illegible] | اصطلاح۔ بقول موید فی
[illegible] در معنی این بر نجوردیم

قانع می پرسیم ازو که در لغت مرکب موحده اوّل را قائم داشتن و در تعریفش معنی آن را گذاشتن چه آئین تحقیق است اگر سند استعمال بدست آید (صور نیم شبی) را کنایه گیریم از آه مظلومان و عاشقان - باشد که صاحب مؤید این را در کلام شعرا نرس دیده باشد مثلاً (عاشقانه گوئیم ع) بصور نیم شبی کرده ام جهان برباد ❊ ز فرقانیست تو قیامت چرا عیان نشود ❊ محقق ساده خیال خیال نکرد که موحده در اینجا بمعنی معیت واقع شده - و حقیقت (صور نیم شبی) را هم نفهمیده قلم برداشت (بصور نیم شبی) را انگاشت و محقق ثانی معنی موحده را گذاشت این است آئین تحقیق محققین با نام و نشان (اردو) آدھی رات کی آہ کے ساتھ -

بصیرت بقول اننداز بالفتح لغت عربی است به تای مدوّره (۱) بمعنی بینائی و (۲) زیرکی مؤلف عرض کند که فارسیان این را بقاعده خود بای دراز نوشته بهر دو معنی استعمال و با مصادر فرس هم مرکب کرده اند چنانکه در ملحقات می آید (اردو) بصیرت بقول آصفیه - عربی - اسم مؤنث (۱) بینائی و (۲) دانائی - ہوشیاری -

بصیرت پوشیدن استعمال - بمعنی پرده بر چشم کردن و چشم بند کردن (سعدی ع) چو باطل سرایند نگمار گوش ❊ چو بی ستر بینی بصیرت بپوش ❊ مؤلف عرض کند که متعلق بمعنی اوّل بصیرت است و استعمال اینمعنی در فارسی بسیار زبان کم آمد (اردو) آنکھ پر پردہ ڈالنا - آنکھ بند کرلینا -

بصیرت دادن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی زیرکی و دانشمندی عطا کردن قضا و قدر زیرکی (قزوینی ع) یافت در بی بصری گم شده خود مقصود ❊ چشم از هر که گرفتند بصیرت دادند (اردو) بصیرت عطا کرنا - دینا -

بای موحده باضاد معجمه

بضاعت بقول منتخب و اننداز لغت عرب است به تای مدوره بکسر اوّل و فتح عین بمعنی پونجی